UNIVERSAL
LIBRARY
OU-234567
UNIVERSAL
LIBRARY

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا

بشری للمومنین وطوبی للعاشقین کہ کتاب مستطاب حالات مکہ معظمہ وحضرت مدینہ طیبہ زادہا اللہ تعظیما

L.6
12-5-64

فضائل الحرمین

از تصنیفات مولوی محمد سجد الغفار مفتی صدر نظامت ممالک محروسہ گوالیار بتشویق مقتدر اول آں ریاست

مطبع منشی نولکشور میں بہ طبع مزین مصقول ہوا

فہرست کتاب مستطاب مرج البحرین فی فضائل الحرمین زادہما اللہ تعظیما و تشریفا و فضلا

باب پہلا فصل پہلی	۴
حج کے فرض ہونے کے بیان مین اور	
بیان اسکا کہ بنیاد اسلام کی اوپر پانچ چیز کے ہے	
مع دیگر فوائد	
فصل دوسری	۷
حج کے فرض ہونے کے احکام مین	
وبیان تفصیلی شرائط فرضیت حج اور بیان	
اوسکا جن پر حج فرض نہین ہے مع بیان	
شرایط حج عورتون کا اور معنی محرم شرعی کے	
با دیگر فوائد جلیلہ	
فصل تیسرے	۶
دوسرے سے حج کرانے کے مسئلون مین	
وبیان اقسام عبادات وطریقہ دوسرے کے	
طرف سے حج کرنیکا مع دیگر مسائل ضروری	
فصل چوتھی	۱۲
مقدور والون کے حج نکرنے کے عذابون	
اور گناہون کے بیان مین کہ تنبیہ عجیب	
و مہم فرماتے ہین وبیان معنی ضرورت	
مع اس کے تمر تفصیلی کہ کہ بعد فرض جانے حج کے	
تاخیر کرنا چاہیے اور دلیل کی اوسکے حکم مین با دیگر فوائد	

فصل پانچوین	۱۵
آداب سفر حج کے بیان مین مع وعظ و عقوبات مال حرام کے	
حج کرنے کے فضائل حلال مال سے حج کرنے کے	۰
وغیرہ اذکار متعلقہ	
باب دوسرا فصل پہلی	۱۰
احرام کے مسئلون مین وطریقہ احرام باندھنے کا	
وبیان معنی افراد وقران وتمتع وغیرہ مسائل متعلقہ	
فصل دوسری	۲۰
اون چیزون کے بیان مین جنکا احرام مین کرنا حرام اور مکروہ	
ومباح ہے وتحقیق مقام ذات الحلیفہ وبیان میقات	
اہل نجد ویمن وتہامہ وغیرہ وبیان وقت احرام	
اور احکام عورتون کے احرام باندھنے کے و	
بیان معنی اضطباع ورمل وغیرہ مسائل ضروری	
فصل تیسری	۲۴
جنایات احرام کے بیان مین واحکام قربانی	
جنایت وغیرہ مسائل ضروری	
فصل چوتھی	۲۷
طریقہ ادا کرنے عمرہ اور کیفیت تفصیلی داخل	
ہونے مکہ شریف مین ودعا حضرت آدم وبیان	
معنی استلام وغیرہ احکام عمرہ وادعیہ واردہ	

فصل پانچویں ۴۹
طریقہ ادا کرنی حج میں دعا عرفہ کی ۴۹ ۴۰
پڑھنے کی ترکیب دعا کے لیے اکسیر اعظم ہے تحقیق
معنی زمانہ و نمرہ و طریقہ پہنچنے کنکریوں کا
و دعا قربانی کرنے کی و تحقیق قربانی و بیان نماز
عید جانوروں کا مع اس ذکر کے کہ جسکی نماز عید فوت
ہوگئی ہو وہ کس طرح سے ادا کرے حج کے
خطبوں کا بیان و غیرہ احکام شرعی ضروری

باب تیسرا فصل پہلی ۵۴ ۴۰
فرائض و واجبات خاص و عام مسمی حج
و عمرہ و بیان اقسام طواف و مقامات اوقات
دیگر طواف کے ادا کرنیکے اور بیان کفارہ کا بادیگر مسائل ضروری ۵۶

فصل دوسری ۴۴
عرفہ عرفات و عشرہ ذی الحجہ کے فضائل مین اور حج
اکبر اور حج مبرور کی تحقیق مین و فضائل ۵۸
و فضائل عرفہ کی روزہ کے عاشورہ کی روزہ کی وجہ
فضیلت عرفہ کی روزہ کی اوپر روزہ عاشورہ کے و فضیلت
ماہ رجب و شعبان و رمضان المبارک کے اور بیان
اسکا کہ عرفہ کا روزہ حاجیون کے لیے مکروہ
ہی اور تحقیق تفصیلی و لیالی عشرہ کی تحقیق ۶۱
فضیلت عشرہ ذی الحجہ
اور فضیلت مقام عرفات
و غیرہ فوائد شریفہ

فصل تیسری ۴۹
حج اور عمرہ کے فضائل مین اور بیان اسکا کہ حج کو سب عبادتون پر
فضیلت حاصل ہی اور تحقیق اسکی کہ حج پر سب گناہ بخشے جاتے ہین
و فضائل حج مقبول و غیر مقبول اور فضیلت اطراف بادیہ کی و
بیت المقدس سے احرام تک اور عورتون کی حج مین جہاد
کے ہی فضیلت درود شریف کی اور مدینہ آنے ایک جماعت کا اور حضرت کا
اونکے سامنے فضائل حج بیان فرمانا اور فضائل لبیک
پکارنی کی و فضائل حضرت امام اعظم و غیرہ فوائد شریفہ

فصل چوتھی ۵۴
رمضان شریف کے عمرہ کے ثواب مین و غیرہ اذکار

فصل پانچویں ۵۶
حاجیون کی فضائل مین اور بیان اسکا کہ حقتعالی حاجیون پر
ایک سو بیس رحمتین نازل فرماتا ہی و غیرہ اذکار متعلقہ

باب چوتھا فصل پہلی ۵۸
مکہ شریف کے رستہ مین آتے جاتے مرنے کے ثواب
مین اور اس راہ مین خرچ کرنے کے اجر مین و غیرہ اذکار

فصل دوسری ۶۱
حاجیون کے شمار کے بیان مین اور کیفیت قبول ہونے حج کے حاجیون و غیرہ فوائد

فصل تیسری ۶۳
[illegible] کے بیان مین [illegible]
ہونچنا حضرت سارہ کا بادشاہ ظالم کے پاس اور معجزات
فرمانا بجانب الہی حضرت ہاجرہ کو لیکر اور پیدا ہونا حضرت اسمٰعیل کا
اور چھوڑ آنا حضرت ابراہیم کا حضرت اسمٰعیل و حضرت ہاجرہ کو

بمقام کعبہ معظمہ موافق حکم الٰہی کے اور جاری ہونا چاہ زمزم کا

و بیان قربانی حضرت اسماعیل و تحقیق ذبح عظیم وغیرہ

بیانات مناسب مقام

۷۱ **فصل چوتھی** ۹۲

فضائل کعبہ شریف مین و بیان شفاعت کعبہ معظمہ ۹۲

برروز قیامت و بیان آیات بینات کعبہ معظمہ وغیرہ اذکار

۷۶ **فصل پانچوین** ۹۳

فضائل نظر کرنے کعبہ شریف کے مع اس ذکر کے کہ پانچ

چیزون کی طرف صرف نظر کرنا عبادت ہی وغیرہ اذکار

۷۷ **باب پانچوان فصل پہلی** ۹۴

طواف کرنے کے فضائل مین اور بیان اسکا کہ سات طواف

ایک عمرہ کے برابر ہین و بیان نوافل طواف و وقت صبح و وقت عصر و

اور نوافل طواف کرنیکا منیہ بہتر ہے مین و احکام طواف وغیرہ مسائل ضروری ۹۶

۸۱ **فصل دوسری**

مقام ابراہیم اور حجر اسود کے فضائل مین اور بیان سیاہ ہونا

حجر اسود کا بنی آدم کے گناہون سے و بیان فضیلت دعا حجر اسود کی

اور طریقہ بوسہ دینے حجر اسود کا وغیرہ اذکار و فوائد مناسب مقام

۸۵ **فصل تیسری**

[illegible] اور متعلقات زمزم کے فضائل مین

[illegible] و بیان آب زمزم کے مع ذکر عمل مجرب اہل حدیث

واسطے قبولیت دعا کے وغیرہ فوائد مناسب مقام ۱۰۴

۱۰۰ **فصل چوتھی**

بفضائل زمزم شریف و بیان فوائد و منافع زمزم

بیان اسکا کہ زمزم شریف مین لعاب دہن مبارک

معطر معنبر حبیب خالق اکبر داخل ہی و عمل مجرب

واسطے حاصل ہونے شفا کے بیماری سخت سے

بعد تحقیق نامون زمزم کے وغیرہ فوائد مناسب

فصل پانچوین ۱۰۲

صفات مبردہ کے فضائل مین اور چارون مصلے کے بیان مین

باب چھٹا فصل پہلی

مسجد الحرام کے بنا مین اور اوسکی تعمیرات

کے ذکر مین جو حضرات خلفا اور سلاطین امراے زمانہ مین ہوئے

فصل دوسری ۹۴

مسجد الحرام مین نماز پڑہنے کے فضائل مین

و تحقیق حد مسجد الحرام وغیرہ اذکار مناسب مقام

فصل تیسری ۹۶

مکہ معظمہ کے فضائل مین و تحقیق ولایت حجاز

اور مکہ معظمہ کے ناموں کے بیان مین و حکایت عجیب

و غریب کہ مشتمل بقدرت الٰہی و منجملہ کرامات

حضرت مکہ معظمہ سے ہی و عمل مجرب عافیہ نکسیر

بیان ذکر طائف و مہر بریدہ فانوس بیچنے والون

فصل چوتھی ۱۰۲

مکہ معظمہ کے حرم محترم کے آداب اور حکایت بیان

فصل پانچوین ۱۰۴

مکہ شریف مین رہنے اور مرنے کی فضیلت مین

و ذکر آداب رہنے مکہ معظمہ کے وغیرہ اذکار

۱۰۷ باب ساتوان فصل پہلی — مکہ معظمہ کے قبرستان یعنے جنت المعلےٰ کے فضائل مین و بیان بعض مزار اکابر و مدفونین جنت المعلےٰ و طریقہ زیارت مقابر جنت المعلےٰ و مزار قبرستان مین پہنچنے کی اور بیان اسکا کہ وہ کعبہ شریف کے قریب ہین تین سو نبیون کی قبرین اور مقام قبر شریف حضرت اسماعیل علیہ السلام و غیرہ و اذکار

۱۰۹ فصل دوسری — مکہ معظمہ کے آس پاس کی مسجدون کے بیان مین و غیرہ اذکار

۱۱۰ فصل تیسری — مکہ معظمہ کے پہاڑون کے بیان مین اور انکے فضائل مین سعہ ذکر فوائد و اذکار مناسب

۱۱۴ فصل چوتھی — مقامات زیارات مکہ معظمہ مین طریقہ زیارت کرنے مکہ معظمہ کا اور سعہ ذکر ادعا و فضائل خاص جبل نور و فضائل غار ثور سعہ ذکر ادعا و اسکی پہاڑ کے

۱۱۳ فصل پانچوین — مقامات قبولیت دعا کے بیان مین سعہ ذکر وقتون خاص ہر ایک مقام کے

۱۱۵ باب آٹھوان فصل پہلی — ہجرت فرمانا رسول مقبول صلعم کا مکہ معظمہ سے سعہ حضرت ابابکر صدیق اور راہ مین خوارق

۱۲۱ فصل دوسری — روانہ ہونا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ طیبہ کے جمعہ کے دن اور درمیان راہ نماز جمعہ ادا فرمانا اور اوترنا حضرت ابو ایوب انصاری کے گھر مین اور ٹھیرنا انکے اونٹنی کا بمقام مسجد نبوی صلعم و غیرہ اذکار

۱۲۵ فصل تیسری — فضائل مدینہ طیبہ مین سعہ اسنے ذکر تفصیلی کے کہ مدینہ طیبہ کی حفاظت کے لیے ملائکہ مقرر ہین و نیز داخل نہ ہوسکیگا دجال مدینہ طیبہ مین اور بیان اسکا کہ حبیب کبریا نے باوصف حصول اختیار مدینہ طیبہ کو اختیار فرمایا اور بیان اسکا کہ خاصکر مدینہ طیبہ کو اختیار فرمایا اور بیان اسکا کہ قیامت کے سب شہر ویران ہوجاوین گے سب سے پہلے مدینہ طیبہ ویران ہوگا و غیرہ اذکار

۱۲۸ فصل چوتھی — مدینہ طیبہ کے نامون مبارک کے بیان مین

۱۳۳ فصل پانچوین — مدینہ طیبہ کی خاک شفا اور پانی کے فضائل مین و معجزات کا وقوع مین آنا اور پہونچنا آپ کا مدینہ طیبہ کی سرزمین مین اور قیام فرمانا محاذی قبا مین اور بنا فرمانا مسجد قبا کا و فضائل بانی خانہ

اور بھی ذکر اعتدال آب ہوا مدینہ منورہ کا	
چوتھی فصل مدینہ طیبہ کی خوبیوں کے بیان میں	
نخلستان اور وہ نخل جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لگایا	
اس مکان کے بیان میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا	
مدینہ طیبہ کے بعض اور مکانوں کے بیان میں	
آقسام کھجور اور بیان اس کے درخت ہونے کا مدینہ طیبہ میں	
مدینہ طیبہ کے بیان میں مقام مجنبہ وغیرہ اذکار	
باب نواں فصل پہلی آداب	۱۳۷
داخل ہونے مدینہ طیبہ کے	
فصل دوسری آداب زیارت شریف وغیرہ اذکار	۱۳۹
فصل تیسری	۱۴۲
فضائل میں بیان مشکل امور و مضامین	
فصل چوتھی	۱۴۸
وقوعات کی اور حکایات کے	
فصل پانچویں فضائل زیارت شریف	۱۵۳
بلال کا آنا اور زیارت کرنا مسجد نبوی میں	
اور تمام شب میں نبیل اور زرد پہنا	
باب دسواں فصل پہلی اوراد	۱۵۹
فصل دوسری مدینہ منورہ میں	۱۶۹
فصل تیسری مدینہ طیبہ کے	۱۶۵
فصل چوتھی	۱۶۸
فصل پانچویں	۱۷۱
باب گیارہواں فصل پہلی	۱۷۲
مسجد نبوی کی شروع تعمیر کے بیان میں	
فصل دوسری مسجد نبوی کی تعمیر کے	۱۷۷
فصل تیسری مسجد نبوی کے	۱۸۲
فصل چوتھی	۱۸۵
فصل پانچویں	۱۹۱
باب بارہواں فصل پہلی مدینہ طیبہ کے	۱۹۳
فصل دوسری مدینہ طیبہ کے حرم	۲۰۰
فصل تیسری مدینہ طیبہ کے	۲۰۲
فصل چوتھی	۲۱۱
فصل پانچویں حلیہ شریف وغیرہ	۲۲۰
اور فضائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں	
تمت	

وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا

بشری للمومنین ومطوبی للعاشقین کہ کتاب مستطاب جالات مکہ معظمہ وحضرت مدینہ طیبہ زادہا اللہ تعظیما

رحمۃ من البحر الجارف

از تصنیفات مولوی محمد مجد الغفار مفتی صدر نظامت ممالک محروسہ کوالیاری بتعمیر مقبرہ آل الاطہار

مطبع منشی نولکشور میں بہ طبع مزین مصقول ہوئی

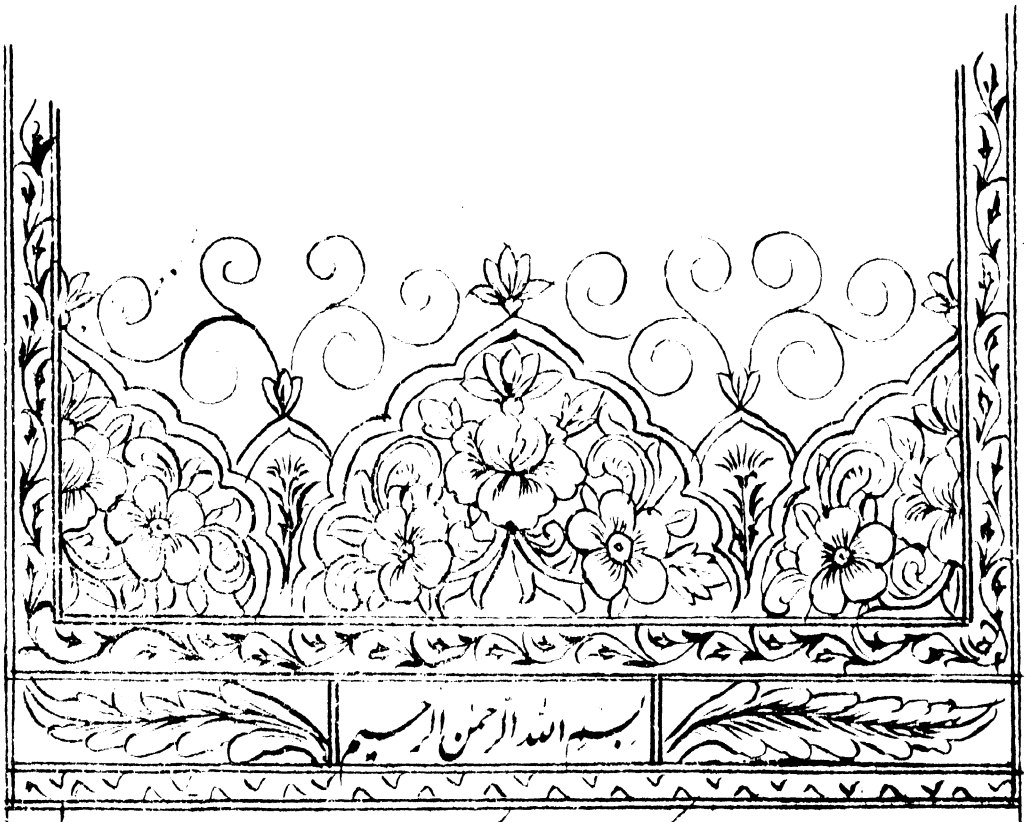

حمد بیقیاس اوس معبود ارحم الراحمین کو زیبا ہے جسنے ہمکو فضل عظیم اور رحمت عمیم سے اپنے حبیب رحمۃ للعالمین
کی امت مین پیدا کیا اور روز ازل مین اُمَّةٌ مُذْنِبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ سے یاد فرمایا اور بعثت فی اخر
اوس حبیب کبریا صاحب قاب قوسین اوادنی کو شایان ہے جسنے ہمکو صراط مستقیم اور دین قویم
تعلیم فرمایا اور مژدہ روح پرور لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ و خطاب عظمت نصاب كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ
وَاَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ سنایا اور ہزاران ہزار تحفے سلام آل واصحاب حضرت سید الکائنات جنکی خیر
و برکت اور تعلیم و ہدایت سے تمام عالم مالا مال ہوا بعد حمد و نعت کے کہتا ہے فقیر گنہگار المعتصم ذلیل المختار
محمد عبد الغفار ابن حافظ احمد حسن خیرآبادی حنفی قادری کہ فقیر نے بعد حاصل کرنے فراغ کتابون درسی
اپنے جد امجد جناب تقدس نصاب مولانا و مرشدنا حضرت مولانا بہادر علیخان صاحب مغفور محدث دہلوی
سے عرصہ کئی سال کا منقضی ہوا کہ یہہ عبد ضعیف بسابقہ فضل سرمدی و حسن توفیق حضرت صمدی بشرف
زیارت حرمین شریفین مشرف ہوا بعد معاودت منجملہ احسن نتائج و ثمرات و اعظم فتوحات اس سفر مبارک کے
یہہ عمل محمود و فعل مسعود ظہور مین ایا کہ ایک رسالہ موسوم بہ تبصرہ حقنما در باب ثبوت اسلام والدین شریفین
حضرت رسول الثقلین باحسن الوجوہ مرتب ہوا کہ پسند طبائع شریفہ علما کبار اس زمانہ کا ہوا اور اسکے ضمن مین
برات نجات و نامہ کفارت سیات بارگاہ خداوندی سے عطا ہوا لیکن ایک مدت سے جاذبہ شوق و عزم

واثق رکھتا تھا کہ باقتضاے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ کوئی کتاب ایسی کامل اور جامع فضائل اور
حالات حرمین شریفین مین زبان اردو عام فہم مین لکھون جسکو سب مسلمان مرد اور عورتین پڑھکر فائدہ
عظیم حاصل کرین اور وہان کے فضائل و برکات و ترقی درجات سے واقف ہوکر دل و جان سے
بشوق زیارت حرمین شریفین کہ موجب حصول اعظم سعادت دنیا و آخرت و قوی ترین اسباب عفو و
مغفرت ہے مستعد ہوون اور اس دنیاے ناپایدار مین خواب غفلت اور ظلمت جہالت سے عبرت پکرین
اور اس فقیر کے حق مین دعاے خیر کرین ہرچند کہ بعض علما نے بعضمن مسائل حج وغیرہ تحریر حالات مختصر
پر اکتفا کیا ہے لیکن کوئی کتاب ایسی جسمین اکثر حالات اور فضائل مقامات مقدسہ حرمین شریفین کی تفصیلی
بعبارت اردو آسان مذکور ہون نظر نہ آئی ورنہ یون تو کتابین حدیث و تفسیر و سیر کی ان اذکار صدق آثار
سے معمور ہین کرورون شکر و احسان بحضرت رحمان کہ باوجود کمال ضعف و ناتوانی و کثرت عوارض جسمانی
و تلاطم تغیرات و حوادثات زمانی بتائید فضل و رحمت سبحانی و مساعدت فیوض حضرت شان رحمانی یہ کتاب
بوجہ التزام اس ترتیب خاص و عنوان تازہ کے کمال عرق ریزی اور جانفشانی سے تمام ہوئی کوئی روایت
اسمین ضعیف اور بے سند کامل نہین لکھی گئی اہل اسلام کو مژدہ اور مبارکباد ہے کہ بفحواے مضمون
اطلبوا الرفیق ثم الطریق سفر مبارک حرمین شریفین کے لیے رفیق شفیق کا ہونا ہر مسلمان کے لیے
ضروری تھا اس صورت مین اگر بچشم انصاف غور کی جاوے تو یہ کتاب سفر و حضر بر و بحر مین ایسی رہبر
صادق اور ہادی کامل اور رفیق شفیق ہے کہ کسی یار ہمدم اور رفیق راسخ قدم سے ایسے فائدے اور نفع
عظیم زنہار نصیب نہون گے غرض کہ یہ کتاب کہ منجملہ اعظم باقیات صالحات اور زاد آخرت اس فقیر سے ہے
مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے حالات کے واسطے عجیب و غریب آئینہ حقنما ہے اور اس سفر مبارک کے لیے
بہت بڑا توشہ اور ذخیرہ ہے قابل اسکے ہے کہ تعویذ جان اور آئینہ دین و ایمان سمجھی جاوے اور لائق
اسکے ہے کہ زاد البحرین اور مرآت الحرمین نام رکھی جاوے لیکن جناب مستطاب حضرت مبدء فیاض
و بارگاہ عرش مآب حضرت سید الکائنات سے دلمین یہی القا ہوا کہ نام اسکا **مرج البحرین فی**
فضائل الحرمین رکھا گیا جو مسلمان بھائی مرد و عورت اس سے فائدہ پاوے اوسپہ لازم ہے
کہ اس گنہگار کے حق مین دعاے حسن خاتمہ کی ضرور کرے رب العالمین سب مسلمانون کے اعظم مقاصد
دینی و دنیوی بر لاوے اور اس خیر کثیر سے اجر کبیر عطا فرماوے آمین بجاہ سید المرسلین رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا

اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اس کتاب مستطاب کو بارہ باب ہین اور ہر باب مین پانچ فصلین ہین

باب پھلا

فصل پھلی

حج کے فرض ہونے کے بیان مین

مسلمان بھائیون کو خوب دل لگاکر سننا چاہیے کہ حج کرنا بھی مانند نماز روزہ زکوۃ کے فرض عین ہے انکار کرنے والا کافر ہے حق تعالی قرآن مجید مین ارشاد فرماتا ہے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا یعنی خدا کی بندگی کے لیے فرض ہے لوگون پر قصد کرنا خانہ کعبہ کا جو طاقت رکھتا ہو اوسکے گھر کی طرف راہ چلنے کی علماء دین کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے جو اس عبادت کو خبر کی صورت مین بیان فرمایا اسمین کمال تاکید پائی جاتی ہے جیسے کہ روزہ کے باب مین فرمایا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ ورنہ مقصود حقیقت مین امر ہے معتبر تفسیرون مین وارد ہوا کہ جب یہ آیت شریف نازل ہوئی تو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے سب قومون کو جمع کرکے یہ حکم سنایا مسلمانون نے قبول کیا اور یہود و نصاری مجوس صابئین مشرکین ان پانچ فرقون نے نہ مانا تب حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ یعنی جو نہ مانے ہمارے اس حکم کو پس اللہ بے پرواہ ہے سارے عالمون سے اس سے مراد یہ کہ جو اس حکم کو بجا نہ لائے اور انکار کرے وہ کافر ہے اس آیت شریف کی تفسیر مین تفسیر احمدی و مدارک مین وارد ہوا کہ حق تعالی نے فرمایا کہ جو ہماری نعمتون کا شکر نکرے اور کفران کی راہ چلے پس تحقیق اللہ بے پرواہے اون لوگون سے اور اونکی عبادتون سے اور بعض مفسرین فرماتے ہین کہ اللہ تعالی نے جو اس آیت شریف مین وَمَنْ كَفَرَ کے ساتھ ارشاد فرمایا اسمین نہایت مرتبہ کی تاکید فرضیت حج کی ثابت ہوتی ہے جیسے کہ نزدیک اسکا ذکر آتا ہے انشاء اللہ تعالی اور بعض کہتے ہین کہ یہ حکم تغلیظاً تصور کرنا چاہیے ف مسلمان کو اس بات پر اعتقاد کامل رکھنا چاہیے کہ پروردگار عالم کو کسیکی عبادت کیطرف حاجت و ضرورت نہین ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ بندون کی عبادت سے کچھ خدا کا بھلا اور نامدہ نہین ہوتا ہے بلکہ اوسکے کرنے سے بندے گنہگار اپنے گناہون کی نجاستون اور آلودگیون سے پاک وصاف ہوکر بہشت کے جانیکے لائق ہوجاتے ہین اور دین اور دنیا مین خوبی اور سرخروئی پاتے ہین اور جو خدا و رسول کے حکم کو بجا نہ لائے

اور منحرف ہو جاوے تو اپنی خوبی اور بھلائی کھو کر آپ دونون جہان مین برا بنتا ہے کیونکہ جو کچھ ارحم الراحمین
اور اوسکے حبیب رحمۃ للعالمین نے فرمایا ہے اوسمین سراپا رحمت اور خیر و برکت اور سعادت دنیا و آخرت ہی
اور جو کچھ کہ اوسکے خلاف ہے اوسمین دونون کی رسوائی اور خرابی ہے تفسیر معالم و احمدی وغیرہ مین وارد
ہوا کہ جب حضرت ابراہیم ع کعبہ شریف کی بنا سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالی نے آپ کو ارشاد فرمایا وَ
اَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّ عَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ یعنی پکار دے
لوگون مین حج کے واسطے کہ آوین تیری طرف پانو چلتے اور سوار ہوکر دبلی دبلی اونٹنیون پر جو آتی
راہون دور سے حضرت ابراہیم نے عرض کیا ما یبلغ صوتی یعنی خداوندا میری آواز مین پہونچیگی
اللہ تعالی نے فرمایا عَلَیْکَ الْاَذَانُ وَ عَلَیْنَا الْبَلَاغُ تیرا کام پکارنا ہے اور پہونچا دینا سبکو ہمارا
ذمہ ہے چنانچہ آپ موافق حکم الہی کے مقام پر کھڑے ہوے تو وہ اتنا اونچا ہوا کہ سب پہاڑون سے
بلند ہوگیا پس آپ نے اونکیطرف کانون مین دیکر تین بار چار و نطرف پکارا یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّکُمْ
قَدْ بَنٰی بَیْتًا وَّ کَتَبَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَاَجِیْبُوْا رَبَّکُمْ یعنی اے لوگو خبردار ہو جاؤ کہ تحقیق پروردگار
تمھارے نے بنایا تمھارے لیے گھر اور فرض کیا تمپر حج پس قبول کرو حکم پروردگار اپنے کا حق تعالی
نے آپ کی آواز کو مشرق سے مغرب تک سبکو سنوادی تب جن لوگون کے کہ نصیب مین حج کرنا تھا اونہون نے
اپنے باپون کی پیٹھ یا مان کے پیٹ سے جواب دیا لَبَّیْکَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ لکھا ہے کہ جسنے ایکبار جواب
دیا وہ ایک حج کریگا اور جسنے کئی بار جواب دیا وہ کئی حج موافق جواب کے کریگا اور جسنے جواب نہ دیا وہ
محروم رہے گا عبداللہ ابن عباس رض فرماتے ہین کہ سب سے پہلے یمن والون نے جواب دیا لہذا یمن کے
لوگ اکثر حج کرتے ہین علماے دین لکھتے ہین کہ گو یہ خطاب اللہ تعالی کا حضرت ابراہیم ع کی طرف ہے
مگر اس آیت شریف سے بھی فرضیت حج کی ثابت ہے اسواسطے کہ جب حق تعالی قرآن مجید مین کسی
اور شریعت کا حکم بیان فرماوے اور اوسکو منسوخ نکرے تو وہ حکم ہمپر بھی واجب اور لازم ہو جاتا ہے
اور اگر اس آیت کے مخاطب ہمارے رسول مقبول صلعم ہون جیسے کہ بعض مفسرین لکھتے ہین تو فرضیت
حج کی بے تکلف ظاہر ہے چنانچہ صحیح مسلم مین حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلعم
نے خطبہ شریف مین فرمایا اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ اَکُلَّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَسَکَتَ حَتّٰی قَالَهَا ثَلٰثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ اے لوگو فرض کیا گیا ہے تمپر

حج پس حج کرو پس عرض کیا ایک مرد نے آیا ہر سال فرض ہے یا رسول اللہ پس چپ رہے آپ یہان
تک کہ اوسنے وہی بات تین بار کہے تب فرمایا کہ اگر کہتا مین ہان تو بیشک واجب ہو جاتا ہر سال اور
اور البتہ طاقت نہ رکھتے تم ادا کرنے کی صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت
ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ بنیاد اسلام کی اوپر پانچ چیز کے ہے ایک گواہی اسبات کی کہ نہین
ہے کوئی معبود بحق سوائے اللہ کی اور تحقیق محمد صلعم بندہ اور رسول اوسکے ہین دوسرے ٹھیک
پڑھنا نماز کا تیسرے دینا زکوٰۃ کا چوتھے حج پانچوین روزے رمضان کے اس حدیث سے صاف
ظاہر ہوا کہ حج ارکان اسلام سے ہے مثل نماز روزہ کے پس جو شخص کہ مقدرت پاکر حج نکرے اوسکا
اسلام پورا نہین کیونکہ ظاہر ہے کہ ہر چیز بغیر اپنے تمام رکنون کے ناتمام اور ناقص ہے علاوہ اسکے
جناب سرور عالم صاحب نے اوس شخص کے حق مین جو قدرت پاکر حج نکرے بہت سخت وعیدین بیان
فرمائی ہین جسکا ذکر انشاء اللہ آگے آئے گا تو اوسنے بھی فرضیت حج کی ثابت ہے کیونکہ جس
فعل کے نکرنے پر وعید وارد ہوتی ہے اوسکا کرنا لازم ہوتا ہے تفسیر احمدی مین وارد ہوا کہ صاحب تفسیر
فج عمیق کی تفسیر مین کہتے ہین کہ محمد بن کعب قرظی فرماتے ہین کہ ایک بزرگ نے پوچھا مجھسے طواف کرتے ہین
کہ تو کہان کا رہنے والا ہے مین نے کہا کہ خراسان کا ہون کہا کہ کتنے فاصلے پر ہے مینے کہا کہ دو مہینے یا
تین مہینے کا راستہ ہے تو اوسنے فرمایا کہ تم تو کعبہ شریف کے ہمسایہ مین سے ہو مینے کہا کہ آپکا
شہر کتنے فاصلے پر ہے تو اوسنے کہا کہ مین پانچ برس کے راستے سے آیا ہون جب نکلا تھا جوان
تھا اب بوڑھا ہو گیا تو مینے سنکر کہا کہ قسم ہے اللہ کی یہ ہی عبادت خدا کی اور یہ ہی محبت صادق رب کی
پس روئے اوسنے از شوق شوق الٰہی مین اشعار عربی پڑھنے لگے اسی طرح چند اذکار شیخ احمد
حضرت اوسنے جو کچھ لکھے ہین تو سمجھنا چاہیے کہ یہ ہین آثار قبولیت دعا خلیل الرحمن کے کہ مخلوق خدا پیادہ
اور سوار ہر سون کی راہ سے چلی آتی ہے کیا اچھا کہا ہے ؎ ہر کجا چشمہ بود شیرین + مردم و مرغ و مور گردایند + مسند احمد و نسائی و سنن دار قطنی مین بروایت حضرت ابن عباس رضہ وارد ہوا
والحج مرۃ فمن زاد فتطوع یعنی حج تمام عمر مین ایکبار فرض ہے اور جو زیادہ کرے وہ نفل ہے پس
بڑی شامت اور گمراہی ہے کہ مقدور ہوتے مسلمان اس فرض کو نہ ادا کرے اور محروم و بدنصیب
اس دنیاے ناپائدار سے رخصت ہووے

فصل دوسری
حج کے فرض ہونے کے احکام مین

پوشیدہ نہین ہے کہ سب دین کی کتابون معتبرہ سے ثابت ہے کہ حج فرض ہونے کے لیے استطاعت بالاتفاق سب اماموں کے نزدیک شرط ہے پس حضرت امام شافعی کے نزدیک زاد استطاعت سے توشہ اور سواری ہے ابن عمر سے روایت ہے کہ کہا آیا ایک شخص رسول مقبول صلعم کے پاس اور عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو فرمایا توشہ اور سواری نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ نے اہل حدیث لکھتے ہین کہ حضرت نے انہین دو شرطون کو اسلیے ذکر فرمایا کہ یہ دونون اصل اور پر ضرور ہین اور حضرت امام مالک رح کے نزدیک استطاعت مین قدرت سواری پر ضرور نہین صحت اور قدرت پیادہ چلنے کی کافی ہے اور حضرت امام اعظم رض کے نزدیک صحت جسمی اور توشہ وسواری اور امن راہ سب شرط ہین چنانچہ اس جگہ تفصیل اون شرائط کی لکھی جاتی ہے اہل اسلام پر مخفی نہ رہے کہ شرطین حج کی فرض ہونے کی کئی ہین اول اسلام ہے یعنی مسلمان پر فرض ہے نہ کافر پر اور حریت ہے یعنی آزاد ہو رہے نہ بردہ پر اور عقل ہے یعنی ہوشیار پر نہ دیوانہ پر اور بلوغ ہے یعنی بالغ پر نہ لڑکے پر درمختار وہدایہ وغیرہ مین وارد ہوا کہ اگر لڑکا پہلے بالغ ہونے کے اور غلام پہلے آزاد ہونے کے حج کریگا اگرچہ باجازت مولا ہو حج فرض اوس سے ساقط نہوگا کہ بعد بالغ ہونے اور آزاد ہونے کے بشرط استطاعت اور حج کرنا لازم آئیگا ہان وہ بہلا حج نفل سے واقع کیا جاویگا اور شرط صحت ہے یعنی تندرست ہو نہ بیمار پر چنانچہ فقہ کی معتبر کتابون مین لکھا ہے کہ اپاہج لولے اندھے عاجز مفلوج بیمار شیخ فانی پر کہ قدرت سواری پر اپنے آپ ٹھہرنے کی بغیر مشقت عظیمہ کی نہ رکھتے ہون حضرت امام اعظم رض کے نزدیک واجب نہین نہ خود اپنے نہ اونکے مال پر کہ اور سے حج کرائین اور شرط ہے قدرت تزاد و راحلہ پر یعنی جو قادر ہو خرچ راہ اور سواری پر اور جو نہو تو فرض نہین ہے اور خرچ اسقدر ہو کہ جاتے اور آتے کفایت کرجاوے اور زائد ہو حاجت اصلی سے اور نفقہ عیال اوسکے پھرنے تک اور شرط راستہ کا امن ہے علماء دین کے نزدیک رستہ کی امن سے یہ مراد ہے کہ غالب اوسمین سلامتی ہو اگرچہ کبھی کبھی کسی پر آفت بھی پہنچ جاوے اور خشکی اسمین برابر ہین کیونکہ

فرضیت حج مین شرائط

بیان اون کا جنپر حج فرض نہین ہے

بیان اون راہون کا

ظاہر ہے کہ دریا اور جنگل آفت اور صعوبت سے خالی نہین ہوتا مانند گرم ہونے پانی اور شدت
گرمی کی اور چلنے لوگون کے پس ایسی آفت کے احتمال سے استطاعت باطل نہین ہوتی جیسے کہ تصریح
اس مسئلہ کی در مختار برہان قنیہ عالمگیری وغیرہ مین مذکور ہے اور اسی پر فتوی ہے اور مراد قادر
ہونے توشے پر سوائے حاجت اصلی کے یہ ہے کہ سوائے ادائے قرض کے اگرچہ مہر بی بی کا ہو
اور سوائے خرچ گھر اور نفقہ عیال و غیرہ کے اپنے گھر پھر آنے تک کا موافق کھانے پہن سواری
وغیرہ کے رکھتا ہو پس اگر گھر اور اسکے رہنے سے زیادہ ہو کہ کرایہ کو دیتا ہو یا لباس یا کتابین دین
کی حاجت سے زائد ہون یا نوکری نوکر چاکر خدمت نہ لیتا ہو اوسکو لازم ہے کہ اونکو بیچکر
حج ادا کرے اور اگر کسی پاس کچھ نقد نوکر چاکر کی خانہ نہین مگر نقد ہی اس قدر ہے کہ اوس سے حج کرے یا
گھر بیچ سامان کے مول سے اس صورت مین بھی اوسکو حج کرنا چاہئے اور مراد قادر ہونے سواری
پر یہ ہے کہ مالک ہو خود سواری کا یا کرایہ کر سکتا ہو عاریت اور اباحت سے قدرت سواری
پر ثابت نہین ہوتی پس مذہب مفتی بہ یہ ہے کہ جسکے والا وہ شخص ہے کہ مسلمان آزاد عاقل
بالغ صحیح البدن ہو اور زاد و راحلہ پر سوائے حاجت اصلی کے حج مہینو نمین یا بروقت سفر کرنے حاجیونکے
اوسکے وطن سے پیشتر رہتے کی امن کے ساتھ سب شرطین مرد کے واسطے ہین اور عورت کے لیے اگرچہ
جوان یا ہو تو ان شرطون کے دو شرطین اور ہین ایک خالی ہونا عدت سے دوسرے ہمراہ ہونا خاوند
یا محرم جوان ثقہ کا بغیر جورو کے شرح وقایہ کے حکم سے محرم وہ شخص ہے کہ جسکے ساتھ کبھی نکاح
درست نہ ہو بسبب قرابت کے ہو یا علاقہ دودھ کے یا سسرال کے مسلمان ہو یا کافر بندہ ہو یا
آزاد اور زاد و راحلہ محرم کا عورت پر لازم ہے بروایت مشہور مگر اصح یہ ہے کہ لازم نہین کذا
فی استطاع ابن العماد اور بعد حاصل ہونے اس استطاعت کے خاوند کی اجازت کی حاجت نہین
پر یہ شرط اوس حالت مین ہے کہ مکے شریف تک تین دن کی راہ سے کم نہو اور اگر سفر تین دن
سے کم ہو تو اکیلا جانا عورت کا درست ہے محرم کی حاجت نہین ظاہر الروایت یہی ہے اور ایک
روایت مین حضرت امام اعظم اور امام ابو یوسف سے عورت کو سفر ایکدن کا بھی بغیر خاوند یا محرم کے
ظاہر ہے ملا علی قاری شرح منسک مین لکھتے ہین کہ بمقتضاے فساد اس زمانہ کے فتوی اسی
روایت پر ہے اور حضرت امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک ہمراہ ہونا نیک بخت عورتون کا مع دیندار

مردون کے قائم مقام خاوند یا محرم کے ہے اور اجازت خاوند کی بھی شرط ہے اس صورت مین سب
مردون اور عورتون کو چاہیے کہ جب تک ان شرطون کا سہ انجام او انتظام بخوبی نکرلین حج کا ارادہ
نکرین پس جو لوگ کہ بغیر درستی سامان سفر کے دور دراز رستون سے مانگتے کھاتے حج کو جاتے ہین اونکی
بڑی غلطی اور کوتاہ اندیشی ہے کہ نفل کے حاصل کرنے کے واسطے سوال کے وبالون مین گرفتار ہوجاتے
ہین یہان تک کہ بسبب غلبہ پریشانی افلاس کے نماز وغیرہ ضروریات دین کی بھی پابند نہین رہتے
ہین صاحب اسبیل لکھتے ہین کہ جب حضرت شبلیؒ حج کو چلنے لگے کی فقیرون نے آکر کہا کہ ہم بھی اللہ پر
توکل کرکے آپ کے ساتھ چلین گے کہا چلو بشرطیکہ توشہ ساتھ نہ لو سوال نکرو کوئی کچھ دے تو قبول
نکرو تیسری شرط مین اونکو عذر ہوا حضرت شبلی رحمہ نے فرمایا تمکو خدا پر توکل نہین لوگون کی توشہ پر توکل
ہے اسی طرح ایک شخص نے حضرت امام احمد حنبلؒ سے پوچھا کہ یہ ارادہ ہے کہ محض اللہ پر توکل کرون
اور بے سامان حج کو جاؤن فرمایا کہ جا لیکن اکیلا قافلہ کے ساتھ نہ جانا اوسنے عرض کیا کہ اکیلا تو
نہین جا سکتا آپ نے فرمایا تو اللہ پر توکل نہین کرتا قافلہ کے مال پر توکل کرتا ہے صحیح بخاری
مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ یمن کے لوگ بغیر خرچ لیے حج کو آتے تھے اور اپنے
آپ کو متوکل ٹھہراکر مکہ والون کو ستاتے تھے یہان تک کہ لوٹ مار کرنے لگتے تھے حق تعالی نے
اونکے حق مین یہ آیت شریف نازل فرمائی وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی یعنی توشہ ساتھ
لیا کرو اسواسطے کہ بہتر فائدہ توشہ کا بچنا ہے سوال کرنے سے ف یمن کے لوگون نے توکل
کو توشہ خیال کیا تھا اور حقیقت مین وہ توکل نہ تھا پس فرمایا کہ تقوی بہتر اوس سے ہے اوسکو توشہ
ٹھہراؤ خلاصہ یہ کہ درستی سامان کی منافی توکل کی نہین ہے بلکہ یہ افضل اور عمدہ ہے کاملین کے
نزدیک بھی اور جو کوئی کہ ارادہ کرے برے توکل کا بغیر لینے اسباب و سامان کے اوسکو بھی مماثلت
شرعی نہین ہے بشرطیکہ مضبوط ہوکر صبر کرسکے ورنہ اوسمین بہت خطرے اور نقصان ہین

فصل تیسری

دوسرے سے حج کرانے کے مسئلون مین

یہ پوشیدہ نرہے کہ مسلمان کو اپنے عمل نماز و روزہ حج صدقہ وغیرہ کا ثواب دوسرے کو پہونچانا نزدیک علماء
اہل سنت وجماعت کی درست ہے اسکی تصریح اور تحقیق علماے دین نے اس طرح پر فرمائی ہے کہ عبادت کبھی

بیان اقسام عبادات

قسم ہے ایک نوعی مالی جیسے زکوٰۃ اسمین نیابت درست ہے حالت اختیار مین بھی اور حالت ضرورت مین بھی اسلیے کہ مقصود حاجت روائی فقیر کی ہے سو حاصل ہے بسبب ادا کرنے نائب کے دوسری عبادت بدنی محض جیسے نماز اسمین کسی حال مین نیابت نہین درست ہے اسلیے کہ وہان مقصود نفس کا مشقت و تعب مین ڈالنا ہے اور وہ حاصل نہین ہوتا نائب کے کرنے سے تیسری عبادت کہ مالی اور بدنی دونونسے مرکب ہے جیسے حج اوسمین بروقت عاجز ہونے اور لاحق ہونے عذر شرعی کے نیابت درست ہے نہ حالت قدرت مین اسی طرح در مختار اور ہدایہ و عالمگیری مین مذکور ہوا اسجگہ چند مسئلے ضروری واسطے فائدہ عام مسلمانون کے لکھے جاتے ہین **مسئلہ** حج نفلی بغیر عذر کے بھی بطور نیابت درست ہے اسلیے کہ باب نفل کا وسیع تر ہے اور حج فرض بغیر عذر شرعی کے بطور نیابت نہین درست ہے **مسئلہ** جو شخص قدرت حج کی رکھتا تھا اور سب شرطین اوسمین موجود تھین پھر وہ معذور ہو گیا خواہ بہت بڑھاپے سے یا بیماری سے جیسے اندھا لنگڑا اپاہج اندھا مفلوج دائم الحبس اور اوسکے پاس مال ہے تو اس صورت مین اوس شخص پر واجب ہے کہ دوسرے کو مال دیکر اپنی طرف سے حج کرائے ادا ہو جائیگا بشرطیکہ وہ عذر ہمیشہ بنا رہے اور اگر بعد حج کرانے کے عذر جاتا رہا تو اوسکو خود حج کرنا چاہیے ہان اگر اوس شخص نے اوسی معذوری کی حالت مین کسیطرح آپ حج ادا کیا تو ادا ہو گیا یعنے بعد دور ہونے عذر کے اور حج کرنا لازم نہین ہے **مسئلہ** جسپر کہ حج واجب تھا اور وہ بغیر ادا کرنے کے مر گیا مگر اوسنے وصیت کی تھی حج کرانے کی تو اوسکے وارثون پر حج کرانا تیسرے حصہ مال سے لازم ہے جہان سے اوسنے بیان کیا ہو ورنہ اوسکے وطن سے اگر تہائی مال کافی ہو ورنہ جہان سے کافی ہو سکے اور اگر اتفاق سے نائب بیچ رستہ مین مر گیا تو پھر تہائی مال کسی اور کو خرچ دیکر اوسکے وطن سے حج کرائے اگر کافی ہو ورنہ جہان تک وہ پہونچا تھا اوسکے آگے سے دوسرے کو بھیجے اور اگر وصیت نکی تھی لیکن وارث اوسکی طرف سے آپ حج کرے یا اوسکے مال سے حج کرائے تو بھی درست ہے **مسئلہ** جسپر کہ حج فرض ہوا اور وہ حج کرنے کے واسطے گیا ابھی وقت حج کا نہین آیا تھا کہ اوسنے انتقال کیا اس صورت مین علماء دین فرماتے ہین کہ اگر وہ شخص بعد فرض ہونے حج کے فوراً روانہ ہوا تھا یعنی جس سال یہ فرض ہوا اوسی سال مین گیا تو اوسکے ذمے پر نہین رہا ورنہ اوسکی طرف سے وارثون پر حج کرانا اوسکے مال سے واجب ہے اگر اوسکی وصیت ہو جسنے اوسنے بیان کیا ہو ورنہ اوسکے گھر سے یہ قول ہے حضرت امام اعظم رح کا اور اسی پر فتوی ہے اور صاحبین

کے نزدیک جہان انتقال کیا ہو وہین سے نائب حج مقرر کرے اور اگر وصیت نہ کی ہو تو درست ہے
مسئلہ جسنے کہ آپ حج نہین کیا اوسکو غیر کیطرف سے حج کرنا مذہب حنفی و مالکی مین درست ہی مگر بہتر یہ ہے
کہ پہلے اپنا حج کرے پھر دوسرے کی طرف سے اور حضرت امام شافعی و امام احمد حنبل کے نزدیک درست نہین ہے
مسئلہ نائب حج کو چاہیے کہ حج کرانے والے کی نیت ضرور کرے یعنی اسطور سے کہے کہ احرام
باندھتا ہون فلانے کیطرف سے اور لبیک کہتا ہون فلانے کی طرف سے اور اگر بھول جاے نام اوسکا تو صرف
نیت کرلینے دل سے بھی صحیح ہو جائیگا حضرت امام حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے
کہ جسنے وصیت کی حج کی اللہ تعالی ثواب تین حج کا عنایت فرماتا ہے ایک حج واسطے اوسکے جسنے
اوسکی طرف سے احرام باندھا اور ایک حج واسطے وصیت کرنیوالے کے اور ایک حج واسطے اوسکے جسنے
کہ لکھا اوس وصیت کو اور جسنے کہ حج کیا مردہ کے واسطے بغیر اوسکی وصیت کے حق تعالی ایک حج کا
ثواب اوس مردیکو عنایت فرماتا ہے اور واسطے حج کرنے والے کے ثواب ستر حج کا لکھا جاتا ہے روایت
کیا شیخ احمد حضراوی نے عقد الثمین مین اور بھی احیاء العلوم مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے
کہ حق تعالی ایک حج کرنے سے تین شخصون کو جنت مین داخل فرماتا ہے وصیت کرنیوالے حج کو اور حج
کرنے والے وصیت کو اور جسنے کہ حج کیا اوسکی طرف سے حدیث شریف مین وارد ہوا کہ مثال اوس شخص
کی کہ غزا کرتا ہے فی سبیل اللہ اور لیتا ہے اجرت اوسپر مانند حضرت موسیؑ کی ماں کی ہی کہ دودھ پلاتی
تھین اپنے بچے کو اور اجرت لیتی تھین پس جو شخص کہ حج پر اجرت لیتا ہے اوسکی مثال حضرت موسیؑ کی
ماں کی سی ہے کچھ ممانعت شرعی نہین کیونکہ اس ضمن مین یہ شخص بھی خیر و برکت حج سے اور حسن سعادت
شرف زیارت سے مشرف ہو جاتا ہے انتہی حضرت امام حسنؓ بصری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول
مقبول صلعم نے کہ جو شخص حج کرتا ہے اپنے ماں باپ کیطرف سے تو لکھا جاتا ہے ایک حج واسطے اوسکے
اور دوسرا اوسکے ماں باپ کی طرف سے اور در مختار مین وارد ہوا کہ جسنے حج کیا اپنے ماں باپ کیطرف سے
پس تحقیق اوسنے اپنا بھی حج ادا کیا اور اوس حج کا ثواب اوسکو حاصل ہوا اور اوٹھایا جاویگا وہ دن قیامت
کے ابرار مین **فت** علماے دین لکھتے ہین کہ ماں باپ کیطرف سے حج مطلقاً درست ہے یعنی بحالت
وصیت اور بلا وصیت دونون صورتون مین جائز ہے حضرت علامہ غزالی احیاء العلوم مین روایت کرتے
ہین کہ حضرت علی بن موفق حج فرماتے ہین کہ مدینہ رسول مقبول صلعم کیطرف سے حج کیا تو مین مشرف زیارت

مشرف ہوا اور آپ نے مجھسے ارشاد فرمایا کہ اے ابن موفق کیا تونے میری طرف سے حج کیا مینے عرض کیا کہ ہان یارسول اللہ پھر آپنے فرمایا کہ میری طرف سے بھی کبھی تونے عرض کی مینے کہ ہان یارسول اللہ آپنے فرمایا کہ اے ابن موفق پس تحقیق کفایت کرون گا مین تجھکو اسکے عوض مین قیامت کی کہ پکڑون گا مین تیرے ہاتھ اور داخل کرونگا تجھکو جنت مین اوسوقت کہ مخلوق قیامت کی مصائب سختیون اور شدتون مین گرفتار ہوگی

فصل چہارم

مقدور والون کے حج نکرنے کے عذابون اور گناہون کے بیان مین

پوشیدہ نہ رہے کہ جو مسلمان بعد حاصل ہونے استطاعت شرعی کے حج ادا نکرے اوسکی بہت بڑی سخت وبال اور عذاب ہین جامع ترمذی مین حضرت علی رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا سرور عالم صلعم نے کہ جو شخص مالک ہوا توشہ اور سواری کا کہ پہونچاوے اوسکو بیت اللہ شریف تک اور وہ حج نکرے پس فرق نہین اوسپر کہ مرے یہودی یا نصرانی یعنی اوسکا مسلمان ہونا اور یہودی نصرانی ہونا برابر ہے اور سند دارمی مین حضرت ابی امامہ سے منقول ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسکو منع نکرے حج کرنے سے کوئی حاجت ظاہری یا بادشاہ ظالم یا مرض روکنے والا اور وہ مرگیا اور حج نہین ادا کیا تھا پس وہ مرے چاہے یہودی ہوکر یا نصرانی بنکر یہ اسواسطے فرمایا کہ یہود و نصاری حج کے قائل نہین ہین تفسیر احمدی مین وارد ہوا کہ اللہ تعالی نے جو حج نکرنے والے کے باب مین اسطرح سے فرمایا وَمَنْ كَفَرَ اسمین نہایت شدت اور غلظت گناہ اور عذاب کی نسبت نہ کرنے والے حج کے ثابت ہوتی ہے کیونکہ ظاہر ایہ مضمون وَمَنْ تَرَكَ سے بھی ادا ہوسکتا تھا اسی طرح صاحب ہدایہ لکھتے ہین تفسیر معالم مین حضرت سدی رہ سے منقول ہے کہ جسنے قدرت پائی حج کرنے کی اور اوسنے حج نکیا یہان تک کہ وہ مرگیا تو وہ داخل ہوگیا دین کفر کی وعید مین حضرت علامہ غزالی احیا مین لکھتے ہین کہ جسنے مقدور ہوتے حج نکیا تو حقتعالی کیطرف سے اوسکے حق مین بہت بڑا سخت وبال اور عذاب ہے خداوند کریم سب مسلمان بھائیونکو اس گناہ سخت اور عذاب عظیم سے محفوظ رکھے فرمایا حضرت عمر رض نے کہ البتہ تحقیق قصد کرتا ہون مین یہات کا کہ لکھون مین شہرون مین یہ حکم کہ لیا جاوے جزیہ اون لوگونسے جو طاقت حج کی رکھتے ہین اور نہین کرتے ہین اور سعید ابن جبیر و ابراہیم نخعی و مجاہد و طاؤس رح سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہین کہ اگر جانین ہم کسی شخص کو کہ مقدور و استطاعت حج کرنیکا رکھتا ہے اور وہ مرجاوے بغیر حج کرنے کے تو نہ پڑھین ہم اوسکی نماز جنازہ کی یہان تک کہ نہ پڑھے نماز جنازہ کی اون لوگون کی جو اونکے ہمسایہ مین مقدور والے لوگ رہتے تھے

نکتہ عجیب مین کفر کے فرمانے مین

بیان فرضیت حج

اور بغیر حج ادا کرنے کے مرگئے جیسے کہ احیاء العلوم مین مذکور ہے اور صاحب ہدایہ لکھتے ہین کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ البتہ تحقیق قصد کرتا ہون مین امسال کا کہ جنکو مین بھیجون کہ قدرت رکھتے ہون توشہ اور سواری پر اور وہ حج نکرین تو جلادون مین اونکے گھرون کو قسم ہے اللہ کی نہین دیکھتا ہون مین اونکو مسلمان تین بار آپنے یہی ارشاد فرمایا حضرت ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ نہین ضرورت ہے اسلام مین ف اہل حدیث ضرورت اوسکو کہتے ہین جسنے کبھی حج نہ کیا ہو یعنی جسنے حج نکیا بعد واجب ہونے کے تو نہین وہ مسلمان طیبی محدث لکھتے ہین کہ ظاہر احدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو طاقت رکھے حج کی اور وہ حج نکرے تو نہین ہے وہ مسلمان پس مراد اس سے تغلیظ اور تشدید ہے یا یہ کہ مسلمان کامل نہین اور بعض علماء دین فرماتے ہین کہ معنی ضرورت کے ہین ترک کرنا نکاح اور حج کا یعنی ترک کرنا نکاح اور حج کا دین محمدی مین نہین ہے بلکہ رہبانیت مین ہے پس مسلمان کو بعد حاصل ہونے قدرت کے ترک کرنا نکاح اور حج کا زنہار نہ چاہیے کہ اسکے بڑے وبال ہین حضرت انس رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ تحقیق واسطے ابلیس لعین کے اوشیاطین تابعدار مین کہ روانہ اونسے کہتا رہتا ہے کہ حاجیون اور غازیون کو جہانتک بن سکے گمراہ کرو یعنی اونکو اس راہ مغفرت اور نجات پر نہ آنے دو حق تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ یعنی شیطان نے بارگاہ الہی مین عرض کیا کہ تحقیق مین صراط مستقیم پر بیٹھونگا کے تیرے بندونکو بہکاونگا اس آیت شریف کی تفسیر مین حضرت ابن مسعود وحسن وسعید ابن جبیر رضہ کا اتفاق ہے کہ صراط مستقیم سے مراد رستہ مکہ معظمہ کا ہے روایت کیا شیخ احمد حضراوی نے عقد الثمین مین اور بھی علامہ غزالی احیا مین نقل کرتے ہین کہ اس آیت شریف مین بعض کے نزدیک صراط مستقیم سے مراد رستہ مکہ معظمہ کا ہے حضرت امام حسن بصری رضہ سے روایت ہے کہ وارد ہوا حدیث قدسی مین کہ فرماتا ہے حق سبحانہ تعالی کہ اے بندہ مجھکو تندرستی دی مینے اور معیشت تجھپر فراخ کی مینے پانچ برس برتجھپر گذرے کہ تونے میری طرف رغبت نکی کیا تو میرے فضل عظیم اور رحمت کاملہ سے ناامید ہوگیا اسی طرح زاد راہ مین بھی وارد ہوا ف بعض علماء دین اسی حدیث سے بیان فرماتے ہین کہ مسلمان کو چاہیے کہ بعد پانچ برس گذر جانے کے اگر کشایش اور وسعت حاصل ہو تو پھر زیارت بیت اللہ شریف کی کرے ابن ماجہ سے روایت ہے کہ جو محض طاقت اور قدرت شرعی حج کرنے کی رکھتا ہو اور حج نکرے اور اوقات

مرجاے داخل ہووے وہ شخص دوزخ کی آگ مین تین ہزار برس کا فوارد ہوا اور حضرت امام حسن بصری
سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص نہ حج کرے اور نہ وصیت حج کی کرے یعنی
مقدور والا تو حقتعالی دن قیامت کے گوئی عمل اوسکے قبول نفرماوے معاذ اللہ منہا احیاء العلوم
مین وارد ہوا کہ بھے حضرت ابن عباس فرماتے تھے کہ جو شخص مرا کہ اوسنے نہ زکوۃ دی اور نہ حج کیا تو
وہ قیامت مین خدا سے چاہیگا پھر جانا دنیا مین اور آپنے پڑھی یہ آیت شریف رَبِّ ارْجِعُونِ
لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ ای الزکواۃ والحج اسی وجہ سے سب دین کی معتبر کتابون مین وارد ہوا ہے
کہ مسلمان پر جس سال مین کہ حج فرض ہوا اوسی سال مین بجالاے یا سفر کر جاے مکہ شریف کیطرف
یہی مذہب ہے حضرت امام اعظم اور امام ابو یوسف اور امام مالک کا مگر امام محمد اور امام شافعی کے
نزدیک فی الفور واجب ہنین بدلیل اس حدیث کے حج کی فرضیت چھٹے برس ہجرت کے ہوئی
تھی اور رسول مقبول صلعم نے دسوین برس ادا کیا لیکن علماے حنفیہ جواب دیتے ہین کہ وہان
دیر کی ضرورت بوجہ شرعی تھی کہ تا احکام اسلام سب خاص و عام کو اچھی طرح پہونچ جائین اور آپ
اس عرصے تک اپنی حیات کا علم تھا جیسے کہ درمختار وغیرہ مین مذکور ہے پس اس باب مین جو علماء دین
کہ قائل ہین فوراً حج ادا کرنے کی تو اونکے نزدیک دیر کرنے والا فاسق مردود الشہادۃ ہے نہ تراحی والون
کے نزدیک سنن ابوداؤد مین حضرت ابن عباس رضہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے
کہ جو شخص قصد حج کا رکھتا ہو وہ شتابی کرے یعنے جس سال مین اوسپر فرض ہوا اوسی سال مین
بجالاوے یا سفر کر جاے مکہ شریف کیطرف اور منسک کرمانی مین روایت ہے کہ سرور عالم
صلعم نے فرمایا تعجلوا الی الحج فان احدکم لا یدری ما یعرض لہ یعنی شتابی کرو حج مین
اسواسطے کہ کوئی تمھارا نہین جانتا ہے کہ کیا پیر اوسکو عارض اور لاحق ہوگی ف حضرت شیخ
عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہین کہ جو کوئی چاہے حج کرنا اور قادر ہو وہ اوسکے ادا کرنے پر پس
چاہیے کہ وہ جلدی کرے اور فرصت وقت کو غنیمت جانے اس لیے کہ دھیل مین بہت سی
آفتین ہین علماء دین لکھتے ہین کہ اگر کوئی مسلمان حج نکرے یہان تک کہ تلف ہو جاوے مال اوسکا
تو سہو نہوتا ہے اوسکو یہ کہ قرض لیوے مال اگرچہ نہ قادر ہو اوسکے ادا کرنے پر اور امید ہو یہ کہ نہ
مواخذہ کریگا اوس سے اللہ تعالی اپیر اگر نیت ادا کرنے کی رکھتا ہوگا کہ جب قادر ہونگا ادا کرونگا

بیان اسکا کہ بعد فرض ہونے حج کے فوراً کرنا چاہیے اور جو دیر کرے اوسکے حکم مین ۱۲

غرض حاصل سب آیتون اور حدیثون کا یہی ہے کہ جس مسلمان پر حج فرض ہو اور اوسکے پاس کوئی حجت شرعی نہین ہے تو اوسکے حق مین رسول مقبول صلعم نے صاف یہ حکم فرمایا کہ وہ چاہے یہودی ہوکر مرے خواہ نصرانی بنکر یعنے اوسکا مسلمان اور یہودی نصرانی ہونا برابر ہے اللہ تعالی کو کچھ اوسکی پرواہ نہین ہے تو اب مسلمان کو بہت بڑا خیال اس بات کا ہر دم رکھنا چاہیے کہ حج کے جانے مین جتنے وسوسے بداور خطرے فضول آئین وہ سب شیطانی سمجھکر اوپر لاحول پڑھ اور بکھٹکے صراط مستقیم پر ہو لے مال واولاد کو اتنا دوست نہ رکھے کہ وہ جہنم مین پہونچا دے اور اس دنیا ناپایدار کی چند روز کی عیش وآرام کے بدلے آخرت مین ایک مدت دراز دوزخ مین طرح طرح کی سختیان اور عذاب بھگتے اللہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى امر مسلمان کی علامت ایمان یہی ہے کہ جب اوسپر حج فرض ہو تو اوسوقت کسی عزیز وقریب کی جدائی اور محبت مال وحشمت دنیوی کا خیال کرکے ایسی بڑی سعادت اور راحت دنیا و آخرت کو مفت نہ کھو بیٹھے خاصکر ان دنون مین کہ خداوند کریم نے اپنے محبوب کی امت کے واسطے کس آسانی سے سامان مغفرت مہیا فرما دیے ہین اب بھی کوئی مقدور ہوتے پست ہمتی اور غفلت ونامردی اختیار کرے تو اس بدنصیبی اور غلطی کا کیا ٹھکانا خوب یاد رکھے اور کان کھولکر سن لو کہ بہت تر ویک ہے مرنا اور سب دولت وحشمت چھوڑکر تنہا قبر مین جانا اور احکم الحاکمین کے روبرو فرد فرد کا حساب دینا اور اوس نافرمانی اور خواہش نفسانی کا عذاب بھگتنا خداوند کریم سب مسلمانونکو یہ دولت ونعمت عظمی نصیب فرمائے آمین

فصل پانچوین
آداب سفر حج کے بیان مین

پوشیدہ نہ ہے کہ محدثین نے آداب سفر حج کے بہت سے بیان فرمائے ہین چنانچہ حضرت امام محمد غزالی احیاء العلوم مین اکثر اونمین سے بیان فرماتے ہین اس فصل مین چند آداب اس سفر مبارک کے لکھے جاتے ہین پہلا یہ کہ جو مسلمان حج کا ارادہ کرے تو اوسپر لازم ہے کہ نیت خالص محض خدا کیواسطے کرے یعنی اوسمین کسیطرح کی ریا اور دنیا کی نام ونمود اور قصد سیر وسوداگری کا نہو ہان اگر قصد اصلی حج ہو اور تجارت بالعرض ہو تو مضائقہ نہین حق تعالی فرماتا ہے لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ یعنی حج کے ساتھ اگر نفع تجارت کا بھی تلاش کرو تو کچھ گناہ نہین

ولاحول ولا قوۃ الا باللہ بسم علی نفسی و مالی و دینی اللھم بک انتشرت والیک توجھت
وبک اعتصمت و علیک توکلت اللھم زودنی التقوی واغفرلی ذنوبی و وجھنی
للخیرات اینما توجھت اور جب باہر نکلے یہ دعا پڑھے اللھم انی اعوذبک من ان اضل او
اضل او اظلم او اظلم او اجھل او یجھل علی بسم اللہ توکلت علی اللہ لاحول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم پھر اللھم وفقنی لما تحب وترضی واعصمنی من الشیطان الرجیم اور آیۃ
الکرسی اور قل ھو اللہ اور معوذتین پڑھ کر سات مسکین کو کچھ دے اور سب سے رخصت ہو کر دعا چاہے اور کہے
استودع اللہ دینکم وایمانکم وخواتیم اعمالکم اور رخصت کرنے والے کہیں فی حفظ اللہ
وکنفہ زودک اللہ التقوی وجنبک عن الردی اور شخص جہاز میں سوار ہونے کے وقت کہے
بسم اللہ مجریھا ومرسٰھا ان ربی لغفور رحیم وغیرہ دعائیں سفر کی جو حصن حصین میں
وارد ہیں عمل میں لاوے ارحم الراحمین بجاہ رحمۃ للعالمین یہ دن سب مسلمانوں کو نصیب فرما دے آمین یا رب العالمین

باب دوسرا

فصل پہلی

احرام کے مسئلوں میں

پوشیدہ نہ رہے کہ جب حاجی جہاز میں نزدیک یلملم کے پہونچے کہ وہ ایک پہاڑ ہے دو منزل مکہ معظمہ
سے جسکے بتیس ۳۲ میل میں بالفعل اوسکو سعدیہ کہتے ہیں جہاز والے بتا دیتے ہیں تو اوسکے اوپر پہلے
گذرنے سے احرام باندھ لے اور احرام کے دو کپڑے ہوتے ہیں ایک تہمد جس سے نیچے کا بدن
چھپاتے ہیں دوسرے چادر جس سے اوپر کا بدن ڈھکتے ہیں اور اگر کوئی دونوں کے لیے ایک ہی
کپڑا رکھے تو بھی جائز ہے اور احرام کا کپڑا سفید نیا بہتر ہے ورنہ دھویا ہوا ہو تہمد اکثر متوسط
آدمیوں کے لیے پانچ ہاتھ کا لمبا اور ناف سے گھٹنوں کے نیچے تک کا چوڑا اور چادر چھ ہاتھ کی
لمبی اور کندھوں سے تہمد کے باندھنے کے مقام تک چوڑی کافی ہے اور جو احرام باندھنے والا دبلا
موٹا چھوٹا بڑا ہو تو اپنے موافق کم زیادہ کرے جب احرام باندھنے کا ارادہ کرے تو اول سیے ہوئے کپڑے
موزے وغیرہ بدن سے نکالے اور سر کے بال منڈائے اگر عادت ہو ورنہ دھو لے فقہ کی کتابوں اور حج
کے رسالوں میں یہ مسئلہ اسی طرح لکھا ہے مگر ملا علی قاری فرماتے ہیں سر کے بالوں کا باقی رکھنا بہتر ہے بلکہ وقت

خارج ہونے کے احرام سے دور کرے تا اسکے اعمال حج مین نقصان نہ آجائین اور حضرت رسول مقبول صلعم
اور صحابہ نیمبھی سر کے بال نہین منڈاتے تھے مگر حج یا عمرہ مین سوائے حضرت علی رضہ کے پس عوام اہل مکہ
وغیرہ جو احرام باندھنے کے وقت سر منڈاتے ہین اگرچہ مدت سے احرام کی تھوڑی ہو قابل اعتبار کے نہین پس
اس مقام مین علما لکھتے ہین کہ سر منڈانا فی نفسہ موجب تقرب صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ حضرت علی رضہ کو
اس سے منع نہین فرمایا فعل سنت سے نہین ہے پس جو لوگ احرام کے وقت سر منڈانا مستحب کہتے ہین
مراد اونکی خاص اون لوگون کے واسطے ہے جو عادت سر منڈانی کی رکھتے ہین اور اونکے نزدیک سر منڈانا
نظافت مین داخل ہے مانند دور کرنے بغل کے بالون اور تراشنے ناخن کے اور نظافت بلا شبہ احرام باندھنے
کے وقت مطلوب ہے ہان جو لوگ سر پہ بال رکھتے ہین چنانچہ عادت شریف سرور عالم صلعم اور اکثر اصحاب
کی تھی اونکے بالون کی نظافت مین دھونا کنگھی کرنا تیل لگانا کافی ہے اور بھاری کرنے اعمال کے
لیے کثافت کا اختیار کرنا نہین چاہیے ورنہ اور بالون بدون اونکے نہ مجموعہ وزن اعمال کا فائدہ ہوتا ہے غرض
خوب پاک صاف ہوکر خوشبو لگاوے یہانتک کہ حیض والی عورت اور زچہ کو بھی غسل کرنا سنت ہے
اور اگر کوئی صرف وضو ہی پہ اکتفا کرے تو بھی درست ہے اور ضرورت نہونے کسی امر مانع کے وطی
کرنا بھی مستحب ہے تاکہ اسکا دل حج اور عمرہ مین اور طرف نہ بھٹکے پھر اوسکے وہ تہمد باندھ لی اور چادر
اوڑھ لے دونون کندھون پہ اور جو لوگ کہ چادر کے دامن کو داہنی بغل کے نیچے سے نکالکر بائین کندھے
پر ڈالتے ہین ملا علی قاری فرماتے ہین کہ یہ طریقہ خاص طواف مین ہے ورنہ کھولنا کندھے کا نماز مین
کہ مکروہ ہے لازم آئیگا اسی طرح بحر الرائق مین مذکور ہے اور معمول اہل مکہ کا یہی ہے پھر دو رکعت
نفل وقت غیر مکروہ مین احرام کی نیت سے قل ہو اللہ اور قل یا کے ساتھ پڑھے ف وقت مکروہ نفلون
کے لیے سورج نکلتے دو بتے ٹھیک دوپہر بعد نماز صبح سے طلوع آفتاب تک اور بعد نماز عصر سے غروب
تک اور اگر کوئی نماز فرض کے بعد احرام باندھ لے تو بھی کافی ہے پس اگر وہ شخص ارادہ حج اور عمرہ دونو کا
رکھتا ہے تو یون کہے اللھم انی اریدا الحج والعمرۃ فیسرھما لی وتقبلھما منی اسکو قران کہتے ہین
اور جو ارادہ حج کا صرف رکھتا ہے تو یون کہے اللھم انی اریدا الحج فیسرہ لی وتقبلہ منی اوسکو افراد
کہتے ہین ف افراد کے معنی تنہا کرنا حج کا اسطرح پر کہ عمرہ اوس سال مین نکرے یا بعد ایام حج اپنے سال
کے کرے یا تنہا کرنا عمرہ کا اسطرح سے کہ اوس سال مین حج نکرے یا کرے لیکن عمرہ پہلے شوال سے

بیان افراد و قران و تمتع و کیفیت احرام ہر سہ قسم و کیفیت طواف قدوم و نماز و سعی

مارنا جانور ایذا دینے والونکا زمین حل حرم مین مگر جونکا مارنا اسلیے درست نہین کہ وہ پیدا ہوتی ہے بدن کے میل سے اب معلوم کرنا چاہیے کہ وقت احرام عمرہ کا آفاقی کے لیے تمام سال ہے مگر عرفہ اور عید کا دن اور ایام تشریق ان پانچ دن مین مکروہ تحریمی ہے اور مکان احرام باندھنے کے آفاقی کو عمرہ اور حج کے لیے پانچ مشہور ہین ہر ایک کو میقات کہتے ہین مدینے شریف والون کے لیے ذوالحلیفہ[1] اوسکو عوام آبار علی کہتے ہین وہان کئی کنوئین ہین یہ جو بعض لوگ کہتے ہین کہ حضرت علی رضؓ نے وہان کے کنوؤن مین جنونکو مار کر ڈالا ہے اسکی اصل کہین کتاب سے نہین ثابت ہوتی ہے برجندی لکھتے ہین کہ ذوالحلیفہ ایک پانی ہے بنی خیثم کا اور حلیفہ تصغیر ہے حلفہ کی اور وہ ایک گھاس ہے کہ پانی مین اوگتی ہے درمختار مین لکھا ہے کہ یہ مقام مکہ معظمہ سے دس منزل مدینہ طیبہ کیطرف ہے اور فتح الباری مین مذکور ہے کہ اسمیں اٹھانوے میل ہے اور مدینہ طیبہ سے چار یا چھ میل کا فاصلہ لکھتا ہے اور سید سمہودی تاریخ مدینہ طیبہ مین لکھتے ہین کہ مینے ماپ کر معلوم کیا کہ باب السلام مسجد نبوی سے دہلیز مسجد الشجرہ تک کہ ذوالحلیفہ ہین وہان سے احرام باندھتے ہین اونتیس ہزار سات سو ساڑھے بتیس گز کا تفاوت ہے اور میقات مصر اور شام اور مغرب والون کا اگر مدینہ شریف کی طرف سے آوین تو وہی ذوالحلیفہ ہے اور اگر بوک کی راہ سے آئین تو جحفہ ہے اب یہ مقام ویرانہ ہے لہذا اب احرام رابغ سے باندھتے ہین اور میقات نجد والون کا قرن ہے اور وہ ایک پہاڑ ہے مکہ شریف سے دو منزل جسکے پچاس میل گنتے ہین اور میقات اہل یمن اور تہامہ اور ہند کا یلملم ہے جسکا بیان ہوچکا اور میقات اہل عراق یعنی بصرہ کوفی خراسان وغیرہ کا ذات عرق ہے مکہ معظمہ سے بیالیس میل کہ وہ بستی زمانہ سابق مین ویران ہوکر مکہ شریف کی طرف آبسی تھی اسواسطے بہتر عراقیون کے لیے یہ ہے کہ وادی عقیق سے کہ وہ ایک یا دو منزل ذات عرق سے مقدم ہے احرام باندھین اور وقت احرام حج کا تمام مہینہ شوال ذی قعدہ کا اور دس دن ذی الحجہ کے ہین امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس سے پہلے مکروہ ہے اور حضرت امام شافعی رضؓ کے نزدیک ہرگز جائز ہے اور جو آفاقی مکہ یا حرم مین جانے کو میقات پر گذرے اوسپر احرام باندھنا حج یا عمرہ کا اور بجالانا ایک کا ان دونون مین سے واجب ہے حضرت امام اعظمؒ کے نزدیک اگرچہ بالدار ہو خواہ قصد حج وعمرہ کا رکھتا ہو یا تجارت وغیرہ کے لیے جاتا ہو اور حضرت امام شافعیؒ کے نزدیک اگر اور کام کو جاتا ہو سوائے حج وعمرہ کے تو اوسپر احرام حج یا عمرہ کا واجب نہین لیکن میقات پر رہنے والا یا میقات سے اندر

[1] تحقیق مقام ذوالحلیفہ

[2] بیان وقت احرام حج

رہنے والا یا کی جو کسی کام کو باہر نکلکر پھر میقات پر سے گذرے اور ہر ایک اسسے مکہ معظمہ یا حرم مین جانیکا
قصد رکھتا ہو جبتک نیت حج یا عمرہ کی نکریگا بالاتفاق اوسپر احرام باندھنا اور حج و عمرہ کرنا لازم نہین اور
مکان احرام حج کا مکے کے لیے تمام حرم ہے مگر مسجد الحرام بہتر ہے خصوصًا میزاب رحمت کے نیچے
اور مکان احرام عمرہ کا زمین حل ہے مگر تنعیم بہتر ہے اور آفاقی جب مکہ شریف مین داخل ہو کر احرام سے
نکلا وہ بھی حکم مکی کا رکھتا ہے اگرچہ نیت اقامت کی نکرے ایسا ہی حال ہے میقات یا حل والیکا اگر کسی
کام کو بغیر احرام باندھنے کے مکے شریف مین آیا ہو اور مکے کو سوائے حج کے مہینون کے تمام
سال وقت عمرہ کا ہے اور حج کے مہینون مین عمرہ کرنا مکروہ ہے اگر قصد حج کا رکھتا ہو ورنہ مکروہ نہین

ف آفاقی کہتے ہین اوسکو جو میقات سے باہر رہتا ہو اور مکی سے مراد حضرت امام اعظم کے
نزدیک جو آفاقی نہو خواہ خاص مکہ شریف کا رہنے والا یا عین میقات پر یا میقات کے اندر مکہ شریف کی طرف
رہتا ہو اور حضرت امام مالک کے نزدیک خاص مکہ شریف کا رہنے والا مراد ہے اور حضرت امام شافعی
کے نزدیک مکہ شریف کا رہنے والا اور جو مکہ معظمہ سے فاصلہ سفر شرعی کا نہ رکھتا ہو ایک ہی حکم رکھتا ہے

پوشیدہ نہ رہے کہ علماء دین لکھتے ہین کہ عورت کے واسطے بہ نسبت مرد کے بعد احرام باندھنے کے
چند چیزین خاص ہین اول پہننا سیے ہوے کپڑے کا جیسے جبہ کرتا پائجامہ دستانہ وغیرہ کا مگر کپڑا اخضر و اصفر
چیز مین رنگا ہوا مثل زعفران کسم وغیرہ کے پہننا جائز نہین دوسرے پہننا موزون جرابون کا جب
ہڈی ٹخنے کی چھپی رہے تیسرے ڈھانکنا سر کا مگر منہ پر نہ پہونچے اگر پردہ نشین ہو تو منہ پر کھانچیون
وغیرہ سے ڈھکنا بنا کر باندھے اوپر سے کپڑا ڈالکر منہ کو غیرون سے چھپائے بالفعل اکثر عورتین جالیدار
پنکھے کو کترکے برقعے مین منہ کے قدر سی کر استعمال کرتی ہین اسمین اونکے منہ پر کپڑا بھی نہین ہوتا
اور پردہ بھی باقی رہتا ہے چوتھے آہستہ کہنا لبیک کا پانچوین چھپے نکرنا اضطباع و رمل کا طواف مین

ف اضطباع کہتے ہین چادر کے داہن کو داہنی بغل کے نیچے سے نکالکر بائین کندھے پر
ڈالنا حالت طواف مین اور رمل کہتے ہین دونون کندھون کو ہلاتے ہوے اکڑتے اتراتے
چھوٹے چھوٹے قدم رکھکر جلدی چلنا طواف مین ساتوین آٹھوین نہ بوسہ دینا حجر اسود اور
رکن یمانی کا بروقت جمع ہونے مردون اجنبی کے نوین نہ پڑھنا دوگانہ طواف کا جسوقت کہ مقام
ابراہیم کے پاس بھیڑ ہو مردون کی دسوین نہ دوڑنا درمیان صفا مروہ کے گیارھوین نہ چڑھنا

سر منڈانے اور سر پر دو قربانی لازم ہین محرم اگر محرم یا غیر محرم کا سر مونڈے یا بال کترے مونڈنے والا اور کترنے والا پر صدقہ اور محرم مونڈانے
والے پر قربانی لازم ہے اگر سر مایا یک یا ڈھاڑی سے کئی بال اوکھاڑے یا ہاتھ پھیرنے سے دور ہوگئے
تو ہر ایک کے بدلے ایک لب پر گیہون دے اسی طرح اگر ایک ہاتھ یا ایک پانون سے یا ہر ایک ہاتھ
پانون سے کچھ ناخن کترے تو مثل فطرہ کے صدقہ دے مگر ناخنون مین ہر ناخن کے بدلہ مثل صدقہ
فطرے پس اگر سب کی قیمت قربانی کے برابر ہو تو کچھ کم کرے جتنی چاہے اگر محرم نے موچھین دو رکین تو
فطرہ کے برابر صدقہ دے اور جو تھوڑی اونمین سے دور کی ہون تو قیاس کرنا چاہیے اگر چوتھائی ڈھاڑی
سے آدھی ہو تو آدہی قیمت قربانی کی دے اور اگر چوتھائی ہو تو چوتھائی قیمت اوسکی دے اگر محرم نے
طواف زیارت بے وضو کیا یا طواف وداع ترک کیا یا طواف وداع اور طواف قدوم حالت جنابت مین
کیا تو ایک بکری قربانی کرے اور اگر طواف زیارت حالت جنابت مین کیا تو اونٹ یا گاے قربانی کرے
اور اگر طواف قدوم یا طواف وداع یا طواف نفل بے وضو کیا تو ایک صاع جو یا چھوارے یا آدھا
صاع گیہون صدقہ دے ان سب صورتون مین اگر طہارت کے ساتھ پھیرے گا تو وہ کفارہ ساقط
ہو جائیگا اور اگر طواف عمرہ کا حالت جنابت مین یا بیوضو کیا جبتک مکہ معظمہ مین ہو پھیرے اور اگر نہ پھیرا
تو نے وضو کو بکری قربانی کرنا لازم ہے اور جنب کو بھی کفایت کرتا ہے اگر سعی کل یا اکثر بغیر عذر ترک کی
تو قربانی اور حج لازم آئیگا اور اگر ایک سے تین پھیرے تک ترک کیے تو ہر پھیرے کے بدلے مثل صدقہ فطر
کے لازم آتا ہے لیکن اگر سب کی قیمت قربانی کے برابر ہو تو اختیار ہے چاہے قربانی دے چاہے صدقہ
مین سے کچھ کم کرے اگر کنکریان مارنا تینون بار یا ایکبار ترک کیا یا دسوین تاریخ رمی جمرۃ العقبی کی ترک
کی تو بکری قربانی کرے اور اگر ایکبار سے کم ترک کی ہو تو ہر کنکری کے بدلے مثل صدقہ فطرے یا بدلہ اوسکے
ایک روزہ رکھے اور محرم کو اختیار ہے چاہے قربانی کرے یا قیمت خیرات کرے اگر ایک یا دو یا تین جون
مارے بدن یا کپڑے سے یا ایسا کام کرے جس سے وہ مرجائین یا دوسرے کو مارنے کے لیے حوالہ
کرے یا زور سے کھجانے مین جون مرجائے تو ایک لب بھر گیہون خیرات کرے اور اگر تین سے زیادہ
ہون تو مثل صدقہ فطرے جو درخت زمین حرم مین ہرا بھرا کھڑا ہوا گرا اوسکو محرم یا غیر محرم کاٹے تو
اوسکی قیمت سے گیہون مول لیکر آدھا آدھا صاع فقیرون کو دے یا قربانی کرے ف جنابت کی کفارہ
مین جہان قربانی لازم آتی ہے اگر وہ جنابت عذر کے سبب سے ہو تو کفارہ دینے والے کو اختیار ہے

بیان احکام قربانی جنابت

چاہے قربانی کرے چاہے صدقہ دے تین صاع گیہون چھ مسکین کو اور چاہے تین روزے برابر رکھے
یا علیحدہ جس جگہ قربانی کرنی لازم آتی ہے وہان قربانی بکری کی کفایت کرتی ہے مگر جسنے عورت سے
صحبت کی ہو بعد وقوف عرفات کے پہلے سر منڈانے سے یا طواف زیارت کیا ہونا پاک ہونے مین یا حیض
و نفاس مین تو اوسکو اونٹ یا گاے ہی قربانی کرنا چاہیے اور جہان صدقہ دینا پڑتا ہے اوس سے
مثل صدقہ فطر کے مراد ہے اکثر علماء دین لکھتے ہین کہ بغیر عذر کے قربانی ہی کرنا چاہیے مگر بعض محققین نے
کتاب اسرار وغیرہ سے تحقیق کیا ہے کہ قربانی کا مقدور نہو تو صدقہ مثل فطرہ کے چھ مسکین کو دے
اور جو یہہ بھی نہو سکے تو تین روزے رکھے اور عذر کی حالت مین ان تینون مین سے جسکو چاہے
پہلے ہی سے اختیار کرے پس جو قربانی کہ عوض جنایت کی ہو وہ صرف حق محتاج کا ہے نہ آپ کھاے
نہ غنی کو دے نہ اپنے اصول و فروع کو یعنی مان باپ دادی دادا بیٹا بیٹی اور اونکی اولاد مگر بھائی بہن
محتاج کو دینا جائز ہے اور بی بی خاوند کو نہ دے نہ خاوند بی بی کو نہ اپنے غلام لونڈی کو مگر ذمی کو دینا جائز ہے

فصل چوتھی طریقہ ادا کرنے عمرہ اور کیفیت داخل ہونے مکہ شریف مین

پوشیدہ نرہے کہ عمرہ کہتے ہین احرام باندھکر طواف کعبہ اور سعی صفا مروہ مین کرنے کو پس جو آفاقی یعنی
احرام کی جگہ سے باہر رہنے والا سوائے مہینہ شوال اور ذی قعدہ اور دس دن ذی الحج کے میقات
پر سے گذرے وہ صرف عمرہ کا احرام باندھے اور جو ان مہینون مین اوسکا گذر ہو تو وہ عمرہ کی نیت
سے یا نیت قران یا تمتع سے احرام باندھکر لبیک کہتا ہوا جیسے پہلے مذکور ہو چکا ہے مکہ شریف کی
طرف چلے جب زمین حرم مین پہونچے طاقت ہو تو پیادہ ننگے پاونون چلے اور نہایت آداب و آہستگی اور
توبہ و استغفار کے ساتھ قدم اوٹھاے اور یہ دعا پڑھے اللھم ان ھذا حرمك وحرم
رسولك فحرم لحمی ودمی وعظمی علی النار اللھم امنی من عذابك یوم تبعث عبادك
واجعلنی من اولیائك واھل طاعتك وتب علی انك انت التواب الرحیم پھر لبیک کہے اور
سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہکر درود شریف پڑھے اور دعا مانگے اپنے
لیے اور مان باپ وغیرہ کل مسلمانون کے لیے جب شہر مکہ خطہ پر نظر پڑے یہ دعا پڑھے اللھم
اجعل لی بھا قرارا وارزقنی بھا حلالا پھر جب پہونچے مقام مدعی پر جہانسے پہلے کعبہ معظمہ نظر آتا تھا
ٹھہرے اور جو چاہے سو دعا مانگے ف مدعی یعنی دعا مانگنے کی جگہ اور وہ ایک زمین بلند ہے کہ حضرت عمر

ف مقام مدعی

نے اوسکو بلند کیا تھا وہان سے کعبہ شریف کی چھت نظر آتی تھی ساڑھے نو سو برس تک اوسکے بعد درمیان
مین مکان بلند بن گئے اس جہت سے نظر آنا موقوف ہوگیا لیکن دعا مانگنا اوس مقام پر اب بھی مستحب ہے
بہتر دعا یہ ہے ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اللھم
انی اسئلک من خیر ما سئالک نبیک محمد صلے اللہ علیہ وعلی اٰلہ وسلم واعوذ بک
من شر ما استعاذ منہ نبیک محمد صلے اللہ علیہ وعلی اٰلہ وسلم پھر لبیک کہتا ہوا دعا پڑھتا
ہوا ممکن ہو تو سیدھا مسجد الحرام مین جائے نہین تو اسباب اپنا کسی کے پاس چھوڑ کر بغیر کپڑے بدلنے مکان
کرایہ لینے کھانے پینے کے مسجد الحرام کی طرف چلے جب پہونچے باب بنی شیبہ پر جسکو بالفعل باب السلام
کہتے ہین کمال عاجزی اور ادب سے داہنا پانون بڑھائے اور لبیک کہکر یہ دعا پڑھے بسم اللہ والحمد للہ
والصلوٰۃ علی رسول اللہ اللھم افتح لی ابواب رحمتک وادخلنی فیھا اللھم انی اسئلک
فی مقامی ھذا ان تصلی علی سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وعلی اٰلہ وسلم عبدک ورسولک
وان ترحمنی وتقبل عثراتی وتغفر ذنوبی وتضع عنی وزری جب نظر کعبہ معظمہ پر پڑے ہاتھ
اوٹھا کر کہے اللہ اکبر اور جو چاہے سو دعا مانگ کر ہاتھ منہ پر پھیرے کہ دعا اسوقت مقبول ہوتی ہے
پھر چلے حجر اسود کیطرف یہ دعا پڑھتا ہوا اللھم انت السلام ومنک السلام والیک یرجع
السلام حینا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت یا ذا الجلال
والاکرام اللھم زد بیتک ھذا تعظیما وتشریفا ومھابۃ وزد من تعظیمہ وتشریفہ
ممن حجہ او اعتمرہ تعظیما وتشریفا ومھابۃ پس داہنا کندھا اپنا مقابل بائین کونے حجر اسود
کے رکھے اور تمام بدن اپنا بائین طرف چھوڑ کر نیت طواف کی کرے اور کہے اللھم انی ارید
طواف بیتک الحرام سبعۃ اشواط فیسرہ لی وتقبلہ منی پھر سامنے حجر اسود کے آکر کانون تک
ہاتھ اوٹھا کر کہے بسم اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد والصلوٰۃ علی رسول اللہ پھر دونون ہاتھ
حجر اسود پر رکھکر بیچ مین منہ سے بوسہ دے اگر بغیر ایذا دینے کسی کے ممکن ہو اسکو استلام کہتے ہین اور
مستحب ہے منہ پیشانی کا رکھنا اور چوما تین بار پھر کہے اللھم ایمانا بک وتصدیقا بکتابک و
وفاء بالعھد وابتاعا لسنۃ نبیک اور اگر بوسہ نہ دیا اور ہاتھ لگانا نہو سکے تو لاٹھی وغیرہ کو چھوا کر
چومے اور جو یہہ بھی نہو سکے تو دونون ہاتھ اوسکی طرف اوٹھا کر کہے اللہ اکبر لا الہ الا اللہ والحمد للہ

بیان نیت استلام

دعا حجر اسود

تعالی والصلوٰۃ علی نبیہ المصطفےٰ اور یہ سمجھکر کہ گویا ان دونون ہاتھون سے مینے اوسکو چھولیا
ہاتھون کو چومے پھر اضطباع کیے ہوے رمل کرتا ہوا جسکے معنی بیان ہوچکے ہین داہنی طرف کو چلے
اور جو نہوسکے تو جب لوگ کم ہون تب بجالاے اور شروع طواف سے لبیک کہنا موقوف کرے جب
ملتزم کے سامنے آئے یعنے درمیان حجر اسود اور دروازہ کعبہ شریف کے پہونچے تو کہے ربنا اٰتنا
فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار وسبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ
الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم جب دروازہ کے مقابل آئے
کہے اللھم ھذا البیت بیتك وھذا الحرم حرمك وھذا الامن امنك وھذا المقام
مقام العائذ بك من النار اللھم فنعّمنی بما رزقتنی وبارك لی فیہ واخلف علی
کل غائبۃ لی بخیر لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ لہ الملك ولہ الحمد وھو علی
کل شی قدیر جب رکن عراقی کے سامنے پہونچے کہے اللھم انی اعوذ بك من الشك
والشرك والنفاق والشقاق وسوء الاخلاق وسوء المنقلب فی الاھل والمال والولد
اور جب میزاب رحمت کے مقابل پہونچے کہے اللھم اظلنی تحت ظل عرشك یوم لا ظل
الا ظلك ولا باقی الا وجھك واسقنی بکاس محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم شربۃ
لا اظمأ بعدھا اور جب رکن شامی کے پاس پہونچے کہے اللھم اجعلہ حجا مبرورا وسعیا
مشکورا وذنبا مغفورا وتجارۃ لن تبور یا عزیز یا غفور رب اغفر وارحم وتجاوز
عما تعلم انك انت الاعز الاکرم یا عالم ما فی الصدور اخرجنی من الظلمات الی النور
جب رکن یمانی پر پہونچے استلام کرے اور ترک بھی جائز ہے اور جب درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کے
پہونچے پڑھے ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار پھر حجر اسود کے
پاس آکر استلام بطور سابق کرے اور یہ دعا پڑھے اللھم اغفرلی بحرمتك واعوذ برب ھذا
الحجر من الدین والفقر وضیق الصدر وعذاب القبر اسمین حطیم کو شامل کرے اور رمل فقط
تین پھیرے تک سنت ہے چار باقی مین نہین اور ہر پھیرے مین استلام حجر اسود کا کرنا چاہیے اور اگر اول و
آخر استلام پر اکتفا کرے تو بھی جائز ہے ان سات پھیرے کا نام ایک طواف ہے پھر مقام ابراہیم
کی طرف چلے یہ آیت پڑھتا ہوا واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی مان دو رکعت نماز پڑھے

پہلی رکعت مین قل یا ایہا الکافرون دوسری مین قل ہو اللہ یہ دو رکعتین مذہب حنفی مین واجب ہین اور بعد نماز کے
جو حضرت آدم نے دعا مانگی تھی پڑھے اللھم انک تعلم سری وعلانیتی فاقبل معذرتی وتعلم
حاجتی فاعطنی سؤلی وتعلم ما فی نفسی فاغفرلی ذنوبی اللھم انی اسئلک ایمانا یباشر
قلبی ویقینا صادقا حتی اعلم انہ لا یصیبنی الا ما کتبت لی ورضنی بما قسمت لی یا ارحم الراحمین

ف حضرت امام محمد غزالی احیاء العلوم مین لکھتے ہین کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے یہ دعا مانگی وحی آئی کہ اے
آدم تو نے مجھسے ایسی دعا مانگی کہ مینے قبول کی اور بخشی مینے تیرے گناہ اور دور کیے تیرے رنج وغم اور ہرگز
نہ مانگیگا اس دعا کو تیری اولاد مین سے کوئی تیرے بعد مگر اوسکے ساتھ بھی ایسا ہی کرونگا اور نکالونگا
اوسکی محتاجی کو آنکھون کی راہ سے اور اوسکی تجارت سب تاجرون سے بہتر کرونگا اور آئے گی اوسکے
پاس دنیا اور یہ اوسکو مکروہ جانے گا اور یہ اوسکو پھیر نہ دے سکیگا غرض پھر ملتزم پر سینہ اور پیٹ
اور دونون رخسارہ لگاکر دونون ہاتھ سر سے اوپر سیدھی دیوار پر پھیلاکر یہ دعا پڑھے اللھم یا واجدا
یا ماجد لا تنزع منی نعمۃ انعمتہا علیّ اللھم انی وقفت علی بابک العالی والتزمت یا عتابک
وارجو رحمتک واخشی عذابک اللھم حرم شعری وجسدی علی النار اللھم کما صنت
وجھی عن سجود غیرک فصن وجھی عن مسئلۃ غیرک اللھم یا رب البیت العتیق
اعتق رقابنا ورقاب اٰبائنا وامھاتنا واصحابنا واحبائنا من النار یا کریم یا غفار
یا عزیز یا جبار تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم اللھم
اللھم رب البیت العتیق قنی من النار واعذنی من کل سوء واقنعنی بما رزقتنی
وبارک لی فیما اٰتیتنی وصل علی النبی الھاشمی اللھم اغفرلی ذنوبی لا یغفر الذنوب
الا انت انک غفور رحیم پھر زمزم شریف پر جاکے قبلہ رخ کھڑے ہوکر تین بار دم لیکر
خوب سیر ہوکے پانی پیے اور آپ ڈول نکال سکے تو نہایت بہتر ہے بچے ہوے پانی کو اپنے سر پر
ڈالے اور ہر دم لینے کے وقت کعبہ شریف کو دیکھے اور ہر بار پڑھے اللھم انی اسئلک علما نافعا
ورزقا واسعا وعملا صالحا وشفاء من کل داء پھر حجر اسود کا بوسہ دیکر باب صفا سے
صفا کی طرف جسکو باب بنی مخزوم بھی کہتے ہین نکلے اور جب مسجد سے باہر چلے تو پہلے بایان پاؤن
اوٹھائے اور پہلے پہر پہنچنے سے کہے ابدء بما بدء اللہ بہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ان الصفا

والمروۃ من شعائر اللہ پوری آیت پڑھے اور صفا پر چڑھ کے خانہ کعبہ کو باب الصفا کی راہ سے کہ سامنے پڑتا ہے دیکھے اور اوسکی طرف منہ کیے ہوے ہاتھ کندھون تک اوٹھائے اسطرح پر کہ ہتھیلیان آسمان کیطرف ہون اور یہ دعا پڑھے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر ولله الحمد الحمد لله علی ما ھدانا الحمد لله علی ما اولانا الحمد لله علی ما الھمنا الحمد لله الذی ھدانا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر لا الہ الا اللہ وحدہ صدق وعدہ ونصر عبدہ واعز جندہ وھزم الاحزاب وحدہ لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون اللھم انک قلت وقولک الحق ادعونی استجب لکم وانک لا تخلف المیعاد وانی اسئلک کما ھدیتنی للاسلام ان لا تنزعہ منی حتی توفانی وانا مسلم سبحان اللہ والحمد لله ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ واتباعہ الی یوم الدین صلے اللہ علیہ وسلم اللھم اغفر لی ولوالدی ولمشائخی وللمسلمین اجمعین والسلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین پھر اوتر کے مروہ کیطرف دعا مانگتا ہوا محمد اکو یاد کرتا ہوا بہ آرام تمام چلے جب پہونچے مینار سبز تک جو بائین طرف دیوار مسجد الحرام مین منصوب ہے دوڑے دوسرے مینار تک کہ مقابل ہے حضرت عباس کے گھر کے اور یہ دعا پڑھے رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم انک تعلم ما لا نعلم انک انت الاعز الاکرم واھدنی للتی ھی اقوم اللھم اجعلہ حجا مبرورا وسعیا مشکورا وذنبا مغفورا اللھم اغفر لی ولوالدی وللمومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات یا مجیب الدعوات ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اور پھر آہستہ چلے جب پہونچے مروہ پر توجو کچھ کہ صفا پر کیا تھا بجالائے یہ ایک پھیرا ہوا پھر صفا کی طرف آئے جسطرح گیا تھا یہ دوسرا پھیرا ہوا اسی طرح سات بار پھرے کہ شروع صفا سے اور ختم مروہ پر ہو اور ہر بار دونون مینار سبز کے درمیان مین دوڑے اور یہ دوڑنا گھوڑے کی دوڑ سے کم اور رمل سے زیادہ ہو حنفی مذہب مین اسمین اضطباع نہین ہے شافعی مذہب مین ہے

پھر رو بقبلہ ہوکر اپنے داہنی جانب سے سر منڈائے یا سر کے بال کترائے چوتھائی یا اس سے بھی زیادہ تمام سر تک مگر منڈانا بہتر ہے اور عورت بقدر ایک انگشت کے تمام بالون سے کترائے بعد اسکے مرد ناخن مونچھین کترائے بغل کے بال دور کرے اور بالون کو دفن کردے اور وقت حجامت کرانے کے یہ دعا پڑھے الحمد للہ علی ما ھدانا وانعم علینا وقضی عنا نسکنا اللھم ھذہ ناصیتی بیدک فاجعلنی بکل شعرۃ نورا یوم القیمۃ واصح عنی بھا سیئۃ وارفع لی درجۃ فی الجنۃ العالیۃ اللھم بارک لی فی نفسی وتقبل منی اللھم اغفر لی وللمحلقین یا واسع المغفرۃ آمین پھر مسجد الحرام مین آکر دو رکعت سامنے حجر اسود کے پڑھ کر احرام اوتارے کہ عمرہ تمام ہوچکا اور ایسا ہی متمتع کو کرنا چاہیے لیکن اگر وہ چاہے یا اوسکے ساتھ قربانی ہو تو وہ احرام باندھے رہے جب وقت حج کا آئے تو دوسرا احرام حج کا باندھے اور قارن حج تک ایک ہی احرام باندھے رہے

فصل پانچوین
طریقہ ادا کرنے حج مبین

پوشیدہ نہ رہے کہ حج کہتے ہین احرام باندھکر عرفات پر ٹھہرنے اور طواف و زیارت کرنیکو وقتون مقرر مین پس طریقہ ادا کرنے حج کا یہ ہے کہ آفاقی اگر اکیلا حج ادا کیا چاہے تو احرام باندھے جسطرح پہلے گذرا پس اگر سیدھا عرفات کو جاوے بضرورت یا بغیر ضرورت کے اوسپر سے طواف قدوم کہ مثل تحیۃ المسجد کے سنت ہے ساقط ہوا اگر بغیر ضرورت گنہگار رہوگا کہ بہت سنتین اوس سے جاتی رہینگی چنانچہ آگے مذکور ہونگی والا طواف القدوم بجالائے جسطرح عمرہ مین گذرا پس اگر طواف کی بعد سعی صفا و مروہ مین منظور نہو بلکہ بعد طواف الزیارت کے کہ وہ سنت ہے تو اضطباع اور رمل اس طواف مین نکرے اور اگر اس لحاظ سے کہ طواف الزیارت کے دن بہت ارکان ادا کرنے دشوار ہونگے سعی اسی طواف کے بعد کرنا منظور ہو تو یہ بھی جائز ہے اضطباع اور رمل کی ساتھ حاصل یہ ہے کہ جس طواف کی بعد سعی ہو اوسمین اضطباع اور رمل چاہیے جیسا طواف عمرہ مین اور لبیک کہنا بھی اس طواف اور سعی مین موقوف نکرے جیسے طواف عمرہ مین اول طواف سے موقوف کرتے ہین البتہ جو حاجی بعد طواف الزیارت کے سعی کرے اوسکو لبیک کہنا صفا مروہ مین نہ چاہیے بلکہ وہ موقوف کرتا ہے پہلے رمی سے جمرۃ العقبہ مین پھر بعد طواف القدوم یا بعد طواف وسعی کے مکے شریف مین ٹھہرے

مگر احرام باندھے رہے اور جو جنہون نے احرام مین منع ہین اونسے بچے اور یہی ہی حکم قارن کا اور اوس متمتع کا جسکے
پاس قربانی ہو اور جب چاہے طواف نفل بغیر اضطباع و رمل کے کرتا ہے مگر عمرہ حج کے مہینون مین ادا
نکرے کیونکہ وہ مکی ہوگیا پس ساتوین تاریخ ذی الحجہ کی امام مسجد الحرام مین بعد ظہر کے ایک خطبہ احکام
حج مین پڑھتا ہے اوسکو سنے اور آٹھوین تاریخ آفاقی محرم اور جو مکی غیر محرم ہو وہ احرام باندھکر بعد نماز
صبح کے ہمراہ امام اور لوگونکے منیٰ کو جاے اور مکی بعد طواف نفل کے احرام باندھے تو بہتر ہے پس
اگر اسکے بعد سعی بھی منظور ہو تو اس طواف مین اضطباع و رمل کرے اور اگر قصد سعی کا بعد طواف افاضہ
کے ہو تو نکرے اور منیٰ مین پہونچکر مسجد خیف کے پاس ٹھہرے اور ظہر سے فجر تک پانچ نمازین وہان
پڑھے اور رات بھر لبیک اور دعا و استغفار مین مشغول رہے ف طبرانی اور بیہقی عبد اللہ بن عمرو سے
روایت کرتے ہین کہ سنا مینے رسول مقبول صلعم سے کہ نہین کوئی مرد و عورت کہ عرفہ کی رات منیٰ مین
یہ دعا ہزار بار پڑھے مگر کہ جو مانگے سو پاوے سبحان الذی فی السماء عرشہ سبحان الذی
فی الارض موطئہ سبحان الذی فی البحر سبیلہ سبحان الذی فی النار سلطانہ سبحان
الذی فی الجنۃ رحمتہ سبحان الذی فی القبر قضاؤہ سبحان الذی فی الھواء روحہ -
سبحان الذی رفع السماء سبحان الذی وضع الارض لا ملجأ ولا منجا منہ الا الیہ اور صبح
کی نماز اندھیرے سے پڑھکر بعد طلوع آفتاب کے عرفات کو جاے مسجد خیف کے پہاڑ کی راہ سے جسکو
جبل کبش کہتے ہین اور پھرے راہ نماز مین سے کہ مزدلفہ اور عرفہ کے درمیان ہے اور نکلتے ہوے یہ دعا پڑھے
اللھم اجعلھا خیر غدوۃ غدوتھا قط واقربھا من رضوانک وابعدھا من سخطک اللھم
الیک عدت وایاک رجوت وعلیک اعتمدت ووجھک اردت فاجعلنی ممن تباھی
بہ الیوم من ھو خیر منی وافضل پس جب نگاہ جبل رحمت پر پڑے دعا مانگے اور تسبیح و تہلیل و تحمید
و استغفار و تکبیر پڑھے پھر عرفات مسجد النمرہ کے پاس جسکو مسجد ابراہیم کہتے ہین قیام کرے ف
نمرہ نام مقام یا پہاڑ کا ہے جو میل حرم کے بنے ہوے ہین پس کھانے پینے سے پہلے زوال کے فارغ
ہوکر غسل کرے کہ سنت موکدہ ہے تا زوال کے وقت یا پیغمبر سے مسجد النمرہ مین جا بیٹھے بعد زوال کے
خطبہ سنکر امام کے پیچھے نماز ظہر و عصر کی ایک اذان دو تکبیر کے ساتھ ظہر کے وقت پڑھے اور ان دونون
نمازون کے درمیان نوافل اور سنتین نہ پڑھے اور نہ کھاے پیے جب نماز سے فراغت پاے فوراً عرفات

سوائے وادی عُرنہ کے جہان چاہے اور جگہ پائے اونٹ پر سوار ہو کر رو بقبلہ امام کے پیچھے ورنہ دائین
بائین ٹھہرے مگر جبل رحمت کے پاس بڑے بڑے سیاہ پتھرون کے فرش پر ٹھہرنا بہتر ہے کہ وہ موقف
سرور عالم صلعم کا ہے اور وہان اب احاطہ بطور مسجد کے بنوا ہے مگر پہاڑ پر چڑھ کے ٹھہرنا اور اوسکو سب جگہون سے
بہتر جاننا کچھ اصل نہین ہے کھڑا رہنا بیٹھنا لیٹنا بھی جائز ہے اور اس حالت مین سکین
محتاج کی طرح ہاتھ پھیلا کر دعا مانگے اور سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ کمال عاجزی سے
شام تک پڑھتا ہے اور درمیان مین ہر ہر ساعت کے بعد لبیک پکارتا ہے اور اپنے گناہون کو یاد کر کے
خوب روئے اور توبہ و استغفار دل سے کرے اور اپنے ماں باپ اور اوستاد اور نانے والون کے لیے
اور دوستون اور تمام مسلمانون کے لیے مغفرت چاہے اور اسدن فضول اور گناہون سے بہت پرہیز
کرے بلکہ زبان سے بھی بجز محض دعا و استغفار و توبہ و تسبیح و تلاوت وغیرہ نیکی مشغول رہے کہ
ایسا دن پھر کہان ملیگا طبرانی و بیہقی و ابن ابی شیبہ حضرت علی و ابن عباس و جابرؓ سے روایت
کرتے ہین کہ رسول مقبول صلعم عرفات مین یہ دعا پڑھتے تھے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر للہ الحمد و
للہ الحمد وللہ الحمد لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد اللھم اھدنی بالھدی
ونقنی واعتصمنی بالتقوی واغفر لی فی الاخرۃ والاولی اللھم اجعلہ حجا مبرورا وذنبا مغفورا
اللھم لک صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی والیک مآبی اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر
ووسوسۃ الصدر وشتات الامر اللھم اھدنا بالھدی وزینا بالتقوی واغفر لنا فی
الاخرۃ والاولی اللھم انی اسئلک رزقا حلالا طیبا مبارکا اللھم انک امرتنی بالدعاء
ولک الاجابۃ وانک لا تخلف المیعاد اللھم ما احببت من خیر فحببہ الینا ویسرہ لنا وما
کرھت من شر فکرھہ الینا وجنبناہ ولا تنزع منا الاسلام بعد اذ ھدیتنا لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر اللھم
اجعل فی صدری نورا وفی سمعی نورا وفی بصری نورا وفی قلبی نورا اللھم اشرح لی صدری
ویسر لی امری واعوذ بک من وساوس الصدر وشتات الامر وعذاب القبر اللھم انی اعوذ
بک من شر ما یلج فی اللیل وشر ما یلج فی النھار وشر ما تھب الریاح وشر بوائق الدھر ربنا
اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اللھم انی اسئلک من خیر

ما سئلك به نبيك واعوذ بك من شر ما استعاذ به نبيك صلى الله عليه وعلى آله وسلم
ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنكونن من الخاسرين ربنا اجعلني مقيم الصلوة
ومن ذريتي ربنا وتقبل دعاء ربنا اغفر لي ولوالدي وللمؤمنين يوم يقوم الحساب ربنا
ارحمهما كما ربياني صغيرا ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل في قلوبنا
غلا للذين امنوا ربنا انك رؤف الرحيم ربنا انك انت
السميع العليم وتب علينا انك انت التواب الرحيم لاحول ولا قوة الا بالله العلي العظيم
اللهم انك تعلم وترى مكاني وتسمع كلامي وتعلم سري وعلانيتي ولا يخفى عليك
شيء من امري وانا البائس الفقير المستغيث المستجير الوجل المشفق المقر المعترف بذنبه
اسئلك مسئلة المسكين وابتهل اليك ابتهال المذنب الذليل وادعوك دعاء الخائف الضرير
من خضعت لك رقبته وفاضت عيناه ونحل لك جسده ورغم لك انفه اللهم لا تجعلني
بدعائك شقيا وكن لي رؤفا رحيما يا خير المسئولين ويا خير المعطين يا ارحم الراحمين والحمد
لله رب العالمين آمين ۴ اور مناسب ہے کہ دعا حضرت خضر ؑ کو بھی وظیفہ کرے یا من لا يشغله
شأن عن شأن ولا سمع عن سمع ولا تشتبه عليه الاصوات يا من لا يغلطه كثرة المسائل
بالحاجات ولا يختلف عليه اللغات ويا من لا يبرمه الحاح الملحين في الدعاء ولا تضجره
مسئلة السائلين اذقنا برد عفوك وحلاوة مغفرتك ولذة مناجاتك ورحمتك اور
یہ دعا کہ حضرت امام محمد غزالی احیاء العلوم میں لکھتے ہیں نہایت موثر ہے الٰہی من مدح اليك
نفسه فاني لائم لنفسي اخرست المعاصي لساني فمالي وسيلة من عمل ولا شفيع سوى
الامل غرض بعد ڈوبنے سورج کے لبیک اور دعائیں پڑھتا ہوا امام کے ساتھ مزدلفہ کی طرف آئے

ف مزدلفہ ایک مقام ہے عرفات سے تین کوس مکہ معظمہ کی طرف وہاں بھی نہر جاری ہے ازدلاف
کے معنی قریب ہونا جو کہ حضرت آدم وہاں حضرت حوا سے قریب ہوئے اسلیے اوسکو مزدلفہ کہتے ہیں اگر
طاقت پائے تو جلدی چلے کہ سنت ہے جب مزدلفہ کے پاس پہونچے اگر ہو سکے تو پیادہ ہوئے اور غسل
کرلے ورنہ وضو کرے اور مزدلفہ کے پہاڑ کے پاس جسکو مشعر الحرام کہتے ہیں مسجد کے قریب راہ سے ذرا بھی
طرف اوتر جائے نہ بیچ راہ میں کہ مکروہ ہے سوائے وادی محسر کے کہ وہاں سے گذرتے ہوئے بقدر پھینکنے

ایک پتھر کے شتاب چلے سوار ہو تو سواری کو تیز کرے بشرطیکہ اور چلنے والون کو ایذا نہ دے اور وہان سے گذرتے ہوے یہ دعا پڑھے اللھم لا تقتلنا بغضبك ولا تھلکنا بعذابك وعافنا قبل ذلك پس اگر ہو سکے تو پہلے اسباب اوتارنے سے نماز مغرب وعشا کی ایک اذان وایک تکبیر کے ساتھ امام کے پیچھے عشا کے وقت ملا کر پڑھے مگر امام شافعی وامام مالک کے نزدیک دو تکبیر کے ساتھ ادا کرے اور سنت مغرب وعشا کی اور وتر بعد ان دونون کے ادا کرے اور مغرب کی نمازین بھی نیت ادا کی کرے جماعت سنت موکدہ ہے اگر اکیلے پڑھے تو بھی اسی طرح جمع کرے رات بھر وہان رہے اور مثل عرفات کے خدا کی یاد مین مشغول رہے جب صبح صادق ہو تو اندھیرے مین فجر کی نماز امام کے پیچھے ورنہ اکیلے پڑھ کے پہاڑ مشعر الحرام کے پاس جسکو جبل قزح بھی کہتے ہین اور اوسپر اب مکان بھی بن گیا ہے جاکر قبلہ رو ہو کر لبیک وتسبیح ودرود شریف مین مشغول ہو اور ہاتھ پھیلا کر قریب طلوع آفتاب تک دعا مانگے اور یہ دعا بہتر ہے اللھم یحق المشعر الحرام والبیت الحرام والشھر الحرام والرکن والمقام بلغ روح محمد صلے اللہ علیہ وسلم منا التحیۃ والسلام وادخلنا دار السلام یا ذا الجلال والاکرام پھر سات کنکریان باقلے یا چنے کی برابر فرد لیکر سے اوٹھا کر منیٰ مین آئے اور نالہ کے نشیب مین پانچ گز یا اس سے کچھ زائد کی فرق سے جمرۃ العقبہ کے سامنے منیٰ کو داہنی جانب کعبہ کو بائین طرف چھوڑ کر سواری پر کھڑا ہو کر یا پیادہ اور داہنے ہاتھ کی انگوٹھی اور اوسکی شہادت سے وہ کنکریان متفرق خوب تاک کر جمرۃ العقبے پر مارے اور ہر کنکری مارنے مین یہ دعا پڑھے بسم اللہ اللہ اکبر رغما للشیطان وحزبہ ورضی للرحمن ولطفہ اللھم اجعلہ حجا مبرورا وسعیا مشکورا وذنبا مغفورا اور کنکریان پھینکنے کے وقت ہاتھ اسقدر بلند ہو کہ بغل نظر آنے لگی اور پھینکنے کا طریق یہ ہے کہ کنکری انگوٹھے کے ناخن پر رکھکر شہادت کی اونگلی سے پھینکے یا شہادت کی اونگلی کے اوپر کے جوڑ پر اندر کی جانب رکھکر انگوٹھے کے ناخن سے پھینکے یا ان دونون کے پورین پکڑ کر پھینکدے یہ سب سے سہل ہے اگر جمرۃ العقبہ پر لگے یا اوسکے آس پاس تین گز تک پڑے تو بہتر ورنہ اوسکی عوض اور پھینکے اور پہلی کنکری پھینکتے ہوے لبیک کہنا موقوف کرے خواہ یہ شخص مفرد ہو یا قارن یا متمتع اور کنکریون کو جمرات پر سے اوٹھا کر نہ مارے اسواسطے کہ رمی مقبول کی کنکریان نوشتے اوٹھا لیجاتے ہین جو باقی رہے وہ نامقبول ہے پس رمی کرنا کنکری نامقبول سے نہین جاسیے لیکن جائز ہے کراہت کے ساتھ پس جلد سیوہان سے چلا آئے اور قربانی کرے قربانی مفرد پر مستحب ہے اور قارن اور متمتع پر واجب اور ان دونون کو

اگر بقدور نہو تو تین روز دسویں سے پہلے اور سات بعد ایام تشریق کے رکھے اور ذبح کرنے سے پہلے یا بعد یہ دعا پڑھے انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین اللھم تقبل منی ھذا النسک واجعلھا قربانا لوجھک وعظم اجری علیھا قربانی کے دنبہ بکری کے سر پایون کا سیاہ ہونا اور باقی بدن کا سفید ہونا بہتر ہے اور مستحب ہے کہ قربانی کے دونون ہاتھ ایک پانون باندھکر اوسکا منہ بائین ہاتھ سے پکڑکر داہنے ہاتھ سے روبقبلہ ہوکر ذبح کرے اسکے بعد سر منڈائے یا بال کترائے جیسا عمرہ مین بیان ہوچکا اور منڈاتے وقت یا بعد اوسکے تکبیر بھی کہے اور دعا مانگے جیسے عمرہ مین گذرا اب اسکو سب چیزین حلال ہوگئین مگر عورت سے بات چیت کرنا رغبت کی کہ وہ بعد طواف الزیارت کے جائز ہوگا پھر اوسی دن مکہ شریف مین آکر طواف الزیارت ادا کرے بغیر اضطباع ورمل کے اگر پہلے رمل وسعی کرچکا ہو اور اگر پہلے سعی نکی ہو تو اس طواف مین رمل کرے نہ اضطباع پھر صفا مروہ مین سعی کرے اور یہ طواف گیارھوین بارھوین بھی جائز ہے لیکن بعد طواف کے رہے منی لیکن آکر گیارھوین کو امام مسجد خیف مین بعد ظہر کے خطبہ پڑھتا ہے اور احکام باقی رہے بیان کرتا ہے خطبہ سننے کے بعد جمرہ اولی پر جو مسجد خیف کے پاس ہے بدستور سابق سات کنکریان مارے پھر تھوڑا سا بڑھکر روبقبلہ ہوکر حمد خدا بجالائے اور درود شریف پڑھے اور دعا مانگے جتنی دیر مین سورہ بقر پڑھ سکے یا تین پاو سپارہ یا تیس آیتین پھر جمرۃ الوسطی پر آکر بھی ویسا ہی کرے مگر بائین طرف مائل کے اوترآئے اور نشیب مین ٹھہرے پھر جمرۃ العقبی پر کنکریان مار کر بلا توقف دعا مانگتا ہوا اپنے مقام پر آئے اوشب کو وہین رہے کہ سنت ہے اور امام شافعی کے نزدیک واجب ہے پھر بارھوین تاریخ بھی بعد ظہر کے مثل گیارھوین کے کنکریان مارکر اگر اوسی دن چلا آوے تو بھی مضائقہ نہین حق تعالی فرماتا ہے فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ پس جو شخص تیاری کرے دو دنون پس نہین گناہ اوسپر چنانچہ بہت لوگ اسی دن چلے آتے ہین مگر بہتر یہ ہے کہ تیرھوین تاریخ بھی بعد ظہر کے کنکریان پھینک کر آوے اور محصب مین آکر ٹھہرے اور دعا مانگے کہ حضرت صلعم نے وہان قیام کیا ہے ف محصب نام ہے ایک گھاٹی کا درمیان مکہ معظمہ اور منی کے وہان کنکریان ہین اور حصبا کنکری کو کہتے ہین پس محصب یعنی جہان کنکریان ہون اور وہان ٹھہرنا عام ہے خواہ رات بھر اور یہ بہتر ہے یا اوتر کے سوا کچھ دیر ٹھہرے غرض پھر آفاقی حج کرنے والے کو خواہ مفرد ہو خواہ قارن یا متمتع طواف وداع یعنی طواف

رخصت واجب ہے مگر عمرہ لانے والے اور حیض والی عورت اور زچہ اور غیر آفاقی پر واجب نہیں اس طواف
کو بغیر اضطباع و رمل کے جیسا گذر چکا گھر جانے کے وقت بجالاوے اور پانی زمزم شریف کا پینے کے بعد
بطور تبرک کے اپنے سر منہ باقی بدن پر ڈالے پھر ملتزم پر آکر چمٹے اور اپنے سینے اور داہنے گال کو دیوار
کعبے پر رکھے اور داہنے ہاتھ کو دروازہ کی چوکھٹ کی طرف بڑھاوے اور پردہ کعبہ شریف کا جیسا غلام
اپنے مولی کا دامن پکڑ کے تقصیر بخشواتا ہے ہاتھ میں پکڑ کر روتا ہوا گناہ بخشواوے اور استغفار و دعا و
کلمہ توحید اور درود شریف پڑھے پھر دروازے کی چوکھٹ کو بوسہ دے اور جو چاہے سو دعا مانگے
اور استلام حجر اسود کا کرے اور کعبہ شریف کو حسرت سے دیکھتا ہوا اپنی جدائی پر روتا ہوا اولٹے پاؤں
پھرے اور باب الوداع سے باہر آوے مگر عورت حیض والی اور زچہ دروازے پر سے رخصت ہو طواف
وداع اوس سے ساقط ہے اور رخصت ہونے کے وقت کچھ مسکینوں پر خیرات کرے ف پسندیدہ ہے
کہ باہم علماء دین کے اختلاف ہے اس مسئلہ میں کہ قربانی واجب ہے یا سنت ہے حضرت امام اعظم رض
اور صاحبین اور امام زفر رح کے نزدیک قربانی مسلمان پر واجب ہے کہ آزاد مقیم ہو بشرطیکہ مالک
نصاب کا ہو اور حضرت امام شافعی اور ایک روایت میں امام ابو یوسف کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے اور اشہر
و مختار مذہب امام احمد کا بھی یہی ہے اور ایک روایت میں وارد ہوا کہ نفل پر واجب ہے ورنہ سنت ہے
اسی طرح شرح سفر السعادۃ میں ہے حدیث شریف میں وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے جو شخص
وسعت والا ہو ہے اور قربانی نکرے تو وہ ہماری مسجد میں نہ آوے اور فرمایا رسول مقبول صلعم نے
کہ میں کہا کہ تم اپنی قربانیوں کو پس تحقیق یہ تمہارے سواریاں ہونگی پل صراط پر ابن ماجہ و احمد زید ابن
ارقم رض سے روایت کرتے ہیں کہ اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ قربانیاں کیا ہیں فرمایا یہ
تمہارے باپ ابراہیم کی سنت ہے کہا اصحاب نے کہ ہمکو اس میں کیا ملیگا آپ نے فرمایا کہ ہر بال کے
بدلے نیکی ہے کہا اصحاب نے کہ اون کا کیا ہے آپ نے فرمایا کہ ہر بال اون کے بدلے نیکی ہے یہ مغزاد بقر میں ہے
کہ بال کہتے ہیں پھر عرض کیا صحابہ نے کہ کیا ہے اجر و ثواب ہمکو اون جانوروں میں جو پشم رکھتے ہیں جیسے
بھیڑ اور بکری آپ نے فرمایا کہ بمقابلہ ہر بال پشم کے نیکی ہے حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا
صلعم نے کہ نہیں کیا آدمی نے کوئی عمل نیک دن قربانی کے محبوب زیادہ خون بہانے سے یعنی قربانی کرنے سے
اور بتحقیق وہ جانور قربانی کیا ہوا آویگا اپنے سینگوں اور بالوں سے یعنی ان عملوں میں یہ کام دیگا اور زمین سے

میزان عمل بھاری ہو جاوے۔ یہ اور تحقیق وہ خون کہ گرتا ہے نزدیک خدا کے قبول ہوتا ہے پہلے
اس سے کہ گرے زمین پر پس خوش کرو اپنے نفسوں کو اوس سے روایت کیا ترمذی و ابن ماجہ
نے مستحب ہے کہ قربانی کے دن پہلے نماز عید سے کوئی چیز نہ کھاوے پہلے گوشت قربانی کا کھانا چاہیے
اسکا بہت بڑا ثواب ہے فتاوی خلاصۃ المضمرات مین وارد ہوا کہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضہ سے روایت
ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے روزہ رکھا قربانی کے دن تا پڑھنے نماز عید کے یعنی باز رہا
کھانے پینے سے پس گویا کہ اوسنے عبادت کی اللہ تعالی کی ساٹھ ہزار برس اور جسنے روزہ رکھا آٹھوین
تاریخ پس گویا کہ اوسنے عبادت کی اللہ تعالی کی بارہ ہزار برس اور جسنے کہ روزہ رکھا عرفہ کے دن پس
گویا کہ اوسنے عبادت کی اللہ تعالی کی چوبیس ہزار برس اسی طرح فتاوی ابراہیم شاہی مین وارد ہوا اور
کہ رسول مقبول صلعم پہلے نماز عید سے کچھ نہین کھاتے تھے بعد نماز عید کے گوشت قربانی سے تناول فرماتی تھے اسیطرح ہدایہ مین ہے
اور نماز عید کی حاجیون پر واجب نہین اسواسطے کہ اوسدن حاجی لوگ ارکان حج کے ادا کرنے مین
مصروف ہوتے ہین اس وجہ سے تخفیف کے لیے نماز عید کی معاف ہوئی لیکن اگر دسوین کو جمعہ پڑے
تو نماز جمعے کی معاف نہین اسواسطے کہ اوس تاریخ مین جمعہ کبھی اتفاق ہی سے پڑتا ہے پس ہمین
اتنا حرج نہین برخلاف عید کے کہ ہمیشہ دسوین کو ہوتی ہے اور جمعہ نفل ہمین جائز ہے اگر حاکم
حجاز یا کے کا یا نائب اوسکا وہان موجود ہو اور حج کرنے والے پر قربانی نحنی ہونے کی جہت سے
واجب نہین مگر بعض کے نزدیک مکی پر واجب ہے لیکن قارن اور متمتع پر قربانی واجب ہے مقدور نہو تو
تین روزے دسوین سے پہلے اور سات بعد ایام تشریق کے رکھے اور یہ قربانی شکرانہ ہے قربانی
افراد متمتع قران کی دسوین سے بارھوین تک حرم مین کرنا چاہیے اگر اسسے پہلے یا غیر حرم مین
کر لیگا تو جائز نہین مگر قربانی روکی جانی اور نذر کی اور قربانی نفلی اگر دسوین سے پہلے بیچے کرے تو
تو جائز ہے اور کی اور یہ تمامتیکو قران متمتع جائز نہین اور اگر کرین تو ادا ہو جائیگا مگر قربانی لازم آئیگی اگر کوئی بعد
احرام باندھنے کے بیماری یا خوف دشمن وغیرہ سے حج کو نہین جا سکتا تو کسی کے ساتھ قربانی مکہ معظمہ کو بھیجے
اور دن اور وقت ذبح کا مقرر کر دے تا اوسکے بعد احرام اوتارے سر منڈا نا یا کترانا سر کے بالونکا شرط نہین
مگر بہتر ہے پھر اگلے سال قضا کرے اگر صرف عمرہ کی نیت تھی تو صرف عمرہ قضا کرے اور اگر فقط حج کی نیت
تھی تو حج اور عمرہ دونون بجا لاوے اور اگر قران کی نیت کی ہو تو دو عمرہ ایک حج کرے اور قارن روکا گیا ہو

تو دو قربانی بھیجے اور خطبے حج کے تین ہین ہر ایک بعد زوال کے ساتوین سے گیارہوین تک ایک ایک دن کے بعد ہر ایک مین احکام حج کے مناسب الحال بیان ہوتے ہین پس ساتوین کو بعد ظہر کے امام کو چاہیے ایک خطبہ پڑھے اور اوسمین جلسہ کرے دوسرا نوین کو عرفات پر مسجد نمرہ مین پہلے نماز ظہر مثل خطبہ جمعہ کے دو خطبے پڑھے یعنے بیچ مین جلسہ کرے تیسرا گیارہوین کو منیٰ مین بعد ظہر کے ایک خطبہ مثل ساتوین کے پڑھے ف علماء دین مین اختلاف ہے اس باب مین کہ جسکی نماز عید فوت ہوگئی ہو تو وہ ادا کرے یا نہ ادا کرے ظاہر مذہب حنفی یہ ہے کہ اس نماز کی قضا نہین ہے اسواسطے کہ یہ نماز سوای اس صفت خاص کے نہین آئی ہے لیکن ہدایہ کے بعض شروحین مذکور ہوا کہ اگر چاہے تو ادا کرے دو رکعت یا چار رکعت اسی طرح فتاوی محیط اور فتاوی قاضیخان مین وارد ہوا پس افضل یہ ہے کہ ادا کرے چار رکعت ابن مسعود رضہ سے باسناد صحیح وارد ہوا کہ جسکی نماز عید فوت ہوگئی ہو تو وہ چار رکعت ادا کرے جیسے کہ فتح الباری مین مذکور ہے پس پہلی رکعت مین سبح اسم اور دوسری مین والشمس اور تیسری مین واللیل اور چوتھی مین والضحیٰ اور روایت ہے ابن مسعود رضہ سے کہ اس باب مین رسول مقبول صلعم نے بہت بڑا اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے اسیطرح مذہب امام احمد رح اور کرمانی لکھتے ہین کہ نزدیک مالک و شافعی کی دو رکعت ادا کرے اور نزدیک امام احمد رح کے چار رکعت اور نزدیک حضرت امام اعظم جمۃ اللہ علیہ کے جیسا ہی چاہیے ادا کرے انکی رکعتہ مختار مین ادا ہوا کہ پڑھنا ان چار رکعتہ کا بطریق استحباب ہے بطریق قضا واللہ اعلم

باب تیسرا
فصل پہلی

فرائض و واجبات و سنن حج وغیرہ اور اقسام طواف کے بیان مین

پوشیدہ نہ رہے کہ فرض حج کے پانچ ہین اول احرام اور شرط ہے دوسرا وقوف یعنی ٹھہرنا عرفات پر عرفہ کے دن والی ہے دسوین صبح تک اگرچہ ایک لحظہ ہو کسی حالت مین تیسرا طواف الزیارت اور دونون کرہے ہین لیکن ٹھہرنا عرفات پر اقوی ہے لہذا اسمین جلدی کرنی چاہیے پہلے ٹھہرنے عرفات سے حج فاسد ہوتا ہے اور پہلے طواف کے فاسد نہین ہوتا چوتھا ترتیب ان تینون مین پانچوین مین ادا کرنا ہر فرض کا اوسکے وقت مین اور ارکان مین ان فرضون سے اگر کوئی ترک ہو تو حج ادا نہوگا اور امام شافعی کے نزدیک سعی بعد طواف کے اور سر منڈانا بھی فرض ہے اور واجبات حج کے بہت ہین ایک میقات پر حالت احرام مین گذرنا دوسرے سعی کرنا صفا و مروہ مین تیسرے سعی بعد طواف کے کرنا چوتھے شروع سعی صفا سے کرنا پانچوین سعی پیادہ کرنا اگر عذر نہو چھٹے ٹھہرنا عرفات پر زوال سے غروب تک بلکہ کچھ رات تک ساتوین متابعت امام کی عرفات مین

پھرنے میں آٹھویں تاخیر کرنا نماز مغرب و عشا میں مزدلفہ پہونچنے تک نویں ٹھہرنا مزدلفہ میں رات کو اگر
چہ ایکساعت ہو دسویں رمی یعنی کنکریاں مارنا گیارھویں رمی اول پہلے سر منڈانے یا کترانے سے کرنا بارھویں
تا تیرھویں کے اوسی دن میں کرنا ایام تشریق میں سے تیرھویں ترتیب رمی اول اور حلق اور طواف میں بعض
کے نزدیک چودھویں ترتیب تینوں رمی میں پندرھویں سر منڈانا یا سر کے بال کترانا سولھویں کرنا ان
دونوں کا ایام قربانی میں سترھویں کرنا ان دونوں کا حرم میں مگر امام ابو یوسف کے نزدیک یہ سنت ہے
اٹھارھویں طواف الزیارت کرنا قربانی کے دنوں میں اونیسویں طواف میں حطیم کو بھی داخل کرنا بیسویں طواف
داہنی طرف سے کرنا اکیسویں طواف باطہارت کرنا بائیسویں طواف میں ستر عورت کرنا تئیسویں طواف
میں پاک ہونا کپڑے کا بقدر ستر عورت کے چوبیسویں طواف پیادہ کرنا اگر عذر نہ ہو پچیسویں دوگانہ
طواف کے بعد یہ سب واجبات حج میں اور خاص جیسے چھبیسویں طواف رخصت آفاقی کو ستائیسویں
رمی کرنا قارن متمتع کا پہلے ذبح سے اٹھائیسویں قربانی کرنا قارن متمتع پر اونتیسویں قربانی کرنا قارن
متمتع پر پہلے سر منڈانے یا بال کترانے سے تیسویں قربانی کرنا قارن متمتع پر قربانی کے دنوں میں اکتیسویں
ترک کرنا ممنوعات احرام کا غرض جس چیز کے بے عذر ترک کرنے سے قربانی لازم آئے وہ واجب ہے مگر اس
کلیہ سے چند چیز مستثنے ہیں جیسے ترک کرنا دوگانہ طواف کا تاخیر کرنا نماز مغرب میں عشا تک پس سوائے
فرائض و واجبات کے جو چیز حج میں گذرے یا سنت ہے یا مستحب لیکن سنت موکدہ اونسے بقول فقیہ
ابو اللیث کے چار ہیں اول طواف القدوم دوسرے رمل طواف کعبہ میں تیسرے دوڑنا صفا مروہ میں
چوتھے رات کو رہنا منیٰ میں انکے ترک سے گنہگار ہوتا ہے لیکن کفارہ لازم نہیں آتا اور عمرہ میں احرام
فرض ہے اور طواف کعبہ کا مگر احرام شرط ہے اور طواف رکن اور واجب عمرہ میں طواف صفا مروہ کا سر منڈانا
یا کترانا اور سنن اور مستحبات عمرہ کے مثل حج کے ہیں اور مفسد حج کا صحت کرنا ہے پہلے ٹھہرنے عرفات سے اور
مفسد عمرہ کا صحت کرنا ہے پہلے طواف کے پوشیدہ نہ رہے کہ طواف سات قسم ہے ایک طواف قدوم اوسکو
طواف التحیۃ اور طواف اللقا بھی کہتے ہیں کہ اول سب سے بمجرد داخل ہونے مکہ شریف میں بجالاتے ہیں لیکن
اگر امام نماز فرض یا نماز جنازہ کی پڑھتا ہو یا نماز فرض یا وتر یا سنت موکدہ اس سے ترک ہوتی ہو مثلاً
وقت اتنا ہے کہ اگر طواف کریگا تو سنت صبح کی جاتی رہیں گی فقط فرض فجر کی پڑھ سکتا ہے تو ان چیزوں کو
پہلے طواف سے ادا کرے اور وہ آفاقی مفرد اور قارن پر سنت ہے نہ عمرہ کرنے والے اور متمتع اور مکی پر

مگر امام مالک کے نزدیک واجب ہے پہلے اس طواف مین نکرے اگر طواف صفا مروہ کا اسکے بعد منظور ہو
دوسرا طواف الزیارت کہ اوسکو طواف الرکن اور طواف الواجب اور طواف یوم النحر بھی کہتے ہین اور وہ
فرض ہے حج مین اوسکا وقت دسوین تاریخ کی فجر سے بارھوین کی آخر تک اگر اس سے تاخیر کریگا تو
قربانی لازم آئے گی تیسرا طواف الوداع کہ اوسکو طواف الرخصت اور طواف الصدر اور طواف الافاضہ
اور طواف آخر العہد بالبیت بھی کہتے ہین یہ طواف واجب ہے آفاقی پر مفرد ہو یا قارن یا متمتع پس عمرہ
کرنے والے اور مکی پر واجب نہین اول وقت اوسکا بعد طواف الزیارت کے ہے اور آخر تمام عمر مگر رخصت
ہونے کے وقت کہ مغلظہ سے بہتر ہے چوتھا طواف عمرہ کا اور وہ فرض ہے عمرہ مین پانچوان طواف نفل
کہ مکی یا آفاقی بعد طواف قدوم یا طواف عمرہ کے چاہے جتنا طواف تحیۃ المسجد کہ مستحب ہے
داخل ہونے والے کے لیے اسواسطے کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ تحیۃ اس مسجد کا طواف ہے ساتوان
طواف النذر اور وہ واجب ہے نذر ماننے والے پر اور طواف نفل بہتر ہے نماز نفل سے آفاقی کے حق مین
مگر مکی کے حق مین نماز نفل بہتر ہے طواف سے اگر طواف کعبہ یا طواف صفا و مروہ کرنے مین تکبیر شروع
ہوئے یا جنازہ واسطے نماز کے پیش آیا طواف کو چھوڑ کر نماز پڑھے باقی طواف کو بعد ادا کرے اور دو گانہ
ہر طواف کا نزدیک مذہب حنفی مین واجب ہے اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہے بہتر یہ ہے کہ بعد طواف
کے فورا مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھے اسکے بعد بہتر مقام اوسکے واسطے اندر کعبہ کا پھر حطیم میزاب
کے نیچے پھر حطیم سے جبکہ کعبہ سے قریب ہو پھر گرد کعبہ کے جو اوس سے قریب زیادہ ہو پھر باقی
مطاف پھر مسجد الحرام پھر تمام حرم مگر وقت طلوع اور غروب اور ٹھیک دوپہر مین اور بعد صبح کے طلوع
تک اور بعد نماز عصر کے غروب تک اور وقت خطبہ اور شروع تکبیر فرض کے مکروہ ہے پس اگر طواف بعد
صبح یا بعد نماز عصر کے کیا ہو دوگانہ اوسکا بعد طلوع کے قبل اشراق اور بعد فرض مغرب پہلے سنت
کی ادا کرے اور یہ دوگانہ اگرچہ واجب ہے لیکن واجب بالغیر ہونے کی جہت سے کہ تابع طواف کا ہے
مکروہ وقت مین حکم نفل کا رکھتا ہے لہذا اس کے ترک سے قربانی لازم نہین آتی لیکن اگر بعد صبح یا
بعد نماز عصر کے پڑھیگا تو کراہت کے ساتھ ادا ہو جائیگا پڑھنے مین اگر معلوم ہو تو قطع کرنا واجب
ہے اور پڑھنے کے بعد اعادہ بہتر ہے مگر طحاوی کے نزدیک بعد صبح اور بعد نماز عصر کے مکروہ نہین
ہے مثل نماز جنازہ کے اور امام شافعی کا بھی یہی مذہب ہے اور طواف مین سلام کلام سے پہنچنا

بتانا جائز ہے مگر بات چیت نکرنا اور جو کام عاجزی کے خلاف ہو اوسکا چھوڑنا مستحب ہے اور یعنی طواف الصدر کرنا اور دوگانہ ہر ایک کا سب کے بعد پڑھنا مکروہ ہے مگر امام ابو یوسف کے نزدیک اکھٹا کرنا طوافون طاق کا جائز اور عمرہ اور تمتع مین طواف قدوم نہین ہوتا اور عمرہ مین اور مکی پر مطلقاً طواف رخصت بھی نہین ہوتا ہے

فصل دوسری

عرفہ اور عرفات اور عشرہ ذی الحجہ اور منیٰ کے فضائل مین اور حج اکبر اور حج مبرور کی تحقیق مین

ترمذی محدث سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ بہتر دنون سے وہ عرفہ ہے جو جمعہ کے دن پڑے اوس دن کا حج بہتر ہے اور دنون کے ستر حج سے اہل حدیث لکھتے ہین کہ یہ جو مشہور ہے کہ بعضون کے حج قبول ہوتے ہین اور اونکے واسطے سے اور حاجیون کی بھی مغفرت ہوتی ہے تو جمعہ کا حج اس سے مستثنےٰ ہے یعنے جمعے کے حج مین کل کی مغفرت بلا واسطہ ہوتی ہے حضرت علامہ غزالی احیا مین نقل کرتے ہین کہ جس سال مین کہ عرفہ جمعہ کے دن پڑے حق تعالیٰ کل اہل عرفہ کو بخشدیتا ہے اور دنیا کے سب دنون سے وہ دن افضل اور اشرف ہے وارد ہوا کہ عرفہ حجۃ الوداع جناب سرور عالم صلعم کا بھی جمعے کے دن پڑا تھا اور اوسی دن عرفات مین یہ آیت شریف نازل ہوی اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ تا آخر مسلمانون کو بڑی خوشی ہوئی ایک یہودی نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ ایسی آیت ہم مین اگر نازل ہوتی تو ہم لوگ روز نزول کو عید قرار دیتے حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ مین خوب جانتا ہون کہ جسدن یہ آیت نازل ہوئی وہ دن کہ جمعہ تھا نازل ہوئی یعنے اور ہمارے مسلمانون کی دو عیدین جمع تھین کیونکہ جمعہ کا دن بھی عید ہے اور عرفہ بھی عید ہے کہتے ہین کہ اوسی دن یہود و نصاریٰ مجوس مشرکین کی بھی عید تھی شاید اسی حدیث کے سبب سے کہ جس حج مین عرفہ جمعہ کے دن پڑتا ہے لوگ اوسکو حج اکبر کہتے ہین حقیقت مین اس حج کا بہت بڑا ثواب ہے لیکن قرآن مجید مین حج اکبر سے یہ مراد نہین ہے بلکہ عین حج مراد ہے اور احتراز ہے حج اصغر سے کہ عمرہ کو کہتے ہین ف دسوین سال ہجرت سے رسول مقبول صلعم خود حج کو تشریف لے گئے اس حج مین آپ نے ایسی باتین فرمائین جیسے کوئی وداع کرتا ہے یعنی رخصت کرتا ہے اسوجہ سے حجۃ الوداع کہتے ہین بعد تمام فرمانے خطبہ کے آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجھسے میرا حال پوچھے گا کہ کیا کیا معاملہ کیا اور کیسے رسول تم کیا گئے تو تم کیا کہو گے صحابہ نے عرض کیا کہ ہم کہین گے کہ آپ نے احکام الٰہی بخوبی پہونچائے اور نصیحت امت کی کما حقہ فرمائی آپ نے آسمان کیطرف

کلمہ کی اونچی آواز سے تین بار فرمایا اللھم اشھد یا اللہ گواہ رہ اور فرمایا کہ تین چیزیں سب سے بہتر ہیں پاک و صاف رکھتی ہیں ایک اخلاص عمل میں یعنی عبادت بے ریا دوسرے مسلمانوں کی جماعت میں شریک رہنا تیسرے بھائی مسلمانوں کی خیر خواہی پھر آپ نے فرمایا کہ جو لوگ حاضر ہیں غائبوں کو یہ سب باتیں پہونچا دیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حج مبرور کی جزا نہیں مگر جنت لوگوں نے پوچھا کہ نیکی حج کی کیا ہے فرمایا اطعام الطعام ولین الکلام یعنی کھانا کھلانا اور نرمی سے بات کرنا اہل حدیث لکھتے ہیں کہ حج مبرور حج مقبول کو کہتے ہیں اور علامت اوسکی یہ ہے کہ حاجی آپ کو گناہوں سے بچائے اور حج اوسکا محض خدا کے واسطے ہو اور ریا و فخر وغیرہ کا کچھ دخل نہو اور احیا میں علامہ غزالی فرماتے ہیں کہ اگر حج کرنے والے کی عادتیں اور عمل فعل بعد حج کرنے کے پہلے سے نیک ہو جاویں اور دنیا سے نفرت اور آخرت کی رغبت پیدا ہو تو یہ علامت حج مقبول کی ہے والا نامقبول اور بعض علما لکھتے ہیں کہ حج کی راہ میں نقصان ہونا اور مصیبت و تکلیف مال و بدن میں اوٹھانا یہ سب علامات قبولیت حج کی ہیں کیونکہ حج کے رستے کی مصیبت کا ثواب برابر اجر خرچ کرنے جہاد کی ہے پس وہ تکلیف و مصیبت خدا کی راہ میں ہے تو چاہیئے کہ اس سفر مبارک کی تکلیفات ظاہری سے نہ گھبراوے حق تعالی کسی عمل کا اجر و ثواب نہیں ضائع کریگا جیسے کہ تصریح اسکی احیا وغیرہ میں ہے فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص محفوظ رکھے زبان اور کان اپنے کو عرفے کے دن بخشے جاتے ہیں گناہ اوسکے اوس عرفہ سے تا عرفہ سال آیندہ روایت کیا بیہقی نے صحیح مسلم میں حضرت ابو قتادہ رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ ارحم الراحمین کے فضل سے امید رکھتا ہوں میں کہ ثواب عرفہ کے دن کے روزہ کا اسقدر ہووے کہ کفارہ دو برس کے گناہوں کا ایک سال گذشتہ کا اور ایک سال آیندہ کا اور امید رکھتا ہوں میں کہ ثواب عاشورہ کے دن کے روزہ کا کفارہ ہوا ایک برس کے گناہوں کا اور بیہقی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ عرفے کے دن کا روزہ مانند ہزار روزہ کے ہے ف اہل حدیث لکھتے ہیں کہ وجہ افضلیت عرفہ کے روزہ کی اوپر عاشورہ کے روزہ کے یہ ہے کہ عرفہ کا روزہ نبی آخر الزمان کی شریعت سے ہے اور روزہ عاشورہ کا حضرت موسیٰ کے شریعت سے ہے لیکن اس جگہ معلوم کرنا چاہیئے کہ عاشورہ کا دن بھی نہایت بابرکت ہے فقیہ ابو اللیث سمرقندی تحریر فرماتے ہیں کہ عبداللہ ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول

مقبول صلعم نے کہ جسنے روزہ رکھا دسوین محرم کا دیا جاتا ہے اوسکو ثواب دس ہزار حاجیون کا اور عمرہ کرنے والونکا
اور ثواب دس ہزار شہید کا اور جسنے اسدن یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا تو ہر بال کے عوض اللہ تعالی
اسکے درجے بلند کریگا جنت مین اور جسنے کہ افطار کرایا روزہ کسی مسلمان کا نوین تاریخ محرم کی پس گویا
کہ اوسنے افطار کرایا روزہ تمام امت محمد صلعم کا اور اونکا پیٹ بھر دیا صحابہ نے عرض کیا البتہ تحقیق یہ کی
وہی اللہ نے عاشورہ کو سب نون پر فرمایا کہ ہان پیدا کیا اللہ تعالی نے آسمان وزمین کو عاشورہ کے
دن اور پیدا کیا پہاڑون اور تارون کو اور لوح وقلم کو اور آدمؑ کو اور حضرت حوا کو اور جنت کو عاشورہ کے دن
اور داخل فرمایا حضرت آدم کو جنت مین عاشورہ کے دن اور پیدا ہوے حضرت ابراہیمؑ عاشورہ کے دن
اور نجات دی آپ کو اللہ تعالی نے آگ سے عاشورہ کے دن اور صحت پائی حضرت ایوب نے عاشورہ
کے دن اور حضرت آدمؑ کی توبہ قبول ہونا اور حضرت داودؑ کی گناہ کی بخشش ہونا اور حضرت سلیمان کی
بادشاہت واپس ہونا اور حضرت عیسیٰ کا پیدا ہونا اور آسمان پر جانا اور رسول مقبول صلعم کا پیدا ہونا اور
قیامت قایم ہونا یہ سب باتین عاشورہ کے دن ہوئین ہین اور فدیہ حضرت اسمعیل کا عطا ہونا اور
فرعون کا غرق ہونا اور بنی اسرائیل کے واسطے دریا مین رستہ ہوجانا اور حضرت نوحؑ کا کشتی سے فارغ
ہونا یہ سب عاشورہ کے دن ہوا بعض اہل حدیث فرماتے ہین کہ عاشورہ کو عاشورہ اسوجہ سے
کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے دس نبیون کو اس دن مبارک مین دس کرامتین عنایت فرمائین جیسے کہ
مذکور ہوا علاوہ اسکے حضرت ابراہیم کا بمرتبہ خلیل پہونچنا حضرت ادریسؑ کا آسمان پر جانا اور حضرت یونسؑ
کا شکم ماہی سے نکلنا یہ سب عاشورہ کے دن ہوا اور بعض فرماتے ہین کہ عاشورہ اسوجہ سے کہتے ہین
کہ اللہ تعالی نے اسدن مبارک مین اس امت پر دس کرامتین عنایت فرمائین اول مہینا رجب کا کہ
فضیلت اس مہینے کی سب مہینون پر ایسی ہے جیسے فضیلت اس امت کی سب امتون پر دوسرا مہینہ
شعبان کا اسکی بزرگی سب مہینون پر ایسی ہے جیسے فضیلت رسول مقبول صلعم کی سب نبیون پر تیسرا مہینہ
رمضان مبارک کا کہ اسکی فضیلت سب مہینون پر ایسی ہے جیسے فضیلت اللہ تعالی کی سب مخلوق پر
چوتھے لیلۃ القدر کہ وہ بہتر ہے ہزار مہینون سے پانچوین دن عید الفطر کا کہ وہ دن جزا ملنے کا ہے اور
چھٹے دس دن ذی الحجہ کے ساتوین دن عرفہ کا کہ روزہ اسکا کفارہ دو برس کے گناہون کا ہے
آٹھوین دن قربانی کا کہ یہ دن خدا کی مہمانی اور ضیافت کا ہے نوین دن جمعہ کا کہ وہ سید الایام ہے

وسوین عاشورہ کا دن کہ اسکا روزہ کفارہ برس دن کا ہے حضرت ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا
رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے عاشورہ کے دن اپنے عیال پر وسعت کھانے وغیرہ کی کی تو اللہ تعالے
اوسپر وسعت اور فراغت رکھتا ہے سال بھر سفیان رضہ فرماتے ہین کہ اس عمل کا ہمنے تجربہ کیا تو ایسا ہی
پایا چونکہ اس دن مبارک مین ہر طرح سے جامعیت اور اکملیت حاصل تھی تو معرکہ شہادت جناب سید الشہدا
بھی اسی دن عالم ظہور مین آیا غرض اس جگہ معلوم کرنا چاہیے کہ فقہا کے نزدیک عرفہ کا روزہ خاصکر
حاجیون کے واسطے مکروہ ہے بدلیل اسکے کہ رسول مقبول صلعم نے افطار فرمایا اور غالب ہے کہ اسمین
مصلحت اور حکمت شرعی یہ ہو کہ اوس دن حاجی لوگ بسبب ضعف اور کسل روزہ کے دعا و استغفار مین
اور حج کے ارکان ادا کرنے مین سست اور غافل نہو جاوین یہان تک کہ اہل سلف کا فرمانا یہی ہے کہ
عرفات والون کو افطار کرنا مستحب ہے اور بروایت ابو الشیخ کتاب الثواب مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول
صلعم نے کہ روزہ ذی الحجہ کی آٹھوین کا کفارہ ایک برس کے گناہ ہو نکا ہے اور نوین کا روزہ کفارہ دو
برس کے گناہ ہو نکا ہے حضرت ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا سرور کائنات صلعم نے کہ نہین ہے
کوئی دن دوست زیادہ اللہ تعالی کے نزدیک یہ کہ عبادت کیجاوے اوسکی ذی الحجہ کے عشرہ سے
کہ اوسکے ہر دن کا روزہ برابر ہے برس دن کے روزہ کے اور عبادت ہر رات کی برابر ہے شب قدر
کی عبادت کے روایت کیا ترمذی و ابن ماجہ نے اللہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ
عَشْرٍ مفسرین ان دس راتون کو تین قسم پر لکھتے ہین اول تو دس راتین ذی الحجہ کے مہینے کے اول
کی کہ سب حاجی لوگ اطراف و جوانب سے اون دس راتو مین مکہ معظمہ مین یا اوسکے گرد و نواح مین
جمع و طواف بجالانے کو جمع ہوتے ہین اور ابتدا جمع ہونے کی شب اول سے ہوتی ہے اور انتہا اوسکی
دسوین رات کو ہوتی ہے کہ حدیث شریف مین وارد ہوا کہ دنون مین سے کوئی دن اس مرتبہ کا نہین
ہے کہ اوسمین نیک عمل بہتر اور افضل ہو ذی الحجہ کے دس راتون سے کہ ہر روزہ دس روز کے روزہ مین سے
ایک برس کے روزہ کے برابر ہے ثواب مین اور عبادت ہر رات کی اون راتون مین سے شب قدر کی عبادت
سے دس گنی ہے دوسرا رمضان مبارک کے آخر کا دہا کہ عابد لوگ اعتکاف کی سنت ادا کرنے کو اور
شب قدر کی برکتین حاصل کرنے کو تمام سال اوسکے انتظاری مین کاٹتے ہین حدیث شریف مین وارد
ہوا کہ جب یہ دہا داخل ہوتا تھا تو رسول خدا صلعم گھر کو چھوڑ کر کمر چست باندھکر مسجد شریف مین اعتکاف کو

بیٹھے تھے اور اپنے اہل و عیال کو شب بیداری مین اپنے ساتھ شریک فرماتے تھے اور محنت و ریاضت پر بڑے درجے کی فرماتے تھے تیسرا محرم کا اول وہ کہ شہداء کربلا کے غربت اور غربت کے دن ہین اور حضرت یحیٰ کے کہ اللہ تعالی کی راہ مین کھینچا ہے اوسکا ثواب اونکی ارواح مقدس پراوس وقت مین نازل ہوتا ہے اور بدعتی لوگ جہالت کی راہ سے رسومات غم والم کے قائم کرنے کو جیسے سینہ زنی اور کتاب خوانی اور تعزیہ سازی اور نوحہ نوازی کے واسطے تمام سال انتظار اوس وقت کا کرتے ہین اور بعض مفسرین نے ان دس راتون کو تمام سال مین سے متفرق لیا ہے کہتے ہین کہ پانچ راتین رمضان شریف کو آخر کے دس کی کہ انمین گمان شب قدر کی برکتون کا ہے اور ایک رات عید الفطر کی اور ایک رات عرفہ کی اور ایک رات عید اضحی کی اور ایک رات معراج کی یعنی ستائیسوین رجب کی اور ایک شب برات یعنی پندرھوین رات شعبان کی علماء دین لکھتے ہین کہ جو شخص نذر مانے برس کے افضل دنون کو روزہ رکھنے کی تو یہ نذر اوسکی عشرہ ذی الحجہ کی طرف عائد ہوگی اور جو نذر مانے افضل دن کے روزہ رکھنے کی تو نون عرفہ کا ہوگا اور جو نذر کرے ہفتہ کے دنون مین سے افضل دن کے روزہ رکھنے کی تو دن جمعہ کا ہوگا اور بعض علما فرماتے ہین کہ عشرہ ذی الحج کا باعتبار دنون کے افضل ہے بسبب ہونے عرفے کے دن کے اوسمین اور راتین عشرہ رمضان کی افضل ہین بسبب ہونے شب قدر کے اوسمین بکذا فی اشعۃ اللمعات حضرت فقیہہ ابو اللیث وحہ باسناد طویل روایت کرتے ہین کہ حق تعالی نے خطاب بجا حضرت موسی بن عمران کو پانچ دعائین کہ لائے اونکو حضرت جبرئیل عشرہ ذی الحجہ مین اول دعا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر دوسرے اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الھا واحدا احدا صمدا فردا باقیا لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا تیسرے اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ احدا صمدا لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد چوتھے اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر پانچوین حسبی اللہ وکفی سمع اللہ لمن دعا لیس وراء اللہ منتھی اور وارد ہوا کہ یہ کلمے نازل ہوے انجیل مین حواریین سے فضیلت اور ثواب ان کلمات کا پوچھا آپنے اسکا ثواب اور فضیلت جیسا کہ بیان ہوا انشاء اللہ تعالی

ابن القاسم فرماتے ہین کہ مجھسے بیان کیا ایک شخص نے کہ اوسنے عشرہ ذی الحجہ مین یہ پانچون دعائین پڑھین
اور اونکی برکت سے دعا مانگی پس دیکھا اوسنے خواب مین کہ گویا گھر مین پانچ طباق نور کے ہین اوپر تلے اور سارا
گھر نور سے معمور ہو گیا حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسوقت ہوتا ہے
دن عرفے کا تحقیق اللہ تعالی نزول فرماتا ہے طرف آسمان دنیا کے پھر فخر فرماتا ہے ساتھہ حاجیون کے
روبرو فرشتون کے اور فرماتا ہے کہ دیکھو میرے بندون کی طرف کہ آئے میرے پاس پراگندہ بال
اور گرد آلودہ چلاتے ہوے ہر راہ دور سے ساتھہ لبیک اور ذکر کے گواہ کرتا ہون مین تمکو کہ تحقیق
مینے بخشا اونکو پھر کہتے ہین فرشتے کہ اے پروردگار ہمارے فلانا شخص ہے کہ نسبت کیا جاتا ہے گناہ
کے ساتھہ اور فلانا مرد اور فلانی عورت گناہ کرتے ہین فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ اوسوقت فرماتا ہے اللہ
عزوجل کہ تحقیق بخشا مینے اونکو پھر فرمایا کہ نہین ہے کوئی دن کہ بہت آزاد کیے جاوین اوسمین آگ سے
برابر دن عرفے کے روایت کیا شرح السنۃ مین اور حضرت طلحہ بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا
صلعم نے کہ نہین دیکھا گیا شیطان کسی دن زیادہ ذلیل اور راندہ ہوا اور بہت حقیر اور بہت غصے مین بھرا ہوا
برابر عرفے کے دن کے ف یعنی شیطان ہمیشہ مسلمانون کی نیکیان دیکھکر غصہ کھاتا ہے اور خوار ہوتا ہے
مگر عرفے کے دن سب دنون سے زیادہ خوار اور غصہ ناک ہوتا ہے اور نہین ہے سبب اسکا مگر اس وجہ سے
کہ دیکھتا ہے اوسمین رحمت الٰہی کا عام و خاص پر اور معاف کرنا غفور الرحیم کا بڑے گناہونکو مگر کہ وہ دیکھا
گیا دن بدر کے یعنی اوس دن کہ فتح مسلمانون کی اور عزت و شوکت اسلام کی ہوئی خواری اور ذلت
شیطان کی مانند خواری و ذلت عرفے کے دن کی سی تھی یا زیادہ پس تحقیق دیکھا شیطان نے
جبرئیلؑ کو دن بدر کے کہ درست کرتے ہین اور جماتے ہین ملائکہ کی صفون کو روایت کیا شرح السنۃ
مین اور جو دعائین کہ اس دن مین پڑھی جاتی ہین وہ پہلے مذکور ہوگئین حدیث شریف مین وارد ہوا کہ بڑا
گنہگار لوگون مین وہ شخص ہے جو عرفے کے دن عرفات پر ٹھہرے پس گمان کرے کہ اللہ تعالی اوسکو
نہین بخشا اور بھی وارد ہوا کہ بعض گناہ ایسے ہین کہ اونکا کفارہ کوئی عبادت نہین ہو سکتی مگر ٹھہرنا عرفات کا
ف اہل حدیث لکھتے ہین کہ عرفات نام رکھنے کی یہ وجہ ہے کہ حضرت ابراہیم کو اوس جگہہ معرفت حاصل
ہوئی تھی اس بات کی کہ خواب میرا خدا کی طرف سے ہے یا یہ وجہ کہ جبرئیلؑ نے معرفت مناسک حج آپکو
وہان تعلیم فرمائی تھی یا یہ وجہ کہ حضرت آدم و حوا کو آپس مین وہان معرفت حاصل ہوئی تھی جیسے کہ تفسیر

سعادم وغیرہ مین مذکور ہوا خداوند کریم اپنے فضل عظیم سے سب مسلمانونکو اوس مقام اور بن مین جانا نصیب فرماوے آمین

فصل تیسری
حج اور عمرہ کے فضائل مین

اہل اسلام کو مقام آگاہی اور بیداری ہے کہ حج کی بہت سی فضیلتین آیتون اور حدیثونسے جابجا ثابت ہین اور مین سر اس فصل مین چند لکھی جاتی ہین حقتعالی فرماتا ہے لیشہدوا منافع لہم زمیشر کے تردیک منافع کے معنی مین اختلاف ہے تفسیر عالم مین سعید ابن مسیب اور محمد بن علی الباقر سے روایت ہے کہ مراد منافع سے عفو اور مغفرت ہے اور سعید ابن جبیر کے نزدیک مراد تجارت ہے اور مجاہد و عطا کے نزدیک حج کا نفع عام ہے دنیا و آخرت مین امام زمخشری تفسیر کشاف مین اس آیت شریف کی تفسیر مین لکھتے ہین کہ حضرت امام اعظم رضی پہلے حج ادا کرنے کے درمیان عبادتون کی تفضیل اور تفریق فرمایا کرتے تھے مگر جب آپ نے حج ادا کیا اور ملاحظہ فرمائے خصائص و برکات و حسنات و درجات حج کے تو آپ نے تفضیل دی حج کو اوپر سب عبادتون کے اسی طرح تفسیر احمدی مین مذکور ہے **ف** اس جگہ فقیر عرض کرتا ہے کہ اہل اسلام ذرا غور و فکر کرین اس مضمون پر کہ بخشا جانا حق العباد اور مظلوم کا سوائے حج کے اور کسی عبادت کے طفیل نہین ہو سکتا جابجا حدیث شریف مین وارد ہوا کہ بڑا گنہگار لوگون مین وہ شخص ہے جو عرفے کے دن عرفات پر ٹھہرے پس گمان کرے کہ اللہ تعالی نے اوسکو نہین بخشا پوشیدہ نہ رہے کہ اس مسئلہ مین اختلاف ہے کہ حج سے بڑے گناہ بھی جھڑتے ہین یا نہین بعض فرماتے ہین کہ معاف ہوتے ہین جیسے حربی مسلمان ہوتا ہے تو اوسکے گناہ سب معاف ہو جاتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ اللہ تعالی کے گناہ جھڑتے ہین اور بندون کے حق نہین معاف ہوتے ہین جیسے ذمی مسلمان ہوتا ہے تو اللہ تعالی کے گناہ معاف ہو جاتے ہین نہ بندون کے قاضی عیاض لکھتے ہین کہ اجماع ہے اہل سنت کا اسپر کہ بڑے گناہون کو نہین جھاڑتی ہے مگر توبہ اور حضرت طیبی محدث اور میر بادشاہ کا یہی مذہب ہے کہ حج سے گناہ کبیرہ اور حق العباد دونون معاف ہوتی ہین چنانچہ حضرت عباس بن مرداس سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلعم نے دعا مانگی واسطے امت اپنی کے عرفے کی شام کو بخشش کی پس قبول کی گئی کہ تحقیق مینے بخشا واسطے اونکے سوائے حقوق بندون کے پس تحقیق مین لونگا واسطے مظلوم کے حق اوسکا تعالی سے کہا حضرت صلعم نے اے رب میرے اگر چاہے تو دے مظلوم کو جنت کی نعمتین بدلا اوسکو

حق سے کہ ظالم نے لیا ہے اور بخشا ہے واسطے ظالم کے پس نہ قبول کی گئی عرفے کی شام کو جب جمع کی
تو حضرت نے مزدلفہ میں پھر وہی دعا مانگی پس قبول کی گئی کہا راوی نے پس ہنسے حضرت یا کہا راوی نے
مسکرائے پس کہا حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ نے کہ قربان ہوں ماں باپ ہماری آپ پر کہ تحقیق یہ وہ
ساعت ہے کہ نہیں آپ ہنستے تھے اسمیں یعنی اس ساعت عظیم الشان کا یہ مقتضا نہیں ہے کہ آپ ہنسیں
پس کس چیز نے ہنسایا آپ کو ہمیشہ ہنسا وے اللہ تعالی آپ کے دانتوں کو فرمایا حضرت نے کہ تحقیق
دشمن خدا ابلیس نے جب جانا کہ تحقیق اللہ عزوجل نے قبول فرمائی دعا میری اور بخشا میری امت کو تو لعین
مٹی پس شروع کی ڈالنی مٹی اپنے سر پر اور پکارنا شروع کیا واویلا واثبورا پس ہنسا میں اسکو اوسکی
بیقراری اور گھبراہٹ نے روایت کی ابن ماجہ نے اور نقل کی بیہقی نے کتاب بعث و نشور میں مانند
اسکے ف ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مغفرت عام ہوئی یعنی اللہ تعالی اور بندوں کے
دونوں کے حق بخشے گئے اور طبرانی کہتے ہیں کہ یہ حکم محمول ہے اوس ظالم پر جسنے توبہ کی اور عاجز ہے
مظلوم کے ادا کرنے سے اسلیے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ
ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ اور اسی طرح بیہقی لکھتے ہیں اور مواہب لدنیہ میں ترمذی سے منقول ہوا کہ حج
کفارہ مظالم کا بھی ہوتا ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ ظلم ماسوے شرک کے ہے اور حضرت شیخ محدث
دہلوی اس حدیث کی تحقیق میں فرماتے ہیں کہ حج سے حقوق اللہ بخشے جاتے ہیں اور حقوق العباد میں
اختلاف ہے جمہور اہل سنت اسپر ہیں کہ نہیں بخشے جاتے ہیں اور ظاہر حدیث سے بخشا جانا عام ثابت
ہوتا ہے واللہ اعلم جس وادی میں کہ شیطان کا یہ حال ہوا اوسکا نام محسر ہے یعنی حسرت میں ڈالنے والا
شیطان کو یہ مقام مزدلفہ کے پاس ہے پانسو پینتالیس گز کی قدر اسوجہ سے اوتنی جگہ سے حاجی لوگ
جلد گذرتے ہیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ جسنے خدا کے لیے
حج کیا اور عورتوں سے خواہش کی بات چیت نہ کی اور ساتھ والوں سے لڑائی گلوچ جھگڑا نہ کیا تو وہ پھرے
وقت ایسا پاک ہوا کہ گویا اوسی دن اوسکی ماں نے جنا اور بھی صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت
ہے کہ ایک عمرہ دوسرے عمرے تک گناہ بخشواتا ہے اور حج مبرور کی جزا نہیں مگر جنت قرشی لکھتے
ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حج مبرور کا بدلہ صرف کفارہ گناہوں کا ہی نہیں ہے بلکہ مزید برآں
کہ علاوہ کفارہ ہونے گناہوں کے خداوند کریم اپنے فضل عظیم سے اوسکو جنت میں داخل کریگا

فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ حج مبرور بہتر اور افضل ہے دنیا و مافیہا سے اور نہین ہے جزا حج مبرور کی مگر جنت اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ حج غیر مقبول بہتر ہے دنیا و مافیہا سے اور کہا جاتا ہے واسطے اوس شخص کے کہ حج نہین قبول ہوا اوسکا کہ نکلا تو اپنے گناہون سے اور جسکا کہ حج قبول ہوا پس تحقیق وہ پہونچا مقصد اپنے کو روایت کیا شیخ احمد حضرادی نے عقد الثمین مین حضرت امام حسن بصری سے روایت ہے کہ ایک حج مقبول بہتر ہے دنیا و مافیہا سے اور اوسکو حکم چار سو آدمیون کی شفاعت کا دیا جاویگا جس کسیکی چاہے اپنے کنبے وغیرہ مسلمانون کی اور بھی آپ سے مجالس مکیہ مین روایت ہے کہ حج غیر مقبول کفارہ ستر بیس کے گناہ ہونگا ہوتا ہے اور ثواب حج مقبول کا بیحساب ہے حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ سنا مینے رسول مقبول صلعم سے کہ جسنے احرام باندھا حج کا یا عمرہ کا بیت المقدس سے مسجد احرام تک بخشے جاتے ہین اوسکے گناہ اگلے اور پچھلے پایہ فرمایا کہ واجب ہو جاتی ہے اوسکے لیے جنت نقل کی ابو داؤد و ابن ماجہ نے **ف** بعض اہل حدیث لکھتے ہین کہ اس حدیث مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ احرام کی جگہ جتنی دور ہوگی اوتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا چنانچہ اپنے گھر سے احرام باندھکر جانا افضل ہے اگر ممنوعات احرام سے بچ سکے ورنہ میقات سے افضل ہے حضرت شیخ رح لکھتے ہین کہ جب حاجی بیت المقدس سے آتا ہے مکہ شریف کی طرف تو راہ مین مدینہ طیبہ بھی ملتا ہے پس وہ شخص مشرف ہوتا ہے ساتھ افضل اور اشرف مقامون کے اول اور وسط اور آخر مین اسوجہ سے خداوند کریم کی جناب سے حاجی کو یہ ثواب عظیم نصیب ہوتا ہے جامع ترمذی مین عبد اللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ ساتھ کرو حج اور عمرہ کو اس واسطے کہ یہ دونون دور کرتے ہین گناہون اور فقر کو جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کو اور سونے چاندی کو حاصل حدیث یہ ہے کہ پے در پے کرو حج اور عمرہ یعنی قران کہ اوسمین حج اور عمرہ دونون ہوتے ہین یا یہ مراد ہے کہ عمرہ کیا ہے تمتع تو پھر حج کرو اور حج کیا تو پھر عمرہ کرو اور مراد فقر سے یا تو فقر ظاہری ہے یا فقر باطنی یعنی حج کی خیر و برکت سے مسلمان مالدار ہو جاتا ہے یا دل غنی ہو جاتا ہے اور کیون نہو کہ بندہ ضعیف جب آستانہ اقدس اپنے پروردگار غفار الذنوب پر پہونچ گیا تو اس سے زیادہ مسلمان کے واسطے کون سی بڑی دولت اور سعادت دنیا و آخرت ہے عمران بن حصین رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ ساتھ کرو حج اور عمرہ کو کہ یہ دونون عمر اور رزق مین ترقی کرتے ہین اور دور کرتے ہین دونون

گناہون کو جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کو روایت کیا ابن جوزی نے عبد الرزاق محدث سے
روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ حج کرو اور غنی ہو جاؤ گے احیا مین بہی یہ حدیث وارد ہوئی ہے
حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ چھوٹی اور بڑی عمر والی اور عورت کا جہاد حج
اور عمرہ ہے روایت کیا نسائی نے حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ ضعیف آدمی کا جہاد حج
ہی روایت کیا ابن ماجہ نے اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ عرض کیا مینے یا رسول اللہ عورتون پر جہاد ہے فرمایا کہ ہان عورتون پر
ایسا جہاد ہے کہ نہین ہے لڑائی اوسمین وہ حج اور عمرہ ہے روایت کی ابن ماجہ نے **ف** حج و عمرہ مین لڑائی تو نہین
ہے لیکن بسبب کمال مشقت اور ریاضت اور حاصل ہونے تفرقہ عزیزون اور وطن سے عورتون کے
حق مین بمنزلہ جہاد کے ہے حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے کہ مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
ہم دیکھتے ہون کہ جہاد سب عملون سے افضل اور اعلی ہے او ہم عورتین جہاد نہین کرتی ہین تو آپ نے
فرمایا کہ افضل جہاد حج مبرور ہے تو آپ فرماتی ہین کہ جبسے یہ سنا مینے تو نہ چھوڑا مینے حج کو روایت کیا
بخاری نے حضرت علی رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے حج کیا اور بعد اسکے غزا کی تو
لکھا جاتا ہے اوسکے غزا کا اجر و ثواب برابر چار سو حج کے تو آپ فرماتی ہین کہ اس فرمان عظیم الشان کو سنکر
اون مسلمانون کے دل ٹوٹ گئے جو طاقت اور قدرت حج اور جہاد کرنے کی نہ رکھتے تھے پروردگار عالم نے
اپنے حبیب مکرم معظم کو وحی بھیجی کہ اے حبیب میرے جو شخص تجھپر تحفہ درود شریف کا بھیجیگا تو اوسکے
درود شریف کا اجر و ثواب برابر چار سو جہاد کے ہے اور ہر جہاد برابر چار سو حج کے روایت کیا شیخ احمد
حضراوی نے عقد الثمین مین اور اسی طرح روایت کیا ابو حفص عمر المیانشی نے اور اسی روایت کو حضرت شیخ
عبد الحق محدث دہلوی جذب القلوب مین تحریر فرماتے ہین عبد اللہ ابن عباس رض فرماتے ہین کہ تھا مین رسولخدا
صلعم کے ساتھ منی مین ناگاہ آئی ایک جماعت اہل یمن کی اور اونھون نے آنکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ
فرمان ہو ہمارے ماں باپ ہمارے تمپر یا رسول اللہ بیان فرمایئے ہمارے سامنے اجر و ثواب حج کے آپ نے فرمایا
کہ سنو جو آدمی نکلا اپنے گھر سے بہ نیت حج اور عمرہ کے پس جو قدم کہ اوٹھاتا ہے اور رکھتا ہے زمین پر مگر کہ
جھڑتے ہین گناہ اوسکے ایسے جیسے پتے درخت سے جھڑتے ہین پس جسوقت کہ پہونچتا ہے مکہ شریف
مین تو ملائکہ اوس سے مصافحہ اور سلام علیک کرتے ہین اور جسوقت کہ پہونچتا ہے ذو الحلیفہ مین اور غسل کرتا ہے
تو اوسکو اللہ تعالی گناہون سے پاک کر دیتا ہے اور جسوقت کہ احرام باندھتا ہے تو اللہ تعالی اوسکی نیکیون کو

تروتازہ اور نیا کردیتا ہے اور جسوقت کہ کہتا ہے لبیک اللھم لبیک اللہ تعالی اوسکے جواب مین فرماتا ہے
کہ اے بندہ میرے مین تیرے پاس موجود ہون سعادت اور رحمت لیکر اور سن رہا ہون مین تیری تسبیح کو
اور نظر رحمت کی کر رہا ہون مین طرف تیرے اور جب کہ طواف اور سعی کرتا ہے صفا و مروہ کی اللہ تعالی اوسکو
بیشمار نیکیان عنایت کرتا ہے اور جب عرفات مین آتا ہے اور باواز بلند اپنی حاجتونکو چاہتا ہے تو حقتعالی فخر
فرماتا ہے اپنے بندون سے ساتون آسمان کے فرشتون پر اور فرماتا ہے کہ اے ملائکہ میرے دیکھو میرے
بندون کی طرف کہ آئے ہین میرے پاس دور و دراز رستے سے گرد و غبار آلودہ اپنے مال کو میری راہ مین
خرچ کیا اور اپنے بدنون کو میری راہ مین تکلیف مین ڈالا ستم ہے مجھپر اپنی عزت و جلال کی کہ مینے انکی بدیون کو
نیکیان کردیا اور اونکو گناہون سے ایسا پاک کردیا جیسے کہ مان کے پیٹ سے آج پیدا ہوئے پس جسوقت
کہ کنکریان پھینکتے ہین اور سر منڈاتے ہین اور آنکر کعبہ شریف کی زیارت کرتے ہین تو پکارتا ہے پکارنے
والا عرش سے کہ اے جاہیو پھرو اپنے گھرون کو اس حال مین کہ اللہ تعالی نے تمکو بخشدیا اور اب عمل نئے
سر سے کرو یعنی زمانہ گذشتہ کی گناہ سب معاف ہوے اور آیندہ سے حساب شروع ہوگا اس حدیث کو
فقیہ ابو اللیث سمرقندی نے روایت کیا بڑے اسناد طویل اور راویان صحابہ جلیل سے اور طبرانی نے معجم کبیر
مین اور بزار نے ابن عمر رضی سے روایت کیا باسناد قوی و معتبر حضرت سہل ابن سعد رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول
مقبول صلعم نے کہ نہین کوئی مسلمان کہ لبیک کہتا ہے مگر کہ لبیک کہتے ہین جو ہین دہنی طرف اور بائین
طرف اوسکے ہر قسم پتھر یا درخت یا ڈھیلے سے یہان تک کہ تمام ہوجاوے زمین اسطرف سے اور اوسطرف سے
یعنی دہنے بائین طرف سے نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنی جو کوئی لبیک کہتا ہے تو سب
چیزین موافقت کرتی ہین اوسکی یعنی وہ بھی لبیک کہتی ہین علماء حنفیہ کے نزدیک مستحب ہے کہ بعد لبیک
کہنے کے آہستہ درود شریف پڑھے اور خدائے کریم کی رضامندی چاہے اور اپنے لیے دعا مانگے تفسیر
فتح العزیز مین وارد ہوا کہ ازرقی مجاہد سے روایت کرتے ہین کہ حضرت موسی واسطے حج کے سرخ رنگ
اونٹ پر سوار آئے اور روحا سے آپ نے احرام باندھا اور دو گلیم قبطوانی آپ نے پہنی یعنی ایک کا تہبند
کیا اور دوسرے کو چادر کیا پس آپ نے طواف کیا اور درمیان صفا مروہ کے لبیک لبیک کہتے ہوے
آپ دوڑتے تھے کہ ایک آواز غیب سے اونکے کان مین پہونچی کہ لبیک عبدی انا معک حضرت
موسی اس آواز کی لذت سے بے اختیار زمین پر سجدہ کرتے ہوے گر پڑے درمختار مین حضرت امام اعظم رضہ

کے فضائل مین وارد ہوا کہ آپنے عشا کے وضو سے چالیس برس فجر کی نماز پڑھی اور پانچ اوپر پچاس حج کیے اور دیدار حق نصیب ہوا سو بار آپکا ایک قصہ مشہور و معروف ہے کہ اخیر حج مین آپ نے خانہ کعبہ کے خادمون سے ایک رات اندر رہنے کی اجازت چاہی پس آپ اندر جاکر دہنے پاؤن سے کھڑے ہوے اور بائین کو دہنے سے لگالیا اور اس ہیبت سے آپ نے آدھا قرآن مجید پڑھا اور رکوع کیا اسی طرح سے دوسری رکعت مین بائین پاؤن سے کھڑے ہوے اور آدھا باقی قرآن مجید ختم کیا بعد سلام پھیرنے کے آپ روئے اور پروردگار کی جناب مین مناجات کی کہ اے اللہ نہین عبادت کی اس بندہ ضعیف نے حق عبادت لیکن پہچانا تجھکو حق معرفت پس بخشدے نقصان خدمت اپنی کا بعوض کمال معرفت اور محبت کعبہ شریف کے ایک کونہ کی طرف سے ایک آواز غیب سے آئی کہ ای ابا حنیفہ رضا تحقیق پہچانا تونے حق معرفت کا اور تحقیق خدمت کی تونے میری اور بہت اچھی کی اور تحقیق بخشا مینے تجھکو اور جو ترے مذہب مین ہونگے دن قیامت تک نور اللہ مرقدہ صحیحین مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر دین ثریا پر لٹکا ہوا ہوگا تو بھی کچھ لوگ فارس کے اوس پالینگے اور ایک روایت مین ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر علم ثریا پر معلق ہوگا تو کچھ لوگ فارس کے اوسے پالینگے انتہی اس حدیث مین آنحضرت صلعم نے خبر دی کہ فارسی لوگون مین بھی بڑے دیندار اور بڑے ذی علم پیدا ہون گے سو مطابق اوسکے واقع ہوا کہ حضرت امام اعظم رح کہ اولاد ہرمز بن نوشیروان بادشاہ فارس سے ہین اتنے بڑے عالم دیندار ہوئے کہ اونکے سبب سے نفع عظیم امت محمد صلعم کو باعتبار دین کے نصیب ہوا اور قیامت تک اونکا فیض باقی اور جاری رہیگا گویا مصداق اتم اس حدیث کی وہی ہین اور اور بھی علماے کاملین اہل فارس مین ہوئے چنانچہ محمد بن اسمعیل بخاری رئیس المحدثین بھی فارسی تھے اسی طرح پیشین گوئی بعالم رویا یعنی حضرت امام شافعی مین اور حضرت امام مالک مین بھی وارد ہوئی ہے حدیث شریف مین وارد ہوا کہ جو مسلمان حج کرتا ہی تمام گناہ اوسکے بخشے جاتے ہین اور ایک فرشتہ آکر درمیان دونون شانون کے ہاتھ رکھکر کہتا ہے کہ ای بندے گنہگار زمانہ گذشتہ کے ترے گناہ سب بخشے گئے روایت کیا حضرت امام حسن بصری نے

فصل چوتھی

رمضان شریف کے عمرہ کے ثواب مین

پوشیدہ نہ رہے کہ رمضان شریف مین عمرہ کرنے کی بہت بڑی فضیلت ہے حضرت بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ تحقیق عمرہ کرنا رمضان شریف مین برابر حج کے ہے یعنی ثواب

میں روایت کی بخاری اور مسلم نے اور بروایت صحیح مسلم اس طرح سے وارد ہوا کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ
کہ عمرہ کرنا رمضان شریف میں گویا میرے ساتھ حج ادا کرنا ہے ابوداود طبرانی و حاکم حضرت ابن عباس
سے اتنا اور زیادہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ عمرہ رمضان شریف کا میرے ساتھ حج
کرنے کے برابر ہے بغیر شک کے اور بھی حضرت ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ آئین ام سلیم حضرتؐ کے
پاس اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ابو طلحہ اور اوسکے بیٹے نے حج کیا اور مجھکو چھوڑ دیا آپ نے فرمایا کہ اے
ام سلیم عمرہ کرنا رمضان شریف میں میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے روایت کیا ابن حبان نے
اور ابی معقل رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ عمرہ رمضان شریف کا برابر حج کے ہے روایت کیا
ابن ماجہ نے اور اسی طرح ابی طلیق رضہ سے روایت ہے کہ اونھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا عمل
ہے وہ جسکے کرنے سے آپ کے ساتھ حج کرنے سے برابر ہو جاوں آپ نے فرمایا کہ عمرہ کرنا رمضان
شریف میں روایت کیا ابن منذر وغیرہ نے ف جس بھائی کے دلمیں توفیق حج کی پیدا ہووے تو وہ
سمجھکر ایسے دنوں میں چلے کہ رمضان شریف مکہ معظمہ میں اوسکو نصیب ہو اسواسطے کہ احادیث صحیحہ سے
ثابت ہے کہ جسنے رمضان شریف میں عمرہ کیا پس اوسکو ثواب جناب رسول مقبول صلعم کے ساتھ حج
کرنے کا حاصل ہوتا ہے ثواب اس ثواب کا کیا حد و حساب ہے خداوند کریم اپنے فضل عظیم سے جسکو
نصیب فرمائے خدای کریم کا شکر بے انتہا ہے کہ اس فقیر گنہگار کو یہ خیر و برکت اور سعادت دنیا و آخرت کی
نصیب ہوئی وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اور پھر جلد نصیب فرماوے آئین فقیر نے دیکھا کہ اکثر
اہل مدینہ طیبہ اور اہل یمن و مصر و شام و مغرب کے لوگ خاصکر رمضان شریف مکہ معظمہ میں آکر کیا کرتے ہیں
اور رات دن عمرہ لانے میں مصروف رہتے ہیں علاوہ اس ثواب عظیم کے مکہ شریف میں یوں تو ہر سال
مسلمان کے واسطے جنت نصیب ہے مگر خاصکر رمضان شریف میں کچھ ایسا اہتمام اور لطف زیادہ ہے
روئے زمین پر وہ جلسہ اور ہنگامہ کہاں مسلمان کو دیکھنا نصیب ہوا اسی طرح رجب شریف اور معراج
میں کچھ ایسا لطف و کیف مدینہ طیبہ میں نظر آتا ہے کہ دنیا میں جلسہ فردوس بریں ہر ایک کو دکھلائی دیتا ہے
ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے پایا رمضان شریف مکہ معظمہ میں اور روزے
رکھے اور عبادت کی جو ہو سکی لکھتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکے ثواب ایک لاکھ رمضان شریف دوسری
جگہ کا اور لکھتا ہے واسطے اوسکے ہر دن اور رات ثواب ایک بردہ آزاد کرنے کا اور دو گھوڑوں کا اللہ کی

راہ مین دینے کا اور ہر دن اور ہر رات نیکی کا روایت کیا ابن ماجہ نے اور بروایت ابو حفص میانشی اسطرح پر
وارد ہوا کہ ہر روز اللہ تعالیٰ اوسکی مغفرت کرتا ہے اور تیسرے شفاعت کا عطا کرتا ہے اور ہر روز دعا اوسکی قبول ہوتی ہے

فصل پانچوین
حاجیون کے فضائل مین

حضرت علامہ غزالی احیاء العلوم مین حضرت امام حسن بصری رضی سے روایت کرتے ہین کہ جب حاجی لوگ مکہ شریف مین پہونچتے ہین تو ملائکہ اونسے ملاقات
کرتے ہین پس سلام علیک کہتے ہین اونکو جو اونٹون پر سوار ہوتے ہین اور مصافحہ کرتے ہین اونسے جو خچر و نہ پر سوار ہوتے ہین اور پیدلونسے ملتے ہین
اسی طرح حضرت فقیہ ابو اللیث نے روایت کیا اور بھی احیا مین وارد ہوا کہ حضرت عمر رضی نے فرمایا کہ بخشش کی گئی واسطے حاجیون کے
اور اونکی جنکی حاجی لوگ بخشش چاہتے ہین مہینہ ذی الحجہ اور محرم و صفر تا بیسوین ربیع الاول اور ایک روایت
مین دسوین ربیع الاول وارد ہوئی اسی طرح روایت کیا ابن ابی شیبہ نے اور فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ حاجی
مستجاب الدعوات ہوجاتا ہے جسوقت کہ وہ داخل ہوا مکہ شریف مین یہان تک کہ پھرآئے اپنے کنبے مین چالیس
روز حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ ای اللہ بخشش کر حاجیون کی اور اونکی جنکی یہ بخشش
چاہین روایت کی بیہقی اور حاکم نے ابن عمر رضی سے روایت ہے کہ فرمایا مجکو رسول خدا صلعم نے کہ جسوقت ملاقات
کرے تو حاجی سے یعنی جو کہ حج کرچکے پس سلام کر اوسپر اور مصافحہ کر اور اوس سے کہہ یہ کہ بخشش چاہے
تیرے لیے پہلے اس سے کہ داخل ہوا اپنے گھر مین اسلیے کہ تحقیق وہ بخشا گیا ہے روایت کی احمد نے

ف پہلے گھر داخل ہونے کی قید اسلیے لگائی کہ وہ ہنوز راہ خدا مین ہے اور اپنے کنبے مین نہین مشغول
ہوا پاک ہے گناہون سے اور بخشا گیا ہے پس استغفار و دعا اوسکی دوسرے کے واسطے بھی مقبول ہے
اور حاجی کے حکم مین عمرہ کرنے والا اور جہاد کرنے والا اور طالب علم بھی ہین یعنی یہ لوگ جب گھر کو آوین تو
اونسے بھی پہلے داخل ہونے کے گھر مین اسی طرح سلام اور مصافحہ کرکے دعا اپنی مغفرت کی کراوے کہ وہ
بھی بخشے گئے ہین خلاصہ یہ کہ ثواب حاجی کا اللہ تعالیٰ پر ثابت ہوجاتا ہے وقت نکلنے گھر سے تا داخل
ہونے گھر مین یعنی بعد حج کرنے کے پھرنے سے وہ ثواب نہین منقطع ہوتا ہے حضرت علامہ غزالی رح
احیا مین لکھتے ہین کہ تحقیق تھا دستور اگلے بزرگون کا کہ غازیون اور حاجیون کا استقبال کیا کرتے تھے اور اونکی
آنکھون کے بیچ مین بوسہ دیتے تھے اور اونسے دعا کرایا کرتے تھے اور اسباب مین بہت جلدی کیا کرتے تھے
یعنی پہلے اس سے کہ حاجی لوگ گھرون مین جاکر گناہون مین مبتلا ہوجاوین مسلمانون کو چاہیے کہ جہانتک ممکن

بزرگان دین کے طریقونکو نہ چھوڑین کہ اونمین ہر طرح سے خیر و برکت اور سعادت دنیا و آخرت ہے بلکہ
اگر غور کرکے دیکھے تو کھ بیٹھے سامان مغفرت حاصل ہوتا ہے امام فاکہی حضرت ابو ہریرہ رضہ سے روایت
کرتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ حج اور عمرہ کرنے والے مہمان ہین اللہ کی اور ایک روایت
مین وارد ہوا کہ مہمان اللہ کے تین ہین جہاد کرنے والے اور حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے روایت
کی نسائی نے اور بیہقی نے حاکم اور بیہقی سے روایت ہے کہ فرمایا سرور عالم صلعم نے کہ حاجی سوار کی اونٹنی کے لیے ہر قدم
کی سات سو نیکیان ہین نیکیون حرم سے لوگون نے پوچھا کہ یا رسول اللہ نیکیان حرم کی کیا ہین فرمایا ہر نیکی لاکھ نیکی
کے برابر ہے ف دوسری حدیث مین یہ جو وارد ہوا کہ پیادہ چلنے والے کو بزرگی ہے اوپر سوار چلنے
والے کے جیسے بزرگی لیلۃ القدر کی اور راتون پر پس اہل حدیث لکھتے ہین کہ یہ حدیث اور مانند اسکے
ضعیف ہے اور آس پاس کے رہنے والون کے حق مین ہے کیونکہ پیادہ چلنے سے اون لوگون مین
احتمال ضعف کا نہین ہے نہ دور کے رہنے والونکے حق مین اسی وجہ سے اب فتوی اسی روایت پر
ہے کہ حج کی راہ مین سوار ہو کر جانا بہتر ہے تا وقت ادا کرنے حج کی قوت بخوبی باقی رہے اور اگر باوجود
قدرت کے پیادہ چلیگا تو بھی درست ہے ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے
کہ خدا تعالی نازل فرماتا ہے اوپر حاجیون کے ایکسو بیس رحمتین ساٹھ واسطے طواف کرنے والونکے
اور چالیس واسطے نماز پڑھنے والون کے اور بیس واسطے نظر کرنے والون خانہ کعبہ کے روایت کیا
بیہقی نے باسناد حسن شیخ احمد حضراوی عقد الثمین مین لکھتے ہین کہ روایت ہے کہ جس اونٹ پر کہ
حج کیا جاوے ایکبار برکت دیجاتی ہے اوسکی چالیس پشتونمین اور حضرت حافظ ملا اسمعیل افندی محدث
روح البیان مین روایت کرتے ہین کہ جس اونٹ پر حج کیا جاتا ہے سات بار تو ہو جاتا ہے حق اوپر
ان مارکے یہ کہ چراوے اوسکو بہشت مین اور حضرت شیخ مہرانی محدث رح لکھتے ہین کہ پہونچی مجکو یہ بات
کہ ایک حمام والا اپنے حمام کو گرم کیا کرتا تھا تو وہ ایکبار اونٹ کی ہڈیون کا بار واسطے جلانے کے لایا
تو وہ کہتا ہے کہ مینے اوسکو ڈالا آگ مین تو وہ بار نکل آیا آگ مین سے اسی طرح تیسری بار بڑے زور سے
نکل آیا یہ ماجرا عجیب دیکھکر نہایت فکر پیدا ہوئی کہ یکایک ایک آواز غیب سے سنی سنیے کہ یہ ہڈیان اونٹ
کی ہین جو چلا ہے مکہ شریف کا رستہ دس بار تو آگ اسکی ہڈیونکو کیسے جلا سکتی ہے حاجیون کو مقام مسرت
ہے کہ جب خداوند کریم کی رحمت اور مغفرت اسقدر حاجیون کی سواری پر شامل حال ہے تو سوار ہونیوالونکی

بزرگی کا کیا حساب اور اونکی نجات و مغفرت مین کیا شک و شبہ ہے حضرت امام حسن بصری سے روایت ہو
کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جب دن عرفہ کا ہوتا ہے اور حاجی عرفات مین حاضر ہوتے ہین تو رحمت خدا
اونکے نزدیک ہوتی ہے آسمان دنیا کے ساتھہ اور دروازے آسمان کے کھل جاتے ہین پس حقتعالی
فخر کرتا ہے ساتھہ حاجیون کے اوپر فرشتون کے فرماتا ہے کہ ای ملائکہ دیکھو میرے بندون کو کہ میری عبادت
کے لیے آئے ہین میرے پاس پریشان بال اور گرد و غبار آلودہ دور دور راہون سے بامید مغفرت تحقیق
مینے اون سبکو بخشا اور پکار دو کہ اے بندون میرے پھر جاؤ اپنے گھرون کو کہ مکو بخشدیا مینے اور جس کسی کی
چاہو شفاعت کرو اگرچہ گناہ اونکے بیشمار ہون تحقیق کہ مین ارحم الراحمین ہون رحمت میری سب چیزونکو پہونچی ہے

باب چہارم
فضل پیدل

مکہ شریف کے رستے مین آتے جاتے مرنیکے ثواب مین اور اوس راہ مین خرچ کرنیکے اجر مین

حضرت ابو الفضل کرمانی اپنے منسک مین لکھتے ہین کہ حضرت انس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص مرا مکہ معظمہ کے رستے مین
مرتا جاتے بخشدیتا ہے حقتعالی اوسکو گناہ پہلے اور پیچھے کے اور لکھا جائیگا اوسکا دفتر حساب کا اور نہ تولے جائینگے اوسکے اعمال اور داخل ہوگا جنت مین
بغیر حساب و عذاب کے اور جبار العلوم مین ارشاد ہوا کہ فرمایا حضرت نے کہ ملیگا اوسکو ثواب حج اور عمرہ کرنیوالیکا قیامت تک اور بعض کتب احادیث
سے ثابت ہوا کہ پیدا کریگا اللہ تعالی اوسکے لیے ایک فرشتہ کہ حج کرتا رہے گا اوسکے واسطے قیامت تک اور
صاحب ہدایہ نقل کرتے ہین کہ جو شخص مرا حج کی راہ مین لکھا جاتا ہے واسطے اوسکے ثواب حج مبرور کا ہر سال
حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جو شخص نکلا گھر سے بہ نیت جہاد پس مرگیا وہ تو لکھے گا اللہ تعالی اوسکا
اجر دون قیامت تک اور جو شخص نکلا گھر سے درانحالیکہ وہ عمرہ لانے والا ہے اور وہ مرگیا لکھے گا اللہ تعالی
اجر اوسکا دن قیامت تک روایت کی ابو ذر نے عدۃ الاتابہ فی اماکن الاجابہ مین وارد ہوا کہ فرمایا حضرت نے
کہ جو نکلے قصد کرکے اس گھر کا یعنی خانہ کعبہ کا حج کرنے والے یا عمرہ لانے والے سے ہے ذمہ اللہ کا
اگر اوسکو پھیرے پھیرے مزدوری اور غنیمت کے ساتھہ اور اگر اوسکی روح قبض کرے داخل کرے
اوسکو جنت مین اور ضحاک رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ جو مسلمان نکلا گھر سے بہ نیت
زیارت کعبہ شریف کے اور وہ پہلے پہونچنے کے مرگیا اللہ تعالی واجب فرما دیتا ہے داخل ہونا اوسکا
جنت مین روایت کیا بیہقی نے فضالہ بن عبید سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جو شخص مرا غزا مین

یا حج یا عمرہ مین تو اللہ تعالیٰ اوسکو اوسی حال مین اوٹھاوے گا دن قیامت کے روایت کی حاکم نے مستدرک
مین اور دار قطنی کی روایت مین یہ اور وارد ہوا کہ داخل کیا جاویگا جنت مین اور احیاء العلوم مین حضرت
امام حسن بصری سے روایت ہے کہ جو شخص مرا بعد رمضان شریف کے یا بعد غزا کے یا بعد حج کے تو
مرا وہ شہید ہوکر حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ جس وقت نکلا حاجی اپنے گھر سے تو وہ اوسی وقت
آجاتا ہے اللہ تعالیٰ کی پناہ مین اگر مرا پہلے ادا کرنے حج کے تو اللہ تعالیٰ پر اسکا اجر و ثواب ثابت ہوگیا اور
اگر زندہ رہا اور ادا کیا تو بخشتا کیا حق تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ یعنی جو کوئی نکلے اپنے گھر سے وطن چھوڑکر اللہ و رسول
کی طرف پھر آپکڑے اوسکو موت سو ثابت ہوچکا اوسکا ثواب اللہ پر اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے حضرت ابوہریرہ
سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو شخص نکلا ارادہ حج یا عمرہ یا جہاد کے پھر مرگیا اوس
مین لکھا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے ثواب جہاد کرنیوالے اور حج کرنیوالے اور عمرہ کرنیوالے کا روایت کی بیہقی
نے شعب الایمان مین ف انمین کے حکم مین ہے وہ شخص کہ جو علم دین کی طلب کے لیے نکلا تھا
اور پھر مرگیا یعنے اوسکے لیے ثواب عالمون کا سا لکھا جاتا ہے حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت
نے کہ حج کے رستے مین خرچ کرنا مانند خرچ کرنے جہاد کے رستے کے ہے یعنے ایکدرم برابر سات سو
کے ہے اور حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ خرچ ایک درم کا حج مین یعنے دنیا
کسی مستحق کو برابر خیرات کرنے چالیس ہزار دوسری جگہ کے ہے اور حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے
کہ فرمایا حضرت نے کہ حج اور عمرہ کرنے والے مہمان ہین اللہ کے اور زیارت کرنے والے اوسکے ہین اگر
اوس سے کچھ مانگین تو دیتا ہے مغفرت چاہین تو بخشتا ہے دعا مانگین تو قبول کرتا ہے شفاعت کرین
تو قبول ہوتی ہے اور جو لوٹ دین ایک ایک بدلا لاکھ لاکھ کا ثواب ملیگا قسم ہے اوس ذات کی جسنے مجھی کیا
مجکو بحق ایک درم اون سی بھاری ہے تمھارے اس پہاڑ سے اور اشارہ کیا پہاڑ ابو قبیس کی طرف روایت کیا
امام فاکہی نے اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ جو کچھ حاجی حج کے راستے مین خرچ کرین حق تعالیٰ اونکو
پہلے موت کے کئی ہزار عوض دیتا ہے اور ایک روایت مین ہزار وارد ہوا حضرت انس رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا
حضرت نے کہ جسنے پلایا مسلمان کو ایک گھونٹ پانی کا پس گویا کہ اوسنے زندہ کیا ستر نبیون کو ایک
شخص نے عرض کیا کہ یہ کیسی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ یہ اسوجہ سے کہ نکلے ستر نبی بنی اسرائیل سے

ایک میدان مین اونکے ساتھ ایک مشک تھی پانی کی جب سو گئے وہ تو چوہے نے آکر وہ مشک کاٹ ڈالی اور پانی سب بہ گیا جب جاگے وہ تو پیاس کی شدت مین سب مر گئے روایت کیا احمد حضراوی نے عقد الثمین مین امام زندوسی رح سے حضرت امام حسن بصری سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ نگہبانی کرو اپنی مالون کی ساتھ دینے زکوۃ کے اور دفع کرو اپنی بیماریون کی ساتھ دینے صدقے کے اور دفع کرو بلا کی موجون کو ساتھ دعا و نیازی کے حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جو مسلمان پہناوے لباس کسی مسلمان کو پہناوے کا اوسکو اللہ تعالی بہشت کے سبز لباس اور جو پلاوے کسی مسلمان پیاسے کو پلاوے گا اوسکو اللہ تعالی شراب پاکیزہ خالص کہ مہر کی گئی ہوگی اوسپر روایت کیا ابو داود و ترمذی نے حضرت علی رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جلدی کرو ساتھ للہ دینے کے یعنے موت یا بیماری سے پہلے دو اس لیے کہ بلا نہین پھرتی ہے للہ دینے سے روایت کیا زرین نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جو شخص خیرات کرے برابر کھجور کے یعنے برابر صورت مین ہو یا قیمت مین حلال کمائی سے اور نہین قبول کرتا ہے اللہ تعالی مگر حلال پس تحقیق وہ قبول فرماتا ہے اوسکو داہنے ہاتھ مین پھر پالتا ہے اوسکو واسطے خیرات کرنے والے کے جیسے کہ پالتا ہے ایک تمھارا بچھیرے اپنے کو یہان تک کہ ہوتا ہے وہ صدقہ یا نوالہ مانند پہاڑ کے روایت کی بخاری اور مسلم نے حضرت جابر اور حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے جو نیکی ہے وہ صدقہ ہے یعنے جو کام نیکی کے ہین خواہ کہنے کے خواہ کرنے کے اور ہین موافق مرضی اللہ و رسول کے اونکا ثواب مانند للہ دینے کے ہے روایت کی بخاری اور مسلم نے اور بھی صحیحین مین ہے اور ہوا کہ فرمایا حضرت نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی خرچ کر اے بیٹے آدم کے خرچ کرونگا مین تجھپر اس حدیث کے یہ معنی ہین کہ خرچ کر اموال فانیہ دنیا مین تاکہ پاوے اموال عالیہ باقیہ عقبی مین اور بعض کہتے ہین کہ دے لوگون کو جو کچھ دیا ہے مینے تجکو تاکہ دون مین تجکو دنیا اور عقبی مین یہ اشارہ ہے طرف اس آیت کے وَمَا أَنفَقْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ یعنے جو کچھ کہ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز سے پس اللہ تعالی عوض دیتا ہے اوسکا حضرت ابو درداء رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ کہاوت اوس شخص کی کہ خیرات کرتا ہے وقت مرنے کے یا آزاد کرتا ہے مانند اوس شخص کے ہے کہ تحفہ بھیجتا ہے یعنے کھانا کہ پیٹ بھر چکتا ہے یعنی مرنے وقت للہ دینے اور آزاد کرنے بڑے مین ثواب کم ہوتا ہے جیسے کہ ثواب کم ہوتا ہے بعد پیٹ بھر چکنے کے

دینے مین چنانچہ حضرت ابوسعید خدری رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے البتہ للہ دینا آدمی کا حالت تندرستی مین ایک درم بہتر ہے اوسکے لیے للہ دینے سو درم کے سے نزدیک مرنے اپنے کے یعنی تندرستی مین تھوڑا سا دینا زیادہ ثواب رکھتا ہے بہت دینے سے مرتے وقت حضرت ابابکر صدیق رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ داخل ہوگا بہشت مین مکار اور نہ بخیل اور نہ للہ دے کر احسان رکھنے والا روایت کی ترمذی نے **ف** نہ داخل ہوگا یعنی اول ہی نہ داخل ہوگا بغیر عذاب کے بلکہ بعد عذاب کے داخل ہوگا اور بخیل سے مراد ہے کہ حق واجب مال مین سے نہ ادا کرے اور دوسرے معنی منان کے ہین کاٹنے والا یعنی جو ناتیدار دن سے انقطاع کرے اور مسلمانو نسے محبت نہ رکھے حضرت علی رضہ سے روایت ہی کہ آپنے دیکھا دن عرفہ کے ایک شخص کو سوال کرتے ہوئے آپنے فرمایا کہ اسدن مین اور اس مکان مین مانگتا ہی تو غیر خدا سے پس مارا اوسکو ساتھ درہ کے روایت کی رزین نے اسی طرح لکھا ہی کہ مسجد مین بھی نہ سوال کرنا چاہیے جسکی پاس ایکدن کا کھانا ہو وہ غنی ہی اوسکو حرام ہی سوال کرنا مذہب حنفی مین غرض سوال کی بہت بڑی سخت گناہ ہین البتہ اگر خوف ہو موت کا تو مباح ہی

فصل دوسری

حاجیون کے شمار کے بیان مین اور کیفیت قبول ہونے حج کل حاجیون کی

حضرت امام حسن بصری اپنے رسالے مین لکھتے ہین کہ حضرت آدم کے تعینون مین حق تعالی فرماتا ہے کہ حج کے دن آٹھ لاکھ حاجی آتے ہین اگر کم ہوتے ہین تو فرشتون کو بھیجکر آٹھ لاکھ پورے کردیتا ہون اور ایک لشکر ہزار فرشتے ہر روز واسطے طواف کعبے کے بھیجتا ہون اور احیا مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ تحقیق اللہ عزوجل نے وعدہ فرمایا اس گھر سے یعنی خانہ کعبہ سے یہ کہ حج کرین اوسکا ہر برس چھ لاکھ پس اگر کم ہون اوس سے تو پورا کردیتا ہے فرشتون سے اور حیات القلوب مین بقول حضرت امام ابوبکر محمد بن حسن نقاش منقول ہے کہ اکثر عدد حاجیون کے پندرہ لاکھ تک پہونچتی ہین اور کمتر چھ لاکھ حضرت علامہ غزالی احیا مین لکھتے ہین کہ علی بن موفق رضہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہین کہ حج کیا مینے ایک برس جب ہوئی عرفہ کی رات تو سو گیا مین منی مین بیچ مسجد خیف کے پس دیکھا مینے خواب مین کہ دو فرشتے اوترے آسمان سے سبز لباس پہنے ہوے ایک نے دوسرے کو آواز دی کہ یا عبداللہ دوسرے نے اوسکے جواب مین کہا لبیک یا عبداللہ کہا کہ جانتا ہے تو کہ اپکی سال کتنے آدمیون نے حج کیا اوسنے کہا کہ مین نہین جانتا کہا کہ چھ لاکھ آدمیون نے حج کیا لیکن جانتا ہے تو کہ اونمین سے

کتنون سے حج قبول ہوے کہا کہ مجکو نہین معلوم کہا کہ چھہ آدمیون سے یہ کہکر دونون غائب ہوگئے
آسمان پر پس مین یہ سنکر نہایت گھبرایا اور کمال غمگین ہوا اور یہ وہم پیدا ہوا کہ جس حال مین کہ چھہ لاکھ مین
سے چھہ آدمیون کے حج قبول ہوے تو مین کہان رہا اون چھہ مین جب مزدلفہ مین پہونچا تو کہرا ہوا ان
نزدیک شعرا الحرام کے اور دلمین فکر کی مخلوق کی کثرت کو اور حج مقبول والون کی قلت کو اسی حال مین
مجھپر نیند کا غلبہ ہوا کہ سوگیا مین ناگاہ دو شخص اونچے اور اونون نے آپس مین وہ ہی پہلی گفتگو کی پھر کہا
ایک نے کہ آیا جانتا ہے تو کہ کیا حکم کیا اس رات مین ارحم الراحمین نے کہا کہ مجکو نہین معلوم کہا کہ پروردگار
رحیم وکریم نے سب کیطرف نظر رحم وکرم سے دیکھا اور اون چھہ آدمیون کی بدولت چھہ لاکھ کے حج قبول
کیے تو وہ فرماتے ہین کہ جاگا نہایت خوشوقت ہوکر اور دوسری روایت مین اس طور پر وارد ہوا کہ علی بن
موفق فرماتے ہین کہ ایک سال مینے حج کیا جب فارغ ہوا مین ارکان حج سے تو یہ فکر پیدا ہوا کہ
اہل عرفات مین کسیکا حج نہ قبول ہوا ہو تو مینے رب العالمین سے عرض کی کہ اے رب میرے تحقیق بخشنا
مینے اپنے حج کو اور دیا مینے ثواب اسکا اوس شخص کو جسکا حج نہ قبول ہوا ہو تو وہ فرماتے ہین کہ مینے
دیکھا حضرت رب العزت کو خواب مین کہ ارشاد ہوا مجکو کہ اے علی کیا سخاوت کرتا ہے تو مجھپر مینے پیدا کیا
سخاوت کو اور سخی لوگون کو اور مین ہون سخی سب سے زیادہ اور مین ہون کریم ورحیم سب سے زیادہ اور
مجکو زیبا اور شایان ہے رحم وکرم کرنا سب سے زیادہ تحقیق بخشا مینے کل اونکو جنکا حج کہ نہ قبول ہوا بدولت
اونکے جنکا حج مینے قبول کیا اور یہ بھی آپ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہین کہ مینے حج کیے پچاس اور اونکا
ثواب جناب رسول مقبول صلعم کو اور آپکے چارون یارونکو اور اپنے ماں باپ کو بخشدیا فقط ایک حج باقی رہگیا
اور نظر کی مینے عرفات والون کی طرف کہا مینے کہ اے رب میرے اگر ہے ان لوگون مین وہ شخص جسکا حج
نہین قبول ہوا پس تحقیق بخشا مینے اوسکو یہ حج پس رات کی مینے مزدلفہ مین اور دیکھا اللہ عزوجل کو خواب
مین کہ ارشاد ہوا مجکو کہ اے علی کیا مجھپر سخاوت کرتا ہے تحقیق بخشا مینے کل اہل عرفات کو اور دگنی انکی اور
شفاعت قبول کرون گا انمین سے جو اپنے کنبے اور ہمسایہ مین نیکی کرینگے وانا اھل التقوی واھل
المغفرۃ ف اس صورتمین مسلمان کو اپنے رب کریم سے یہی امید رکھنا چاہیے کہ وہ اپنے بندہ ضعیف
کی عبادت رد نہین فرماتا ہے اور محروم وبدنصیب اپنے دربار عالی سے کسی کو نہین پھیرتا ہے شیخ احمد حضراوی
مقدالیمن مین تاویلات نجمیہ سے نقل کرتے ہین کہ عام لوگون کا حج قصد خانہ کعبہ اور زیارت خانہ کعبہ ہے اور

ج خاصان حق کا قصد رب البیت اور زیارت رب البیت ہو جیسے کہ حقتعالی قول خلیل نقل فرماتا ہے اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ اور بھی آپ حضرت ابو العالیہ سے نقل کرتے ہین کہ آویگا حاجی دن قیامت کے اور نہ گناہ ہوگا اور یہ وقت کہ اسنے بعد حج کی باقی عمر مین تقوی اختیار کیا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

فصل تیسری

کعبہ شریف کے بنا کے بیان مین

پوشیدہ نہ رہے کہ تفسیر غزنوی وغیرہ دین کی معتبر کتابون مین وارد ہوا کہ جب حضرت آدمؑ زمین پر اوترے تو آپ کو بسبب تنہائی اور نہ دیکھنے مکان چھت دار کے کمال وحشت ہوئی عرض کیا کہ خداوندا زمین مین اکیلا رہتا ہون کوئی نہین ہے میرے ساتھ کہ تیری عبادت مین شریک ہو اور نہ کوئی مکان چھت دار دیکھا ہی دیتا ہے اللہ تعالی نے فرمایا کہ عنقریب تیری اولاد سے بہت آدمی پیدا ہونگے اور میری تسبیح و تہلیل مین مصروف ہونگے اور گھر بناوین گے لیکن تجکو چاہیے کہ اول گھر میرے نام کے ساتھ بنا اور اوسکو مانند عرش اور بیت المعمور کے قبلہ اور طواف کی جگہ سمجھ حضرت آدمؑ نے عرض کیا کہ خداوندا کس جگہ بناون حکم ہوا کہ اوس جگہ جہان ہمنے تیرے بدن کی خاک کو گارہ کیا تھا اور چالیس برس تک وہ خاک اوسی جگہ پڑی رہے اور تمام زمین کو اوسی جگہ سے ہمنے پھیلایا حضرت آدمؑ نے عرض کیا کہ اوس جگہ کا نشان مجکو دینا چاہیے حضرت جبرئیل کو حکم ہوا کہ آدم کے ساتھ جاکر کعبہ معظمہ کی جگہ کا نشان دی اور بھی اوس گھر کے بنانے مین مدد دی چنانچہ بموجب حکم الٰہی کے حضرت آدم کو وہ جگہ بتلائی اور فرشتون کو حکم کیا کہ زمین کے نیچے سے بنیاد اس گھر کی کالو جب وہ بنیاد روے زمین پر پہونچی تو بیت المعمور کو جو آسمان مین ملائکہ کے طواف کی جگہ ہے اوتار کر اوس بنیاد پر رکھدیا اور حضرت آدمؑ کو طواف کرنے کا اور اوسکی طرف نماز پڑھنے کا حکم ہوا غرض کعبہ شریف کے بنا تا زمانہ طوفان اسی اسلوب پر رہی وقت طوفان کے بیت المعمور اوٹھا لیا گیا اور مقابل خانہ کعبہ کے ساتوین آسمان پر رکھدیا اب ملائکہ اوسکے طواف اور زیارت مین مصروف ہین جیسا کہ حدیث معراج مین اسکا ذکر بخوبی بیان ہے پس بعد طوفان کے کعبہ شریف کی جگہ ایک ٹیلا بلند سرخ رنگ زمین سے نمودار تھا اور وہ بنیاد حضرت آدمؑ کی زمین کے نیچے برقرار تھی لیکن لوگ واسطے ملنگنے حاجتون اور مرادون کے اوسی جگہ کا قصد کرتے تھے اور نذرین اور تحفے وہان چڑھاتے تھے یہان تک کہ حضرت خلیلؑ کو کعبہ معظمہ کے بنانے کا حکم ہوا میں آپ اوس بنیاد پر

دیوارون کو اوٹھایا اور واسطے اندازہ اوس مکان کے حضرت جبرئیل عنے ایک ابر بحکم الٰہی لاکے آپ نور رافق
اندازہ اوسکے سایہ کی کعبہ شریف بنایا اسی مضمون کو اللہ تعالیٰ اسورہ حج مین بیان فرماتا ہے وَاِذْ بَوَّاْنَا
لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ آخرتک پس قصہ حضرت ابراہیم کے خانہ کعبہ بنانے کا موافق احادیث کے
اس طور پر ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ نے نمرود کی آگ سے نجات پائی اور اپنے باپ اور قوم کے ایمان لانے
سے مایوس ہوے تو آپ وطن چھوڑ کر طرف حران کے چچا اپنے کے پاس جنکا نام ہاران تھا گئے اونھون نے
نہایت محبت سے اپنے پاس رکھا اور اپنی بیٹی حضرت سارہؓ کے ساتھ نکاح کردیا اس مراد سے کہ آپ لطمع
مال و اسباب اور محبت گھر بار کے اپنی ملت سے پھر جاوین لیکن خلیلؑ مین اس بات کی گنجایش کہان اور آپکے
فیضان صحبت اور شرف ملازمت کیمیا خاصیت سے حضرت سارہؓ بھی آپ کے ساتھ متفق ہوگئین اور
بت پرستون کے دین کی برائیان بیان کرنی شروع کین ہاران نہایت غصہ ہوا اور آپ کو مع حضرت
سارہ کل اسباب چھین کر نکالدیا حضرت سارہؓ نے چلتے وقت آپ کے ساتھ اس بات پر عہد کیا کہ مین ہرگز
تمھاری نافرمانی نکرون گی شرطیکہ تم بھی نافرمانی کرو اوسوقت حضرت لوط کہ آپ کے بھتیجے تھے ساتھ ہوئے
اول ارادہ مصر کا کیا اتفاقاً اوس جگہ ایک بادشاہ ظالم حاکم تھا اوسکی یہ عادت تھی کہ ہر عورت خوبصورت
کو اوسکے خاوند سے چھین لیتا تھا اور خاوند کو قتل کرڈالتا تھا حضرت ابراہیم یہ حال سنکر ڈرے اسوجہ
سے کہ حضرت سارہؓ اوس زمانہ مین اپنے حسن و جمال مین ممتاز تھین حدیث شریف مین وارد ہوا کہ
جو حسن حضرت آدمؑ کو عنایت ہوا تھا نصف اوسکا حضرت یوسفؑ کو اور چوتھا حصہ حضرت سارہؓ کو عنایت
ہوا اور باقی تمام آدمیون کو تقسیم ہوا القصہ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت سارہؓ سے فرمایا کہ اگر سپاہی تمھارے
لینے کے واسطے آوین تو تم یہ نہ ظاہر کرنا کہ حضرت ابراہیم میرے خاوند ہین بلکہ یہ کہدینا کہ میرے بھائی
ہین اسواسطے کہ مین دین و اسلام کی رو سے تمھارا بھائی ہوتا ہون اور بظاہر حقیقی تمکو اوس ظالم کے ہاتھ
سے محفوظ رکھے گا اور میرے ننگ و ناموس کو نہ ضایع کریگا کہ یکایک آدمی اوس بادشاہ کے حضرت
ابراہیمؑ کے پاس آئے اور پوچھا کہ یہ عورت تمھارے ساتھ کیا رشتہ رکھتی ہے آپ نے فرمایا کہ میری
دینی بہن ہے اونھون نے آپ کو تو چھوڑ دیا مگر حضرت سارہؓ کو لے گئے جب حضرت خلیلؑ نے یہ ماجرا
دیکھا تو آپ واسطے نماز کے کھڑے ہوگئے اور دعا مین مشغول ہوے پس جب کہ حضرت سارہؓ اوس
ظالم کے روبرو گئین تو آپکا حسن و جمال دیکھتے ہی وہ ظالم فریفتہ ہوگیا اور چاہا کہ آپ کے ساتھ بے ادبی

قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام

بیان حضرت سارہ

کرنے کہ حضرت سارہؓ نے فرمایا کہ مجھکو مہلت دے کہ راستہ کی گرد وغبار سے صاف ہو جاؤن اور رسم عبادت
اپنی بجالاؤن اوسنے کہا کہ بیہین نہا دھو لو پس حضرت سارہؓ نے وضو کیا اور آپ نماز کے واسطے کھڑی
ہوگئین اور دعا مین مشغول ہوگئین اوس ظالم نے جو دیکھا کہ آپ نماز سے نہین فارغ ہوتی ہین چاہا کہ عین
نماز مین دست درازی کرے کہ دونون ہاتھ اوسکے غیب سے شل ہوگئے اور مرگی کے عارضے مین مبتلا ہوکر
گر پڑا یہان تک کہ سانس بند ہوگئی اور منھہ سے کف جاری ہوا یہ حال اوسکا دیکھکر آپ ڈرین کہ مبادا
چوکیدار مجکو تہمت قتل کی لگاکر ہلاک کرین تو آپ نے دعا کی کہ بارخدایا اس ظالم کو چھوڑدے کہ اب اسکو
عبرت ہوگئی چنانچہ ہوش مین آیا اور پھر بے ادبی کرنی چاہی اور پھر اوسی عذاب مین گرفتار ہوا غرض
تیسری بار اوس ظالم نے کہا کہ اس عورت کو یہان سے لیجاؤ کہ یہ آدمی نہین ہے یا جنہ ہے یا ساحرہ
ہے اور اسکو میرے شہر سے باہر کردو اور اسی قسم کی دوسری عورت رکھتا ہون قبطیون مین سے
اوسکو بھی اس عورت کے ساتھ کردو پس حضرت سارہؓ حضرت ہاجرہؓ کو اپنے ساتھ لے آئین حضرت
ابراہیمؑ نماز مین مشغول تھے بعد فارغ ہونے کے آپ نے پوچھا کہ کیا حال ہے آپ نے عرض کیا
کہ خیر ہے حقتعالی نے اوس ظالم کے ہاتھ کو کوتاہ کیا اور ایک خادمہ مجکو اوسنے دی حضرت ابراہیمؑ
خوش ہوے اور وہان سے کوچ کرکے فلسطین کی زمین مین رہنا اختیار کیا وہان کے لوگون نے
آپ کو کچہ زمین نظر کی کہ اوسکی زر تحصیل سے بہت فراغت ہوئی کہ آپ نے غلام خریدے اور مویشی
جمع کیے اور رسم ضیافت اور لنگر خانہ قائم کی اور حضرت لوطؑ کو واسطے ادائے رسم رسالت کے
سندوم وغیرہ شہرون کیطرف روانہ کیا اس درمیان مین حضرت سارہؓ کو اولاد کا شوق نہایت
غالب ہوا تو آپ نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا کہ ہاجرہؓ کو مینے تمکو بخشا شاید اس سے کوئی لڑکا پیدا
ہو کہ مین اوس سے دل بہلاؤن حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ تمہارے مزاج مین رشک بہت ہے
مبادا اس سے جو لڑکا پیدا ہو اور تمکو پھر رنج ہو حضرت سارہؓ نے اس بات پر بہت اصرار کیا غرض
یہان تک کہ حضرت اسمعیلؑ پیدا ہوے اور آپ حضرت سارہؓ کی گودی مین پرورش پاتے تھے اور حضرت
ہاجرہؓ آپ کو دودھ پلاتی تھین لیکن حضرت ابراہیمؑ حضرت سارہؓ کے خوف سے حضرت اسمعیلؑ کیطرف
دیکھتے نہ تھے اور اجنبی کیطرح رہتے تھے ایک دن باقتضاے بشریت علیحدہ مکان مین آپ نے حضرت
اسمعیلؑ کو حضرت ہاجرہؓ کی گودی مین دیکھا تو بسبب جوش محبت اور غلبہ شفقت کے اپنی گودی مین لیکر

حضرت اسمعیلؑ کے چہرے نورانی پر کئی بوسے دیے یکایک حضرت سارہؑ کو جو یہ حال معلوم ہوا تو نہایت رشک
پیدا ہوا یہان تک ایکدن آپ نے قسم کھائی کہ ناک اور کان تیرے کاٹون گی یعنی حضرت ہاجرہؑ کے
پس حضرت ابراہیم نے اللہ تعالی کے حکم سے اونکو فرمایا کہ کان اور ناک مین سوراخ کرو اور اونمین زیور پہناؤ
تاکہ قسم تمہاری اوتر جاے اور باعث حسن اور زیبائش کا ہو چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا اوس دن سے
یہ رسم تمام عالم مین عورتون کے لیے جاری ہوئی غرض حضرت سارہؑ کی دلمین روز بروز رشک بڑھنے لگا
یہان تک کہ ایک دن آپ نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا کہ اسی وقت اس لڑکے کو اور اسکی ماں کو گھر سے
نکالدو اور ایک ایسے جنگل مین جہان آب و دانہ اور سایہ نہو چھوڑ کر چلے آو حضرت ابراہیم نے ہر چند فہمایش
کی مگر آپ نے نہ مانا ناچار جناب الہی مین رجوع کی ارشاد ہوا کہ موافق حضرت سارہ کے کہنے کے عمل
کرو پس حضرت ابراہیم نے فوراً حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمعیلؑ دونون کو سوار کیا اور روانہ ہوے لکھا ہے
کہ جب آپ اوس میدان مین پہونچے جہان اب خانہ کعبہ ہے حکم الہی پہونچا کہ ان دونون کو اسی جگہ چھوڑ کر
چلے جاو آپ نے ایسا ہی کیا اور ایک مشک پانی اور تھوڑے چھوہارے اونکو دیے اور آپ وہان سے
چلے حضرت ہاجرہ بھی آپ کے پیچھے چلین اور یہ کہتی تھین کہ ہمکو کہان چھوڑ کر جاتے ہو ایسے جنگل مین
مگر حضرت ابراہیم چپکے چلے جاتے تھے آخرکار حضرت ہاجرہ نے کہا کہ کیا حکم خدا ایسا ہی ہے آپ نے
اسقدر فرمایا کہ ہان تب حضرت ہاجرہ نے کہا کہ اب ہمکو کچھ گھبراہٹ نہین ہے وہ ارحم الراحمین ہے
کبھی ہمکو ضایع نہ کریگا اور نہایت اطمینان و قرار سے پھر کر حضرت اسمعیلؑ کے پاس آگئین اور وہ پلانے
لگین جب حضرت ابراہیم [illegible] پہاڑ سے آگے بڑھ گئے تو آپ کعبہ شریف کی سمت پر متوجہ ہوکر کلمات
[illegible] ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم
[illegible] امر مین رب العالمین سے اوسوقت دعا مانگی چنانچہ ہر قسم کا میوہ مکہ معظمہ مین وافر
[illegible] قیامت آپ کی اولاد مین جاری ہے اسواسطے کہ نبی آخرالزمان
[illegible] وہ پانی جب تمام ہوگیا تو حضرت اسمعیلؑ پیاس سے بیتاب ہوے حضرت
ہاجرہ بھی یہ حال دیکھکر بیقرار ہوئین اور کوہ صفا پر دوڑین اور خدا سے فریاد کی اسی طرح پھر مروہ پر جاکر
خدا سے فریاد کی سات بار اسی طرح اتفاق ہوا حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ سعی درمیان صفا
و مروہ کے اسی وجہ سے مقرر ہوئی تاکہ بیچارگی اور بیکسی کی حالت مین اون خاصان حق کا خیال کرکے

جناب الہی مین زاری پیش کرین غرض وہان سے اوتر کر آپ حضرت اسمعیلؑ کے پاس آئین تو دیکھا کہ حضرت
جبرئیلؑ کے پر مارنے سے پانی نکلا اور بعض لکھتے ہین کہ آپ نے دیکھا کہ حضرت اسمعیلؑ کے پانون مارنے
کی جگہ سے پانی مہر و شیرین جاری ہے حضرت ہاجرہؑ نے اوسکو فرمایا کہ زم زم زبان سریانی مین اسکے
معنی ہوتے ہین کہ ٹھہر جا ٹھہر جا پس آپ نے اوسکو جلدی سے بطور تعاہد گھیر یا رسول مقبول صلعم نے
فرمایا کہ اگر حضرت ہاجرہؑ اوس پانی کو نہ گھیر دیتین تو سارا عالم اوسکا پانی پیتا بعد چند روز کے بنی جرہم
نواح یمن سے اوس جگہ اوترے اور مقابل خانہ کعبہ کے جانورون کو اوڑتے دیکھا تو متعجب ہو کر وہان
آئے دیکھا کہ پانی غیب سے جوش مار رہا ہے اور ایک عورت لڑکا لیے ہوے اوس پانی کے پاس بیٹھی ہے
قوم نے وہان رہنے کی آپ سے اجازت چاہی آپ نے اونکو اجازت دی اس شرط سے کہ کچھ
حقداری تمکو پانی مین نہوگی اونھون نے یہ شرط قبول کی اور وہان آباد ہوئی پھر بنو قطورا وہان آکر
رہے کہ بنی اعمام جرہمیون کے تھے پس ایک چھوٹی سی بستی ہوگئی جب حضرت اسمعیلؑ سات برس کے
ہوے تو آپ نے جرہمیون سے زبان عربی سیکھی جب آپ بارہ برس کے ہوے تو اوس قبیلہ کے
سردار نے اپنی لڑکی کا نکاح آپ کے ساتھ کر دیا اس عرصے مین حضرت ہاجرہؑ کا انتقال ہوگیا ملکھا
کہ جب حضرت اسمعیلؑ کی عمر چودہ برس کی ہوئی تو حضرت سارہؑ کے حضرت اسحاق پیدا ہوے ع باہم
علماے دین کے اختلاف ہے کہ حضرت ابراہیم نے حضرت اسمعیلؑ کو راہ خدا مین ذبح کیا یا حضرت
اسحاق بعض کے نزدیک حضرت اسحاق ہین لیکن صحیح ترین یہ روایت ہے کہ حضرت اسمعیلؑ ہین کہ رسول
مقبول صلعم نے فرمایا انا ابن الذبیحین اشارہ حضرت اسمعیلؑ اور حضرت عبداللہ کی طرف ہے پس
بعض کے نزدیک حضرت اسحاق حضرت اسمعیلؑ سے سات برس چھوٹے تھے اور بعض کے نزدیک
بارہ برس ایکدن حضرت ابراہیمؑ نے خواب مین دیکھا کہ حضرت اسمعیلؑ کو بنام خدا تعالی ذبح کرتا ہون لیکن
آپ نے اوس خواب پر اعتماد نفرمایا دوسرے دن پھر ویسی ہی خواب مین دیکھا پھر باور نہ کیا پھر تیسری رات
دیکھا اوسوقت آپ نے جانا کہ یہ الہام غیبی ہے پس آپ نے یہ خواب حضرت اسمعیلؑ کے روبرو
بیان کیا کہ اللہ تعالی مجکو ایسا حکم فرماتا ہے آپ نے عرض کیا کہ انشاءاللہ تعالی مجکو آپ صابرو
شاکر پاوگے دل و جان سے مین راضی ہون پس حضرت ابراہیم مستعد ہو کر اسطے قربانی کے مکہ
شریف سے باہر نکل کر کہ کوئی اس کام سے روکے بمقام منی لے گئے اسی وجہ سے مقام قربانی

یہی جگہ مقرر ہوئی اور قیامت تک رہیگی حضرت مولانا ے روم رح فرماتے ہین ؎ ہر چہ گیرد سلتے علت شود ۔ کفر گیرد کاملان ملت شود ۔ لکھا ہی کہ راہ مین شیطان نے حضرت اسمٰعیل کو بہکایا آپ نے حضرت ابراہیم سے عرض کیا کہ ایک شخص مجکو ایسا ایسا کہتا ہے آپ نے فرمایا کہ سنگریزے اوٹھاکر اور تکبیر کہکے اوسکو مارکہ وہ شیطان رجیم ہے راہ خیر و حق سے باز رکھتا ہے غرض جب آپ قربانی کی جگہ پہونچے تو حضرت اسمٰعیل نے عرض کیا کہ کئی باتین عرض کیا چاہتا ہون حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ مجکو قبول ہین آپنے عرض کی کہ اول یہ کہ آپ اپنی آنکھونکو وقت ذبح کے باندھ لین کہ مبادا میرے خون کے دیکھنے سے آپکا ہاتھہ ذبح کرنے سے رُک جائے اور یہ سبب میری نامقبولیت کا ہو اور خدا کے حکم مین ڈھیل اور دیر پیش آوے دوسرے یہ کہ میرے ہاتھہ پانو ایک رسّے سے باندھ دیجیے کہ مبادا وقت جان دینے کے تڑپون اور اس بے ادبی سے دنیا سے رخصت ہون تیسرے یہ کہ جب آپ گھر تشریف لیجاوین تو میری ماں سے سلام فرمادیوین اور میرا پیراہن دیدیوین تاوہ اپنی تسلی اوس سے کرین غرض جب حضرت مستعد اس کام کے ہوے تو حضرت جبرئیل نے آن کر آپسے عرض کیا کہ مرضی متعالی کی ایسی ہے کہ اسمٰعیل کو مانند گرانے جانور کے زمین پر گراؤ حضرت ابراہیم نے ایسا ہی کیا جیسے کہ قرآن مجید مین وارد ہوا فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ یعنی جسوقت کہ وہ دونو مطیع و منقاد حکم الٰہی کے ہوے اور پیشانی کے بل گرایا حضرت اسمٰعیل کو تو پکارا ہمنے کہ اے ابراہیم تحقیق سچا کیا تو نے اپنے خواب کو اور بدلہ دیا ہمنے اوسکا ساتھہ قربانی بڑی کے چنانچہ مفسرین لکھتے ہین کہ وہ مینڈھا بڑے بڑے سینگ کا تھا اور چالیس برس مرغزار بہشت مین چرا تھا بعض کے نزدیک یہ وہ مینڈھا تھا کہ ہابیل نے قربان کیا تھا اور وہ قربانی مقبول ہوئی تھی یا یہ کہ جبل ثبیر سے حضرت جبرئیل سے آئے اور بعض مفسرین ذبح عظیم سے مراد روح مقدس حضرت امام حسینؑ کی لیتے ہین کہ آپ پوتے حضرت ابراہیم کے اور نواسے حضرت نبی آخرزمان صلعم کے ہین لکھا ہی کہ جب آپنے چھرے حلقوم مبارک حضرت اسمٰعیل پر پھیرے تو حق سبحانہ تعالی نے آپ کی حلق کو تانبے کا کردیا اور بعضے کہتے ہین کہ آپ کا حلق مبارک کٹتا جاتا تھا اور اوسی وقت درست ہوجاتا تھا کیا خوب فرمایا ہے ؎ کشتگان خنجر تسلیم را ۔ ہر زمان از غیب جانی دیگر است تفسیر وسیط مین وارد ہوا کہ جسوقت حضرت ابراہیم نے خواب مین ذبح کرنا حضرت اسمٰعیل کا دیکھا تھا لیکن اثر خون نہ دیکھا تھا بیداری مین بھی حضرت اوسکا ویسا ہی ہوا غرض جب حضرت اسحاق پیدا ہوے تو حضرت سارہ اونکی پرورش مین مصروف

ہو بین اور ایک طرفکار تک کم ہو گیا تو اوسوقت حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ سے اجازت جانے کی
چاہی آپ نے اجازت بشرطیکہ سواری سے نہ اوترین اور نہ رات کو رہین پس آپ روانہ ہوئے اور مکہ
معظمہ مین پہونچے آباد دیکھکر بہت خوش ہوئے پوچھا کہ اس شہر کے مالک کا گھر کہان ہے لوگون نے
بتایا اتفاق سے حضرت اسمٰعیل اوسوقت شکار کو چلے گئے تھے اور آپ کی معاش اسی مین تھی کہ تیر و کمان
سے شکار کر لاتے تھے اور آب زمزم مین پکا کر نوش فرماتے حق تعالی آپ کو اسی پر صبر و قناعت عنایت
فرمائی پس جب آپنے حضرت اسمٰعیل کو گھر پر نہ پایا اونکی بیوی کو دروازہ پر بلا کر دریافت کیا کہ تمھارے خاوند
کہان گئے ہین اور کب آوین گے اونھون عرض کیا کہ شکار کو گئے ہین اور شام کو آوین گے آپ نے
سوچا کہ اگر اونکے آنے تک ٹھہرون گا تو رات کو ٹھہرنا پڑیگا اور خلاف وعدہ لازم آئیگا پس آپ نے
احوال پوچھنا شروع کیا اونھون نے کچھ شکایت اپنی گذران کی اور حضرت اسمٰعیل کی بیان کی آپ نے
یہ سب سنکر فرمایا کہ جب تمھارے خاوند آئین تو بعد سلام یہ کہدینا کہ یہ چوکھٹ لائق تمھارے دروازے
کے نہین ہے شام کو جب حضرت اسمٰعیل آئے اور تمام گھر کو انوار نبوت سے مالا مال پاکر پوچھا کہ کوئی
یہان آیا تھا آپ نے سب کیفیت عرض کی تمام و کمال سنکر آپ نے فرمایا کہ وہ پیر مرد میرے والد
بزرگوار تھے اور معلوم ہوتا ہے کہ تو نے میرا شکوہ شاید آپ کے روبرو بیان کیا اب تو میرے لائق
نہین اور دوسرا نکاح آپ نے کیا بعد ایکسال کے پھر حضرت ابراہیم اوسی شرط سے تشریف لائے اور پھر
حضرت اسمٰعیل کو نہ پایا لیکن آپ کی بیوی نے کمال آپ کی حرمت اور تعظیم و تواضع کی اور کمال اصرار سے
آب گرم سے آپ کے سر مبارک کا گرد و غبار اوسی سواری پر دھویا بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے
کہ آپ نے دونون پانون مبارک دہلوا کر فرمایا کہ یہ پانی اندر گھر کے چھڑک دو اور اس درمیان مین آپ
حال پوچھتے رہے اور وہ بی بی شکر خدا بیان کرتی رہین کہ بڑی خوشی اور فراغت سے گذرتی ہے
حضرت اسمٰعیل شکار کر لاتے ہین اوس گوشت اور آب زمزم سے طبیعت سیر رہتی ہے آپ نے اونکے
حق مین دعا خیر فرمائی اور کہا کہ حق تعالی تمھارے گوشت اور پانی مین خیر و برکت بڑھا دے حدیث
شریف مین وارد ہوا کہ حضرت ابراہیم کی دعا کی یہ خاصیت ہے کہ جو شخص وہان گوشت اور پانی
پر قناعت کرے تو اوسکو حاجت دوسری شے کی غلہ وغیرہ کی نہین رہتی ہے غرض آپ
چلتے وقت یہ فرما گئے کہ بعد سلام یہ کہدینا کہ یہ چوکھٹ تمھارے دروازے کی بہت اچھی ہے

اسکو غنیمت جانو اور عزت سے رکھو حضرت اسمعیلؑ نے گھر مین آکر جو انوار نبوت و رسالت دیکھے حال پوچھا
بی بی نے اول سے آخر تک کیفیت عرض کی حضرت اسمعیلؑ نے سب بیان سنکر فرمایا کہ وہ پیر مرد میرے
والد بزرگوار تھے تیرے حق مین سفارش فرما گئے ہین جیسے آپ اون بیوی کی تعظیم تکریم فرمانے لگے
اسپر بھی جب عرصہ گذرا تو حضرت ابراہیمؑ نے پھر حضرت سارہؓ سے کہا کہ دوبار اتفاق حاجیکا ہوا
لیکن حضرت اسمعیلؑ کو نہ دیکھا اب کی بار اجازت دو کہ مین چند روز اوسکے پاس رہون اوسوقت
حضرت سارہ نے خوشی سے اجازت دی اور آپ روانہ ہوکر پہونچے دیکھا کہ حضرت اسمعیلؑ قریب
زمزم کے بیٹھے ہوے تیر ونکو درست فرما رہے ہین دیکھتے ہی حضرت اسمعیلؑ بے اختیار دوڑے
اور معانقہ کیا حضرت معمر بن راشد یمنیؒ اس قصہ شریف کے ذکر مین نقل کرتے ہین کہ باپ بیٹے
دونون ملکر اتنے روے کہ آوازین بند ہوگئین اور پرند جانور بھی رونے لگے غرض بعد افاقہ
کے حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ مجکو خدا کا حکم ہوا ہے کہ اس جگہ خانہ خدا بناؤن اور اسکام کو
اپنے ہاتھ سے کرونگا تو بھی اسمین مدد دے آپ نے عرض کیا کہ حکم خدا اور آپکا فرمانا میرے
سر انکھون پر ہے چنانچہ غرہ ذی قعدہ مین بناے کعبہ معظمہ شروع ہوئی اور پچیسوین کو تمام ہوئی
لکھا ہے کہ حضرت اسمعیلؑ پتھر لاتے تھے اور حضرت ابراہیمؑ بناتے تھے جب آپ کو کم و زیادہ ہونیکا
خوف ہوا تو اللہ تعالی نے ایک ابر بھیجا اوسکے سایہ کے موافق آپ نے بنایا لکھا ہے کہ یہ عمارت
تادت دراز قائم رہی اور بعد اسکے قوم عمالقہ نے اوسی اسلوب پر بنایا بعد اسکے جرہمیون نے
پھر قریش نے بنایا اہل سیر لکھتے ہین کہ اول بنا کعبہ کی زمین پر حضرت آدمؑ نے کی مقابل بیت المعمور
کے کہ ساتوین آسمان پر ہے بعد اسکے حضرت شیثؑ نے پس جبکہ طوفان نوحؑ آیا تو بحکم الٰہی
فرشتون نے سب پتھر کعبہ شریف کے مع حجر اسود جمع کرکے کوہ ابو قبیس مین دفن کر دیے بعد
اسکے حضرت ابراہیمؑ نے بحکم الٰہی خانہ کعبہ تعمیر فرمایا لیکن یہ روایات چندان قابل اعتماد نہین ہین
مذہب تحقیق یہی ہے کہ پہلے حضرت ابراہیمؑ کے کسی نے خانہ کعبہ نہین بنایا اور از روے آیات و
احادیث بھی یہی ثابت ہے جو مشتاق تفصیل ہو کتب تفاسیر مین دیکھلے جیسی کہ تفسیر فتح العزیز مین
اسکی تصریح مذکور ہے ف پوشیدہ نہ رہے کہ جس جگہ خانہ کعبہ بنا ہے وہ جگہ حضرت آدمؑ کی بھی
پیدایش سے پہلے معظم اور مکرم بلکہ پیدایش آسمان و زمین سے بھی پہلے وہ جگہ واجب التعظیم تھی حضرت

امام نسائی سعید ابن مسیب سے نقل کرتے ہین کہ فرمایا حضرت علی نے کہ یہ کیا اللہ تعالی نے کعبہ شریف کو چالیس برس پہلے پیدائش زمین و آسمان کے پس مثل جھاگ کے تھا اوپر پانی کے اور بروایت حضرت ابو ہریرہ وارد ہوا کہ کعبہ شریف زمین کی پیدائش سے دو ہزار برس پیشتر پیدا ہوا کہتے ہین کہ جب حضرت آدم حج کو چلے فرشتون نے کہا کہ اے آدم اچھا کرا اپنا حج کہ تحقیق ہمنے حج کیا ہے تجھ سے پہلے دو ہزار برس تفاسیر معتبر مین وارد ہوا کہ حضرت عبد اللہ ابن زبیر نے اپنے خلافت مین سنہ چونسٹھ ستاسٹھ سو بین رجب کو خانہ کعبہ موافق منشاء رسول مقبول صلعم کے حسب مرضی و اجازت حضرت عائشہ صدیقہ بنا کیا تھا لیکن حجاج نے بعد غلبہ پانے کے پھر اوسی پہلی صورت پر بنا دیا جو اب ہے جو دی زاد اللہ تعظیما و تشریفا

فصل چوتھی
فضائل کعبہ شریف مین

مسلمانون پر پوشیدہ نہ رہے کہ کعبہ شریف کی شان مین بہت آیات و حدیث وارد ہوئے ہین جنکا بیان اس مختصر مین نہین ادا ہو سکتا تیمنا و تبرکا چند فضائل اس جگہ لکھے جاتے ہین کہ مسلمان بھائیون خاصکر حاجیون کا دل سنکر خوش ہو اور محبت و الفت اوس مقام اقدس کی دلمین پیدا ہو عدۃ الناسک فی الاماکن المسالک مین مذکور ہوا کہ سرور عالم صلعم نے فرمایا کہ جو نکلے بارادہ زیارت کعبہ شریف کے حج کرنے والا کی یا عمرہ تو ہوا اللہ تعالی اوسکا ذمہ دار اور ضامن ہوگا جبکا کہ اگر اوسکو پھیر سے پھیرے فردوس اور غنیمت کے ساتھ اور اگر اوسکی روح قبض کرے تو داخل کرے اوسکو جنت مین روایت کیا ازرقی نے اور بھی جہاں العلوم مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے قصد کیا کعبہ شریف کی زیارت کا اور راہ مین کسی حرام کا کوئی کام خلاف نکیا تو وہ نکلا گناہون سے ایسا جیسے اوسی دن اوسکی ماں نے جنا اور بھی وارد ہوا کہ تحقیق اللہ عزوجل نے وعدہ فرمایا کعبہ شریف سے یہ کہ قصد کرین اوسکی زیارت کا ہر برس چھ لاکھ اگر کم ہون تو پورا فرماوے فرشتون سے اور تحقیق کعبہ شریف اوٹھایا جاویگا مانند دلھن کے اور زیارت کرنے والے اوسکے پردون کے ساتھ لٹکے ہون گے اور طواف کرتے ہونگے گرد اوسکے یہان تک کہ داخل ہو جنت مین مع اپنے زیارت کرنے والونکے جابر ابن عبد اللہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جب دن قیامت کا ہوگا تو فرشتے کعبہ شریف کو مانند دلھن کے آراستہ کرکے میدان قیامت مین لیجاوینگے جب میرے مرقد اطہر معنبر پر گذر ہوگا تو کعبہ معظمہ بزبان فصیح کہیگا کہ السلام علیک یا محمد صلعم

مین جواب مین کہونگا وعلیک السلام یا بیت اللہ میری امت نے تیرے ساتھ کیسا سلوک کیا اور تو
میری امت کے ساتھ کیا سلوک کریگا کعبہ شریف وسکے جواب مین کہینگے کہ اے حبیب خالق اکبر جو شخص
آپ کی امت مین سے میری زیارت کیواسطے آیا اوسکی بخشش کرانے کو مین کافی ہون اونکی طرف سے
آپ اطمینان فرماوین اور جو نہین آسکے اونکی شفاعت کے لیے آپ کافی ہو جاوین روایت کیا دیلمی نے
اور حضرت وہب ابن منبہ سے روایت ہے کہ توریت مین لکھا ہے کہ تحقیق اللہ عزوجل بھیجیگا دن قیامت
کے سات لاکھ فرشتے عرش سے کہ ہر فرشتے کے ہاتھ مین ایک زنجیر سونے کی ہوگی اوس سے کھینچینگے
کعبہ شریف کو طرف محشر کے پس ایک فرشتہ پکاریگا کہ اے کعبۃ اللہ سیر کر کعبہ شریف کہینگے کہ مین نہین
سیر کرونگا یہان تک کہ پورا کیا جاوے سوال میرا حکم ہوگا کہ کہہ پس آپ کہینگے کہ اے رب میرے شفاعت
قبول کر میرے ہمسایے کہ مقبرے مین جو دفن ہوے ہین گرد میرے اللہ تعالی فرماویگا کہ قبول کی مینے
پس اوٹھینگے مسلمان مکہ شریف مین کہ سبکے چہرے روشن ہونگے اور احرام باندھے ہوئے لبیک کہتے ہوے
گرد کعبہ شریف کے طواف کرتے ہونگے پھر حکم ہوگا کہ سیر کر پھر آپ وہی جواب دینگے حکم ہوگا کہ
سوال کر آپ کہینگے کہ اے رب میرے تیرے بندے گنہگار جو دور دراز راستے سے آکر میرے مہمان
ہوے اونکو امن مین رکھ قیامت کی بڑی گھبراہٹ سے حکم ہوگا کہ قبول کیا مینے پس پکاریگا پکارنیوالا
کہ آگاہ ہو جاؤ کہ جسنے زیارت کی کعبہ شریف کی وہ لوگ الگ ہو جاوین پس جمع ہو جاینگے وہ لوگ
گرد کعبہ شریف کے لبیک کہتے ہوے پھر حکم ہوگا کہ اب سیر کر اوسوقت آپ کہینگے لبیک اللھم
لبیک اور طرف محشر کے گذر ہوگا پس اول گذر اوپر سرور عالم صلعم کے ہوگا پس آپ کہینگے کہ یا رسول اللہ
آپ میری نہ زیارت کرنے والون کی شفاعت فرماوین اور اپنی زیارت کرنیوالونکی مین شفاعت کرونگا اسطرح روایت کیا سلیمان ابن داود نے
اور قرشی نے بحر مین حضرت علی سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہین کہ ایکبار طواف کرتا تھا مین حضرت
کے ساتھ مینے عرض کیا کہ قربان ہون تجھپر ماں باپ میرے یا رسول اللہ کعبہ شریف کیا شے ہے آپ نے
فرمایا کہ اے علی اللہ تعالی نے اس گھر کی بنیاد زمین مین صرف اسی واسطے ڈالی ہے کہ اس گھر کا طواف
کرنا میری امت کے سب گناہون کا کفارہ ہو جاوے روایت کیا فقیہ ابو اللیث نے عمر ابن عبد العزیز سے
روایت ہے کہ ایکبار حضرت موسی نے اللہ تعالی سے کعبہ شریف کی فضیلت پوچھی ارشاد ہوا کہ اے موسی
وہ گھر میرا ہے کہ پسند کیا مینے اوسکو سب گھرون سے اور حرم میرا ہے کہ میرے خلیل نے اسکی تعظیم تکریم کی

حاضر ہوتے ہین یہان لوگ اطراف زمین سے اور عبادت کرتے ہین میری جیسے غلام اپنے مولی
سے کہتا ہے کہ حاضر ہون یہ سنکر حضرت موسی نے عرض کیا کہ خداوندا اسکا اجر و ثواب کیا ہے فرمایا کہ
اے موسی بخشدیتا ہون مین اونکو اور یہان تک اونکو رتبہ اور مرتبہ دیتا ہون کہ ستر آدمی اپنے کنبے کے
مجھسے بخشوائین حضرت موسی نے عرض کیا خداوندا بعض اونمین سے مال اور دل پاک و صاف نہین رکھتے
ہین ارشاد ہوا کہ اے موسی نیکون کے ساتھہ اون بروں کو بخشدیتا ہون روایت کیا فقیہ ابواللیث
نے ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ کعبہ شریف ڈھیا جاتا ہے ستر ہزار فرشتون کر
کہ وہ سب بخشش چاہتے ہتے ہین اللہ تعالی سے طواف کرنے والون کے اور حرمت بیٹھتے ہین اور دعا
کرتے ہین اونکے حق مین روایت کیا امام مالکی نے اور حضرت امام حسن بصری سے روایت ہے کہ نہین داخل
ہوتا ہے کوئی کعبہ شریف مین مگر کہ داخل ہوتا ہے اللہ کی رحمت مین اور نہین باہر آتا ہے اوس سے
مگر مغفرت لیکر اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ جو داخل ہوا کعبہ شریف مین وہ داخل ہوا اللہ کی
رحمت اور اللہ کے امن مین اور جو نکلا اوس سے مگر کہ مغفرت اپنی لیکر مجالس مکہ مین وارد ہوا کہ فرمایا
رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے نماز پڑھی سامنے دروازہ کعبہ شریف کے چار رکعت پس گویا کہ اوسنے
عبادت کی اللہ کی تمام خلقت سے برابر اور رحمت پہنچتے ہین اوسپر ستر ہزار فرشتے حضرت علی رضہ سے
روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جو شخص ارادہ کرے دنیا و آخرت کی بھلائی کا پس چاہیے اوسکو کہ نیت
کرے کعبہ شریف کی زیارت کی کیونکہ نہین ہے کوئی بندہ کہ سوال کرے دنیا کی ترقی اور آخرت کی بھلائی
کا مگر کہ اللہ تعالی اوسکو عنایت فرماتا ہے روایت کیا محدث طبری نے حضرت ابن عباس رضہ سے روایت
ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ مین دیکھتا ہون خراب کرنے والے کعبے کو کہ ہوگا سیاہ رنگ
پھدا اور کلہاڑیکا خانہ کعبہ کو پتھر پتھر نقل کی بخاری نے اور حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے
فرمایا حضرت صلعم نے کہ خراب کریگا خانہ کعبہ کو صاحب دو پنڈلیون چھوٹی اوپتلی کا حبشیون مین سے
نقل کی بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ خرابی کعبہ شریف کی حبشی کے ہاتھہ
ہوگی اور یہ مقام عبرت ہے کہ خانہ کعبہ باوجود اس قدر عظمت کے ایک حقیر آدمی کے ہاتھہ سے خراب
ہوگا اوسکے ساتھہ قیامت قائم ہوگی اور دنیا خراب ہوگی اسواسطے کہ آبادی تمام عالم کی متعلق ہے
ساتھہ آباد رہنے اس خانہ مبارک کے حضرت قتادہ رضہ سے روایت ہے کہ بنا فرمایا کعبہ شریف حضرت

جبل ابی قبیس و قدس و طور و ورقان و رضوی واحد سے بعض کتب تواریخ و سیر سے ثابت ہوتا ہے
کہ بلندی بیت اللہ شریف کی اذانوں میں اٹھارہ گز اور بادگر ہی گز شرعی کہ چوبیس انگشتی ہے اور طول
حجر اسود کے کونے سے تا رکن عراقی پچیس گز اور چھ بالشت ہے اور رکن یمانی سے تا رکن شامی کہ دیوار
غربی خانہ کعبہ ہے چوبیس گز اور ایک بالشت ہے اور عرض رکن یمانی سے حجر اسود تک کہ دیوار جنوبی
کعبہ شریف ہے اکیس گز اور ایک بالشت ہے اور رکن شامی سے تا رکن عراقی کہ دیوار شمالی کعبہ
معظمہ ہے بائیس گز ہے اور دروازہ کعبہ شریف کا دیوار شرقی میں اور طول دروازہ کا چھ گز اور دس
انگشت ہے اور عرض چار گز ہے اور تختے دروازہ شریف کے ساج کی لکڑی کے ہیں اور اوپر چاندی
کے پترے چاندی کی میخوں سے جڑے ہیں اور بلندی آستانہ اقدس کی زمین سے چار گز اور
آٹھوان حصہ گز کا ہے اور زاویہ کعبہ شریف کا درمیان دیوار شمالی مابین رکن عراقی اور رکن
شامی کی ہے اور حجر اسود درمیان مشرق اور شمال کے ہے اور بلندی حجر اسود کی زمین سے اڑھائی گز
اور چھٹے حصہ گز سے کچھ زیادہ ہے اور عرض و طول حجر اسود کا ایک بالشت اور چار انگشت ہے وارد ہوا
کہ گرد خانہ کعبہ کے مشرکین نے تین سو ساٹھ بت رکھے تھے اور پانو اونکے سیسے سے جمائے ہوئے تھے
رسول مقبول صلعم جسوقت وہان تشریف لے گئے ایک لکڑی آپ کے ہاتھ مین تھی آپ یہ آیت پڑھتے
تھے جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا یعنی آیا حق اور مٹا باطل بیشک باطل مٹنے والا
اور لکڑی سے آپ بتونکیطرف اشارہ کرتے تھے سو جسکے منھ کیطرف اشارہ فرماتے تھے وہ بت چتہ گر پڑتا تھا اور جسکی
پشت کیطرف آپ اشارہ فرماتے تھے وہ اوندھا گر پڑتا تھا اسطرح سے سب بت اوکھڑ اوکھڑ کے گر پڑے اور تصویرین جو
دیوار خانہ کعبہ پر کھچی تھین اوسکو آپنے چاہ زمزم سے پانی منگوا کر دھو ڈالا اونمین حضرت ابراہیم اور حضرت
اسمعیل کی صورتین جو تھین اونکے ہاتھونمین تیر فمار کے بنا دیے تھے آپنے فرمایا کہ مشرکین خوب جانتے ہین کہ ان دونون
بیچارون نے یہ کبھی کام نکیا براہ سفارت اونکے ہاتھونمین تیر قمار کی صورت بنا دی تھے ف خانہ کعبہ جو منسوب بخانہ خدا ہی اسکی وجہ
یہ ہی کہ اصل نوع انسانی خاک سے ہی اور اصل کرہ خاک کا یہی نقطہ ہی یعنی اوسی کے نیچے سے تمام زمین پھیلائی گئی تو ضرور ہوا
کہ انسان جب جسم اپنی کو مشغول عبادت پروردگار مین کرے تو اپنی اصل خاک کیطرف رجوع لاوے اور یہی
وجہ ہے کہ خانہ کعبہ قبلہ تمام عبادتونکا اور مرجع تمام خلقت کا مقرر ہوا دوسرے یہ کہ وقت عبادت کرنے کے آدمی
خلیفہ ملائکہ کا ہی کہ اصل مین یہ کام اونکا ہے جیسے کہ وقت غصہ کے خلیفہ درندہ جانورونکا ہی اور وقت شہوت کے خلیفہ

کا ہے اور وقت مکر و کید کے خلیفہ شیطان کا ہے اور عبادتگاہ ملائکہ کی آسمان مین بیت المعمور ہے
پس زمین مین یہ مقام مقابل بیت المعمور کے ہے ازرقی حضرت امام حسن بصری وغیرہ تابعین سے روایت
کرتے ہین کہ کعبہ شریف مقابل بیت المعمور کے ہے اسی طرح بروایت حضرت ابن عباسؓ ثابت ہوا
تیسرے یہ کہ اس مکان عظیم الشان مین ظہور ربوبیت الٰہی کا حضرت اسمعیلؑ کے ساتھ کہ اولاد معظم
حضرت ابراہیم اور سید المرسلین شریف حضرت ختم المرسلین کے تھے برنگ عجیب ظہور مین آیا کہ متصل اوس
مکان اقدس کے پانی قدرت خدا سے جوش مار رہا ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید مین فرماتا ہے فِيهِ
آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ پس اوس جاے اقدس مین نشانیان عجیب و غریب روشن
ہین مانند اسکے کہ پرند جب اوڑتے ہوے خانہ کعبہ کے قریب آتے ہین تو اوپر نہین اوڑتے ہین کچھ
ادہر کچھ ادہر ہو کر پھٹ جاتے ہین اور جوش آنا زمزم شریف کا شب برات کو اور حجر اسود کا باوجود
عظیم صدمون اور انقلابون کے ابتک باقی رہنا حضرت ابن نقاش لکھتے ہین کہ ظاہرا کعبہ شریف
مین ہزار آدمی سما سکتے ہین اور موسم حج مین ہزارون آدمی ایک ہی بار مین داخل ہو جاتے ہین اسطرح
باقی رہنا مقام ابراہیم کا ابتک بہت بڑی آیت الٰہی ہے شیخ احمد حضراوی عقد الثمین مین لکھتے ہین کہ اگر منہ برسمت جانب رکن یمانی
توارزانی ہوتی ہے یمن مین اور جو جانب رکن شامی برسے تو شام مین ارزانی ہوتی ہے اور جو جانب رکن عراقی برسے توارزانی
طرف عراق کی ہوتی ہے اور جو جانب حجر اسود کے برسے توارزانی طرف ہندوستان وغیرہ کے ہوتی ہے اور اگر
برسے ہر طرف کعبہ شریف کی توارزانی سب جگہ ہوتی ہے صحائف انبیا بنی اسرائیل مین وارد ہوا کہ پاک
ہے وہ خداوند حقیقی جسنے کہ تجلی فرمائی اوپر طور کے اور چمکا نور اوسکا ساعیر سے کہ نام کوہ بیت المقدس ہے
ہے اور بے پردہ ظاہر ہوا کوہستان فاران سے فاران نام مکہ معظمہ کا ہے غرض اس مکان عظیم الشان
مین پروردگار عالم نے ایسے انوار ذاتی محبوبیت اور رحمانیت کی رکھی ہین کہ جو دیکھتا ہے کامل ناقص
غنی فقیر خواہ مخواہ وہان کے انوار و برکات عیان اور نمایان دیکھ کر اپنا محبوب اور معشوق سمجھتا ہے
اور لاریب خانہ خدا جانتا ہے یہان تک کہ جنات اور حیوانات بھی اس خانہ مبارک کی تعظیم مین معروف
ہین ازرقی بروایت طلق بن حبیب نقل کرتے ہین کہ ایک اژدہا جانب مسجد الحرام سے آتا دیکھا میںنے کہ
بار گرد کعبہ شریف کے پھر کر مقام ابراہیم مین جا کر دو رکعتین ادا کین حضرت عبداللہ ابن عمرؓ اوس مجلس شریف
مین حاضر تھے اونھون نے اور اور لوگون نے اوس سے بطور فصاحت کے کہا کہ مبادا منافق تجکو سانپ تصور

کرکے قتل کرین بس یہ سنتی ہی وہ آسمان کو اڑ گیا اور ابو الطفیل روایت کرتے ہین کہ اسی طرح ایک جن نوجوان سانپ کی شکل مین آکر طواف کرتا تھا بنو جرہم نے اوسکو غلطی سے مار ڈالا پس اوس صدمے سے ایک غبار عظیم پیدا ہوا اور بنو جرہم مر گئے اسی طرح وارد ہوا کہ سنہ آٹھ سو پندرہ مین بماہ جمادی الثانی ایک اونٹ مسجد حرام مین داخل ہوا جسپر لوگون نے اوسکو پکڑنے کا قصد کیا لیکن اوسنے سات بار طواف کیا اور حجر اسود کا بوسہ دیا اور پھر مصلے حنفی کی جگہ آکر مقابل میزاب رحمت کے کھڑا ہوکر اتار دیا کہ پھر اوسکے آنسوون سے بہنے لگے یہان تک کہ انتقال کیا لوگون نے اوسکو درمیان صفا مروہ کے دفن کر دیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ من تفسیر فتح العزیز خداوند کریم اپنے فضل عظیم سے اوسکا مشاہدہ سب مسلمانونکو ظاہرًا اور باطنًا نصیب کرے آمین

فصل پانچوین
فضائل مین نظر کرنے کعبہ شریف کے

ابن ابی شیبہ اور ازرقی اور جندی سے روایت ہے کہ نظر کرنا طرف کعبہ شریف کے عبادت ہے اور بھی روایت کیا بیہقی نے شعب الایمان مین عطا ابن یسار سے ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ نظر کرنا طرف کعبہ شریف کے محض ایمان ہے روایت کیا جندی اور قرشی نے حضرت امام حسن بصری رضہ سے روایت ہے کہ جو شخص ایکساعت خالص واسطے رضامندی خدا و رسول صلعم کے اور بلحاظ تعظیم خانہ کعبہ کی طرف منہ کرکے بیٹھے اللہ تعالی اوسکو ثواب عنایت فرماتا ہے مثل اوس شخص کے کہ جسنے حج اور عمرہ اور جہاد کیا ہو اور خدا کی راہ مین واسطے جہاد کے گھوڑے دوڑائے ہون اور روزے رکھے ہون احیاء العلوم مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی عزوجل نظر فرماتا ہے ہر رات طرف اہل زمین کے پس اول نظر فرماتا ہے طرف اہل مسجد الحرام کے پس جسکو دیکھتا ہے طواف کرتے بخشدیتا ہے اوسکو اور جسکو دیکھتا ہے نماز مین اوسکو بھی بخشدیتا ہے اور جسکو کہ کھڑے ہوے کعبہ شریف کی طرف منہ کیے ہوے دیکھتا ہے اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ حق تعالی جلشانہ اول اہل مکہ کی طرف نظر فرماتا ہے پس جسکو کہ طواف مین یا نماز مین یا مسجد الحرام مین بیٹھے یا کعبہ شریف کی طرف منہ کیے بیٹھے دیکھتا ہے اوسکو بھی بخشدیتا ہے اوسوقت ملائکہ عرض کرتے ہین کہ اب کوئی نہین باقی رہا مگر سونے والے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اونکو بھی اونمین ملا دو حضرت امام حسن بصری رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ایک نظر کعبہ شریف

کیطرف کرے گناہ اوسکے بخشے جاتے ہین اگرچہ شمار مین برابر جھاگ سمندر کے اور ذرون کے بون سعید بن مسیب
سے روایت ہے کہ جسنے نظر کی طرف کعبہ شریف کے ایمان اور صدق دل سے تو وہ گناہون سے ایسا پاک ہوگیا
جیسے اوسی دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا روایت کیا ازرقی نے اور ہندی عطار بن یسار سے روایت
کرتے ہین کہ نظر کرنے والا طرف کعبہ شریف غیر طواف اور غیر نماز مین وہ برابر ہے ثواب مین برس دن کی
عبادت کھڑے رہنے والے اور رکوع کرنیوالے اور سجدہ کرنے والے کے ابن ابی شیبہ اور ہندی حضرت علی سے
روایت کرتے ہین کہ نظر کرنی طرف کعبہ شریف کے افضل ہے ثواب ہمیشہ روزہ رکھنے والے اور ہمیشہ
کھڑے رہنے والے عبادت اور ہمیشہ جہاد کرنے والے سے ابن سائب مدنی سے روایت ہے کہ جسنے
نظر کی طرف کعبہ شریف کے ایمان اور صدق دل سے جھڑتے ہین گناہ اوسکے جیسے جھڑتے ہین پتے
درخت سے روایت کیا ابن جوزی نے اور ابن عدی اور بیہقی شعب الایمان مین بروایت
حضرت ابن عباس نقل کرتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ اللہ تعالی جل جلالہ ہیں رحمتین
ہر دن اور ہر رات مین واسطے نظر کرنے والون کعبہ شریف کے نازل فرماتا ہے اور فرمایا حضرت صلعم
نے کہ جسنے نظر کی بیت اللہ شریف کیطرف ایمان اور صدق دل سے اور نظر طلب ثواب کے
بخشے گئے اوسکے اول آخر گناہ اور اٹھایا جاویگا وہ دن قیامت کے امن پانے والون عذاب سے
شیخ احمد حضراوی نے عقد الثمین مین روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جسنے نظر کی طرف کعبہ
شریف کے اور بھین اوسپر خطائین مانند جھاگ سمندر کے بخشدیگا اللہ تعالی اوسکی کل خطائین فرمایا
رسولخدا صلعم نے کہ پانچ چیزون کے طرف نظر کرنا عبادت ہے نظر کرنا طرف قرآن مجید کے اور طرف کعبہ
شریف کے اور طرف ماں باپکے طرف چہرہ عالم کے اور نظر کرنا زمزم شریف مین کہ محو کرتا ہے گناہ ہونکو روایت کیا امام فاکہی
نے اور بعض تفاسیر مین وارد ہوا کہ النظر الی وجہ العلی عبادۃ یعنی فرمایا حضرت نے کہ نظر کرنا طرف چہرہ علی
کے عبادت ہے ارحم الراحمین بتصدق رحمۃ للعالمین سب مسلمانونکو اور مقام اقدس کا دیکھنا نصیب فرماوے آمین یا رب العالمین

باب پانچوان
فضل پہلی
طواف کرنے کے فضائل مین

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص طواف کرے خانہ کعبہ کا سات بار اور نہ کلام کرے

مگر ساتھہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کے دور کی جاتی ہین اور
دس برائیان اور لکھی جاتی ہین دس نیکیان اور بلند کیے جاتے ہین دس درجے اور جو شخص کہ طواف مین کلام
کرے وہ بھی داخل ہوتا ہے دریاے رحمت الٰہی مین دونون پاؤن سے مانند داخل ہونے والے پانی مین
نقل کی ابن ماجہ نے **ف** کلام کرے یعنی کلمات مذکورہ پڑھے یا ان کلمات کے مانند اور اذکار صلحا و اولیا
سے چنانچہ وارد ہوا کہ طواف مین ذکر خدا کے ساتھہ مصروف ہونا اسکا یہ مرتبہ ہے کہ سر سے پانو تک
دریاے رحمت مین وہ شخص مستغرق ہو جاتا ہے ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ طواف
کرنا مانند نماز کے ہے مگر کہ تم بولتے ہو اوسمین پس جو کوئی کہ بولے اوسمین پس نہ بولے مگر نیکی کی ساتھہ
نقل کی ترمذی و نسائی و دارمی نے **ف** مانند نماز کے ہے یعنی ثواب مین لیکن فرق یہ ہے کہ طواف
مین کلام مفسد طواف نہین ہے جیسے کہ نماز مین مفسد ہے چنانچہ مسئلہ فقہیہ ہے کہ طواف مین سلام کلام
مسئلہ پوچھنا بتانا جائز ہے مگر بات جیت نکرنا اور جو کام عاجزی کے خلاف ہو اوسکا چھوڑنا مستحب ہے پس مانند نماز
کے نہیں ہے لازم آتا کہ بعینہ نماز ہو جاوے اور طواف کو جو مانند نماز کے فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ نماز افضل ہے طواف سے بعض تعسیر و تعبیر
مین وارد ہوا کہ اللہ تعالی نے جو سورہ بقر مین طواف کرنے والون کو اور پر اعتکاف کرنے والون اور نماز پڑھنے
والونکی مقدم فرمایا اس سے علما استنباط کرتے ہین کہ طواف نفل تہبر ہے نماز نفل سے آفاقی کے حق مین مکی کے حق مین نماز نفل بہتر ہے طواف سے
محمد بن منکدر اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جسنے طواف کیا کعبہ شریف کا سات پھیرے
کوئی عمل و فعل لغو اوسمین نہ کیا تو وہ شخص ایسا آزاد ہو گیا جیسے کسی بردہ کو آزاد کر دیتے ہین روایت کیا طبرانی
نے کبیر مین اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ نازل فرماتا ہے اللہ تعالی اوپر حاجیون کے
ایکسو بیس رحمتین ساتھہ واسطے طواف کرنیوالونکے اور چالیس واسطے نماز پڑھنے والونکے اور بیس واسطے نظر کرنے والونکے روایت کیا
بیہقی نے باسناد حسن عبداللہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے طواف کیا کعبہ شریف کا پچاس بار
تو وہ گناہ ہونسے ایسا پاک ہو گیا جیسے مانکے پیٹ سے آج پیدا ہوا روایت کیا ترمذی نے عبداللہ ابن عمر رض سے روایت ہے
کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جسنے طواف کیا کعبہ شریف کا اور پھر مقام ابراہیم مین دو رکعتین پڑھین تو ہو گیا وہ شخص مانند
آزاد کیے ہوے بردہ کے روایت کیا ابن ماجہ نے حضرت عمر رض سے روایت ہے کہ جو شخص حاضر ہوا کعبہ شریف کے پاس اور
ارادہ کرتا ہے مگر طواف کرنا اور اوسنے طواف کیا تو وہ گناہون سے ایسا پاک ہو گیا جیسے ماں سے
پیدا آج پیدا ہوا جامع ترمذی مین وارد ہوا کہ جسنے طواف کیا کعبہ شریف کا سات پھیرے دیگا اوسکو

اللہ تعالی بدلے ہر طواف کے ثواب آزاد کرنے دس بردی کا اولاد حضرت اسمعیل سے
عدۃ الانابہ مین وارد ہوا کہ سات طواف ایک عمرے کے برابر ہین ابن عمرؓ سے روایت
ہے کہ دو طواف ہین کہ نہین موافقت کرتا ہے اون دونون کی ساتھ کوئی بندہ مسلمان مگر
کہ وہ ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسے کہ ماں کے پیٹ سے آج پیدا ہوا ایک طواف بعد
صبح کے ہے کہ نزدیک طلوع آفتاب کے تمام ہو اور دوسرا طواف بعد عصر کے ہے
کہ نزدیک غروب کے فارغ ہوا ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آگے پیچھے
ہوجاوے تو آپ نے فرمایا کہ اوسیوقت مین شامل ہوجاتا ہے روایت کیا امام فاکہی
اور ازرقی نے احیاء العلوم مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے طواف
کیا سات پھیرے ننگے سر تو وہ شخص ایسا ہوگیا جیسے کسی بردے کو آزاد کردیتے ہین
اور جسنے کہ مینھہ مین سات پھیرے طواف کیا تو زمانہ گذشتہ کے گناہ بخش دیے جاتے
ہین داؤد بن عجلان فرماتے ہین کہ مینے طواف کیا ابی عقال کے ساتھ مینھہ برستے ہین
جب فارغ ہوئے ہم تو ابی عقال نے کہا کہ پھر کر واسی عمل کو پس تحقیق مینے طواف
کیا انس بن مالکؓ کے ساتھ مینھہ برستے ہین جب فارغ ہوا مین تو مجھسے کہا کہ پھر کر اس
عمل کو پس تحقیق مینے طواف کیا رسول مقبول صلعم کے ساتھ مینھہ برستے ہین جب طواف
ہم کر چکے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ پھر کر واس عمل کو پس تحقیق تمکو بخشدیا اللہ تعالی
نے روایت کیا ابن ماجہ نے اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ جسنے طواف کیا مینھہ
برستے مین لکھتا ہے اللہ تعالی اوسکے لیے ہر قطرے پر ایک نیکی اور محو کرتا ہے بدی
روایت کیا قرشی نے مناسک مین وارد ہوا کہ طواف کرنیوالا داخل ہوتا ہے اللہ کی رحمت
مین اور تحقیق اللہ تعالی فخر فرماتا ہے ملائکہ پر ساتھ طواف کرنیوالونکے اور پیادہ طواف
کرنیوالی کی بزرگی اوپر سوار کے مانند بزرگی چودھوین رات کے اوپر تمام ستارون کے
ابن مجاہدؒ فرماتے ہین کہ جس عبادت کی کہ لوگ طاقت نہین رکھتے تھے اوسکو ابن زبیرؓ
کیا کرتے تھے پس ایکبار اتفاق سے ایک بہاؤ پانی کا ایسا آیا کہ کعبہ شریف پانی سے
بھر گیا یہانتک کہ آدمی رک گئے طواف کرنے سے مگر ابن زبیرؓ کہ آپ نے اوسوقت

تیرے طواف کیا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ جسنے طواف
کیا کعبۂ شریف کا سات بار شدت گرمی مین اور قدم پاس پاس رکھے اور آنکھین نیچی رکھین
اور کم کیا کلام مگر اللہ کے ذکر کے ساتھ اور بوسہ دیا حجر اسود کا اور طواف کرنے مین کسیکو ایذا نہ دی
مگر کہ لکھتا ہی اللہ تعالی واسطے اوس بندے کے ستر ہزار نیکیان اور محو کرتا ہے ستر ہزار
بدیان اور بلند فرماتا ہے ستر ہزار درجے اور آزاد کرتا ہے اوسکی طرف سے ستر ہزار بردے
ہر بردے کی قیمت دس ہزار درم اور اوسکی شفاعت ستر آدمیون کے واسطے اپنے ہون
یا غیر قبول کیجاویگی روایت کیا قرشی نے اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ ہر آئینہ بزرگتر اللہ کے
نزدیک وہ فرشتے ہین جو طواف کرتے ہین عرش مجید کا اور اولاد آدم مین وہ بزرگتر ہین
جو طواف کرتے ہین کعبۂ شریف کا اور فرمایا کہ طواف کرنا کعبۂ شریف کا دریای رحمت الہی مین
غوطے مارنا ہے ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ کعبۂ شریف کو
ڈھانپی رہتے ہین ستر ہزار فرشتے بخشش چاہتے رہتے ہین طواف کرنیوالونکی اور رحمت بھیجتے
رہتے ہین اوپر روایت کیا امام فاکہی نے ابن عمرؓ فرماتے ہین کہ جب رسول اللہ صلعم ہمین
باہر سے تشریف لاتے تھے تو سب عمل سے زیادہ محبوب اور مرغوب آپکو طواف ہوتا تھا روایت
کیا ابوذرؓ نے اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ کثرت کرو طواف کرنے مین پہلے اس سے کہ کعبۂ
شریف دنیا سے اوٹھایا جاوے اور بھی وارد ہوا کہ نہین غروب ہوتا ہے آفتاب کسی دن
مگر ایک ابدال طواف کرتا ہے اور نہین ہوتی ہے کوئی صبح مگر کہ ایک اوتاد طواف کرتا ہے
اور جب یہ بات موقوف ہوجاویگی تو کعبۂ شریف دنیا سے اوٹھا لیا جاویگا پس آدمی صبح کرینگے
اور کعبۂ شریف کو نہ پاوینگے پھر قرآن مجید اوٹھا لیا جاویگا لوگ کاغذ کو را پاوینگے پھر قرآن
مجید دل سے بھی نکلجاویگا یہانتک کہ ایک کلمہ بھی یاد نہ رہیگا اور لوگ جاہلیت کے ذکرون
اور شعرون پڑھنے مین مشغول ہوجاوینگے پھر نکلیگا دجال اور اوترینگے حضرت عیسیؑ
اور اوسکو قتل کرینگے اور اسکے ساتھ قیامت لگی ہے جیسے کہ تصریح اسکی احیاء العلوم مین مذکور
ہے حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے
طواف کیا کعبۂ شریف کا سات بار اور پھر مقام ابراہیم مین جاکر دو رکعتین پڑھین اور پیا

پانی زمزم کا اللہ تعالا اوسکے سارے گناہ بخشدیتا ہے روایت کیا جندی نے اور فرمایا رسول
مقبول صلعم نے کہ جو شخص بارادہ طواف گھر سے نکلتا ہے تو وہ ایسا ہی کہ دریاے رحمت الہی مین داخل
ہوکر چلتا ہے پس جبکہ طواف کرتا ہے تو دریاے رحمت الہی مین غوطے کھاتا ہے اور ہر قدم
رکھنے پر پانسو گناہ دور ہوتے ہین اور ہر قدم اوٹھانے پر پانسو نیکیان لکھی جاتی ہین اور جبکہ
طواف کرکے مقام ابراہیم مین پہونچتا ہے تو وہ ایسا پاک ہوجاتا ہے کہ گویا مانکی پیٹ سے
اوسدن پیدا ہوا اور ایک فرشتہ سامنے آکر کہتا ہے کہ اب آگے عملونکا دھیان رکھو جو
گذرے سب بخشے گئے اور اوسکو ستر آدمیونکی اپنے کنبے سے شفاعت کرنیکا رتبہ دیا جاتا ہے
روایت کیا ازرقی نے عمرو بن شعیب سے اور حضرت ابوسعید رضہ سے روایت ہے کہ اول
جسنے طواف کیا کعبہ معظمہ کا وہ فرشتے ہین حضرت آدم کی پیدائش سے دو ہزار برس
پیشتر اور نہین ہے کوئی فرشتہ کہ دنیا مین آتا ہے مگر کہ وہ فرشتہ اول عرش کے نیچے
غسل کرتا ہے اور اوترتا ہے احرام باندہ کر پس پہلے آنکر طواف کرتا ہے پھر دو رکعت
مقام ابراہیم مین پڑہ کر واسطے تعمیل حکم کے روانہ ہوتا ہے حضرت امام حسن بصری رضہ
اپنے رسالہ شریف مین لکھتے ہین کہ صحف حضرت آدم مین اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ستر ہزار فرشتے
ہر روز واسطے طواف خانہ کعبہ کے بھیجتا ہون وارد ہوا کہ ایک ولی منتظر رہا چالیس برس
راتدن یہ کہ تنہا طواف کرے بے شرکت دوسرے شخص کے پس دیکھا اوسنے بعد انتظار
چالیس برس کے طواف کی جگہ کو خالی تو وہ دوڑا کہ شروع کرے طواف ناگاہ دیکھا
اوسنے ایک سانپ کو طواف مین اوس ولی نے کہا کہ تو کون ہے کہا اوسنے کہ مین بھی منتظر
اوسی عمل کا جسکا تو منتظر تھا تجھسے سو برس پہلے غرض بیت اللہ کسی ساعت طواف کرنیوالونسے
خالی نہین رہتا ہے خداوند کریم اوس خانہ اقدس کے قربان ہو اب مسلمانونکو نصیب
فرماوے آمین یارب العالمین

فصل دوسری
مقام ابراہیم اور حجر اسود کی فضائل مین

معتبر تفسیرونمین وارد ہوا کہ مقام ابراہیم نام ایک پتھر کا ہے کہ اوسپر حضرت ابراہیم نے

فضائل تفصیلی مقام ابراہیم

کھڑے ہو کر خانہ کعبہ تعمیر فرمایا تھا اور معنی مقام ابراہیم کے یعنے جگہ کھڑے ہونے حضرت ابراہیم کی
شیخ عزیز الدین رح سے منقول ہے کہ آپ فرماتے ہین کہ وہ سنگ مربع ہے اور چارون طرف سے
یا وگز ہے اور اوسپر نشان دونون قدمون مبارک کا ہے گرد قدمون شریف کے چاندی
کے پترے لگے ہین اور نچان قدمونکا چاندی کے پترون سے ساڑھے سات قیراط ہے
اور چارون طرف مقام کے ایک صندوق زمین مین مضبوط کیا ہے اور اوس صندوق
غلاف اطلس سیاہ زربفت کا ڈالا ہے اور اوسکے اوپر ایک گنبد چھوٹا سا لکڑی کا چار ستون پر
کھڑا ہے اور اندر اوسکے سونے اور لاجورد وغیرہ سے تمام نقش دار کیا ہے اور اوپر گنبد کے
شیشے کے تختونکو باہم ملا کر میخ زد کیا ہے اور چارون طرف صندوق کے چار ٹیان چاندی
ہفت دھات کی اون چار ستونون سے کہ مذکور ہوے وصل کیی ہین اور وارد ہوا کہ جسوقت
حضرت ابراہیمؑ کو حج کے لیے پکارنے کا حکم ہوا تھا تو آپ مقام پر کھڑے ہوئے تو وہ زمین
کے سب پہاڑون سے اونچا ہو گیا تھا فرق درمیان مقام ابراہیم اور چاہ زمزم کے
اکیس ۲۱ گز کا ہے اور بھی وارد ہوا کہ مقام ابراہیم اور حجر اسود دونون بہشتی پتھر ہین کہ حضرت
ادریسؑ نے طوفان کے خوف سے ابو قبیس پہاڑ پر چھپا دیے تھے جب حضرت ابراہیمؑ
کعبہ بنانے لگے تو حضرت جبرئیلؑ نے انکا نشان بتایا تب آپ ان دونونکو ابو قبیس پہاڑ پر
نکال لائے حضرت امام حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے
کہ نہین باقی رہی زمین مین کوئی چیز جنت کی سوائے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے
اور فرمایا کہ بہترین جگہون مین سے خدا کے نزدیک کعبہ اور مقام ابراہیم اور ملتزم ہے
حضرت قتادہ رضؓ سے روایت ہے کہ پہلے اسلام کی عادت نہ تھی کہ مقام ابراہیم کو
کوئی ہاتھ لگا دے لیکن یہ عمل اس امت مین رواج پایا جن لوگون نے کہ پہلے اسلام کے
اس پتھر کو دیکھا تھا وہ نقل کرتے تھے کہ حضرت ابراہیمؑ کے قدم مبارک کا اثر اس پتھر
مین نمودار تھا لیکن بسبب زیادہ چھونے کے اب اثر اوسکا بخوبی ظاہر نہین ابن ابی شیبہ
عبداللہ ابن زبیرؓ سے نقل کرتے ہین کہ آپ نے ایک جماعت کو مقام ابراہیم کو چھوتے
دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے تمکو اس پتھر کے چھونے کا نہین حکم دیا ہے

بلکہ صرف حکم اسکا یہی ہے کہ متصل اسکے نماز پڑھو بیہقی اپنی سنن مین روایت کرتے ہین کہ مقام
ابراہیم رسول مقبول صلعم کے زمانۂ مبارک اور حضرت خلیفۂ اول کے عہد مین متصل خانۂ
کعبہ کے تھا حضرت عمرؓ نے اوسکے واسطے ایک مکان تجویز کرکے رکھدیا جیسی اوسی جگہ
مجالس مکیہ مین وارد ہوا کہ جسنے مقام ابراہیم مین جاکر دو رکعتین پڑہین بخشے گئے گناہ اوسکے
اگلے اور پچھلے اور دیجاتی ہین اوسکو نیکیان برابر شمار ہر اوس آدمی کے جسنے نماز پڑہی اوس جگہ
اور قیامت کے دن امن مین رہیگا بڑی گھبراہٹ سے اور حکم فرماتا ہے اللہ تعالی جبرئیل
اور میکائیل اور تمام ملائکہ کو کہ استغفار چاہین اوسکی اور وارد ہوا کہ بہترین جگہون مین ہی خدا کے
نزدیک درمیان مقام ابراہیم اور حجر اسود کے ہے اور نہین ہے کوئی فرشتہ کہ واسطے
تعمیل حکم الہی کے زمین پر آتا ہے مگر کہ بعد طواف مقام ابراہیم مین دو رکعتین پڑہتا ہی
بعد اسکے روانہ ہوتا ہے ف حاجی کو چاہیے کہ جبوقت سات پھیرے کعبہ شریف کے
کرچکے جسکا نام ایک طواف ہے تو پھر مقام ابراہیم کیطرف چلے یہ آیت پڑہتا ہوا
وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى اور وہان جاکر دو رکعت نفل پڑہے پہلی مین
قلیا اور دوسری مین قل ہو اللہ اور بعد نماز کے حضرت آدمؑ کی دعا پڑھ کے خدا سے
حاجت چاہے کہ وہ دعا ہم لکھ آئے ہین قبولیت دعا مین کمال مؤثر ہے حضرت
ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ سنا مینے رسول مقبول صلعم سے کہ آپ فرماتے تھے کہ بیشک
حجر اسود اور مقام ابراہیم یاقوت ہین یا قوتون بہشت سے محو کیا اللہ تعالی نے نور
ان دونونکا اور اگر نہ دور کرتا نورانکا تو البتہ روشن کردیتے اوس چیز کو کہ درمیان مشرق
اور مغرب کے ہے روایت کی ترمذی نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے
کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ اوترا حجر اسود بہشت سے اور وہ تھا زیادہ سفید دودھ سے
پس سیاہ کردیا اوسکو بنی آدم کے گناہون نے نقل کی احمد اور ترمذی نے ف مقام
غور کرنے کا ہے کہ جب گناہونکی تاثیر سے پتھر سیاہ ہوگیا تو کیا حال ہوتا ہوگا گنہگار دل
دلونکا بسبب کرنے گناہونکے معاذ اللہ منہا حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے
کہ فرمایا حضرت صلعم نے بیچ حق حجر اسود کے کہ قسم ہے اللہ کی البتہ اوٹھاویگا اوسکو اللہ تعالی

دن قیامت کے کہ ہونگی واسطے اوسکے دو آنکھین کہ دیکھیگا ساتھ اونکے اور ہوگی زبان کہ بولیگا
ساتھ اوسکے گواہی دیگا اوسکے لیے جسنے کہ بوسہ دیا ہوگا ساتھ حق کے نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ
و دارمی نے ف ساتھ حق کے یعنے ساتھ ایمان اور صدق و یقین کے اور واسطے طلب ثواب کے
محدث ہروی لکھتے ہین کہ جسنے حجر اسود کو صدق دل سے بوسہ دیا تو وہ اوسکی گواہی دیگا خیر کے
ساتھ اور جسنے کہ اوسکو بوسہ دیا ہنسی اور مذاق کی راہ سے نعوذ باللہ تو وہ گواہی دیگا اوسکی شر
کے ساتھ اور ہوگا وہ دن قیامت کے اوس شخص کا دشمن اور لکھتے ہین کہ اسیطرح ہر جگہ قیاس
کرنا چاہیے کہ جسنے خدا کی عزت دی ہوئی جگہ کی تعظیم و تکریم کی اور وہانکے آداب بجا لایا تو
وہ جگہ قیامت کے دن اوس شخص کی شفاعت کریگی اور جسنے کہ نعوذ باللہ خدا کی عزت دی ہوئی جگہ کو
خفیف سمجھا یا کوئی فعل لغو وہان کیا تو وہ مقام قیامت کے دن اوسکا دشمن ہوگا روایت کیا
شیخ احمد حضراوی نے عقد الثمین مین وارد ہوا کہ حضرت عمر رض نے حجر اسود کے بوسہ دینے کی وقت
فرمایا کہ مین جانتا ہون کہ تو پتھر ہے نہ ضرر کرتا ہے نہ نفع دیتا ہے اور اگر نہ دیکھتا مین رسول مقبول
صلعم کو بوسہ دیتے تو مین تجکو بوسہ نہ دیتا تو حضرت علی رض نے یہ سنکر فرمایا کہ اے عمر رض اس سے نفع ضرر
متصور ہے آپ نے کہا کہ کیونکر حضرت علی رض نے فرمایا کہ حق تعالی نے کاغذ عہد اولاد آدم کا اسکے
منھ مین امانت رکھا ہے اور اسنے کہا کہ مین گواہی دونگا جو پورا کریگا اس عہد کو پس گواہی اسکی یہی
نفع ہے حضرت عمر رض نے سنکر فرمایا کہ پناہ مانگتا ہون مین اپنی زندگی سے اوس قوم مین جسمین تو نہو
ای ابو الحسن لیکن مقام سمجھنے کا ہے کہ یہ اور طرحکا نفع ہے اور جسکی نفی حضرت عمر رض نے کی تھی وہ اور
طرحکا نفع مراد تھا پس دونون باتین اپنی جگہ ٹھیک ہین حضرت عبد اللہ بن عمر بن العاص رض سے روایت
ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ آویگا حجر اسود دن قیامت کے مانند پہاڑ ابو قبیس کے اور اوسکے واسطے
زبان ہوگی اور ہونٹ ہونگے روایت کی احمد اور حاکم نے ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا
رسول خدا صلعم نے کہ حجر اسود دہنا ہاتھ اللہ عزوجل کا ہے زمین مین مصافحہ کرتا ہے مصافحہ کرتا ہے
اپنے بندون سے جسطرح کہ مصافحہ کرتا ہے ایک تم مین سے بھائی اپنے سے تو اکابر اہل حدیث
لکھتے ہین کہ چاہیے کہ وقت بوسہ دینے حجر اسود کے بعیت الہی کا تصور کرے اور کمال آداب و
حضوری و زاری سے بوسہ دے بعد اسکے ابن عباس رض کہتے ہین کہ قسم ہے اوس ذات کی جسکے

دست قدرتمین نفس لیجاوے عباس ہے کہ نہین ہے کوئی مسلمان کہ اللہ تعالیٰ سے کچھ مراد مانگے حجر اسود کے پاس
مگر کہ رب العالمین اوسکو عنایت فرماتا ہے روایت کیا ازرقی نے اور بھی وارد ہوا کہ جسنے نہ پائی
بیعت رسولخدا صلعم کی پھر اوسنے بوسہ دیا اور مسح کیا حجر اسود کا پس تحقیق اوسکو بیعت حاصل ہوئی
رسول مقبول صلعم کی ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا سرور عالم صلعم نے کہ چھوتا حجر اسود کا محو
کرتا ہے گناہونکو روایت کیا احمد اور ابن حبان نے اور بھی وارد ہوا کہ تحقیق رب العالمین پھر کردیگا
حجر اسود کو دن قیامت کے ویسا ہی جیسا کہ پیدا کیا اول بار روایت کیا ازرقی نے اور فرمایا رسول
مقبول صلعم نے کہ جسنے چھوا حجر اسود کو تو وہ نکلا گناہونسے ایسا جیسے وہ دن اوسکی مان نے جنا
حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ جسنے مسح کیا حجر اسود کا سوائے
اسکے نہین کہ اوسنے مسح کیا رحمان کے ہاتھکا جل جلالہ روایت کیا ابن ماجہ نے حضرت عائشہ رضہ
سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ کثرت کرو حجر اسود کے بوسہ دینے مین قریب ہے
کہ تم گم کروگے اوسکو یعنے ایک رات طواف کرتے ہوگے اور فجر ہوتی نہ پاؤگے تحقیق اللہ تعالیٰ نہین
اوتارتا ہے کوئی شے جنت کی زمین مین مگر کہ پھر اوسکو وہین پھیر دیگا پہلے قیامت کے
روایت کی ازرقی نے ف اہل حدیث لکھتے ہین کہ حاجی کو چاہیے کہ دونون ہاتھ حجر اسود پر
رکھکے بیچمین منھ سے بوسہ دے اگر بغیر ایذا دینے کسیکے ممکن ہو اور مستحب ہے منھ پیشانی کا رکھنا
اور چومنا تین بار اور اگر بوسہ دینا ممکن ہو تو ہاتھ کو اوسپر لگاکے چومے اور جو یہ بھی نہ ہوسکے
تو لاٹھی وغیرہ کو چھواکر چومے اور جو یہ بھی نہ ہوسکے تو دونون ہاتھ اوسکی طرف اوٹھا کر کہے
اللہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَعَالٰی وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّہِ الْمُصْطَفٰی اور یہ سمجھکر کہ گویا ان دونون
ہاتھونسے اسکو چھو لیا ہاتھونکو چومے رب العالمین سبکو نصیب کرے

فصل تیسری

رکن یمانی و حطیم اور میزاب رحمت و ملتزم کے فضائل مین

ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ رکن یمانی پر دو فرشتے مقرر ہین
کہ آمین کہتے ہین دعا مانگنے والونکے واسطے اور حجر اسود پر [illegible] مقرر ہین روایت کیا
ازرقی نے ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا سرور عالم صلعم نے کہ نہین گذرا مین

رکن یمانی پر کبھی مگر کہ نزدیک اوسکے ایک فرشتہ ہے کہ وہ آمین کہتا رہتا ہے پس جب تم گذرو اوپر
تو یہ دعا کیا کرو اللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور حضرت
ابو ہریرہ رضؓ کی روایت میں اسطور سے وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ رکن یمانی پر ستر
فرشتے مقرر ہیں پس جو شخص کہ کہتا ہے اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَۃِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً الخ تو وہ ستر فرشتے کہتے ہیں کہ آمین روایت کیا ابن ماجہ نے
ف پہلی روایت میں وارد ہوا کہ دو فرشتے ہیں اور اس روایت میں ستر فرشتے مذکور ہوئے
تو اہل حدیث فرماتے ہیں کہ جائز ہے کہ کبھی حضرت نے دو فرشتے دیکھے اور کبھی ستر فرشتے
ملاحظہ کیے حضرت عمر ابن ایاس سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
آپ رکن یمانی کا بہت مسح کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ نہیں آیا میں کبھی اسکے پاس مگر کہ جبرئیل کو
میں نے اوسکے پاس کھڑے دیکھا کہ استغفار چاہتا ہے واسطے چھونے والونکے روایت کیا
ازرقی نے حضرت امام حسن بصری رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ تحقیق رکن یمانی کے
نزدیک ایک دروازہ ہے دروازون جنت سے اور حجر اسود بھی جنت کے دروازون میں
سے ہے اور تحقیق نہیں ہے کوئی بندہ کہ دعا مانگے حجر اسود اور رکن یمانی کے پاس مگر کہ اللہ
تعالیٰ اوس دعا کو قبول فرماتا ہے اور ایک روایت میں وارد ہوا کہ درمیان رکن یمانی اور حجر
اسود کے ایک باغ ہے جنت کے باغون سے ابن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا
صلعم نے کہ چھونا رکن یمانی کا محو کرتا ہے گناہونکو روایت کیا احمد اور ابن حبان نے ف
اہل حدیث مسح رکن یمانی کا اسطور پر لکھتے ہیں کہ حاجی دونون ہاتھون یا ایک ہاتھ سے اوسکو
مس کرے اور اگر ازدحام ہو تو اوسکا بدلہ نہیں ہے اشارہ وغیرہ سے جیسے کہ بدلہ ہے
حجر اسود کا اسی روایت پر عمل ہے پوشیدہ نہ رہے کہ کعبۂ شریف کے چار رکن ہیں رکن اسود
رکن یمانی رکن عراقی رکن شامی انمیں رکن اسود کی بسبب ہونے حجر اسود کے بہت بڑی فضیلت
ہے اور رکن عراقی اور رکن شامی کے لمس میں کلام ہے اسکی تحقیق شیخ علیہ الرحمۃ نے سفر السعادت
میں کما حقہ فرمائی ہے حطیم ایک احاطہ ہے کعبہ شریف سے شام کی جانب نصف دائرہ کی
شکل پر کہ اوسکی گرد بقدر آدمی کے سینہ کے دیوار بلند سنگ مرمر کی کھینچی ہوئی ہے اور متصل

کعبہ شریف کے دونون طرف اوسمین رملہ ہے اور وہ احاطہ بہت ہے فقط چھ گز اوسمین جگہ کعبہ کی ہے چنانچہ احادیث مین وارد ہوا کہ قریش نے جب خانہ کعبہ بنایا اور حلال مال اتنی جگہ داخل کرنے کو کافی نہوا اسواسطے اوسکو باہر رکھا مگر اوسمین نماز پڑھنے کو اور کعبہ شریف کے اندر نماز پڑھنے کا ایک حکم ہے وارد ہوا کہ جسنے نماز پڑھی حطیم مین دو رکعتین جانب رکن شامی کے پس گویا کہ زندہ رکھا اوسنے ستر ہزار رات کو یعنے شب بیداری کی اور حاصل ہوا اوسکو ثواب مانند عبادت ہر مسلمان مرد اور عورت کے اور گویا کہ اوسنے حج کیے چالیس حج مقبول اور مبرور مجالس یکے میزاب رحمت ہندی مین پرنالہ کہتے ہین درمیان دیوار شمالی کعبہ کے درمیان رکن عراقی اور رکن شامی کے ہے یعنے حطیم کیطرف ہے حضرت عطا بن رباح رضہ سے روایت ہے کہ جو شخص کھڑا ہوا نیچے میزاب رحمت کے اور دعا مانگی مگر کہ قبول کیجاتی ہے دعا اوسکی اور جسنے کہ پڑھین نیچے اوسکے دو رکعتین تو وہ نکلا گناہون سے ایسا جیسے اوسدن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا روایت کیا ازرقی نے اور طبری نے شیخ احمد حضراوی عقد الثمین مین اکابر محدثین سلف سے نقل کرتے ہین کہ جسنے نماز پڑھی نیچے میزاب رحمت کے دو رکعتین پھر اوسنے دعا کی کسی مراد کی سو بار سجدے مین مگر کہ اللہ تعالی اوسکو قبول فرماتا ہے اور اسکا تجربہ اہل حدیث نے فرمایا ہے اور اسی کو علامہ قرشی نے بطور تجربہ اہل حدیث سے نقل کیا حضرت امام حسن بصری رضہ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہین کہ سنا مینے کہ ایکدن حضرت عثمان رضہ آئے اور آپ نے لوگون سے فرمایا کہ تم مجھسے پوچھو کہ اسوقت کہانسے آئے لوگون نے پوچھا کہ ای امیر المومنین اسوقت کہانسے آئے آپ نے فرمایا کہ اسوقت کھڑا تھا مین جنت کے دروازے پر اور آپ کھڑے تھے اوسوقت نیچے میزاب رحمت کے اور دعا مانگ رہے تھے عبد اللہ ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ درمیان حجر اسود اور مقام ابراہیم کے ملتزم ہے نہین دعا مانگتا ہے کوئی مصیبت زدہ وہان مگر کہ اوس بلا سے نجات پاتا ہی روایت کیا طبرانی نے

فصل چوتھی
زمزم شریف کے فضائل مین

پوشیدہ نرہے کہ علماء دین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ پانی زمزم شریف کا سوائے

اوس پانی سے جو جاری ہوا اونگلیون مبارک رسول مقبول صلعم سے سب پانیون سے افضل
اور اشرف ہے حتی کہ کوثر سے بھی افضل ہے جیسے کہ شیخ احمد حضراوی عقد الثمین مین اسکی تصریح فرماتے ہین
حضرت امام ایمن رض سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلعم نے کبھی بھوک پیاس کا شکوہ نفرمایا جبوقت
کہ صبح ہوتی تھی آپ پی لیتے تھے زمزم شریف کو پس اکثر مین آپکی خدمت اقدس مین کھانا فجر کا لاتی
مگر آپ فرماتے کہ مین سیر شکم ہون حاجت غذا کی نہین رکھتا ہون روایت کیا قرشی نے حضرت
ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے پانی زمزم کا جس نیت سے
پیا جاوے وہ مراد حاصل ہوتی ہے پس اگر پیوے بہ نیت شفا عنایت فرماوے اللہ تعالی
اور اگر پیوے بہ نیت پناہ شر شیطان سے محفوظ رکھے اللہ تعالی اور اگر پیوے واسطے دفع
پیاس کے دور فرماوے اللہ تعالی روایت کیا قرشی نے اور تھے حضرت ابن عباس رض
جب آپ پیتے زمزم شریف کو تو یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا
وَاسِعًا وَشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ روایت کیا حاکم نے مستدرک مین اور دارقطنی نے ابن عبی رح
لکھتے ہین کہ یہ اثر زمزم کے صاحب اعتقاد اور صحیح نیت والے کے لیے قیامت تک باقی رہیگی
پس نہ پیوے بہ نیت تجربہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہے متوکلین کو حضرت ابوذر رض سے
روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ زمزم شریف سراپا برکت ہے اور غذا نہایت
خوش ذائقہ ہے روایت کیا مسلم نے اور ابوداؤد نے یہ اور زیادہ روایت کیا کہ شفا
ہے ہر بیماری کے لیے حضرت جابر رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے
کہ پانی زمزم شریف کا جس مراد کے لیے پیا جاتا ہے حاصل ہوتی ہے روایت کیا احمد اور
ابن ماجہ اور بیہقی نے محمد ابن منکدر حضرت جابر رض سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول
صلعم نے پانی زمزم کا واسطے اوس نیت کے ہے جس نیت سے کہ پیا اور مین اوسکو پیتا ہون
واسطے پیاس دن قیامت کے یہ کہکر آپنے پیا زمزم کو روایت کیا دیاطی نے قرشی لکھتے ہین
کہ لایق ہے جو ارادہ کرے پینا زمزم شریف کا واسطے مغفرت کے یہ کہ وقت پینے کے کہے
کہ اے اللہ تحقیق مجکو پہونچی یہ روایت کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ پانی زمزم کا واسطے اوس
مراد کے ہے جسکو پیتا ہے [illegible] اے اللہ تحقیق پیتا ہون مین اسکو واسطے اپنی مغفرت کے

اور اگر ہوے تندرستی اور دور ہونے بیماری کے لیے تو بھی اسیطرح کہے اور
وارد ہوا کہ کہا ابوذرؓ نے کہ نہ تھا کھانا میرا ایک مہینہ مگر پانی زمزم کا پس فربہ ہوا میں یہانتک کہ سخت
ہوگئین شکنین پیٹ میرے کی اور بھی وارد ہوا کہ جناب سرور عالم صلعم آئے چاہ زمزم پر پس
نکالا لوگون نے آپکے واسطے ڈول پانی کا پس آپنے پیا پھر لعاب دہن مبارک کا اوس ڈول
مین ڈالکر چاہ زمزم مین ڈالدیا اور فرمایا کہ اگر تم نہ نکالتے پانی تو نکالتا مین اپنے ہاتھون سے روایت
کیا طبرانی نے ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ خوب چھک کر پیا کرو پانی زمزم کا
براءت ہے نفاق سے یعنے جو شخص کہ خوب سیر ہوکر زمزم پیے تو اوسمین سے نفاق جاتا رہتا ہے
روایت کیا ازرقی نے اور بھی وارد ہوا کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ پانی زمزم کا اور آگ دوزخ کی
کسی بندۂ مسلمان کے پیٹ مین ہرگز جمع نہین ہوگی روایت کیا طبرانی نے اور وارد ہوا کہ تمام
زمین کے پانی شیرین اوٹھ جاوینگے پہلے آنے دن قیامت کے سوائے زمزم کے کہ یہ پانی
اپنی حالت اصلی پر باقی رہیگا روایت کیا قرشی نے عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے
کہ ایک شخص نے پوچھا کہ کہان ہے مصلی اخیار کا آپ نے فرمایا کہ نیچے میزاب رحمت کے
پھر پوچھا کہ ابار زمزم کا پانی کیا ہے آپنے فرمایا کہ پانی زمزم کا اور بھی آپ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے
کہ تپ سانس ہے جہنم کا اسکو بجھاؤ زمزم سے روایت کیا احمد و ابن ابی شیبہ و ابن حبان نے
ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ مین مکہ معظمہ مین تھا کہ میرے
گھر کی چھت چیری گئی اور اوتری حضرت جبرئیلؑ اور شق کیا میرے سینہ کو اور دھویا آب زمزم سے
پھر لائے ایک طشت سونے کا بھرا ہوا حکمت اور ایمان سے اور میرے سینہ کو اوس سے
مالامال کردیا اور پھر ویسا ہی میرا سینہ درست کردیا روایت کیا بخاری نے ابن عباسؓ سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے افضلترین کنوونکا اوپر زمین کے چاہ زمزم ہے
روایت کیا ابن حبان اور طبری نے اور بھی حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ
رسولخدا صلعم جب چاہتے تھے کہ تحفہ دین کسی شخص کو تو آپ اوسکو پلاتے تھے آب زمزم
روایت کیا دیباطی نے باسناد صحیح حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ آپ آب زمزم
بطور تبرک دوسری جگہ لیجایا کرتی تھین اور آپ فرماتین کہ حضرت صلعم لیجایا کرتے تھے

روایت کیا ترمذی نے چنانچہ وارد ہوا کہ رسولخدا صلعم نے سہیل بن عمر رضؓ کو ماءِ نخہ پر فرمایا اور پانی زمزم کا آپنے بطور تحفہ چاہا پس آپنے دو ظرف حضور مین روانہ کیے روایت کیا ازرقی نے ابو الطفیل حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہین کہ تھے ہم کہ نام رکھتے تھے زمزم کا شباعہ یعنے پیٹ بھر دینے والی اور تھے ہم کہ پاتے تھے زمزم کو اچھا مددگار اوپر کنبہ کے روایت کیا طبرانی نے معجم کبیر مین حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ زمزم مین ایک چشمہ ہے جنت مین سے جانب حجر اسود سے روایت کیا امام قرطبی نے اور ابن الحاج نے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضؓ سے روایت ہے کہ کہا تا تھا مین نزدیک ابن عباس رضؓ کے پس آیا ایک شخص آپنے اوس سے پوچھا کہ اسوقت کہان سے آیا اوسنے کہا کہ چاہ زمزم پر سے آپنے فرمایا کہ پیا تو نے آب زمزم کو جیسے چاہیے اوسنے عرض کیا کہ کیسے چاہیے آپنے فرمایا کہ جب پیے تو آب زمزم کو تو منہ قبلہ کیطرف کرا و بسم اللہ پڑہ اور تین بار سانس لیکر خوب چھک کر پیکے الحمد للہ کہہ پس تحقیق فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ ہمارے اور منافقونکی درمیان مین یہی فرق ہے کہ وہ آب زمزم خوب سیر ہوکر نہین پیتے ہین روایت کیا ابن ماجہ وغیرہ نے

ف آداب زمزم شریف کے پینے کے یہ ہین کہ تین بار سانس لیکر پیے اور ہر بار منھہ کو برتن سے جدا کرکے سانس لیوے اور تینون بار بسم اللہ پڑھکر پیوے اور ختم کرے الحمد للہ کے ساتھہ حضرت سائبؓ فرماتے ہین کہ پیو آب زمزم اولاد عباس کے ہاتھہ سے روایت کیا ابن منذر نے کتاب الترغیب مین اور فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ نظر کرنا زمزم شریف مین محو کرتا ہے گناہونکو اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ نظر کرنا طرف زمزم شریف کے عبادت ہے روایت کیا امام فاکہیؓ نے حضرت امام یافعیؒ بعض ابرار و صالحین سے روایت کرتے ہین کہ اتفاق سے ہم بیٹھے تھے نزدیک کعبہ شریف کے ناگاہ ایک شخص آیا کپڑا منھہ پر ڈالے ہوئے اور اوسنے جاکر آب زمزم پیا بچا ہوا اپنے پیا تو پایا اوسکو ملا ہوا شہد کے ساتھہ نہ پیا اپنے اوس سے زیادہ کبھی شیرین اور مزہدار پھر اپنے نہ پایا اوسکو مگر دوسرے روز اوسکی تلاش مین فجر سے بیٹھہ گئے دیکھا اپنے کہ وہی شخص پھر آیا اور اوسنے آب زمزم نکالکر پیا اور بچا ہوا اپنے پیا تو پایا اپنے اوسکا مزہ جیسے دودھہ مین شکر ملی ہوتی ہے پس آپ فرماتے ہین کہ اکثر بزرگان دین نے پیا آب زمزم کو

واسطے روا ہوئے حاجتونکے اور وہ اوسکی خیر و برکت سے پوری ہوئین حضرت جابرؓ سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص حاضر ہوا کعبہ شریف کے پاس بہ نیت
حج اور اوسنے طواف کیا سات بار اور پھر مقام ابراہیم مین دو رکعتین پڑہین پھر پیا اوسنے
آب زمزم تو اللہ تعالیٰ اوسکو گناہون سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسے اوسیدن اوسکی مان نے
جنا روایت کیا ابن جوزیؒ نے امام فاکہیؒ سے منقول ہے کہ زمزم شریف کے نام بہت ہین
چنانچہ بعض نے قریب تیس کے لکھے ہین شیخ احمد حضراوی نے اونکو عقد الثمین مین نظم مین جمع
فرمایا ہے اور ہر ایک نام کی شرح لکھی ہے جو مشتاق ہو اوس کتاب مین دیکھ لے بسبب
طوالت کے تصریح اونکی نہ کی گئی علماء دین لکھتے ہین کہ آب زمزم کی فوائد اور خواص بیشمار ہین
چند اسجگہ لکھے جاتے ہین جسکو عارضہ زیادہ کھانے کا ہو تو پیے وہ آب زمزم خوب پیٹ بھر کے
اور کہے کہ ای زمزم تجھہ میرے شکم مین پس تحقیق وہ عارضہ جاتا رہیگا اور وہ شخص تندرستی
پاویگا اور یہ عمل مجرب ہے اور یہ پانی نکال ڈالتا ہے کھونٹ فریب کو دل سے اور پیشاب
کھولکر آتا ہے اور کھانا خوب ہضم ہوتا ہے اور عبادت الہی کے لیے قوت دیتا ہے بدن
آرام مین رہتا ہے آنکھو نمین روشنی فہم و علم مین ترقی دلمین نرمی پیدا ہوتی ہے اور پانی زمزم کا
خدا کے غصہ کو بجھا دیتا ہے شیطان غمگین ہوتا ہے رحمان راضی ہوتا ہے گویائی پیدا کریگا وقت
سوال منکر و نکیر کے دل مضبوط رہیگا قول ثابت پر وغیرہ فوائد کثیر ہین اہل حدیث فرماتے ہین
کہ جس شخص کی بیماری مین سب حکیم و طبیب عاجز ہو گئے ہون تو وہ آئے چاہ زمزم پر اور اوس
پانی سے غسل کرے جس حوض مین آب زمزم جمع ہوتا ہے بہ نیت شفا خدا چاہے تندرست
ہو جائیگا علماء دین لکھتے ہین کہ وضو اور غسل کرنا آب زمزم سے بلا کراہت درست ہے اور
استنجا کرنا مکروہ ہے بلکہ عارضہ بواسیر کا پیدا ہوتا ہے باقی حال آب زمزم کا پہلے تفصیلا بیان
ہو چکا ہے شیخ احمد حضراوی رح عقد الثمین مین لکھتے ہین کہ یہ جو بزرگون نے آب زمزم کو حاصل ہونین
وجہ کامل اوسکی یہ ہے کہ اوسمین لعاب دہن مبارک معطر معنبر سرور عالم صلعم کا داخل اور شامل
ہو گیا ہے پس جبمین کہ صاحب لولاک اور صاحب قاب قوسین اوادنی کا لعاب دہن معطر معنبر
داخل ہو گیا تو اوسکے فوائد اور منافع اور فضائل اور خیرات و برکات کیا بیان ہو سکتے ہین

ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم کے سامنے ایک ڈونل بھرا ہوا آب چاہ زمزم سے لائے آپ نے اوسمین کلی ڈالدی کہ اوسیوقت اوس پانی مین خوشبو مشک سے زیادہ آنے لگی **ف** سیر کی معتبر کتابونمین لکھا ہی کہ چاہ زمزم بعد زمانہ حضرت اسمعیلؑ کے ایک مدت تک پوشیدہ رہا اور اسکا قصہ مختصر اسطرح پر ہے کہ عمرو بن حارث سردار قوم جرہم نے حجر اسود کو مع چند ہتیارونکے کہ خانۂ کعبہ مین تھے چاہ زمزم مین چھپاکر اسطرح بند کردیا کہ کچھ نشان چاہ زمزم کا نہ باقی رہا مگر جب ارادۂ خدا متعلق باظہار چاہ زمزم ہوا تو عبدالمطلب پر نشان اور علامات چاہ زمزم کے بالہام غیبی ظاہر ہوئے اور عبدالمطلب بتائید آسمانی قریش پر غالب آئے اور آپنے چاہ زمزم صاف کیا اور ہتیار اور حجر اسود اوس سے برآمد ہوئے اور آخر کو پانی نکلا عمق اس چاہ کا ۶۷ ستہ گز ہے اور عرض اوسکے منھ کا چار گز سے چار گز ہے اور دیوار کعبہ شریف سے تا چاہ زمزم ۳۳ گز ہے اور فرق درمیان مقام ابراہیم اور چاہ زمزم کے ۱۲ گز ہی اللہ تعالی سب مسلمانونکو وہ پانی پینا اور اوس کنوین کو دیکھنا نصیب فرماوی آمین رب العالمین

فصل پانچوین
صفا مروہ کے فضائل مین اور چارون مصلونکے بیان مین

سیر کی معتبر کتابون مین وارد ہوا کہ صفا پر حضرت آدم صفی اللہ بیٹھے تھے اور مروہ پر امراد یعنے حضرت حوا بیٹھی تھین اسلیے نام انکا صفا مروہ ہوا اور مشہور یہ ہے کہ صفا مروہ نام تھے مرد و عورت کے جنھے نعوذ باللہ کعبہ شریف مین بدکاری ہوئی تھی پس وہ دونون مسخ ہوکر پتھر بن گئے عبرت کے لیے انکون دونون پہاڑیون پر رکھدیا تھا رفتہ رفتہ ان دونون پہاڑیونکا بھی وہی نام پڑگیا اللہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ الخ مفسرین شان نزول اس آیت کی اسطور پر لکھتے ہین کہ صفا مروہ پر دو بت تھے اساف اور نائلہ اساف اوپر صفا کے تھا اور نائلہ اوپر مروہ کے پس مشرکین بسبب تعظیم ان دو بتونکے صفا مروہ کا طواف کیا کرتے تھے جب زمانہ اسلام کا آیا اور بت توڑے گئے تو مسلمانونکو اوسکے طواف کرنے سے ڈر ہوا اور یہ آیت اللہ تعالی نے فرمایا کہ صفا مروہ اللہ کی نشانیونسے ہین یعنے ان دونون کا بھی طواف کرنا چاہیے لکھا ہے کہ صفا سے مروہ تک سات سو ستر گز کی مسافت ہے اور دونون

میلون مین تخمیناً چھ لیس قدم کا فرق ہے اور دونونکے مقابل بازار کے دوسری طرف بھی
دو مینار سبز بنے ہوئے ہین ابن منذر کتاب الترغیب مین ابن عمر رضہ سے روایت کرتے ہین کہ
سعی کرنا صفا مروہ کا مثل ثواب آزاد کرنے ستر بہ دونکے ہے روایت کیا طبرانی نے کبیر مین
اور بزار نے اور نافع ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہین کہ جسنے سعی کی درمیان صفا مروہ کے
اللہ تعالیٰ اوسکے قدمونکو ثابت رکھیگا اوپر پل صراط کے اوسدن کہ پھسلینگے پاؤن روایت
کیا صاحب المسالک نے پوشیدہ نرہے کہ چارون مصلونمین سے پہلا مصلی حنفیؒ ہے
وہ ایک مکان ہے تین درکا دو منزلہ جانب شمال اس مصلے سے حطیم تک ۴۸ گز کا فاصلہ
ہے دوسرا مصلی شافعیؒ ہے قریب چاہ زمزم کے کعبہ شریف کی دیوار سے چالیس گز پر ہے تیسرا
مصلی حنبلیؒ ہے مقابل حجر اسود کے کعبہ شریف کی دیوار سے ۴۸ گز ہے چوتھا مصلی مالکیؒ
ہے دیوار کعبۂ شریف سے فاصلہ ۹۵ گز کا ہے اور یہ سب مصلے مطاف سے باہر ہین اور
دائرہ طواف کرنیکا جو سنگ سفید کا اب موجود ہے سنہ ۹۶۱ ہجری مین سلطان سلیمان خان
سلطان روم کے حکم سے تیار ہوا ملا علی قاریؒ شرح منسک متوسط مین لکھتے ہین کہ مراد مطاف
سے وہ جگہ ہے کہ مقرر کی گئی ہے واسطے طواف کرنے کے اور اسیقدر تھی مسجد الحرام
رسول مقبول صلعم کے زمانہ مین اور اسیطرح مولانا قطب الدین مکی لکھتے ہین مجالس مکیہ مین

باب چھٹا

فصل پہلی

مسجد الحرام کی بنا مین اور اوسکی کئی مرتبہ کے بنانے کے بیان مین

ارباب سیر لکھتے ہین کہ جسوقت بنا کیا کعبہ شریف کو حضرت ابراہیمؑ نے اوسوقت نہ تھا کعبۂ
شریف کے گرد کوئی گھر اور دیوار کیونکہ بسبب تعظیم اور ہیبت کعبۂ معظمہ کے گھر بنانے مین کسی نے
جرات نکی آخر کار جب قصی ابن کلاب کا زمانہ آیا کہ حضرت کی پانچوین پشت مین ہین اونھون نے
جمع کیا قوم کو اور حکم دیا اونکو گھر بنانے کا چنانچہ گھر تعمیر ہونے شروع ہوئے اور دروازے
گھرونکے کعبۂ شریف کیطرف کیے اس مراد سے کہ داخل ہون اوسطرف سے طواف کو اور چھوڑ
دیا طواف کی جگہ کو اسیطرح رہا قرینہ رسول مقبول صلعم کے عہد مبارک اور خلیفہ اول کے زمانہ تک

جب حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے اور مسلمانونکی کثرت ہوئی اوسوقت آپنے بڑھایا مسجد الحرام کو سال چودہ ہجری مین اور وہ حویلیان جوگرد مسجد الحرام کے تہین اون سب کو توڑکر مسجد الحرام مین داخل کیا اور بنائی ایک دیوار گرد قد آدم سے کچھ کم اور رکھے چراغ اوس دیوار پر پس اول دیوار مسجد کی حضرت عمرؓ نے بنائی جب حضرت عثمان خلیفہ ہوئے تو آپ نے بہی بہت گھر داخل کیے سال ۵۶ ہجری مین بعد اسکے عبداللہ بن زبیرؓ نے مسجد الحرام مین بہت گھر داخل کیے یہانتک کہ خریدا ایک گھر ازرق کا زیادہ دس ہزار دینار سے بعد اسکے عبدالملک بن مروان نے بلند کین دیوارین مسجد کی اور چھت بنائی ساج کی لکڑی کی لیکن بڑھایا نہین بعد اسکے بڑھایا اوسکے بیٹے ولید نے بعد اسکے زیادہ کیا ابوجعفر منصور نے دوبار ایکمرتبہ ۱۶۰ھ ہجری مین اور دوسری بار شروع کیا ۱۶۱ھ مین اور تمام کیا اوسکو ایکسو اونہتر ہجری مین اور وفات پائی اوسنے اوسی برس مین اور بہت مال اس عمارت مین خرچ کیا چنانچہ ایک گز زمین پر پچیس ۲۵ پچیس ۲۵ دینار صرف ہوئے بعد اسکے زیادہ کیا معتضد عباسی نے اور داخل کیا دار الندوہ کو اور نام رکھا اوس زیادتی کا باب الزیادہ اور پشت کعبہ شریف کیطرف سے بھی بڑھایا کہ وہ زیادتی مشہور ہے باب ابراہیم کیطرف سے بعد اسکے ۹۸۹ھ مین سلطان سلیمان خان بادشاہ روم نے کمال مضبوطی اور آراستگی سے مسجد الحرام کی از سر نو تعمیر کی مگر یہ عمارت اس بادشاہ کے بیٹے کے عہد مین کہ نام اوسکا سلطان مراد خان تھا سال آخر نوسو تہ ۹۸۳ اسی مین تمام ہوئی مجالس مکیہ مین وارد ہوا کہ سب منارے مسجد الحرام کے سات ہین چار چارون کونون پر اور تین سوائے کونون کے اور سب کنگورے مسجد الحرام کے ایک ہزار تین سو باون ہین ✤

بیان بنا مسجد الحرام حضرت عمرؓ ✤

بیان بنا عثمانی ✤

بیان بنا عبداللہ بن زبیرؓ ✤

بیان بنا عبدالملک بن مروان و بنا ولید و ابوجعفر و معتضد عباسی ✤

بیان بنا سلطان مراد خان ✤

تعداد مسجد الحرام و منارون کی ✤

فصل دوسری

مسجد الحرام مین نماز پڑھنے کے فضائل مین

شیخ احمد حضراوی عقد الثمین مین لکھتے ہین کہ وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہین کہ مینے توریت مین لکھا ہوا دیکھا کہ جو شخص پڑھے پانچ نمازین مسجد الحرام مین لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے ثواب پانچ لاکھ اور چوبیس ہزار نمازونکا اور اسیطرح روایت کیا بندی نے شیخ ابوبکر نقاش رح لکھتے ہین کہ مینے حساب کیا مسجد الحرام کی ایک نماز کا تو معلوم ہوا

کہ ایک نماز مسجد الحرام کی دوسری جگہہ ۵۵ برس اور چھہ مہینے اور بیس دنون مین تمام ہوتی ہے
اور ایک دن ایک رات کی نماز مسجد الحرام کی دوسو برس اور نو مہینے اور دس راتونمین تمام ہوتی
ہے بغیر حساب دگنی ہونے نیکیونکے اور ثواب نماز جماعت ومسواک کے بحدیکہ شمار اوسکا دشوار اور
مشکل ہوگا جیسے کہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی جذب القلوب مین اس مضمون کی تصریح فرماتے ہین
فسبحان اللہ ذی الفضل العظیم وصلواتہ علی النبی ورسولہ الکبیر الکریم
اسیطرح نقل کیا مرجانی نے بہجۃ النفوس مین اور پھر شرح کی اس امر کی کہ یہ ثواب عظیم حاصل
ہوتا ہے اوسکو جو اکیلا مسجد الحرام مین نماز پڑھے اور جو پڑھے نماز جماعت سے تو بحساب ثواب
نماز جماعت کے اجر وثواب ملتا ہے چنانچہ مجالس یکیہ مین وارد ہوا کہ جسنے حرم شریف مین نماز
جماعت سے ادا کی تو اوسکا ثواب دو کرور اور پانچ لاکھہ نماز کے برابر ہے اور یہ ثواب عظیم کچھہ خاصکر
نماز ہی کے باب مین نہین ہے بلکہ اوس مقام اقدس مین جو اعمال وافعال مسلمان کرتا ہے ایک کے
عوض لاکھہ پاتا ہے چنانچہ احیاء العلوم مین وارد ہوا کہ حضرت امام حسن بصری سے روایت ہے
کہ مکہ شریف مین ایک روزہ رکھنا اور ایک درم خیرات کرنا برابر لاکھہ کے ہے ف اہل اسرار
لکھتے ہین کہ اس مقام کو مسجد الحرام اسوجہ سے کہتے ہین کہ اہل عرفان کو اوسجگہہ نظر بغیر خدا حرام ہے
حقتعالی نے اسمقام کو ایسی حرمت اور عظمت عنایت کی کہ روی زمین کی سجدین اوسکی حرمت کو نہین
پہونچتی ہین اب معلوم کرنا چاہیے کہ علماء دین کے نزدیک مسجد الحرام کی حد مین کئی قول وارد ہوے
اول یہ کہ مسجد الحرام سب حرم شریف ہے ابن عباس رض سے روایت ہے کہ ساری مسجد الحرام
حرم ہے روایت کی سعید بن منصور نے اور ابوذر نے بتائید قولہ تعالی والمسجد الحرام الذی
جعلناہ للناس الخ وقولہ تعالی وصدوکم عن المسجد الحرام وقولہ تعالی سبحان الذی
اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الخ کہ اوسوقت آپ حضرت ام ہانی کے گھر مین تھے
دوسرا قول یہ ہے کہ مسجد الحرام صرف مسجد الجماعت ہے اور وہ جگہ اونچی ہے جسمین کہ ٹھہرنا
حالت ناپاکی مین حرام ہے تیسرا قول یہ ہے کہ مسجد الحرام سب مکہ معظمہ ہے اللہ تعالی فرماتا ہے
ان الذین کفروا ویصدون عن سبیل اللہ والمسجد الحرام امام زمخشری تفسیر کشاف
مین اس آیت شریف کی شرح مین اصحاب حضرت امام اعظم سے روایت کرتے ہین کہ مراد

مسجد الحرام ہے مکۂ معظمہ ہے اور چوتھا قول یہ ہے کہ مسجد الحرام صرف کعبہ معظمہ ہے
قاضی معز الدین ابن جماعہ فرماتے ہین کہ چوتھا قول بعید اور ضعیف ہے مذہب قوی اور
قریب پہلا قول ہے حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلعم نے
پڑھی یہ آیت شریف اِنَّ فِیْ ھٰذَا لَبَلَاغًا لِّقَوْمٍ عَابِدِیْنَ اور آپ نے فرمایا کہ وہ پانچون نمازین
پڑھنا ہے مسجد الحرام مین اللہ تعالی سب مسلمانونکو اوسمقام اقدس مین نماز پڑھنا نصیب فرماوے آمین

فصل تیسری

مکۂ معظمہ کے فضائل مین

اہل اسلام کو مقام آگاہی اور بیداری ہو کہ حقتعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے وَھٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ
یعنے قسم ہے اس شہر امانت والیکی یا امن والیکی اہل تفسیر لکھتے ہین کہ مراد اوس شہر سے
مکۂ معظمہ ہے کہ جامعیت اور خیر و برکت مین انتہائے مرتبہ کو پہونچا ہے اسلیے کہ ہر شہر قسم قسم کے
لوگون اور قسم قسم کی چیزون اور قسم قسم کے مکانون متبرک کو جامع ہوتا ہے لیکن کسی شہر مین
خانۂ خدا کہ ہمیشہ تجلی الہی کی اوترنے کی جگہ ہو اور سب مخلوق کی عبادت کا قبلہ ہو نہین ہے
مگر یہی شہر ہے کہ یہ بزرگی اور شرف اسیکو نصیب ہوئی اور اس سبب سے اسکو جامعیت کامل
حاصل ہوئی اور ان سب وصفون کے ساتھ جناب سید المرسلین خاتم النبیین کے پیدا ہونیکی
جگہہ ہے پس جامع ہے اسرار وحی محمدی صلعم کا چنانچہ رسول مقبول صلعم کی نبوت اور ولایت
کے انوار اوسمین تابان اور نمایان ہین اور قیامت تک رہینگے اور وہ نور نبوت اور ولایت
جامع اور اکمل ہے سبطرح دوسری نبوتون اور ولایت سے پس اس قسم مین ایسی بڑی ترقی
اور بزرگی اس شہر مقدس کو حاصل ہوگئی کہ اسنے سب عالم علوی اور سفلی کے اسرارون اور
کمالون کو اپنے اندر سمیٹ لیا اور خالق و خلق کو آپسمین ربط ملا دیا اہل تفسیر لکھتے ہین کہ مکۂ
معظمہ ایک شہر ہے لنبا یعنے لنبا ؤ اوسکا زیادہ ہے چوڑاؤ سے اور پہاڑ مگر داگرد اوسکی
قلعہ کے مانند واقع ہوئے ہین اور عمارتین بہت ہین اور چشمے اور چشمہ دار کنوین اور وقفی حوض
اور حمام اور باطین بہت سی ہین چنانچہ لکھا ہے کہ امام فاکہیؒ کے زمانہ مین کہ اسمقام اقدس
کے بڑے مورخ ہین سولہ حمام گرم ہوتے تھے اور یہ شہر مقدس حجاز کی ولایت مین داخل ہے

اور یہ ولایت دوسیا نمین ولایت شام وعراق ومصر ویمن کے واقع ہے اور اس ولایت مین کئی
شہر داخل ہین ایک مکہ معظمہ دوسرا مدینہ منورہ اور تیسرا یمامہ اور بہت پرگنے ان تین شہرونکے
ساتہ تعلق رکھتے ہین لکہا ہے کہ مکہ معظمہ کی آبادی نے بعہد سلطان مرادخان کے بہت فروغ
پکڑا اور پانی کی بھی بہت کثرت ہوگئی اسوجہ سے کہ اوسکے آبا واجداد نے درست کیا نہر زبیدہ کو
اور ادہمین بہت چشمے ملائے اور یہ نہر زبیدہ ہارون رشید کی بیوی بڑی جانفشانی اور خرچ
کثیر سے نہر حنین سے لائی چنانچہ اسکے صرف مین ایک کرور سات لاکہ مثقال دینار صرف ہوئے
عرفات کو بھی یہی نہر گئی ہے اور منبع اس نہر کا بعض کے نزدیک مغاک جبل کرا ہے
اور بعض کے نزدیک طاد ہے حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول
مقبول صلعم نے واسطے مکہ معظمہ کے یعنے جبکہ آپ وہانسے رخصت ہوے کہا کہ کیا خوب
شہر ہے تو اور بہت محبوب ہے تو طرف میرے اور اگر تحقیق قوم میری نہ نکالتی مجکو تجہ مین سے
تو نہ رہتا مین کہین سوے تیرے نقل کی ترمذی نے اور بہت حدیثین اس مضمون مین صحاح ستہ
مین وارد ہوئی ہین حضرت امام حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ بہترین اور دوست ترین
شہرون روے زمین سے خدا کے نزدیک مکہ معظمہ ہے تمام روے زمین کو اسکے نیچے
کھینچا ہے نام اوسکا ام القریٰ ہے اور اول وہ پہاڑ جو زمین پر رکہا گیا وہ جبل ابوقبیس ہے
اور اول جنے کہ طواف کیا مکہ شریف کی زمین کا فرشتے ہین حضرت آدم کی پیدائش سے دو ہزار
برس پیشتر اور وارد ہوا کہ مکہ شریف مین افطار کرنا دوسری جگہ کے ایک برس کے روزہ رکھنے
سے افضل ہے اور سونا وہانکا بہتر ہے دوسری جگہ کی تمام رات نماز پڑھنے سے اور آپ
فرماتے ہین کہ نہین جانتا ہون مین کسی شہر کو روے زمین پر سوے مکہ معظمہ کے جسمین اوٹھین
دن قیامت کے انبیا اور صدیقین اور شہدا وصالحین مردون اور عورتون سے کہ وہ سب
نجات پانے والے ہونگے دن قیامت کے اور نہین جانتا ہون مین کہ سوے مکہ معظمہ کے
تمام انبیا اور رسول اوسکی طرف آئے ہون اور دروازے بہشت کے کھلے ہون اوسمین
دن قیامت تک چنانچہ وارد ہوا کہ ایک دروازہ نزدیک کعبۂ شریف کے اور ایک
نیچے میزاب رحمت کے اور ایک نزدیک حجر اسود کے اور ایک نزدیک کن یمانی کے

اور ایک نزدیک صفا مروہ کے اور ایک نزدیک چاہ زمزم کے اور ایک اندر کعبہ شریف کے
اور آپنے فرمایا کہ نہین جانتا ہون مین کسی شہر کو روے زمین پر سوے مکہ معظمہ کے جسمین ہر عمل
خیر برابر لاکھ کے ہو اور جسمین شراب ابرار اور مصلی اخیار ہو اور نہین جانتا ہون کسی شہر کو
روے زمین پر سوے مکہ معظمہ کے کہ حقتعالی نے رسول مقبول صلعم کو فرمایا ہو کہ فلانی جگہ
اپنی نماز کی جگہ کرو وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى اور نہین جانتا ہون کسی شہر کو
روے زمین پر جب صرف نظر کرنے سے عبادت لکھی جاوے بغیر پڑھنے نماز اور کرنے
طواف کے سوائے مکہ معظمہ کے اور نہین جانتا ہون مین کسی شہر کو روے زمین پر جسمین
طاعت اور عبادت نہ کیجاوے اور اجر و ثواب لکھا جاوے سوائے مکہ معظمہ کے جہان
دعا کرنے سے اوترتی ہے رحمت الہی اور خوشبو جنت کی اور قبول ہوتی ہے دعا اور
فرمایا حضرت نے کہ نہین ہے کوئی شہر مگر کہ پامال کریگا اوسکو دجال مگر مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ
و بیت المقدس کہ ہر دروازے پر ملائکہ واسطے نگہبانی کے صف باندھے کھڑے ہونگے
فرمایا رسول مقبول صلعم نے جسنے ایک روزہ رکھا مکہ معظمہ مین لکھے گا اللہ تعالی واسطے
اوسکے لاکھ روزے اور جسنے ختم کیا ایکبار قرآن مجید لکھے گا اللہ تعالی واسطے اوسکے ثواب
لاکھ ختم کا غرض اسیطرح تمامی اعمال و عبادات کو سمجھنا چاہیے حضرت امام حسن بصری سے
روایت ہے کہ حضرت آدم کے صحیفہ مین ایک سورۃ نازل ہوئی کہ ترجمہ اوسکا زبان
ہندی مین یہ ہے کہ مین کہ خدا ہون مکہ شریف کو پیدا کیا مینے اور کعبہ معظمہ کو اپنے گھر کے
ساتھ نسبت لگا کر حرمت و عظمت عنایت کی مینے پس رہنے والے مکہ شریف کے ہمسایہ
میرے ہین اور مکہ معظمہ کو ساتھ رہنے والون آسمان و زمین کے آباد رکھتا ہون مین یہان تک
کہ ستر ہزار فرشتے ہر روز بھیجتا ہون مین کہ بعد طواف بیت المعمور آنکر کعبہ شریف کا طواف
کرتے ہین اور وہان سے مرقد انور اطہر سرور عالم صلعم کو جاتے ہین اور اونکی باری پھر قیامت
تک نہین آئیگی اور حج کے دن آٹھ لاکھ حاجی آتے ہین اگر کم ہوتے ہین تو فرشتے بھیجکر پورا
کر دیتا ہون پس جبکہ حاجی لوگ فوج فوج پریشان بال اور گرد آلودہ تکبیر کہتے ہوئے شور
مچاتے ہوئے لبیک اور تسبیح کے ساتھ میری زیارت کے واسطے آتے ہین اور میرے

مہمان

مہمان ہوتے ہین اور میری جناب کبریائی مین اوترتے ہین تو اب میرا ذمہ ہے اور مجھپر واجب ہے
کہ اونکو ثواب بیحساب دیکر خوش کرون اور اونکی بدیونکو نیکیان کردون اور اونکے درجے بلند کرون
اے آدم کعبۂ شریف کی عمارت تیرے بیٹے ابراہیمؑ کے ہاتہ سے تمام کرون اور ابراہیمؑ کو
بطفیل اسی گھر کے عزت وحرمت عطا کرون اور بعد اسکے اوسکی اولاد سے اپنی رحمت اور
فضل سے آباد کرون یہانتک کہ جمال جہان آرا حبیب اپنے محمد رسول اللہ صلعم کا مکۂ شریف سے
ظاہر کرون اور اس شہر کو اوسکی امامت سے قیامت تک آباد رکھون اور تیرے اوس فرزند
ارجمند کو خاتم النبیین کرون پس جو شخص کہ موسم حج مین میرے ملنے کا مشتاق ہو تو جان لے
کہ مین نزدیک فقرا وغربا کی جماعت کے ہون جو بال پریشان اور گرد آلودہ رکھتے ہین شیخ احمد
حضراوی عقد الثمین مین لکھتے ہین کہ مکۂ معظمہ مرکز اولیا اور قیام اولیا ہے خصوص اخیر زمانہ مین
سہل ابن عبداللہ تستری سے روایت ہے کہ تھے عبداللہ بن صالح بڑے مرتبہ کے
عارف باللہ کہ آدمیونکے مارے ایک شہر سے دوسرے شہر کو بھاگتے تھے آخر کار
مکۂ شریف مین آنکرے ہے لوگون نے پوچھا کہ آپ یہان کیسے رہے آپ نے فرمایا کہ نہین دیکھا مینے
کسی شہر کو جسمین رحمت اور برکت الہی اوترتی ہو مانند مکۂ شریف کے اور دیکھا مینے فرشتونکو طواف
کرتے صورتون مختلف پر اور فرمایا کہ نہین ہے کوئی ولی اللہ کا کہ صحیح ہو ولایت اوسکی مگر کہ وہ
حاضر ہوتا ہے مکۂ شریف مین ہر جمعہ کی رات کو جسنے دیکھ لیا ایک کو اونمین سے یا اونمین سے
کسی نے دیکھ لیا پہونچ گیا اپنے مقصد کو حضرت شیخ احمد حضراوی عقد الثمین مین لکھتے ہین کہ حضرت
امام یافعی رح بعض اکابر دین سے روایت کرتے ہین کہ اکثر اوقات کعبۂ شریف کے گرد ملائکہ اور
انبیا اور اولیا بیٹھے ہین اور اکثر جمعہ کی رات کو اور جمعرات اور پیر کی رات کو حاضر ہوتے ہین مع اپنے
تابعین اور اصحاب اور اقربا کے چنانچہ سرور عالم صلعم رکن یمانی کے پاس مع اہلبیت وصحابہ
واولیاء امت رونق افروز ہوتے ہین اور حضرت ابراہیمؑ مع اپنی اولاد کے کعبۂ شریف کے
دروازے کے پاس بیٹھتے ہین اور حضرت عیسیٰؑ مع اپنی جماعت کے حجر اسود کی جانب بیٹھتے ہین
مگر سب سے زیادہ جماعت سرور عالم صلعم کی ہوتی ہے اور فرماتے ہین کہ اون سب نبیون مین سے
دیکھا گیا کہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت عیسیٰؑ کمال محبت اور شفقت سے امت محمد صلعم کے ساتھہ

پیش آتے ہین اور آپکی امت کے کمالات ظاہری و باطنی دیکھکر خوش ہوتے ہین وغیرہ اور اسرار
عجیب و حکایات غریب اس باب مین اہل حدیث نے نقل فرمائی ہین **ف** اہل حدیث لکھتے ہین کہ
مکہ معظمہ کے بہت نام اور القاب ہین امام نوویؒ فرماتے ہین کہ نہین جانتا ہون مین کسی شہر کو
زیادہ ناموں ہین مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ سے اور کثرت ناموں کی ہونا دلالت کرتا ہے اوپر شرف
وفضل مسمی کے چند نام اور القاب مبارک اسجگہ تبرکاً لکھے جاتے ہین **مکہ معظمہ** قرآن مجید مین
اللہ تعالی فرماتا ہے بِبَطْنِ مَكَّةَ اہل حدیث نے اس نام مبارک کے کئی معنی بیان
فرمائے ہین بعض کہتے ہین کہ بسبب کم ہونے پانی کے یہ نام رکھا گیا اور بعض کے
نزدیک معنی چوسنے کے ہین کہ گنہگارونکے گناہونکو چوس لیتا ہے اور بعض کے نزدیک
معنی کھینچنے کے ہین اور یہ مقام اقدس بھی مخلوق کو اپنی طرف کھینچتا ہے راہ دور دراز سے
اور نام مبارک بکہ ہے اللہ تعالی فرماتا ہے لِلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا بعض علماء کے
نزدیک مکہ اور بکہ کے ایک ہی معنی ہین اور بعض کے نزدیک بکہ نام ہے اوس زمین کا
جسمین کعبہ معظمہ ہے اور علاوہ اوس زمین کے سب مکہ ہے اور بعض کہتے ہین کہ بکہ نام کعبہ اور
مسجد الحرام کا ہے اور مکہ نام ہے کل حرم کا جیسے کہ تحقیق ان دونون ناموں مبارک کی ابن جوزی
اور جوہری نے بخوبی فرمائی ہے اور نام مبارک ہے **قریہ و ام القری** اسوجہ سے
کہ سب قریون سے افضل و اشرف ہے بوجہ اسکے کہ یہین خانہ خدا ہے یا اسواسطے کہ
بچھائی گئی زمین اول اسی کے نیچے سے اور نام مبارک ہے **حاطمہ** کیونکہ ہلاک کرنیوالا ہے
ملحدین کو یا دور کرنیوالا ہے گناہونکو یا توڑنے والا ہے گردنون مغرورونکو اور نام مبارک
ہے **بلد امین** شہر امانت والا یا امن دینے والا اسواسطے کہ جو گنہگار یا واجب القتل آنکر
اسمین پناہ پکڑے جبتک اوسمین رہے امن مین رہے اور نام مبارک **ام صفا** ہے اسوجہ سے
کہ جو شخص بصدق نیت و عقیدۂ صحیح وہان پہونچتا ہے تو اوسکو صفاے قلب اور نور معرفت
حاصل ہوتا ہے اور نام مبارک ہے **مرویہ** اسواسطے کہ اس شہر مقدس کی بزرگیان
روز ازل سے روایت ہوتی چلی آئی ہین اور نہین ہے کوئی نبی اور رسول مگر کہ وہان
حاضر ہوا اور حج کیا بیت الحرام کا اور نام مبارک ہے **برہ** بسبب ہونے زیادہ خیر و برکت کے

اوسین یا اسوجہ سے کہتے ہیں ابراہیم کا اور نام مبارک ہے اس لیئے کہ مکہ معظمہ روے زمین
بین ایسا ہے جیسے تمام جسم مین سر اشرف الاعضا ہے اور نام مبارک ہے ام القریٰ جسکے
اصل خیر و برکت ہین اور نام مبارک ہے عکہ جس کو قاضی عیاض لکھتے ہین کہ
بمعنی گھرون مکہ معظمہ کے چنانچہ وارد ہوا کہ عمر رضی اللہ عنہ طواف کر رہے تھے ایک شخص
کہ دیکھتے تھے آپ عرش یعنے مکہ معظمہ کے گھرونکو اور نام مبارک سے ملک موت
فرمایا اللہ تعالیٰ نے حکایت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی کہ انی اسکنت من ذریتی
حضرت ابراہیم نے مکہ معظمہ کے لیئے دعا کی تھی جب
حکم فرمایا کہ ایک بستی شام کی ہے [illegible] جاکر
طائف کی زمین کو اوٹھاکر کعبہ شریف کے
اسیوجہ سے سیرالی اوس زمین کی [illegible]
کہ فواکہ و میوجات فصل ربیع و خریف اور صدقے کے کہ مکہ معظمہ مین
حضرادی عقد الثمین مین لکھتے ہین کہ جسوقت داخل ہوتا مکہ معظمہ مین کسیوقت رانکو سین تحقیق
تو پاویگا اوسمین جو چیز چاہیگا چہ جاے کہ [illegible] شب گذارتا ہے اوس شہر مین
مین کوئی مگر بیٹ بھر کر خدا کا شکر اللہ تعالیٰ [illegible]
شخص ملک شام سے بارادہ حج پس جب [illegible] تو دیکھا
میوے بیشمار تو نہایت تعجب پیدا ہوا اور [illegible]
باغونکے اتنی افراط نہین پاتے ہین مگر [illegible]
شہر کے باغ ہمارے شہر کے باغون سے زیادہ ہونگے پس نکلا وہ باہر شہر کے دیکھے
دیکھنے باغونکے پس نہ دیکھے وہان مگر پہاڑ تو اور زیادہ تعجب پیدا ہوا اور سوچا ایک پہاڑ کے
پاس جب وقت صبح کا ہوا تو دیکھا ایک جماعت کو اونٹونکے ساتھ بغیر سامان اور بوجھ کے
پس اونہون نے بٹھلایا اون اونٹونکو اور [illegible] سے چھڑ لیکر اونپر لاد دیے اور مکہ معظمہ
کیطرف لیکر چلے مین بھی اونکے ساتھ چلا پس دیکھا مین نے کہ جسوقت پہونچے وہ مکہ شریف مین
تو اونہون نے کھولا اون اونٹونکو تو اونمین سے طرح طرح کے میوے ترو تازہ نکلے

جنکا وصف نہین بیان ہوسکتا اور ہر وقت جانا ہے کہ یہ رزق حق سبحانہ تعالی کیطرف سے ہے
فرمایا قرآن مجید مین یُجْبٰٓی اِلَیْہِ ثَمَرٰتُ کُلِّ شَیْءٍ رقولہ تعالی اَطْعَمَھُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَھُمْ مِّنْ
خَوْفٍ اور نام مبارک سے تمام حرم و حجاز اور بلد طیبہ و مقدسہ و قادسیہ و ناسۃ
وسبوحۃ و تاج و اُم کوثی و اُم رحم و اُم المشاہر و متحفہ و معطشہ و رحم و اُم و
بلد و حجاز و بلد الحرام و طیبہ و معاد اور بجملہ القاب مبارک سے ہے مشرفہ و مکرمہ
و مفخمہ و مہابتہ و والدۃ و نادرۃ و جامعۃ و مبارکہ وغیرہ القاب معظم اور نام مکرم
شیخ مجدالدین فیروزآبادی صاحب قاموس نے ایک رسالہ مکہ معظمہ کے مامون مبارک کی تحقیق
اور تصریح مین لکھا ہے جنکی تصریح اسمقام مین دشوار ہے جو مشتاق ہوا ئمہ دین کی کتب مین دیکھ
لیوے بعض لکھتے ہین کہ یہ عمل مجرب ہے کہ اگر صاحب نکسیر کی پیشانی پر نکسیر کے خون سے
یہ عبارت لکھی جاوے مَکَّۃُ وَسَدُّ الدُّنْیَا وَاللّٰہُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ تو خدا چاہے بند
ہوجاویگا خون نکسیر کا حاصل یہ کہ مکہ معظمہ کے فضائل بشمار و بحساب ہین کافی اور بس ہے
کہ بلد اللہ اور بلد رسول ہے خداوند کریم سب مسلمانون کو اپنے فضل عظیم سے وہ شہر
مقدس دیکھنا نصیب فرماوے آمین رب العالمین

فصل چوتھی

مکہ معظمہ کے حرم مقدس کے آداب اور حدونکے بیان مین

پوشیدہ نرہے کہ اوس زمین کو جو گرد کعبہ شریف اور مکہ معظمہ کے ہے بسبب تعظیم کعبہ
شریف کے اللہ تعالی نے واجب التعظیم کردیا اور حرم نام اوسکا اوسی سے ہے کہ اللہ تعالے
نے اوسمین بہت سی چیزین حرام کردین جو دوسری جگہ نہین اہل حدیث لکھتے ہین کہ جب حجر اسود کو
حضرت ابراہیمؑ نے کعبہ شریف مین رکھا تو اوسکی روشنی چار و نطرف جہانتک پہونچی وہ
حد حرم کی مقرر ہوئی اور بعض کہتے ہین کہ جب اللہ تعالی نے حضرت آدمؑ کو زمین پر بھیجا
تو آپ ڈرتے تھے شیاطین سے بوجہ تنہائی کے اللہ تعالی نے فرشتونکو حضرت آدمؑ کی
محافظت کے لیے بھیجا پس جہان جہان کہ حدین حرم کی ہین وہان ہر طرف فرشتے کھڑے
ہوگئے پس جتنی زمین کہ درمیان کعبہ معظمہ اور جہاں کھڑے ہوئے فرشتونکی تھی وہ سب حرم

اور وہ زمین مکہ معظمہ سے مدینہ شریف کیطرف تنعیم تک تین میل ہے اور یمن وعراق وطائف
کیطرف سات میل اور جعرانہ کیطرف نو میل اور جدہ کیطرف دس میل ہے اتنی زمین مین چارون
طرف شکار کرنا اور درخت کاٹنا درست نہین ہے اور اگر اتفاق سے کسی نے وہان شکار مارا
یا جھاڑ کاٹا تو اوسپہ کفارہ آتا ہے اور نہ چاہیے وہانکے جانورونکو سایہ اور پانی سے ہانکنا اور
نہ پتے جھاڑنا مگر آذخر وسنا کہ دوا کے واسطے جائز رکھا ہے لکھا ہے کہ اگر کوئی جانور درندہ
کسی جانور کے پیچھے دوڑتا ہے جب وہ جانور حرم کی حدمین داخل ہوتا ہے تو وہ درندہ
پھر جاتا ہے اور حرم کی حدمین زنہار نہین داخل ہوتا ہے اور اکثر لوگون نے حرم کی حدمین
ہرنون اور درندہ جانورونکو ایک جگہ ملے دیکھا ہے ابونعیم حلیۃ الاولیا مین حضرت مجاہد سے
روایت کرتے ہین کہ بعض بعض اوقات لاکھہ لاکھہ آدمی بنی اسرائیل سے حج کے لیے آتے تھے
جب حد حرم مین پہونچتے تھے تو ننگے پانون ہو جاتے تھے اور مصنف ابن ابی شیبہ مین مذکور ہوا
کہ جب پہونچتے تھے بنی اسرائیل مقام طوی مین تو فوراً بسبب تعظیم کعبہ و ادب حرم شریف
کے ننگے پانون ہو جاتے تھے ازرقی و ابن عساکر حضرت ابن عدی رضہ سے روایت کرتے
ہین کہ حواریون نے بھی حج خانہ کعبہ کا کیا پس جبکہ حد حرم شریف مین داخل ہوئے تو
سواریون پر سے اوتر پڑے اور پیدل چلے اور ابن ابی شیبہ سے روایت ہے کہ انبیا بنی
کہ دیکھتے تھے نشان حرم شریف کا تو ننگے پاؤن ہو جاتے تھے اور روایت کی حضرت
امام جعفر صادق ع نے اپنے باپ امام محمد باقر ع سے کہ حضرت امام حسن ع نے پندرہ حج پیدل
کیے اور آپکے گھوڑے کوتل آگے آگے چلتے تھے احادیث کی کتابونمین مذکور ہوا کہ سب
نبیون نے پیادہ پا حج کیا اور حضرت آدم ع نے سراندیب سے پیادہ چلکر چالیس حج کیے
اور سعید ابن منصور مجاہد سے نقل کرتے ہین کہ حضرت ابراہیم ع اور حضرت اسمعیل ع نے
پا پیادہ حج کیا اور بعض کتب سیر سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم ع بعد بنا کعبہ ہر سال
ہمراہ حضرت سارہ اور حضرت اسحٰق کے حج کے لیے تشریف لاتے تھے مذہب حنفی مین
حکم ہے کہ اگر کوئی کسیکو قتل کرے اور حرم مین آن بیٹھے تو اوسکو قتل نکرے جبتک کہ
وہان سے باہر نہ نکلے غرض اوس مقام اقدس کو ایک خصوصیت ایسی حاصل ہے کہ اور

کی جگہ کو حاصل نہیں ہے مانند بادشاہی قلعہ کے ہمت بمالک محروسہ رب العالمین اوس سرزمین
مبرکہ تمیم میں سب مسلمانونکو پہونچا دے آمین یارب العالمین ؛

فصل پانچوین

مکہ شریف میں رہنے اور مرنے کی فضیلت مین ؛

حضرت احمد حضراوی عقد الثمین مین حضرت امام حسن بصری سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول
صلعم نے کہ جسنے صبر کیا مکہ شریف کی گرمی پر اگرچہ ایک ساعت دن کی دور رکھیگا اوسکو اللہ
تعالی دوزخ کی آگ سے چالیس برس کے راستہ پر اور نزدیک فرماویگا اوسکو جنت سے
دو سو برس کے راستہ پر ایک روایت مین وارد ہوا ہے سو برس روایت ہے کہ حضرت
اسمعیل نے مکہ شریف کی گرمی کی اللہ سے شکایت عرض کی حکم ہوا کہ ای اسمعیل کھولدونگا
مین واسطے تیرے ایک دروازہ جنت کے دروازونمین سے بیچ حجر اسود کے کہ چلیگی
اوپر تیرے ہوا دسمین سے دن قیامت تک حضرت ابن جبیر سے روایت ہے کہ جو
شخص بیمار ہوا مکہ شریف مین ایک دن رکھتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکے اتنی نیک عمل کہ کرتا
ہے وہ مقیم جنمین ہیچ نہ سفر سے وہ تو اللہ تعالی اسکا دگنا اجر و ثواب عنایت کرتا ہے
روایت کیا امام واقدی نے اور قرشی نے وارد ہوا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اگلے
نبیونمین سے جب کسی پیغمبر کی امت عذاب الہی سے ہلاک ہوجاتی تہی تو وہ نبی مکہ شریف
مین آکر عبادت الہی مین مشغول ہوجاتا تھا یہانتک کہ انتقال پاتا تھا روایت کیا ازرقی
نے و تفسیر فتح العزیز مین وارد ہوا کہ اسکی مثال اسطور پر سمجھنا چاہیے کہ جیسے عہدہ دار
اور ارباب خدمت بادشاہی جب اپنے کام سے بیکار ہوتے ہین تو اپنے بادشاہ کی حضوری
مین رجوع کرتے ہین اور اوسکے مقام و مجرے مین حاضر رہتے ہین اسیطرح سمجھنا چاہیے
کہ جب کسیکا دل دنیا سے سیر ہوجاتا ہے اور چاہتا ہے کہ رجوع بخدا کرون تو وہ
بیت اللہ شریف کا قصد کرتا ہے گویا رجوع بخدا اسی طریق مین جانتا ہے حضرت امام
حسن بصری سے روایت ہے کہ جو شخص مرا حرم مکہ معظمہ مین تو گویا وہ مرا چوتھے آسمان
مین اور بھی آپ سے روایت ہے کہ خدا تعالی کی رحمت ایک طرح پر اوترتی ہے لیکن

جب زمین پر ادتری ہے تو دس حصے ہو جاتی ہے نو حصے مکہ شریف کے رہنے والونکو
نصیب ہوتی ہے اور ایک حصہ تمام عالم کو نصیب ہوتی ہے اور فرمایا رسول خدا صلعم نے
کہ جو شخص مرا مکہ شریف مین پس گویا کہ مرا وہ بیچ آسمان دنیا کے اور جو شخص مرا بیچ حرم مکہ معظمہ کے
در آنحالیکہ وہ حج کرنیوالا ہے یا عمرہ لانیوالا ہے اوٹھاویگا اوسکو اللہ تعالیٰ دن قیامت کے
کہ نہ حساب ہوگا اوسکا اور نہ عذاب روایت کیا جندی نے حضرت محمد بن سابط سے روایت
ہے کہ انتقال پایا حضرت نوحؑ اور حضرت ہودؑ اور حضرت صالحؑ اور حضرت شعیبؑ نے مکہ شریف
مین اور یہان سب حضرات کی قبرین درمیان زمزم شریف اور حجر اسود کے ہین اور روایت ہے
ایک شخص سے کہ آل خطاب سے تھا فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص مرا مکہ معظمہ مین
اوٹھاویگا اوسکو اللہ تعالیٰ امن والونمین سے یعنے وہ شخص امن مین رہیگا خوف سے
دن قیامت کے حضرت شیخ احمد حضراوی عقد الثمین مین لکھتے ہین کہ خداوند کریم نے انعام
جلیل و فضل عظیم فرمایا اوپر رہنے والون حرم شریف کے کہ نہین تیر کرتا رات کو کوئی ہمکا
رکھکر اور کیسے بھوکا رہے جس حالمین کہ اللہ تعالیٰ نے اوسمین کھانا لذیذ اور نفیس اور شفا
کل بیماریونکی زمزم شریف کو مقرر کیا وارد ہوا کہ حجر اسود پر رکھا ہوا ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ
بیشک روزق دیتا ہون اوسکو جسکے واسطے کچھ حیلہ نہو یہانتک کہ تعجب آتا ہے اوسپر حیلہ والون کو
و اہل حدیث آداب مکہ شریف مین رہنے کے بہت لکھتے ہین اونمین سے کئی اچھے لکھے
جاتے ہین کہ جو شخص اوس مقام اقدس مین رہے تو اوسکو چاہیے کہ جہانتک ممکن ہو اکل حلال
کھاوے اور یہ بات خواہ کسب و پیشہ سے اوسکو حاصل ہو خواہ مزدوری و محنت سے جیسے
کہ فضیل بن عیاض اور سفیان بن عیینہ و ابراہیم ادہم محنت و کسب سے قوت حلال کھایا کرتے تھے
یا اسطرح کہ ہمہ وجوہ بارگاہ الہی مین متوجہ ہو جاوے کہ رزاق مطلق مسخر کردے واسطے
اوسکے اکل حلال اور وہان سے اوسکو غذا عنایت فرماوے جہانسے اوسکو گمان نہو ما شد
دعام انبیا اور اولیا کے دوسرے یہ کہ نہ سوال کرے حرم شریف مین کسی سے بڑے
علم کی بات ہے کہ بارگاہ الہی مین رکھکر مخلوق سے التجا کرے تیسرے یہ کہ وہان رکھکر دنیا
کی محبتون اور نفسانی خواہشون پر افسوس و حسرت دلمین نہ لاوے ورنہ اجمین بڑا نقصان ہے

اور چاہیے کہ بغیر اہل کے نہ اترے اکثر صالحین و ابرار بغیر بی بی کے وہان نہ رہے اور
چاہیے کہ کم کھاوے اگر غذا از مزم شریف کو کرے اور جبتک کہ اضطرار شرعی اور خواہش
صادق غالب نہووے جبتک نہ کھاوے اور چاہیے کہ مسکینون اور محتاجون کی طرح وہان
رہے اور ہمہ ہمچو نیتی اور تعمیر فقیرانہ و عاجزانہ کو شامل کرلے اور جہانتک ممکن ہو کسی سائل کو خالی
نہ پھیرے اور مزاج مین نرمی اور بردباری پیدا کرے غرور اور تکبر کو وہان نہ کرے کہ ابلیس لعین کو
اسی گناہ نے بارگاہ الہی سے مردود کیا اور ہر ایک جگہ پیشاب پاخانہ کو نہ بیٹھ جاوے اسیطرح
نقل کیا امام تفسیری نے ابن عثمان مغربی وغیرہ سے اور چاہیے کہ حرم شریف مین بغیر ضرورت کے
زیادہ نہ پھرے کیونکہ حرم شریف سجدہ گاہ انبیا و اولیا و ملائکہ ہے اگر کھل جاوے پردہ کسی کی
تو نہ پاوی حرم شریف مین کوئی جگہ خالی سجدہ کرنے والون سے دن رات اکثر اولیا اللہ صاحب
حال نے یہہ کیفیت دیکھی اور محجوب ہو کر خدا سے زاری کی یہانتک کہ وہ کیفیت اشراق اونسے
سلب ہوگئی اور چاہیے کہ کبھی دل مین خیال نکرے کہ مینے خدا کی عبادت کامل کی بلکہ اپنی
نقصان عبادت کا اقرار ہر دم کرتا رہے اور عفو و مغفرت چاہتا رہے اور کسیکی غیبت اور برائی
کرنے کا تصور نہ کبھی دل مین لاوے اور ڈرا کرے خدا کی جلال و عظمت سے لکھا ہے کہ حضرت
ابو محمد حریری جسنے ایک برس مکہ معظمہ مین قیام کیا اس عرصہ مین بیاس ادب نہ لگایا تکیہ آپنے
دیوار کا اور نہ سوئے اگر غلبہ نیند کا ہوتا تھا تو بیٹھے بیٹھے آپ سو جاتے تھے اسیطرح ابو عمر جاجی
معمر چالیس برس مکہ معظمہ مین رہے لیکن بول و براز کے واسطے حد حرم مین کبھی نہ گئے اسیطرح
حضرت امام اعظم نے آداب مکہ معظمہ کے ادا فرماے جزاہم اللہ خیر الجزا حضرت ذوالنون مصری
فرماتے ہین کہ دیکھا مینے ایک جوان کو نزدیک دروازہ کعبہ معظمہ کے کہ کثرت سے رکوع اور
سجدے کر رہا ہے پس قریب ہوا مین اوس سے اور کہا مینے کہ اسکا سبب کیا ہے تو اوسنے
بیان کیا کہ منتظر ہون مین اذن کا اپنی رخصت مین پس دیکھا مینے ایک رقعہ کہ گرا اوسپر اوسمین یہہ عبارت
لکھی تھی من العزیز الغفور الی العبد الصادق الشکور انصرف مغفورا لک ما تقدم
من ذنبک وما تاخر معمل یہہ کہ معصیت اور برائی سب جگہہ بد ہے لیکن بارگاہ الہی مین
اور حرم اقدس مین نہایت بد اور موجب سخت عقوبت ہے پس مرد با ایمان کو لازم ہے

کہ جبتک اوس مقام اقدس مین حاضر رہے ہر ایک اپنے اعمال و افعال مین ہر ساعت خیال رکھے
اللہ تعالیٰ کرم سب مسلمانونکو وہان رہنا نصیب فرماوے آمین یا رب العالمین

باب ساتوان

فصل پہلی

مکہ معظمہ کے قبرستان یعنے جنت المعلا کے فضائل کے بیان مین

حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ کیا اچھا قبرستان ہے یہہ
روایت کیا ابو الفرج نے ف یعنے رسول مقبول صلعم نے مکہ معظمہ کے قبرستان کی تعریف بیان
فرمائی تو جس شی کو کہ حبیب کبریا نے اچھا کہا تو وسکی بڑائی اور بزرگی کیا بیان کیجاوے عبد اللہ
ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ کہتے ہوئے رسول اللہ صلعم اوپر ثنیہ کے اور نہین تمہارا اونکو
اون نونہین قبرستان پس آپ نے فرمایا کہ اوٹھاوے گا اللہ تعالیٰ اوس مین سے یا سارے
حرم سے ستر ہزار آدمی لوگ کہ داخل ہونگے جنت مین بغیر حساب کے اونمین سے ہر ایک شفاعت
کریگا ستر ہزار آدمی جیسے اونکے ماننڈ چودھوین رات کے روشن ہونگے حضرت ابا بکر صدیق
نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کون ہونگے آپ نے فرمایا کہ غربا ف غربا یعنے وہ لوگ جو
سامان ظاہری سے عاری رہے اور دنیا کی تکلیفون پر خوشی سے صبر کیا اور خدا و رسول کی
محبت مین سرشار رہے حضرت بریدہ اسلمی رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے
کہ جس مین مرے کوئی صحابی میرے صحابیون مین سے دفن ہوتو وہ کل اہل اوس مین کو شفاعت والا
ہوگا طرف جنت کے اور اون سب پر نور پہونچانے والا ہوگا دن قیامت تک رواہ ابن
ابن جوزی نے اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ شفاعت کرنیوالا ہوگا واسطے اہل دس مین کے
اہل اسلام کو مقام غور کرنے کا ہے کہ جب ایک صحابی کے دفن ہونے سے یہہ قدر برکت اور
نفع عظیم حاصل ہوتا ہے تو جنت المعلا تو وہ مقام اعلیٰ ہے کہ وہان کیسے کیسے ہزارہا مقبول بارگاہ
کبریا آرام فرما رہے ہین مثل سیدنا عبد المطلب ابن ہاشم و سیدنا عبد مناف ابن قصی ابن ابا بکر و سیدنا اسعد ابن سہل ابن
صلعم و سیدنا عتاب بن اسید و سیدنا طاہر و سیدنا عبد اللہ بن عمر بن الخطاب و سیدنا ابو مخدورہ
و سیدنا حبیب بن عدی و سیدنا عبد اللہ بن کریز و سیدنا سہل بن حنیف و سیدنا عثمان بن طلحہ سیدنا

بیان بعض اسماء
رجال مدفونین
جنت المعلا

حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ و سیدنا عبد القاسم بن سلام و سیدنا عطار بن رباح و سیدنا سفیان بن عیینہ
و سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہم و حضرت خدیجۃ الکبری و سیدہ حضرت آمنہ و سیدہ میمونہ و سیدنا امام احمد
بن حجر الہیتمی شافعی و سیدنا امام عبد اللہ بن اسعد الیافعی و سیدنا شیخ دلاصی و سیدنا امام عبد اللہ المدلسی و سیدنا
امام قشیری و سیدنا شیخ [illegible] رضی اللہ عنہم و دیگر اصحابہ و تابعین و اولیا و عارفین کی بہت سی قبریں ہین کہ اہل
مکہ نے کمال تحقیق سے ان حضرات کی قبروں کے نشان بنا دیے ہین اور جنت المعلا کے دروازے پر
مزار حضرت ملا علی قاری کا ہے اور راہ مین مزار سید احمد رفاعی اور ابو البرکات نفی صاحب کنز کا اور حضرت
خواجہ ابو عثمان ہارونی کا بھی مشہور ہے ف معلا اصل مین معلاۃ تھا کثرت استعمال سے تے
اسکے آخر سے دور ہو گئی ہے جیسے لفظ محایا کہ اصل مین محایاۃ تھا جنت المعلا کے دو احاطے ہین
اندر کے احاطے کے دروازے پر جانے والونکو بائین طرف قبر ملا علی قاری کی مشہور ہے سابق
مین جنت المعلا کو جبان کہا کرتے تھے عقد الثمین مین وارد ہوا کہ رسولخدا صلعم نے سوال کیا بیچ مقدمہ
اہل بقیع کے یعنے واسطے اہل قبرستان مدینہ طیبہ کے ارشاد ہوا کہ اونکے لیے جنت ہے پھر آپنے
سوال کیا واسطے اہل قبرستان مکہ معظمہ کے حکم ہوا کہ اے حبیب میرے سوال کیا تو نے اپنے
ہمسایہ کے مقدمہ مین اپنے سوال کر میرے ہمسایہ کے مقدمہ مین روایت کیا قرشی نے مسک مین
جس مسلمان بہادر رب العالمین وہان جانا نصیب کرے تو چاہیے کہ کمال آداب حضوری سے
بعد تحفہ سلام و اوعیۂ طہورہ کے قرآن مجید جتنا ہو سکے ضرور پڑھے اور خدا کی تسبیح و تہلیل اور دعا
و استغفار مین مشغول ہو اور تھوڑی تھوڑی دیر سب اہل خیر کی قبرون پر ٹھہرتا جائے امام قرطبی
اپنے تذکرہ مین لکھتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص گذرے اوپر کسی قبرستان کے
اور پڑھے سورۂ اخلاص گیارہ بار تو اللہ تعالی ہر مردے کو ثواب گیارہ گیارہ قل کا پہونچاتا ہے
کاٹ کسر اوسمین نہین ہوتی ہے ابن ابی شیبہ حضرت امام حسن بصری سے روایت کرتے ہین
کہ جو شخص داخل ہوا قبرستان مین اور اوسنے یہ دعا پڑھی اللھم رب ھذہ الاجساد البالیۃ
والعظام النخرۃ التی خرجت من الدنیا وھی بک مومنۃ ادخل علیھا روحا منک وسلاما
منی تو اسکا ثواب ہے کہ استغفار مانگتا ہے واسطے پڑھنے والے کے ہر مومن جو مرا
حضرت آدم کے وقت سے اور روایت ابن ابی الدنیا اسطور پر وارد ہوا کہ لکھی جاتی ہین واسکے اوپر

نیکیان جتنی کہ حضرت آدم کی اولاد سے قیامت تک مرجانی محدث رح سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ دلاحی رح فرماتے ہین کہ مین مشرف ہوا اہل جنت الملا پر اور اونسے کہا مینے کہ آیا تم کچھہ نفع پاتے ہو لوگون کے تحفہ قرات وغیرہ سے تو اونھون نے کہا کہ اسجگہ کوئی کسیکے حال سے واقف نہین ہے اپنے اپنے عیش و آرام مین سب مشغول ہین محمد ابن سابط سے روایت ہے کہ درمیان مقام ابراہیم اور حجر اسود کے اور رکن یمانی اور زمزم کے ایک کم سو نبیونکی قبرین ہین اور گرد کعبہ شریف کے قبرین تین سو نبیونکی ہین اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ درمیان حجر اسود اور رکن یمانی کے ستر نبیونکی قبرین ہین کہ اونہونے انتقال کیا بھوک اور جوؤن کی تکلیف سے اور قبر شریف حضرت اسمعیلؑ اور حضرت ہاجرہؑ کی حطیم مین نیچے میزاب رحمت کے ہے واللہ اعلم بالصواب

فصل دوسری
مکہ معظمہ کی آس پاس کی مسجدون کے بیان مین

پوشیدہ نہ رہے کہ جب حاجی مکہ معظمہ مین پہونچے تو سوائے مسجد الحرام کے جو اور مسجدین اہل مکہ معظمہ کے ہین اون سبکی جہانتک ممکن ہو زیارت کرے اونمین سے ایک مسجد حنیف ہے تین میل پر وارد ہوا کہ اس مسجد مین ستر پیغمبرون نے نماز پڑھی ہے اونمین سے حضرت موسیٰ بھی ہین اور وہ سب نبی وہین دفن ہین روایت کیا قرشی نے مناسک مین امام ازرقی لکھتے ہین کہ اس مسجد کے بیس دروازے تھے لیکن اب بند ہوگئے بالفعل دو دروازے یا تین کھلے ہین رسول مقبول صلعم نے عرفات پر جاتے ہوئے اس مسجد مین نماز پڑھی ہے حضرت عطا فرماتے ہین کہ فرمایا حضرت ابوہریرہؓ نے کہ اگر ہوتا مین اہل مکہ سے تو البتہ حاضر ہوتا مین ہر ہفتہ روایت کیا ازرقی نے اور حضرت مرجانی بہجۃ النفوس مین لکھتے ہین کہ مسجد حنیف مین چار سو نبیون نے بسبب صدمہ جوؤن کے وفات پائی بعض صالحین سے روایت ہے کہ اس مسجد شریف مین ہر برس حضرت خضرؑ اور حضرت الیاس جمع ہوتے ہین اور اکثر اولیاء اللہ اوسکی زیارت کو آتے ہین تو اہل حدیث لکھتے ہین کہ حاجی کو چاہیے کہ ایام قیام منا مین امام کے ساتھہ جہانتک ممکن ہو نماز اس مسجد مین نہ چھوڑے کہ اسکا بہت بڑا اجر و ثواب ہے جیسا کہ علامہ غزالی احیا مین لکھتے ہین **ف** حنیف کہتے ہین کنارہ کو یہ مسجد بھی وادی کے کنارہ مین یا وادی کے پہاڑ کے کنارہ مین ہے دوسری مسجد ابو قبیس ہے

جہان حضرت بلالؓ نے اول اذان دی ہے اور زیارت مسجد الشجرہ کی کہ مقابل مسجد الجن کے ہے کہ جہان حضرت نے ایک درخت کو واسطے کسی کام کے طلب فرمایا اور وہ درخت مع جڑ حاضر ہوا تھا اور مسجد الاجابہ کی بھی زیارت کرنی چاہیے کہ حضرت نے اس مسجد مین بھی نماز پڑھی بعض کہتے ہین کہ مسجد الغنم بھی یہی مسجد ہے اور مسجد جن ہے کہ جنون نے وہان حضرت کا قرآن مجید سنکر ایمان لائے اور اسکو مسجد البیعۃ بھی کہتے ہین اسوجہ سے کہ جنون نے آپسے وہین بیعت کی روایت کیا ازرقی نے اور مسجد بیعت العقبی کی زیارت کرنی چاہیے کہ انصار نے اول وہیجگہہ بیعت کی اور بالفعل یہ مسجد آباد ہے منا کے جانے والے کو بائین طرف پڑتی ہے اور مسجد الرایہ کی زیارت کرے کہ حضرت نے وہان نماز پڑھی اور فتح مکہ کے دن وہان نیزہ گاڑا ہے روایت کیا طبرانی نے اور زیارت مسجد اجیاد کی جہان بادشاہ تبع کے گھوڑے بندہے تھے مگر اب اجیاد مکہ شریف مین ایک محلہ کا نام ہے اور بھی زیارت مسجد فتح ہوئی کی کرے کہ رسول مقبول صلعم حالت حج اور عمرہ مین وہان اترے اور زیارت مسجد جعرانہ کرے کہ مکہ معظمہ سے نو کوس ہے غزوہ حنین کی غنیمت وہین تقسیم فرمائی اور مسجد حضرت عائشہ کی جو تنعیم مین ہے زیارت کرے اور مسجد منحر النبی کی منا مین جہان انا اعطینا نازل ہوئی کرے اور زیارت مسجد الکبش کی منا مین کرے جہان حضرت ابراہیمؑ نے قربانی فرمائی خیف منا ایک مقام کا نام ہے مکہ شریف سے تین کوس پر جانب مشرق کے کہ وہان مکانات اور دکانین بنی ہوئی ہین موسم حج مین وہان بازار نہایت آراستہ کرتے ہین اور وجہ نام رکھنے کی یہ ہے کہ منا کے معنی لغۃ مین اندازہ کرنے کے ہین اسلیے بھی قربانی کرنا اندازہ کیا جاتا ہے یا اس جہت سے کہ جب حضرت جبرئیلؑ حضرت آدمؑ سے اسمقام مین جدا ہونے لگے تو کہا تمنّ یعنے آرزو کر حضرت آدم نے کہا اتمنّی الجنۃ یعنے آرزو کرتا ہون جنت کی اسلیے ہمقام کا نام منا رکھا کہ امنیت حضرت آدمؑ کی یعنی آرزو وہان واقع ہوئی تھی رب العالمین سبکو وہ مقام دیکھنا نصیب کرے آمین

فصل تیسری
مکہ معظمہ کے پہاڑون کے بیان اور اونکے فضائل مین

شیخ احمد حضراوی نے عقد الثمین مین لکھتے ہین کہ پہاڑ مکہ معظمہ کے بہت ہین چنانچہ ازرقی لکھتے ہین

اور حدود حرم مکہ معظمہ مین بارہ ہزار پہاڑ ہین اور قرتبی بحر العمیق مین لکھتے ہین کہ مکہ معظمہ کے سب
پہاڑون کے سر جھکے ہین طرف کعبہ شریف کے اور ابن نقاش وغیرہ اہل حدیث لکھتے ہین کہ مکہ
معظمہ کے پہاڑون مین اکثر پہاڑ ہین سونے اور چاندی کے اور خزانون سے اور جواہر کے
چنانچہ بعض عارفین اہل اللہ کو بعض اوقات نظر آنے لگتے ہین ان مین سے پہاڑ معظمہ مکرمہ جبل ابو قبیس ہے
کہ اوسپر شق القمر ہوا اول اللہ تعالی جل جلالہ نے اسی پہاڑ کو زمین پر رکھا اور اسی پہاڑ پر حضرت
ابراہیم نے چڑہ کر خلائق کو واسطے حج کے پکارا یہ پہاڑ جنت کے پہاڑون مین سے ہے
اس پہاڑ کے منجملہ عجائبات سے قزوینی عجائب المخلوقات مین لکھتے ہین کہ جو اس پہاڑ پر
جاکر بکری کے بچے بھونے ہوے کھائے تو وہ شخص سر کے دردون سے محفوظ رہے چنانچہ
اکثر لوگ ایسا کرتے ہین اور انکو شفا حاصل ہوتی ہے والاعمال بالنیات لکھا ہے کہ اسی پہاڑ پر
کعبہ معظمہ راستہ کیا جاویگا وقت لیجانے طرف جنت کے جیسے دولہن سنواری جاتی ہے اور
ایک پہاڑ جبل نور ہے رسول مقبول صلعم پہلے نبوت کے وہین عبادت فرمایا کرتے تھے اور
اسی پہاڑ مین نزول وحی کا ہوا اسپر سے کعبہ شریف بھی دکھلائی دیتا ہے اس پہاڑ کے منجملہ
عجائبات سے مرجانی بہجۃ النفوس مین لکھتے ہین کہ مینے اس پہاڑ کے بعض پتھرون سے
آوازین عجیب و غریب سنین معلوم کیا کہ وہ سب ذکر الہی مین مشغول ہین چنانچہ وہ آواز سو قدم سے
سنی جاتی تھی پس مینے اپنے باپ سے ذکر کیا اونھون نے فرمایا کہ مینے بھی اسطرح وہان آوازین
سنین اور دیکھا مینے ایک عارف باللہ کہ اس پہاڑ پر چڑہ کے بعض پتھرون سے کوئی شے
چننے لگے مینے اونسے اسکی حقیقت پوچھی تو اونھون نے کہا کہ مین اونین سے اپنے سال بھر کے
خرچ کے موافق سونا نکال لیتا ہون ابو نعیم سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل و میکائیل نے
شق صدر حضرت کا اسی پہاڑ پر کیا ہے اور ایک پہاڑ جبل ثور ہے صب طبری لکھتے ہین کہ یہ پہاڑ
مکہ شریف سے تین میل پر ہے اور اوسمین غار ہے جسکا بیان عنقریب آتا ہے لکھا ہے کہ اس
پہاڑ مین بوٹیان ہر قسم کی ہین اور اوسمین ایک درخت ایسا ہے کہ جسکے پاس کوئی چیز بھی دشمن سے
ہووے تو کسی جانور کا زہر اوسپر اثر نکریگا اور ایک پہاڑ جبل ثبیر ہے منا سے مزدلفہ جانے
والے کو بائین طرف پڑتا ہے ابن نقاش لکھتے ہین کہ اس پہاڑ پر بھی دعا قبول ہوتی ہے

اور ہر گاہ تجلی الٰہی طور پر ظاہر ہوئی تو اوسکے تین ٹکڑے تین جگہ مکہ معظمہ مین آکر پڑے جبل ثبیر و جبل ثور
و جبل نور اور ایک پہاڑ مسجد حنیف کی پشت پر ہے جسمین غار مرسلات ہے پس جو پہاڑ کہ مشہور و معروف
تھے اونکے فضائل لکھہ دیے گئے زیارت کرنے والون کے لیے اسیقدر کافی اور بس ہین

فصل چوتھی
مقامات زیارت مکہ معظمہ مین

اہل حدیث لکھتے ہین کہ مستحب ہے حاجی پر کہ زیارت کعبہ شریف کی اندر سے کرے اسطور پر
کہ ننگے پانون سر جھکائے ہوئے کمال عاجزی اور زاری سے پشیمان اور شرمندہ اپنے
بُرے کامون پر توبہ و استغفار پڑھتا ہوا داخل ہو اور واسطے تماشے قندیلون وغیرہ کے
چھت کیطرف سر اوٹھا کر نہ دیکھے کہ سراسر خلاف آداب ہے اور سامنے باب کے چلا جاے
جب تین ہاتھہ دیوار باقی رہے وہان نفل پڑھے کہ وہ رسول مقبول صلعم کا مصلی ہے پھر
سامنے سیدھا بڑھکر اپنا رخسارہ دیوار پر رکھے اور حمد و استغفار پڑھے اور جو چاہے سو دعا
مانگے یہ دعا نہایت جامع اور بہتر ہے رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج
صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا اللھم ادخلنی جنتک کما ادخلنی بیتک
وارزقنی رویتک اللھم یارب البیت العتیق اعتق رقابنا ورقاب ابائنا وامھاتنا من النار
یاعزیز یاغفار اللھم یاخفی الالطاف امنا مما نخاف اللھم انی اسئلک من خیر ما سئلک
منہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم واعوذ بک من شر ما استعاذ منہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ربنا تقبل
منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم اور مستحب ہے زیارت حضرت
خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے گھر کی کہ جسمین سیدۃ النساء حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئین رسول مقبول صلعم ہجرت تک
وہین رہے اوس گھر مین حضرت فاطمہ کی پیدائش کی جگہہ پر بالفعل ایک قبہ لکڑی کا بنا ہوا ہے
اور حضرت کے وضو اور عبادت کا بھی مقام زیارتگاہ ہے اور مستحب ہے زیارت مولد رسول اللہ
صلعم کہ بالفعل وہ ایک مکان مکلف پہاڑ بوقبیس کے نیچے مشہور ہے ایسی ہی زیارت حضرت ابابکر رضی اللہ عنہ
صدیق کے گھر کی کہ وہ مشہور ہے ساتھہ دوکان حضرت ابابکر کے کوچہ حجر مین کہ اب اوسکو
زقاق صواغین کہتے ہین وہان دو پتھر دونون طرف کی دیوار مین کھڑے ہین ایک حجر متکلم جسنے

رسول مقبول صلعم سے سلام اور کلام کیا تھا وہ سرا حجر متکا چشمہ آبکی کہنی مبارک کا نشان ہے اور
مستحب ہے زیارت مولد شریف علیؑ کی کہ وہ شعب بنی ہاشم مین مشہور ہے اور زیارت دار ارقم کی کہ
وہ مسجد ہے صفا کی پاس اوسمین حضرت عمرؓ ایمان لائے تھے دار ارقم کو مخبی بھی کہتے ہین
اسواسطے کہ حضرت صلعم ابتدای حال مین وہان چھپ کر رہے تھے اور مومنین سابقین کے ساتھ
نماز جماعت سے پڑھتے تھے پھر اوسکو خیزران ہارون رشید کی مان نے مول لیا تھا اسوقت
اوسکو دار خیزران کہتے ہین اور مستحب ہے زیارت غار حرا کی جسکو بالفعل جبل نور کہتے ہین مکہ معظمہ
سے تین کوس پر ہے وہین شق صدر آپکا ہوا اور وہ ہی پہلی عبادتگاہ تھی وہین سورہ اقرا نازل
ہوئی اور مستحب ہے زیارت غار ثور کی کہ یہ جگہ مکہ شریف سے تین کوس سے بھی زیادہ ہے
اور نہایت بلند اور دشوار گزار ہے چوٹی کے پاس وہ غار ہے داخل ہونیکا مقام اوسمین
ایسا تنگ ہے کہ ظاہر دیکھنے مین اوسکے اندر جانا ہرگز خیال مین نہین آتا فقط درمیان مین
ایک بالشت چار انگشت کی بلندی رکھتا ہے اور دونون طرف سے کم ہوگیا ہے مگر ظاہرا
اوسمین اسطور سے داخل ہوتے ہین کہ پہلے وہ نوان ہاتھہ اندر بڑھا کے باقی بدن سکھٹ
جاتے ہین شیخ احمد حضراوی وغیرہ عقد الثمین مین لکھتے ہین کہ جو شخص داخل ہوا اس غار شریف مین
تو اوسکے بعد وہ شخص دنیا کی تکلیفات مین غمگین نہوگا کہ یہ خاصیت اللہ تعالی کے فرمانے سے
ثابت ہے کہ فرماتا ہے اذ یقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا اور زیارت غار مرسلات
کی بھی کرنی چاہیے کہ قریب مسجد خیف کے ہے بروایت حضرت عبد اللہ بن مسعود کے سورہ
مرسلات وہین نازل ہوئی اللہ تعالی اپنے فضل عظیم سے بتصدق رحمۃ للعالمین کے یہ زیارات
مقدسہ سب مسلمانونکو نصیب فرماوے آمین یا رب العالمین

فصل پانچوین
مقامات قبولیت دعا کے بیان مین

حضرت امام حسن بصریؒ بروایات صحیحہ نقل فرماتے ہین کہ مکہ معظمہ مین سولہ جگہ ہین جہان جاکر
دعا زیادہ قبول ہوتی ہے اور بعض کے نزدیک زیادہ ہین اکثر اونمین سے واسطے فائدہ
عام مسلمانونکے لکھی جاتی ہین اول جب کعبہ شریف پر نظر پڑے منقول ہے کہ کسی نے

حضرت امام اعظم سے پوچھا کہ جب کہ بیت شریف کو دیکھو تو کیا دعا مانگو آپ نے فرمایا کہ اپنے
مستجاب الدعوات ہونے کی اسلیئے کہ اگر یہ دعا قبول ہوئی تو گویا ساری دعائین قبول ہوئین دوسرے
حجر اسود کے پاس خصوصاً ہو رکے وقت تیسرے مطاف مین باب الکعبہ کے سامنے
چوتھے ملتزم کے پاس آدھی رات کو پانچوین حطیم مین چھٹے میزاب رحمت کے نیچے خصوصاً وقت
صبح کے ساتوین رکن یمانی کے پاس خصوصاً وقت صبح کے آٹھوین درمیان رکن یمانی اور
دروازہ بنی شیبہ کی جانب خانہ کعبہ کے سامنے اس دروازہ کے تھا اوس مقام کو مستجار
کہتے ہین نوین درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کے دسوین مقام ابراہیم کے پاس خصوصاً
صبح کو گیارھوین زمزم پر خصوصاً غروب کی وقت بارھوین خانہ کعبہ کے اندر چارون کونون مین
اور دو ستون کے درمیان خصوصاً زوال کے وقت تیرھوین چودھوین صفا مروہ پر خصوصاً
بعد عصر کے پندرھوین مین المیزابین سولھوین سترھوین عرفات پر دو مقام ہین ایک بیری کے
درخت کے نیچے زوال کے وقت کہ اب اوس درخت کا نشان باقی نرہا دوسرے جبل رحمت کے
بائین طرف سورج ڈوبے اٹھارھوین مشعر الحرام سورج نکلنے سے پہلے اونیسوین بیسوین منا مین
دو جگہ ہین ایک مسجد خیف کے پاس دوسرے جہان کنکریان مارتے ہین خصوصاً چوتھوین
کی آدھی رات کو محمد بن حسن نقاش رح لکھتے ہین کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے گھر مین بھی دعا قبول ہوتی ہے
جمعہ کی رات کو اور مقام میلاد شریف مین پیر کے دن وقت زوال کے اور دار خیزران مین
قریب صفا کے ہے اور مسجد السحرین کہ مقابل مسجد بیعت ہے بدھ کے دن اور مسجد کاہین اتوار
کے دن اور غار ثوران اور مسجد الکبش مین کہ جای ذبح حضرت اسمعیلؑ ہے اور مسجد خیف مین
اور غار مرسلات مین اور غار حرا مین کہ وہان ہر وقت دعا قبول ہوتی ہے اور جبل ابو قبیس پر
وقت ظہر کے اور باب بنی شیبہ و باب ابراہیم و باب النبی کے پاس بھی دعا قبول
ہوتی ہے اور بھی نزدیک قبر شریف حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ و قبر سفیان بن عیینہ و قبر شریف
فضیل بن عیاض و قبر شریف امام عبد الکریم و قبر شریف شیخ ابو الحسن شیولی و قبر شریف حضرت
عبد اللہ الحسن بن ابی عمید کی و قبر شریف حضرت عبد اللہ بن اسعد الیافعی الیمنی کی بھی قبول
ہونی دعا کی جگہ ہے اور بھی نزدیک دروازہ جنت المعلا کے اور قبر شریف امام دلاصی کے

ف تمام اہل حدیث و علماء دین کا ان بات پر اتفاق ہے کہ تمام مکہ معظمہ دعا قبول ہونیکی جگہ ہے
لیکن جو مقامات کہ مشہور تھے وہ اجگہ لکھے گئے رسول مقبول صلعم نے فرمایا کہ تحقیق رب تمہارا بڑا
حیا والا اور کرم والا ہے حیا کرتا ہے اپنے بندے سے جسوقت کہ اوٹھاتا ہے اپنے دونوں ہاتھوں کو
یہ کہ پھیر دے اون ہاتھوں کو خالی لیکن سمجھنے کی جگہ ہے کہ پروردگار علیم رحیم و کریم حکیم ہے اگر
اپنی مصلحت کاملہ اور حکمت بالغہ سے کسی بندے کی دعاؤں کا ظہور دنیا مین نہ فرماوے یا ظہور مین دیر
ہووے تو نا امید اور شاکی بارگاہ مجیب الدعوات مین نہووے کہ عنقریب آخرت مین اپنے فضل
و کرم سے اوسکے نتیجے اور ثمرے عالی عطا فرماویگا مگر دعا کرنیوالیکو چاہیے کہ وقت دعا حضوری
اور اضطرار قلبی کا ضرور لحاظ رکھے آمین رب العالمین

باب آٹھوان مدینہ طیبہ کے حال مین

فصل پہلی

ہجرت فرمانا رسول مقبول صلعم کا مکہ معظمہ سے اور راہ مین خوارق و معجزات کا
وقوع مین آنا اور پہونچنا آپکا مدینہ طیبہ کی سرزمین مین اور قیام فرمانا محلہ بنی قبا مین

پوشیدہ نرہے کہ آگاہ ہونا احوال حضرت سید الانبیا اور حبیب کبریا صلعم پر موجب سعادت دنیا
و آخرت و ہزاران خیر و برکت ہے جیسا کہ وارد ہے تنزل الرحمۃ عند ذکر اولیاء اللہ
یعنے وقت ذکر اولیاء اللہ کے رحمت نازل ہوتی ہے پس وقت ذکر سرور عالم صلعم کیقدر
رحمت عظیم نازل ہوتی ہوگی پس مطلع ہونا سید الکائنات کے حالات پر سبب قوی ہے بندے کے
مقبول اور محبوب خدا ہونے کا اور بہت بڑا سبب ہے گناہونکے بخشے جانے کا اب مقام آگاہی
اور بیداری ہے کہ رسول مقبول صلعم ہر وقت احکام الہی کے پہونچانے مین مصروف رہتے
تھے خاصکر موسم حج مین کہ ہر ایک جماعت اور ہر ایک قبیلہ عرب کو دعوت اسلامی فرماتے تھے
سو یہ سعادت عظمی حضرات اہل مدینہ انصار کو نصیب ہوئی چنانچہ لکھا ہے کہ گیارھوین یا بارھوین
سال نبوت کے کچھ لوگ ایمان لائے تیرھوین سال ستر آدمی ایمان لائے اور آپکے ساتھ
عہد و پیمان کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایسا نہو کہ ہمکو آپ چھوڑ دین آپنے سنکر تبسم فرمایا
اور ارشاد کیا کہ مین تمسے اور تم مجھسے جان سا تھ جان کے اور تن سا تھ تن کے یہ سنکر انصار

حضرت کیا کہ یا رسول اللہ اگر ہم لوگ تیرہ برس اسی محبت میں مارے جاوین اور جان و مال اپنا تصور کرین
تو ہمکو کیا ملیگا آپنے فرمایا کہ جَنَّاتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ آیت کریمہ نازل ہوئی
اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ لکھا ہے کہ اونمین سے
ایک انصار نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ فرماوین تو آج سب مشرک منا مین جمع ہین سبکو
تہ تیغ کر ڈالون آپنے فرمایا کہ ابھی میرے رب نے مجکو یہ حکم نہین دیا پھر آپنے موافق اونکی درخواست
کے حضرت مصعب بن عمیر کو واسطے تعلیم قرآن مجید اور شرائع اسلام کے مدینہ طیبہ کو روانہ کیا تیرہ
سال اور انصار آنکر مسلمان ہوئے اور عہد و پیمان آپکے ساتھ کیا کہ آپ جو مدینہ طیبہ کو تشریف لیجاوین
تو زہے سعادت ہم خدمت اور رفاقت مین کبھی کوتاہی نکرینگے اور جو کوئی جماعت مخالف آپ پر چڑھ آویگی تو ہم
جان نثاری مین ہرگز دریغ نکرینگے آپنے فرمایا کہ ابھی میری ہجرت کے واسطے کوئی جگہ مقرر نہین
ہوئی حکم الٰہی کا منتظر ہون یہ دونون بیعتین بیعت عقبہ اولیٰ اور بیعت عقبۂ ثانیہ کہلاتی ہین ف
عقبہ کے معنی ہین گھاٹی کے یہ بیعتین بھی ایک گھاٹی پر ہوئی تھین غرض بعد بیعت عقبۂ ثانیہ
کے رسول مقبول صلعم نے اصحاب کو اجازت ہجرت کی مدینہ طیبہ کیطرف فرمائی اور اصحاب نے
خفیہ روانہ ہونا شروع کیا مگر حضرت عمرؓ آپ مسلح ہوکر خانۂ کعبہ پر آئے اور طواف کیا اور بعد
اسکے جماعت کفار کو خطاب کرکے کہا کہ خراب و ہلاک ہون وہ لوگ جو پتھرونکو پوجتے ہین پھر
فرمایا کہ جسکو اپنی جورو کا بیوہ کرنا اور اپنی اولاد کا یتیم کرنا منظور ہو میرا مقابلہ کرے یہ کہکر آپ
مدینہ طیبہ کو روانہ ہوئے انکی نے ہیبت و شجاعت فاروقی کے سامنے دم نمارا حضرت مولانا
شہنشاہی شریف مین فرماتے ہین ؎ ہیبت حق ست ایں از خلق نیست ۔ ہیبتش ایں مرد صاحب
دلق نیست ۔ غرض سب صحابہ ہجرت کر گئے سوائے حضرت ابابکر صدیقؓ اور حضرت علی مرتضیٰؓ
کے حضرت ابابکر صدیقؓ نے بھی آپسے اجازت چاہی آپنے بشارت دی کہ تم میری رفاقت مین
چلوگے آپ سنکر کمال خوش ہوئے ایکدن دوپہر کے وقت رسول مقبول صلعم حضرت
ابابکر صدیق کے گھر تشریف لے گئے اور حال ہجرت کا فرمایا آپنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
مینے دو اونٹنیان اسی دن کے واسطے نیت سے خرید کی ہین آپنے فرمایا کہ ایک مجھے اوسی قیمت
سے دو آپنے بہتیرا عرض کیا کہ ولیکن بھی حضور کی نذر ہے مگر آپنے بوجہ ہونے عبارت

سے کے وَلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ایک دنبی جسکا نام قصوی تھا آٹھ سو درہم مین خریدی
پس آپ راستا کو دو تنی نہ مین تھے کہ جماعت کفار نے آکر دروازہ اقدس کو گھیر لیا آپنے حضرت
علیؓ کو اپنی جگہ لٹا دیا اور فرمایا کہ کفار تمھین کچھ ضرر نہ پہونچا سکینگے اور آپ چادر مبارک اوڑھے
ہوئے باہر تشریف لائے ابوجہل لعین نے بطریق تمسخر کے نعوذ باللہ آپ سے کہا کہ یہ محمد صلعم
کہ ہم لوگونسے کہتا ہے کہ اگر تم میری اطاعت کروگے تو ملک عرب و عجم تمھارا ہوجاویگا اور بہشت
برین تمکو ملیگی اور اگر اطاعت نکروگے تو قتل ہوگے اور جہنم مین جاوگے آپنے فرمایا کہ ہان یہی
کہتا ہون اور انشاء اللہ العزیز ایسا ہی ہوگا اور آپنے اول سورہ یسین فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ
تک پڑھکے ایک مٹھی خاک جماعت کفار پر پھینک ماری ہر کافر کے سر اور منھہ پر آنکھون مین
پہونچی اور آپ اونکے سامنے سے نکل گئے اور کسیکو نظر نہ آئے لکھا ہے کہ جتنے کافرون پر
وہ خاک پڑی دن بدر کے وہ سب قتل ہوئے سوائے حکیم بن حزام کے کہ وہ مشرف باسلام
ہوئے غرض رسول مقبول صلعم حضرت ابابکر صدیقؓ کے گھر تشریف لیگئے اور اونکو ساتھہ لیکر
آپ پیادہ ننگے پاؤن روانہ ہوئے تاکہ نشان قدم مبارک نہ معلوم ہو جب آپکے پاؤن مبارک
زخمی ہوئے تو حضرت ابابکر صدیقؓ نے کندھے پر سوار کیا اور غار ثور تک پہونچا دیا اتنے مین
کفار اندر مکان کے داخل ہوئے حضرت علیؓ کو کھٹکا سنکا اوٹھہ بیٹھے کفار نے پوچھا کہ محمد صلعم
کہان ہین آپنے فرمایا کہ مجھے نہین معلوم پھر آپسے کچھہ تعرض نہ ہوئے اور حضرت کی تلاش مین مشغول
ہوئے اتنے مین شیطان وہان پہونچا اور کہا کہ کسکی تلاش مین پھرتے ہو انھون نے کہا کہ
محمد صلعم کی تلاش ہین شیطان نے کہا کہ وہ تمھاری آنکھون مین مرچون کی خاک ڈالکر چلے گئے
ہر ایک نے اپنے چہرے اور منھہ پر ہاتھہ پھیرا اثر خاک کا پایا لکھا ہے کہ جب رسول مقبول صلعم
مسجد قبا کے پہونچے تو حضرت ابابکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ آپ ذرا ٹھہرین مین جاکر
غار کو صاف کردون کہ ایسی جگہ موذی اکثر جانور ہوتے ہین پس آپ اندر غار کے گئے اور
اپنی چادر مبارک پھاڑ کر سب سوراخ بند کر دیے صرف ایک سوراخ باقی رہ گیا اوسمین اپنے
اپنے پاؤن مبارک کی ایڑی لگائی اور حضرت صلعم کو اندر بلایا پس آپ اندر تشریف لیگئے اور غار
کے زانو پر سر مبارک رکھکر سو رہے اتنے مین سانپ نے حضرت صدیق اکبرؓ کے پاؤن مین کاٹا

بیان ہجرت حضرت صدیق اکبرؓ کے پاؤن مبارک مین سانپ کے کاٹنے اور رسول مقبول صلعم کے لعاب دہن سے صحت پانے کا

مگر آپنے جنبش نہ کی اس لحاظ سے کہ رسول مقبول حبیب کبریا صلعم کے آرام مین خلل نہ پڑے
لیکن بسبب شدت تکلیف کے آپکے آنسو نکل پڑے اور چند قطرے رخسارۂ نورانی حبیب سبحانی پر
گرے آپ جاگ اوٹھے حضرت ابا بکر صدیق رضہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے سانپ نے کاٹا آپنے
لعاب دہن مبارک اوسجگہ لگا دیا فوراً اثر اوسکا جاتا رہا لکھا ہے کہ بعد آپ کے غار مین داخل ہونیکے
مکڑی نے جالا تنا اور کبوتر نے انڈے دیے صبح کو کفار تلاش کرتے ہوئے وہین جا پہونچے
اور اسطرح جا کھڑے ہوئے کہ حضرت ابا بکر صدیق رضہ کو اونکے پانون نظر پڑے تو آپ کمال بیقرار
ہوئے رسول مقبول صلعم نے فرمایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا کفار نے جو مکڑی کا جالا اور
کبوتر کے انڈے دیکھے تو اونکا شبہ جاتا رہا اور آپسمین کہنے لگے کہ کبوتر جنگلی وحشی جانور ہے
آدمی کے ہوتے کبھی نہ رہتا اور بعضون نے کہا کہ یہ جالا تو ہمنے محمد صلعم کی پیدائش سے
پہلے دیکھا تھا ویسا ہی ہے ف علماء دین لکھتے ہین کہ قصۂ ہجرت مین اللہ تعالی جل جلالہ نے
حضرت ابا بکر صدیق رضہ اور حضرت علی رضہ کو بڑی خصوصیت اور فضیلت عطا فرمائی جسکا بیان
نہین ہوسکتا حضرت علی رضہ کو تو یہ کہ محل خوف جان مین بجاے رسول مقبول صلعم کے آپ
لیٹے گویا حبیب کبریا پر قربان واقعی جان نثاری کی بعض علما فرماتے ہین کہ یہ آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ
یَّشْرِیْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ آخر تک حضرت علی رضہ کی شان مین قصۂ ہجرت مین نازل ہوئی
جیسے کہ تفسیر جواہر حسینی وغیرہ مین تصریح اسکی موجود ہے اسیطرح یار غار حضرت ابا بکر
صدیق رضہ کی بھی فضیلت ظاہر ہے کہ سارے سفر ہجرت مین حق خدمتگزاری اور جان نثاری
جیسا کہ چاہیے بجا لاے چنانچہ آیت شریف اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا
بالاتفاق حضرت ابا بکر صدیق رضہ کی شان مین نازل ہوئی یہان سے مقام غور کرنے کا ہے
کہ صریح آیت مین اللہ تعالی نے حضرت ابا بکر صدیق رضہ کو صاحب رسول اللہ فرمایا مشکوۃ شریف
مین حضرت عمر رضہ سے روایت ہے کہ انھون نے کہا کہ اگر ابا بکر صدیق رضہ میری ساری عمر کے
اعمال وعبادات لے لین اور بدلے اونکے ایک رات اور ایک دن کے اپنے اعمال دیدین تو مین
راضی ہون رات ہجرت کی اور دن وہ کہ بعد وفات رسول مقبول صلعم کے اطراف مدینہ طیبہ
کے لوگ اکثر مرتد ہوگئے اور زکوۃ کے منکر ہوگئے تو حضرت ابا بکر صدیق رضہ نے کوشش کامل

بیان فضیلت یار غار حضرت ابا بکر صدیق رضہ و حضرت علی رضہ

فرحا کے ساتھ مرتو دین کو تازہ کیا حضرت عمر رضہ سے روایت ہے کہ ہمیشہ حضرت ابوبکر رضہ مجھپر امور
خیر مین غالب رہا کرتے تھے زمانہ تجہیز غزوہ تبوک مین مجھے دسترس خوب تھی مین یہ سمجھا کہ اس
مرتبہ مین غالب ہونگا اپنے سب مال مین سے آدہا حضرت کے سامنے لیگیا آپنے پوچھا کہ
عیال و اطفال کے لیے کیا چھوڑا مینے عرض کیا کہ اتنا ہی حضرت ابابکر صدیق سب مال اپنا
لے آئے آپنے پوچھا کہ لڑکے بالونکے لیے کیا رکھا ہے آپنے عرض کیا کہ خدا اور خدا کا
رسول آپنے فرمایا ما بینک کما ما بین کلماتکما یعنے فرق تم دونونکے درجونمین
ایسا ہے جیسا تم دونونکے کلمونمین یعنے حضرت ابابکر صدیق رضہ نے عیال کے لیے خدا اور
رسول کو بتایا اور حضرت عمر رضہ نے مال کو اور ظاہر ہے کہ دونون باتونمین بڑا فرق ہے
حضرت عمرؓ کہتے ہین کہ مینے حضرت ابوبکر رضہ سے کہا کہ مین تمپر کبھی غالب نہونگا غرض تین دن تک
آپ غار ثور مین رہے عامر بن فہیرہ کہ حضرت ابابکر صدیق رضہ کے غلام آزاد تھے متصل
غار کے بکریان چراتے تھے وہ دودھ بکریونکا دیجاتے تھے اور عبداللہ بیٹے حضرت
ابابکر صدیق رضہ کے قریش کی مجلسونمین جاکے خبرین دریافت کرکے رات کو بیان کرجاتے
تھے بعد تین دن کے آپ اور حضرت ابابکر صدیق رضہ اور عامر بن فہیرہ اونٹنیون پر سوار ہوکے
پیر کے دن براہ ساحل روانہ ہوئے ف ابن جوزی شرف المصطفے مین لکھتے ہین کہ
پیر کے دن کی بہت بڑی فضیلت ہے کہ ولادت شریف اور ابتدا البعثت اور پہونچنا
مدینہ طیبہ مین اور قبض روح پاک یہ سب معاملے پیر کے دن ہوئے غرض جب آپ
غار ثور سے روانہ ہوئے اس عرصہ مین کفار مکہ نے اشتہار دیا تھا کہ جو کوئی آپکو زندہ
یا نعوذ باللہ قتل کرے وہ سو اونٹ پاوے اور جو دونونکو پکڑ لاوے دو سو اونٹ
پاوے سراقہ بن مالک نے بطمع انعام تعاقب کیا اور حضرت کو جالیا حضرت ابابکر صدیق نے
دیکھکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایک سوار آپہونچا حضرت نے بد دعا کی کہ یکبارگی مین نے
سراقہ کے گھوڑے کو پیٹ تک نگل لیا سراقہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین جانتا ہون
کہ آپ کی بد دعا سے یہ عذاب آیا اب مین آپ سے عہد کرتا ہون کہ اب جو آپکی تلاش
مین آویگا اوسکو مین پھیر دونگا آپ مجھے اس بلا سے بچاوین پس آپنے دعا کی اور وہ

نجات پائی چنانچہ بعد اسکے وہ مشرف باسلام ہوئے اور صحابہ مین داخل ہوئے ف مقام
غور کرنے کا ہے کہ قارون نے جو حضرت موسی سے اپنی بچنے کی دعا چاہی تو آپ نے کچھ التفات
نکیا اور یہی فرماتے رہے کہ خُذْهُ خُذْهُ یعنے اے زمین اس کافر کو دھنسالے یہانتک کہ سب غرق
ہوگیا پس رحمۃ للعالمین کی شان ہی نرالی ہے جو عادت ہے سب سے عالی ہے علاوہ اسکے
ایک اور معجزہ آپ سے راہ مین یہ ہوا کہ آپکا گذر خیمہ ام معبد پر ہوا تو آپکی خیر و برکت سے اوسکی
ایک بکری جو جنی نہین تھی اور بسبب ناتوانی کے جنگل کو بھی نہین جا سکتی تھی اوسنے اتنا دودھ
دیا کہ سب گھر والے متعجب ہوگئے چنانچہ ابو معبد اور ام معبد مشرف باسلام ہوئے اور صحابہ مین
داخل ہوئے مواہب لدنیہ مین وارد ہوا کہ وہ بکری حضرت عمرؓ کے زمانہ تک زندہ رہی اور
دودھ دیتی رہی لکھا ہے کہ مکہ معظمہ مین برقہ گذر نے آپکے خیمہ ام معبد پر اشعار عربی سنے گئے
اونمین مضمون آپکے گذر جانے کا خیمہ ام معبد پر اور بدنصیب و محروم رہنا کفار قریش کا مذکور
تھا اسیطرح جب آپ قریب مدینہ طیبہ پہونچے تو حضرت بریدہ اسلمی ستر سوارونکے ساتھ حضرت کو ملے
آپنے پوچھا کہ تم کون ہو اونھون نے عرض کیا کہ میرا نام بریدہ ہے آپنے بطور نیک فالی کے فرمایا
بردامرنا یعنے خنک اور ٹھنڈا ہوا کام ہمارا اور قبیلہ کا نام اسلم سنکر فرمایا سلمنا یعنے سلامت رہے ہم
اور قوم کا نام بنی سہم سنکر فرمایا کہ خرج سہمک یعنے حاصل ہو حصہ تیرا اسلام سے مقام غور کرنیکا ہے
کہ بریدہ آئے تو کس ارادے سے تھے لیکن جمال جہان آرا اور تقریر لطیف سنکر مسخر ہوگئے اور
مع سب ہمراہیون کے اسلام لائے پھر اونھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ضرور ہے کہ بوقت
داخل ہونے حضور کے مدینہ طیبہ مین آپکے ساتھ نشان ہو پس غلبہ شوق مین آکر اپنے عمامہ کو
نیزہ پر لپیٹا اور آگے آگے حضور کی جلو مین چلے سبحان اللہ کیا قدرت خدا ہے کہ سرکشی سے
آئے اور کیسے تابعدار ہوکے ساتھ چلے ادھر اہل مدینہ بخیال تشریف آوری آپکے ہر روز واسطے
استقبال کے مکہ معظمہ کی راہ پر آتے اور قریب دوپہر کے پھر جاتے کہ اتنے مین ایک یہودی
پکارنیوالے نے پکارا کہ اے گروہ عرب یہ مطلب تمہارا ہے انصار غلبہ شوق مین دوڑے اور آپنے محلہ قبا مین
منازل بنی عمرو بن عوف مین قیام فرمایا اور وہ دن پیر کا بارہوین ربیع الاول کی تھی چودہ دن
آپ وہان رہے اس عرصہ مین حضرت علیؓ بھی حاضر ہوگئے تمام احادیث صحابہ مین عبد اللہ بن

سعجزہ مودہ

بیان مشرف ہونے
اسلام کے
ہونیکے اور صحابہ
ہونے مین

بیان مشرف ہونے
حضرت بریدہ اسلمی
اور اسلام لانے
ستر سوارونکے
ساتھ

اور ابو نعیم نے حمزہ سے اور بیہقی نے امام زین العابدین سے روایت کی ہے کہ اول خبر جناب رسول مقبول صلعم کی مدینہ منورہ مین اسطرح پہونچی کہ ایک مدینہ منورہ کی عورت کے ساتھ ایک جن کو عشق تھا وہ ہر رات اوس عورت کے پاس آیا کرتا تھا اور اکثر جانور پرند کی صورت بنکر دیوار پر آبیٹھتا تھا جب خلوت ہو جاتی تو اپنے تئین آدمی کی شکل بناکر صحبت کرتا تھا ایکبار کی اوسکا آنا موقوف ہوگیا چند روز نہ آیا ایکدن آکر بصورت جانور دیوار پر بیٹھا اوس عورت نے کہا کہ تجھے کیا ہوگیا جو اتنی مدت سے نہین آتا اوسنے کہا کہ اب تجھسے رخصت ہوتا ہون مجھسے آنے کی توقع مت رکھہ مکہ شریف مین ایک پیغمبر پیدا ہوئے ہین اونھون نے ہمپر زنا حرام کیا ہے لکھا ہے کہ جسدن رسول مقبول صلعم وہان رونق افروز ہوئے تو حضرت ابابکر صدیق لوگونکی ملاقات اور دریافت حال مین مشغول تھے اور رسول مقبول صلعم خاموش بیٹھے تھے لوگونکو بسبب ہجوم وازدحام کے شبہ واقع ہوا کہ شاید پیغمبر خدا کے حضرت ابابکر صدیق رض ہین لیکن جبکہ آفتاب مقابل جمال جہان آرا کے آیا تو یار غار حضرت صدیق اکبر اپنی چادر مبارک چہرۂ نورانی شان رحمانی کے سامنے لیکر کھڑے ہوگئے تاکہ حضرت پر سایہ ہوجاوے اسکے دیکھنے سے سب کا شبہ جاتا رہا غرض اہل قبا نے آپ سے عرض کی کہ ایک مسجد ہمارے واسطے حضور بنا دیوین کہ ہم اوسمین عبادت الہی کیا کرین پس آپ نے بموجب اونکی درخواست کے مسجد جسکا نام مسجد قبا ہے مدینہ طیبہ سے تین کوس پر ہے بنوادی کہ جسکا بیان خدا چاہے آگے آوے گا

فصل دوسری

روانہ ہونا رسول مقبول صلعم کا محلہ قبا سے جانب مدینہ طیبہ اور اوترنا حضرت ابوایوب انصاری کے گھر مین

شیخ عبدالحق محدث دہلوی وغیرہ لکھتے ہین کہ جمعہ کے دن رسول مقبول صلعم محلہ قبا سے جانب مدینہ طیبہ روانہ ہوئے جماعتین انصار کی پیادہ و سوار جیب کبریائی اردلی و ہمرکاب مین حاضر ہوئین بنی قبا نے جو یہ سامان جانیکا دیکھا تو نہایت بیقرار ہوکر عرض کرنے لگے کہ حضور کے تشریف لیجانے کا کیا سبب ہے آپنے فرمایا کہ مجکو حکم الہی ہے اسی بستی مین رہنے کا

کہ نام اوسکا اگالہ قری ہے یعنے مدینہ طیبہ غرض آپ روانہ ہوئے راہ مین جب وقت جمعہ کا آگیا
تو آپنے جمعہ ادا فرمایا اور چلے ہر ایک جماعت انصار منتظر و امیدوار رستی گھیرے کھڑے تھے پس
ہر ایک کمال نیازمندی اور منت وزاری سے عرض کرتا تھا کہ حضور میرے غریب خانہ کو رشک
فردوس برین فرماوین کوئی حالت وجد و بیخودی مین آگے سواری کے کھڑا ہوجاتا تھا اور
کوئی جذبۂ شوق مین اونٹنی کی نکیل پکڑتا تھا آپ ہر ایک کے حق مین دعای خیر فرماتے چلتے
تھے اور یہ ارشاد ہوتا تھا کہ میری اونٹنی بحکم خدا مامور ہے جہان بیٹھے گی وہین رہونگا یہانتک
کہ جب جیب کبریا اوس مقام پر پہونچے جہان اب مسجد نبوی ہے بے اختیار اونٹنی بیٹھ گئی
پھر اوسجگھہ سے اوٹھہ کر چند قدم چلکر جسجگھہ کہ منبر شریف ہے بیٹھی قریب اوس مقام اقدس کے
حضرت ابوایوب انصاری کا گھر تھا وہان آپنے قیام فرمایا وارد ہوا کہ حضرت ابوایوب انصاری
شامول کی اولاد مین تھے جو سردار چار سو عالمونکا تھا اور وہ سب مصاحب تبع بادشاہ مین کے تھے
لکھا ہے کہ جب اس بادشاہ کا گذر مدینہ طیبہ پر ہوا تو سب علمانے اوس بادشاہ کی رفاقت ترک
کی اور بادشاہ سے کہا کہ یہ مقام ہجرتگاہ نبی آخرالزمان ہے ہم یہانسے نہین جائینگے بادشاہ نے
اپنے ارادت صادق سے سبکو گھر بنوادیے اور اون چار سو عالمونکو وہان آباد کیا حضرات
انصاری اونھین کی اولاد ہین اور آپنے بھی رہنا بہت چاہا لیکن بسبب معاملات سلطنت کے
نہ رہ سکا مگر ایک نامہ اپنے ایمان لانے کا بنام رسول مقبول صلعم لکھکر شامول کو دیا کہ تم اپنی
اولاد کو وصیت کیجیو کہ جو اونمین سے زمانہ نبی آخرالزمان کا پاوے میرا سلام اور یہ نامۂ ایمان
حضور اقدس مین پیش کردے پس حضرت ابوایوب کے گھر مین وہ نامہ چلا آتا تھا انکیبیٹ سے
انھون نے حضور مین پیش کردیا اور جس گھر مین کہ حضور ٹھہرے یہ گھر بھی اوسی بادشاہ نے
اسی مراد سے بنایا تھا کہ جب آپ تشریف لاوین اوسمین قیام فرماوین خداوند کریم نے اوسکی
مراد پوری کی غرض جب جیب کبریا نے حضرت ابوایوب کے گھر کو رشک جنت الفردوس
فرمایا تو بنی نجار کی لڑکیان جیب خدا کی آنیکی خوشی مین دف بجاتی ہوئین باہر نکل آئین اور
اشعار عربی پڑھنے لگین نحن جوار من بنی النجار حبذا محمد صلی اللہ علیہ
وسلم من جار رسول مقبول صلعم نے انصار کے یہ ذوق شوق دیکھکر فرمایا کہ اے

قبائل انصار آیا تم مجکو دوست رکھتے ہو سب نے عرض کیا کہ ہان یارسول اللہ آپ سنے فرمایا
کہ قسم اللہ کی مین بھی تمکو دوست رکھتا ہون رزین محدث سے روایت ہے کہ وقت تشریف
لانے حضرت کے پردہ نشین عورتین انصار کی کوچون اور گھرونکے دروازون پر باہر نکل آئین
اور یہ کہتی تھین بہ طلع البدر علینا من ثنیات الوداع وجب الشکر علینا مادعا للہ داع
غرض سب خرد و بزرگ مرد و عورت حبیب کبریا کے آنیکی خوشی مین مست اور سرشار تھے
اور یہ کہتے تھے جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ جَاءَ نَبِیُّ اللّٰہِ حضرت انس رض سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہین
کہ مجکو خوب یاد ہے وہ دن جسدن سرور عالم صلعم مدینہ طیبہ مین تشریف لائے تمام در و دیوار
مدینہ طیبہ کے جمال جہان آرا سے روشن اور منور ہو گئے جیسے کہ آفتاب نکلتا ہے اور جسدن
کہ آپ اس عالم سے پوشیدہ ہوئے سب جگہ اندھیرا ہو گیا جیسے کہ آفتاب غروب ہوتا ہے
محمد ابن اسحاق بروایت حضرت ابوایوب انصاری نقل کرتے ہین کہ وہ فرماتے ہین کہ جب حبیب خدا
نے میرے گھر کو اپنے قیام سے دونون جہانمین مشرف و ممتاز فرمایا تو آنحضرت صلعم نے
نیچے کے درجہ کو اختیار فرمایا اور مین مع اہل و عیال اوپر کے درجہ مین رہا تو مینے عرض کیا
کہ یارسول اللہ مان باپ میرے آپ پر قربان مین اوپر کے درجہ مین کمال صدمہ و تکلیف
پاتا ہون کیونکہ یہ بات قیامت ہے کہ آپ نیچے کے درجہ مین ہون اور مین بالاخانہ پر رہون
آپنے فرمایا کہ بوجھ پردہ کے تمھارے لیے اوپر کا درجہ بہتر ہے ابوایوب فرماتے ہین کہ
ایکدن کوزہ پانی کا اوپر ٹوٹ گیا اور گھر مین لحاف اوڑھنے کا ایک ہی تھا مینے گھبراکر اوسسے
تمام پانی خشک کر لیا اس خوف سے کہ مبادا بہکر خادمان رسول مقبول صلعم کو تکلیف ہو
اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ ایک رات حضرت ابوایوب اور آپکی بیوی کو حضرت کے نیچے
رہنے سے ایسی بیقراری رہی کہ رات بھر نہ سوے صبح کو اصرار کرکے آپکو بالاخانہ پر مقیم کیا اور
خود نیچے کے درجہ مین رہے حضرت ابوایوب فرماتے ہین کہ انصار آپکے واسطے کھانا
لایا کرتے تھے ایکدن ایک انصار نے کھانا تکلف سے پکوایا اور اوسمین پیاز و لہسن بھی ڈالا
رسول مقبول صلعم نے اوس کھانے کو نوش نہ فرمایا لیکن اصحاب کو اشارہ فرمایا کہ تم کھاؤ
مین تمھارے مانند نہین ہون میرا ایک دوست ہے کہ وہ اس کھانے کی بو سے ایذا اور

تکلیف پاتا ہے حضرت ابو ایوب فرماتے ہین کہ مینے اوسدن سے لہسن و پیاز کا کھانا چھوڑ دیا جسکو کہ مکروہ رکھا حبیب کبریا نے بیہقی اور طبرانی نے حضرت ابو ایوب انصاری سے روایت کی ہے کہ اونھون نے جناب رسول مقبول صلعم کے اور حضرت ابو بکر رض کے لیے کھانا پکوایا بقدر اہ نھین دونون صاحبون کے آنحضرت صلعم نے اونسے فرمایا کہ تیس آدمیونکو شرفای انصار مین سے بلا لو سو اونکو بلایا اون سبھون نے کھایا اور کھانا بچ رہا پھر آپنے فرمایا کہ پچاس آدمیون کو بلا لو پچاس آدمی اور آئے اور اونھون نے بھی کھانا کھایا اور بچ رہا پھر آپ نے فرمایا کہ ستر آدمی اور بلا لو ستر آدمی اور آئے اور اونھون بھی کھانا کھایا اور بچ رہا حضرت ابو ایوب فرماتے ہین کہ سبھون نے خوب سیر ہو کر کھایا اور سب مسلمان ہوئے اور سبھون نے رسول مقبول صلعم کے ہاتھہ پر بیعت کی ابو ایوب کہتے ہین کہ سب ملکر اسی آدمیون نے اوسدن اوس کھانے مین سے کھایا یعنے ڈیڑھ سو تن کو رہے اور تیس اور رف یہ قصہ اوائل ہجرت مین واقع ہوا کہ جناب رسول مقبول صلعم اور حضرت ابا بکر صدیق رض حضرت ابو ایوب رض کے گھر ٹھہرے تھے اور تب تک سب انصار مسلمان نہو چکے تھے غرض بروایت صحیح رسول مقبول صلعم حضرت ابو ایوب رض کے گھر مین سات مہینے رہے سالمین حضرت عبد اللہ بن سلام کہ بڑے عالم یہودیونکے تھے توریت مین آپکے اوصاف و کمالات دیکھکر ایک عرصہ سے مشتاق ملازمت تھے حاضر ہو کر ایمان لائے اسیطرح حضرت سلمان فارسی کہ اصل مین مجوسیون فارس سے تھے اور دین مجوسی چھوڑ کر دین نصاری اونھونے اختیار کیا تھا اور علماء یہود و نصاری سے سنکر کہ آخر الزمان کی ہجرتگاہ مدینہ طیبہ ہوگی تو اس شوق و عشق مین آپ مدینہ شریف مین آرہے تھے ایمان لائے اور اسی عرصہ مین رسول خدا صلعم نے درمیان انصار و مہاجرین کے قریب ۹۰ آدمیون کے عقد مواخات باندھا ایک دوسرے کو آپس مین بھائی کر دیا اور اس مواخات کو فقہا نے بدر جہا اعتبار رکھا ہے بعد اسکے حکم جہاد نازل ہوا اور آپنے کفار سے مقاتلہ شروع کیا پس جس لڑائی مین کہ رسول مقبول صلعم بنفس نفیس تشریف لیگئے اوسکو غزوہ کہتے ہین اور جسمین صرف لشکر ہی گیا اوسکو سریہ کہتے ہین افضل ترین علماے دین کے نزدیک غزوہ بدر و غزوہ احد ہے جسکا بیان عنقریب آتا ہے انشاء اللہ تعالے

فصل

فصل تیسری
فضائل مدینۂ طیبہ مین

پوشیدہ نرہے کہ علماء دین کا اتفاق اس مسئلہ پر ہے کہ افضلترین اور اشرف ترین بقعون زمین سے مکہ معظمہ اور مدینۂ طیبہ ہے اور بعد رفع اختلاف تفضیل اور ترجیح درمیان مکۂ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے کل علماء دین کا اجماع اس مسئلہ پر ہے کہ مقام قبر شریف حبیب کبریا سید الانبیا صلعم کا بالاتفاق افضل اور اکرم ہی سب آسمانون سے اور عرش و کرسی سے اور کعبۂ شریف سے جیسے کہ ائمہ دین نے اس مسئلہ کی تصریح کما حقہ فرمائی ہے جو مشتاق ہو کتب احادیث و سیر کو دیکھ لے حاکم مستدرک مین روایت کرتے ہین کہ رسول مقبول صلعم وقت ہجرت کے فرماتے تھے اللھم انک اخرجتنی من احب البقاع الی فاسکنی فی احب البقاع الیک یعنے ای خداوندا اگر مجکو اوس زمین سے نکالا تو نے جو محبوب ترین زمینون سے میرے نزدیک ہے پس ٹھہرا مجکو اوس زمین مین جو محبوب ترین زمینون سے ہو تیرے نزدیک علماء ترین لکھتے کہ اس حدیث سے صاف ظاہر ہوا کہ بعد ظہور اثر قبولیت دعا سید الانبیا مدینۂ طیبہ محبوب ترین سب شہرون کا ہوا بھی نزدیک خدا اور بھی نزدیک رسول مقبول صلعم کے اذا الحبیب لایختار لحبیبہ الا ماھو اکرم واحب عندہ طبرانی معجم کبیر مین رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہین کہ اونھون نے کہا کہ سنا مینے رسول مقبول صلعم سے المدینۃ خیر من المکۃ یعنے مدینہ طیبہ بہتر ہے مکۂ معظمہ سے فی الحقیقت مقام غور اور فکر کرنیکا ہے کہ ارحم الراحمین نے اپنے محبوب رحمۃ للعالمین کے شہر مین وہ خوبیان اور کرامتین عنایت فرمائی ہین جو روے زمین کے پردہ مین نہین ہین چنانچہ رسول مقبول صلعم نے فرمایا کہ جو شخص قصد میری مسجد کا اس ارادہ سے کرے کہ دو رکعت اوسمین پڑھے ثواب حج کامل کا پاوے اور دوسری حدیث مین وارد ہوا کہ جسنے حج کیا اور پھر اوسنے قصد کیا میری زیارت کا اور مشرف ہوا مسجد نبوی مین تو لکھے جاتے ہین واسطے اوسکے دو حج مبرور یعنے دو حج مقبول اور بروایت نسائی وارد ہوا کہ جو شخص مسجد قبا مین دو رکعتین پڑھے ثواب عمرہ کا پاوے اور بروایت بخاری ثابت ہوا کہ وادی عقیق مین نماز پڑھنا مانند عمرہ اور حج کے ہے کہ جو مکہ معظمہ مین مسلمان کو بعد سال بھر کی انتظاری کے یہ کرامتین نصیب ہوتی ہین حبیب کبریا کی شہر مین

ہر وقت میسر ہے امام سبکی رح وغیرہ نے مدینہ طیبہ کے فضائل بہت لکھے ہین جو متتبع ہو کتب
احادیث کو مطالعہ کرے فرمایا رسول مقبول صلعم نے اللّٰھم حبب الینا المدینۃ کحبنا
مکۃ او اشد یعنے خداوندا محبوب کر طرف ہمارے مدینہ طیبہ مانند مکہ معظمہ کے بلکہ زیادہ
اوس سے چنانچہ آثار قبولیت دعا ظاہر ہین کہ پروردگار عالم نے اپنے حبیب صلعم کو مکہ
شریف سے حکم ہجرت کا فرمایا اور مدینہ طیبہ مین بسنے کا حکم دیا پس جو کمالات ظاہری و باطنی
اور برکات صوری و معنوی کہ علم الٰہی مین تھے اون سبکو اس شہر مقدس مین جمع فرمایا اور اس
تربت اطہر معطر کو صدف گوہر عنصر شریف اپنے حبیب کا فرمایا کہ تا دور قیامت یہ زمین آپکے
وجود پاک کی ہمسایگی کے شرف و فضل سے مشرف ہو کر فیض بخش ملک اور ملکوت رہیگی اور
ہوا کہ جب سرور عالم صلعم سفر سے تشریف لاتے اور آپ قریب مدینہ طیبہ کے پہونچتے
تو بوجہ غلبہ محبت اور جاذبہ شوق مدینہ طیبہ کے سواری کو تیز فرماتے اور چادر اقدس کو دوش
کرامت نیوش سے نہ اوتارتے اور فرماتے کہ ہمین سے خوشبوئین پاک آتی ہین اور جو گرد و غبار
کہ چہرہ نورانی شان رحمانی پر پڑتا اوسکو دور نہ فرماتے اور اگر کوئی صحابہ سے اپنا گرد و غبار
جھاڑتا تو آپ منع فرماتے اور یہ ارشاد فرماتے کہ خاک مدینہ شفا ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ شیاطین ناامید ہو گئے عبادت اپنی سے مدینہ طیبہ
مین حضرت عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ حقتعالی نے اس جزیرہ کو
یا اس قریہ کو نجاست شرک سے پاک کیا حضرت ابی بکرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول
مقبول صلعم نے کہ نہین داخل ہوگا مدینہ طیبہ مین خوف کانے دجال کا اور مدینہ شریف کے
اوسدن یعنے دن نکلنے دجال کے سات دروازے ہونگے ہر دروازہ پر دو دو فرشتے
ہونگے یعنے داہنے بائین محافظت کے لیے نقل کی بخاری نے حضرت انس رض سے روایت
ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ نہین ہے کوئی شہر مگر کہ پامال کریگا اوسکو دجال مگر کہ مکہ
معظمہ و مدینہ طیبہ نہین ہوگی کوئی راہ راہون مدینہ طیبہ سے یا ہر ایک مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کیے
مگر کہ اوسپر ہین فرشتے صف باندھے ہوئے واسطے محافظت کے پس اوتریگا دجال زمین شور
مین کہ باہر ہے مدینہ شریف سے پس ہلیگا مدینہ طیبہ ساتھ رہنے والون اپنے کے تین بار پس

یہان اسکا کہ مدینہ طیبہ کی حفاظت کے لیے کہ مدینہ طیبہ مین نہین داخل ہوگا دجال

پس نکلجائیگا صرف دجال کے ہر کافر و منافق روایت کی بخاری اور مسلم نے اور حضرت ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ اوپر راہون مدینہ طیبہ کے فرشتے نگہبان ہین نہین
داخل ہوگی ہو سمین بیماری طاعون کی نہ دجال روایت کی بخاری اور مسلم نے ف طاعون
ایک بیماری کا نام ہے سوائے وبا کے کہ وہ بیماری حضرت کی دعا سے مدینہ طیبہ مین نہین ہوتی
ہے یہ صریح معجزہ ہمارے رسول مقبول صلعم کا ہے اور بعض کے نزدیک طاعون وبا ہے
حضرت ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت
یہانتک کہ دور کردیگا مدینہ طیبہ اپنے شریرونکو جیسے کہ دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا روایت
کیا مسلم نے اور بھی آپسے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ حکم کیا گیا ہونمین ساتھ ہجرت
کرنے ایسی بستی کے کہ غالب آتی ہے سب بستیون پر اور وہ مدینہ ہے کہ دور کرتا ہے برے
آدمیونکو جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا روایت کیا بخاری اور مسلم نے ف یہ جو ارشاد
ہوا مدینہ طیبہ کی نسبت کہ کھالیتا ہے سب بستیونکو یعنے جو کوئی اس شہر عظیم الشان مین رہتا ہے
غالب آتا ہے اور فتح کرتا ہے اور شہرونکو یہ خاصیت اس شہر مبارک کی ہے چنانچہ پہلے
قوم عمالقہ آئی تو غالب ہوئی اور فتح کیا دلایتونکو بعد اسکے یہود آئے وہ غالب آئے عمالقہ پر
پھر انصار رضہ آئے تو وہ غالب ہوئے یہود پر پھر رسول مقبول صلعم اور مہاجرین آئے تو اونکو
اللہ تعالی کے فضل و کرم سے اسطرح کا غلبہ حاصل ہوا کہ مشرق سے مغرب تک لے لیا
اور بعض یہ معنی بیان فرماتے ہین کہ اللہ تعالی نے مدد دی اسلام کو ساتھ اہل مدینہ کے
اور وہ انصار ہین کہ اونکے ہاتھون پر بستیان فتح ہوئین اور غنیمت کے مال بیشمار مسلمانون کے
ہاتھ آئے جریر ابن عبد اللہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ تحقیق
اللہ تعالی نے وحی کی طرف میرے کہ ان تین بستیونمین جو نسے شہر ہین تو اوتریگا پس وہی ہے گھر
تیری ہجرت کا ہے مدینہ طیبہ و بحرین و قنسرین روایت کی ترمذی نے ف بحرین ایک
جزیرہ ہے دریاے عمان مین اور قنسرین نام ہے ایک شہر کا شام کے شہرونمین سے
پس باوجود حاصل ہونے اختیار کے آپنے مدینہ طیبہ اختیار فرمایا تو اب اوسکی فضیلت اور
بزرگی کیا بیان ہوسکتی ہے حضرت ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے

بیان اسکا کہ رسول مقبول صلعم نے مدینہ طیبہ کو اختیار فرمایا ہجرت کے واسطے

کہ اسلام کی بستیونمین سے خراب ہونے مین آخر بستی مدینہ طیبہ ہے روایت کی ترمذی نے ف
یعنے قریب قیامت کے سب شہر ویران ہوجاوینگے اور مدینہ طیبہ سبکے پیچھے ویران ہوگا اسواسطے
کہ عمارت اور آبادی دین اسلام کی متعلق ہے اور آبادی مدینہ طیبہ کے اور یہ فضیلت بسبب خیر و
برکت وجود باجود سرور عالم صلعم کے حاصل ہوئی اور بھی حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے
کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ تحقیق ایمان سمٹ آویگا طرف مدینہ طیبہ کے جیسے کہ سمٹ آتا ہے سانپ
طرف سوراخ اپنے کے روایت کیا بخاری اور مسلم نے حضرت امام احمد بن حنبل رض سے بحدیث صحیح
مروی ہے کہ ایکدن رسولخدا صلعم نے قیامت کے ذکر بیان فرمائے اور بار بار مکرر وہی ذکر
فرمانے لگے صحابہ نے پوچھا کہ یارسول اللہ قیامت کا دن کیا ہوگا آپنے فرمایا کہ ایکدن دجال
آویگا اور احد پہاڑ پر کھڑا ہوکر دیکھے گا اور اپنے یارون سے کہیگا کہ جانتے ہو کہ یہ محل سفید کہ
دکھلائی دیتا ہے کیا ہے یہ مسجد احمد صلعم کی ہے بعد اسکے قصد مدینہ طیبہ مین آنیکا کریگا لیکن ہر کوچہ پر
فرشتہ محافظت کے لیے کھڑا پاویگا پس نہ جاسکیگا اوسوقت مدینہ طیبہ تین بار ہلیگا جو کافر و منافق
ہونگے نکلکر دجال کے ساتھہ ہوجاوینگے اور مدینہ طیبہ ہر آلودگی اور نجاست سے پاک ہوجاویگا
آپنے فرمایا کہ یہ دن ہے روز خلاص اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ ملائکہ دجال کا احد سے
منھہ پھیر دینگے طرف شام کے اور وہ وہین ہلاک ہوگا صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین وارد ہوا کہ ایک
مرد ہوا بہترین آدمیونمین سے کہ دجال کے پاس آکر کہیگا کہ گواہی دیتا ہونمین کہ تو وہ دجال ہے
کہ تیرے نکلنے کی خبر رسول مقبول صلعم نے دی تھی بروایت ابوحاتم ثابت ہوتا ہے کہ وہ مرد خضر
ہین اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ مدینہ طیبہ میری ہجرت کی جگہ ہے اور اسی مین ہے خوابگاہ میری
اور اسی مین ہے اوٹھونگا ستر ہزار فرشتونکے ساتھہ رب العالمین سب مسلمانونکو دکھنا نصیب ہاوے آمین

فصل چوتھی
مدینہ طیبہ کے نامون کے بیان مین

احادیث کی معتبر کتابونمین وارد ہوا کہ مدینہ طیبہ کے بہت نام ہین کہ کسی شہر کے نام اس
کثرت کو نہین پہونچے اور بہت نام ہونا دلیل ہے اوپر شرف و عظمت مسمی کے چنانچہ بعض
اہل علم نے قریب سو کے اور بعض نے زیادہ بیان فرمائے ہین اس فصل مین تبرکا و تیمنا چند

اسماء مبارک و القاب عظمت مآب لکھے جاتے ہین **طابہ و طیبہ و طائبہ و طیبہ** اہل حدیث لکھتے ہین کہ یہ نام اس جہت سے ہین کہ یہ شہر مقدس پاک ہے نجاستون شرک و نفاق و فسق سے اور مسلمانون صافی مشرب کی طبیعتونکے موافق ہے یا کل امور اس سرزمین عنبر شمیم کے طیب اور نفیس ہین یا اسوجہ سے کہ رہنے والے اس سرزمین مقدس کے خاک پاک اور در و دیوار سے خوشبوئین پاک اور عجیب و غریب پاتے ہین کہ کسی خوشبو مین وہ لذت نہین پاتے ہین فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ پروردگار عالم نے مجکو حکم کیا کہ مدینہ طیبہ کا نام طابہ رکھون وہب ابن منبہ سے روایت ہے کہ نام مدینہ طیبہ کے توریت مین طابہ اور طیبہ اور طیبہ وارد ہوے لکھا ہے کہ پہلے تشریف لانے رسول مقبول صلعم کے مدینہ طیبہ کو یثرب کہتے تھے بمعنی فساد یا مواخذہ و عقاب پس آپ نے بنظر نام جاہلیت کے یہ نام دور کر دیا یہانتک کہ امام احمد و ابو یعلی روایت کرتے ہین کہ جو کوئی مدینہ طیبہ کو یثرب کہے چاہیے کہ استغفار پڑہے نام اوسکا طابہ ہے اور تاریخ بخاری مین وارد ہوا کہ جو شخص ایکبار یثرب کہے چاہیے کہ اوسکے تدارک مین دس بار مدینہ کہے

ف یثرب نام ایک کا اولاد حضرت نوحؑ سے ہے کہ بعد تفرقہ حاصل ہونے کے اوسنے یہان رہنا اختیار کیا ترب بسکون بمعنی فساد کے ہے یا تثریب کہ بمعنی مواخذہ و عقاب کے ہے اور یہ شہر مقدس غبار شرک و کفر سے منزہ و مبرا ہے اسواسطے آپنے بحکم الٰہی نام طیبہ و طابہ رکھا اور اگر کوئی کہے کہ قرآن مجید مین وارد ہوا یا اھل یثرب لا مقام لکم الخ تو یہ نقل زبان منافقین سے تصور کرنا چاہیے اور نام مبارک ہے **ارض اللہ و ارض ہجرۃ** حقتعالی فرماتا ہے الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتھاجروا فیھا اور بھی القاب مبارک ہے **اکالۃ البلدان و اکالۃ القری** اسوجہ سے کہ جو یہان آیا اوسکا تسلط اطراف عالم پر ہوا جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا اور بھی نام اس مکان عظیم الشان کا **ایمان** ہے اللہ تعالے فرماتا ہے والذین تبوؤ الدار و الایمان کہ انصار اور محبان انصار کی شان مین نازل ہوئی پس ظاہر ہے کہ مرجع اور مآل ایمان کا اور مظہر اور مظہر احکام ایمان کا یہی شہر مقدس ہے حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ فرشتہ ایمان نے کہا کہ مین عہد کرتا ہون مدینہ طیبہ مین رہنے کا کہ ہرگز وہان سے نہ نکلون تو فرشتہ حیا نے بھی اوسکے ساتھ

عقد موافقت باندھا یعنے اونسے کہا کہ ہین تیرے ساتھہ رہونگا اور کبھی تجھسے جدا نہونگا پس ضرور ہوا
کہ یہ دونون وصف اونمین ہمیشہ متحقق رہین پس ان دونون وصفون کو جمع ہین کہ الحیاء من الایمان ثابت
ہوچکا ہے اور بھی نام مبارک ہے بلد حق تعالی فرماتا ہے لا اُقسِمُ بِہٰذَا الْبَلَدِ شیخ فرماتے
ہین کہ بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت شریف مین بلد سے مراد مدینہ طیبہ ہے اہل اسرار
لکھتے ہین کہ اس آیت شریف سے جو بات ظاہر ہے زیادہ تر اونسے لفظ اور تعلق مرتبت
متصور نہین کہ مقید کیا حق تعالی نے قسم کو ساتھہ اوس مکان کے جو حرام اور ناپاک ہو جہان
اور نزول اپنے حبیب کا اوس شہر مین اسی جاے کہتے ہین کہ شرف المکان بالمکین ہوا ہب لدنیہ
مین حضرت عمر رضہ سے روایت ہے کہ اونھون نے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ بابی
انت و امی پھونچی فضیلت آپکی نزدیک خدا کے اسمرتبہ کو کہ قسم کھائی خدا نے آپکی حیات کی نہ حیات
کسی نبی کی اور پھونچی فضیلت آپکی نزدیک خدا کے اس حد کو کہ سوگند کھائی آپکی خاک پاکی اور
فرمایا لا اُقسِمُ بِہٰذَا الْبَلَدِ یعنے قسم کھاتا ہون بلد کی کہ عبارت زمین سے ہے کہ اوسپر چلتے ہین قسم
کھانا خاک پاکی ہے اور یہ قسم ایک سر مکنون اور راز مکتوم ہے کہ نظر کوتاہ بینونکی اوسکے ادراک
سے قاصر ہے جو صاف بین اور پاک نظر واقف انداز راز و نیاز عاشق و معشوق ہین وہ ہی ان
باتونکی کیفیت اور لذت پاتے ہین یہ جو کچھہ مذکور ہوا مدارج النبوۃ مین مسطور ہے **بیت رسول**
اللہ بھی القاب مبارک ہے جیسے کہ بیت اللہ نام مبارک مکہ معظمہ کا ہے ؎ ولنعم ما قیل ؎
زہے سعادت آن بندہ کہ گرد تنزول ✣ گشے بہ بیت خدا وگے بہ بیت رسول ✣ اور **جابرہ**
وجبارہ بھی نام مبارک ہے کہ صاحب کتاب نواحی نے توریت سے نقل کیا بوجہ اسکے
کہ اس شہر مقدس نے منکرون اور مغرورونکی گردنین زیر کین اور **مجبورہ** بھی نام مبارک ہے
اسوجہ سے کہ وہ مجبور ہے حکم الٰہی کا بیچ مقدمہ سکونت حبیب کبریا کے اور **جزیرۃ العرب**
بھی نام مبارک ہے کہ حدیث شریف مین وارد ہوا کہ اخرجوا المشرکین من جزیرۃ العرب کہ مراد
مدینہ طیبہ ہے اگرچہ شامل تمام زمین حجاز کو ہے و **محبہ و حبیبہ و محبوبہ** بھی نام مبارک ہین
کہ حدیث شریف مین وارد ہوا اللھم حبب علینا المدینۃ کحبنا مکۃ اور بھی **حرم**
و حرم رسول اللہ القاب شریف ہین کہ حدیث مسلم مین وارد ہوا کہ المدینۃ حرم و برید

طبرانی وارد ہوا حرم ابراہیم مکۃ وحرمی المدینۃ وحسنۃ بھی نام مبارک ہے **حسنۃ** حسن ظاہری یہ ہے کہ باغوں اور چشموں اور نہروں اور بلند و عمارات عالیہ و مشاہد مقدسہ و فضای وسیع کو شامل ہے اور حسن معنوی یہ کہ وجود قدسی شہود حضرت ختم المرسلین کو کہ شاہد شہود حضرت پروردگار و مقصود و مقصد کا فہ ابرار ہے و غیرہ آل و اصحاب و تابعین کہ جامع تمامی برکات و کرامات کو ہین شامل و حاوی ہے عرف من ذاق ووجد من عرف ولنعم ماقیل ؎ ومن یذق یعرف ومن عرف یصف فیما یعشقون مذاہب **غرض** ذات باطنی و حسن و زیبائی جو اس مقام مقدس مین جلوہ گر ہے روے زمین پر نہین ہے ؎ ہر کجا نور یست تابان باکمال و ظاہر ست اصل آن از آفتاب این جمال **خیرۃ** بھی نام مبارک ہے کیونکہ جامع جمیع حسنات اور خیرات دنیا و آخرت کو ہے چنانچہ جو حاکم کہ بعد فتح پانے کے وہان سے پھیرے گئے تو حضرت نے اونکے حق مین فرمایا کہ مدینہ بہتر تھا اگر جانتے وہ قرار دیگی دار الابرار الاخیار و دار الایمان **وطیبۃ** و دار السلام و دار الفتح و دار الہجرۃ و قبۃ الاسلام و بسبب القاب اسی جناب ستطاب عرش مآب کے ہین شافیہ بھی نام مبارک ہے کہ حدیث شریف مین وارد ہوا کہ خاک مدینہ شفا ہے ہر بیماری کیلئے کہ جذام اور برص کو اور **عاصمہ** بھی نام مبارک ہے بسبب محفوظ رہنے مہاجرین کے مشرکین کی ایذا سے بلکہ محفوظ رہنا اس شہر کے رہنے والونکا دین و دنیا کی آفتون اور عذاب آخرت سے بسبب شرف ہمسایگی حبیب کبریا کے اور **غلبہ** بھی نام مبارک قدیمہ سے ہے بوجہ مذکورہ کہ جو قوم یہان وارد ہوئی سب پر غالب ہوئی چنانچہ یہود عمالقہ پر غالب آئے اور اوس دخرجی یہود پر اور مہاجرین اوس دخرج پر اور اعاجم مہاجرین پر الا ماشاء اللہ اور نام مبارک **فاضحہ** ہے یعنے بداعتقاد اور بدکار اوسمین پوشیدہ نہین رہ سکتے ہین آخرکار اونکی فضیحتی اور رسوائی ہوتی ہے نعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسولہ اور **مومنہ** بھی نام مبارک اس مکان مقدس کا ہے بسبب رہنے اہل ایمان کے اور منتشر ہونے احکام ایمان اور شعائر اسلام کے اوسمین چنانچہ نفع اور خیر و برکت اور الفت و سکینت کہ علامات کاملہ مومن ہین مدینہ طیبہ کے رہنے والونمین یہ سب اوصاف کاملہ ظاہر ہین

حدیث شریف مین وارد ہوا والذی نفسی بیدہ ترتبها المومنة یعنے فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے قبضہ قدرت مین ہے کہ خاک مدینہ مومن ہے اور بھی روایت ہے کہ نام اوسکا توریت مین مومنہ ہے **مبارکہ** بھی القاب برکت مآب اس جناب مستطاب کا ہے احادیث صحیحہ مین وارد ہوا کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ الہی مدینہ طیبہ کی سب چیز و نمین حتی کہ مد اور صاع مین برکت عنایت کر زیادہ اوس برکت سے جو تو نے مکہ شریف مین کی چنانچہ ظہور قبولیت دعا کا وہان ہر شے مین عام و خاص پر روشن ہے بغیر شک و تردد کے اور **مجبورہ** بھی نام مبارک ہے بمعنے سرور اہل تحقیق لکھتے ہین کہ مجبار اوس زمین کو کہتے ہین کہ جسمین جلدی چیز اوگتی ہو اور کثیر المنفعت ہووے اور یہ سب وصف وہان موجود ہین اور **محروسہ و محفوظہ و محفوفہ** بھی نام مبارک ہین اسوجہ سے کہ جابجا احادیث مین وارد ہوا کہ ملائکہ مدینہ طیبہ کی نگہبانی کے لیے کھڑے ہین جیسے کہ پہلے بیان سے ان سب ناموں کے معنی ظاہر ہوتے ہین و **مرحومہ و مرزوقہ** بھی توریت سے نام روایت کیے گئے ہین کیونکہ منزل اور ماوای رحمۃ للعالمین کا نزول رحمت ارحم الراحمین ہے علاوہ اسکے ساکنان اس بارگاہ اقدس کو رزق غیبی جسمانی اور روحانی عنایت ہوتا ہی جہان سی وہم و خیال نہین ہوتا ہی و یرزقه من حیث لا یحتسب اور **مسکینہ** بھی نام مبارک ہے حضرت علی رضہ سے روایت ہے کہ رب العالمین نے اپنے حبیب پاک کے شہر مقدس کو خطاب فرمایا کہ اے زمین پاک اور اے بقعہ مطہر و اے مکان مسکین ہر انکو منہ قبول کر نام اپنا ساتھہ مسکینیت کے کر پس حقیقت مین یہ خطاب مدینہ طیبہ کے رہنے والونکی طرف ہے کہ بصفت مسکنت اور غربت اور خشوع و خضوع کے موصوف رہین اور بطرف اہل دنیا کے جو اس صفت پر نہون رغبت نکرین اللھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین اعنی فی بلدۃ حبیبك سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین اور **مسلمہ** بھی نام مبارک ہے مثل مومنہ کے اور ایمان و اسلام ایک ہے یا یہ کہ یہانکے رہنے والے عذاب آخرت سے سلامت رہینگے اور **مطیبہ مقدسہ** بھی نام مبارک ہین اسوجہ سے کہ اللہ تعالی نے اس شہر مقدس کو طہارت اور تقدس اور نزہت کے ساتھہ آباد کیا کہ یہ سب وصف لوازم ذاتیہ اس شہر مقدس سے ہین

اور مقر بھی نام مبارک ہے بمعنی جاے قرار کے حدیث شریف مین وارد ہوا کہ اللّٰھم اجعل لنا بھا قرارا و رزقا حسنا اور مکینہ بھی نام مبارک ہے اس جہت سے کہ عظمت اور مکنت اس شہر مقدس کی بارگاہ خداوندی مین ہے ناجیہ بھی نام مبارک ہے کہ نجات سے مشتق ہے یعنے اس شہر کے رہنے والے نجات پانے والے ہونگے دنیا و آخرت کی آفتون سے اور مدینہ بھی نام مبارک ہے کہ یہ نام مشہور و معروف ہے اصل لغت مین مدینہ نام گھرون آباد کا ہے اور کثرت عمارت مین حد قریہ سے بڑھ گیا ہوا اور ہر تبہ مصر کے پہونچا ہوا اور بعض کے نزدیک مصر و مدینہ ایک ہے مرتبہ مین اور اب یہ نام حبیب کبریا کے شہر پاک کا ہے قرآن مجید مین کئی جگھہ یہ نام مبارک وارد ہوا اور توریت مین وارد ہوا سید البلدان حدیث شریف مین روایت امیر المومنین حضرت عمر رض وارد ہوا یا طیبۃ یا سید البلدان کہ اسکی تحقیق فضائل مدینہ کے بیان مین بخوبی روشن و ظاہر ہے واللہ اعلم بالصواب

فصل پانچوین

مدینہ طیبہ کی خاک شفا اور میوون کے فضائل مین اور بھی اعتدال آب و ہوا مین

پوشیدہ نرہے کہ ارحم الراحمین نے اپنے حبیب رحمۃ للعالمین کے شہر مقدس مدینہ طیبہ کی زمین مین بہت بڑی تاثیرین اور بزرگیان عنایت فرمائی ہین خصوص مدینہ طیبہ کی خاک شفا کے باب مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین اونمین سے چند فضائل احادیث معتبرہ سے لکھے جاتے ہین ابن جوزی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ خاک مدینہ طیبہ کی شفا ہے واسطے جذام کے اور دوسری روایت مین لفظ برص کا بھی مذکور ہے اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ خاک مدینہ شفا ہے ہر بیماری کے لیے اور حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ قسم ہے اوس ذات کی جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے کہ تحقیق خاک مدینہ طیبہ کی شفا ہے ہر بیماری کے لیے اور لفظ جذام اور برص کا بھی مذکور ہوا روایت کیا رزین نے حضرت امام مالک نے فتوی دیا بیچ مقدمہ اون شخص کے جسنے کہا نعوذ باللہ خاک مدینہ طیبہ ردی ہے واسطے مارنے تیس دُرّون کے اور حکم فرمایا اوسکے قید کرنیکا کذا فی الشفاء اور شیخ لکھتے ہین کہ مذہب امام مالکؒ کا یہ ہے کہ جو شخص مدینہ طیبہ کی

زمین کو ساتھہ نہونے طیب کے نسبت کرنے معاذ اللہ اور اوسکی ہوا کو ناخوش ہنکے واجب التعزیر
ہوجاتا ہے اوسکو یہانتک قید کرنا چاہیے کہ توبہ صحیح کرے حضرت شبلی رح کہ منجملہ علماء کبار
اور صاحب حال سے ہین فرماتے ہین کہ خاک پاک مدینہ طیبہ کو ایک خوشبو خاص حاصل ہے
کہ مشک و عنبر مین نہین ہے شیخ فرماتے ہین کہ یہ بات اعجب العجائب سے ہے لیکن آپ لکھتے ہین
کہ حقیقت مین کچھہ عجب نہین ہے کیونکہ جس جگہہ خوشبوئین انفاس پاک حبیب کبریا کی پہونچی ہون مشک
وعنبر کی کیا حقیقت ہے ولنعم ما قیل ؎ دران زمین کہ نسیمے وزد ز طرۂ دوست ۔ چہ جاے
دم زدن نافہ ہاے تاتاری ست ۔ چنانچہ خاصان حق لکھتے ہین کہ اوس شہر مقدس کی ہر ایک
خوشبو مین ایک کیفیت خاص حاصل ہے کہ کسی جگہہ نہین ہے خصوصاً گل گلاب کہ حبیب کبریا کے
ساتھہ بہ نسبت خاص مشہور و معروف ہے ؎ ز نسیم جانفزایت تن مردہ زندہ گردد ۔ ز کدام
باغی اے گل کہ چنین خوشدست بویت ۔ علماء دین لکھتے ہین کہ مدینہ طیبہ کی خاک پاک کا
اس سے زیادہ کیا شرف و فضل بیان کیا جاوے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا کہ
پیدائش ہر نفس کی اوس خاک سے ہے جہان وہ دفن ہوتا ہے پس مرجع لازم آیا
نہ پیدائش ہر ایک مطہر و معطر جسم حبیب کبریا سید انبیاء کی تربت طیبہ مدینہ منورہ سے ہے اور علاوہ
اوس شاہنشاہ عالیجاہ کے اکثر اقطاب و اوتاد و اصحاب و تابعین و عارفین اوس سرزمین عنبر شمیم مین
آرام فرما رہے ہین اس جہت فرماتے ہین کہ مدینہ طیبہ مین ایک گڑہا مشہور ہے تحقیق تجربہ ہوا ہے اسکا
علماء دین نے واسطے حاصل ہونے شفا کے عارضہ نقرس سے اس طریقہ سے کہ تھوڑی سی وہ
خاک پاک پانی مین گھولکر پی لیوے رسول مقبول صلعم نے بعض اصحاب کو حکم فرمایا کہ عارضہ نقرس کا
علاج اس خاک پاک سے کرین چنانچہ مدینہ طیبہ مین صحابہ اور تابعین سے یہ عمل برتا چلا آتا ہے
شیخ محب الدین نیز در آبادی لکھتے ہین کہ مجھہ سے خود تجربہ کیا کہ میرا ایک غلام تھا کہ ایک برس سے
نقرس کے عارضہ مین گرفتار تھا پس مدینے تھوڑی سی خاک پاک پانی مین گھولکر پلا دی اوسیدن
صحت پائی اسطرح حضرت شیخ فرماتے ہین کہ مجھہ بھی اس علاج کا تجربہ ہوگیا جس زمانہ مین مین
وہان حاضر تھا تو یہانتک بیمار ہوا کہ پاؤن پر ورم آگیا کہ باتفاق حکما آثار ردی ہین تو اوسوقت
مینے خاک پاک تھوڑی سی چند روز استعمال کی کہ اوس عارضہ مہلک سے صحت پائی

وہ کھانا اور پینا مٹی کا حرام ہے لیکن علماء دین لکھتے ہین کہ اس خاک پاک کے باب مین جو احادیث متواتر وارد ہوئین اسوجہ سے اسکا کھانا حلال ہے اور بھی اس خاک پاک کے لیجانے کے باب مین آثار وارد ہوئی ہین بعض اخبار سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ خاک ایک جگہ خاص کی ہے کہ اوسکو صعیب اور وادی بطحان بھی کہتے ہین لیکن مسلمان کو چاہیے کہ نیت صادق اور اعتقاد صحیح سے عمل مین لاوے تو بہ نیت تبرک اور فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو کوئی سات کھجورین عجوہ نہار منہ کھا وے تو کوئی زہر اور کوئی سحر اوسپر تاثیر نکرے حضرت عائشہ صدیقہ رض اسکے کھانے کو واسطے عارضہ دوار کے کہ نہایت سخت مرض ہے بتلاتی تھین **فت** عجوہ ایک قسم ہے تمر سے کہ اہل مدینہ طیبہ اوسکو جانتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ اصل اوسکی اوس کھجور سے ہے کہ رسول مقبول صلعم نے اپنے دست مبارک سے لگائی تھی اور کھجور کی قسمین مدینہ شریف مین بہت ہین کہ شمار اونکے اقسام کی دشوار ہے سید سمہودی تاریخ کبیر مین ایک سو اونتالیس ۱۳۹ لکھتے ہین اونمین سے ایک قسم صیحانی ہے کہ بروایت حضرت جابر رض ثابت ہوا کہ ایک روز رسول مقبول صلعم ہاتھ مین ہاتھ حضرت علی رض کے دیے ہوئے مدینہ شریف کے باغونمین گشت فرما رہے تھے کہ یکایک ایک کھجور کے درخت سے آواز آئی کہ ھذا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سید الانبیاء وھذا علی سید الاولیاء ابو الائمۃ الطاھرین بعد اسکے گذرا ایک دوسرے درخت پر ہوا اوسمین سے یہ آواز آئی ھذا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھذا علی سیف اللہ اسوجہ سے نام اوسکا صیحانی ہے ابن عباس رض سے روایت ہے کہ سب قسم کی کھجورونمین سے حضرت کو کھجور عجوہ قسم بہت پسند تھی شیخ عبد الحق لکھتے ہین کہ مدینہ طیبہ کے میووں کے ساتھ بھی شفا طلب کرنے مین حدیث صحیح ثبوت کو پہونچی اور کیون نہو وہانکی کل چیزونمین خیر و برکت اور شفا و صحت جس سرزمین کے لیے رحمۃ للعالمین نے دعائین فرمائی ہون اور اپنے آرام و قیام کے واسطے دل سے پسند فرمایا ہو اور وہانکی آب و ہوا کو اور کل چیزونکو عزیز اور محبوب رکھا ہو حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ تھے لوگ کہ جسوقت دیکھتے تھے کوئی نیا پھل تو لاتے حضرتکی خدمتمین پس آپ اوسکو لیتے اور دعا فرماتے کہ اے اللہ برکت دے واسطے ہمارے بیچ میووں ہمارے کے اور شہر ہمارے کے اور مد و صاع ہمارے کے حضرت عائشہ رض سے روایت ہے

کہ فرماتی ہین کہ جب آئے رسول مقبول صلعم مدینہ طیبہ مین تو حضرت ابا بکر صدیق ہمارے حضرت بلال رضہ کو
تپ آئی پس آئی مین رسول مقبول صلعم کے پاس اور خبر دی مینے آپکو تو آپنے فرمایا کہ الہی دوست کر تو
طرف ہمارے مدینہ طیبہ کو مانند دوستی ہماری کے مکہ شریف کو بلکہ زیادہ تر اوس سے اور اے
اللہ دوست کر تو آب وہوا مدینہ طیبہ کو اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ صاع اور مد مدینہ طیبہ کے
اور نکال اسکی تپ کو اور رکھ اوسکو جحفہ مین ف وارد ہوا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضہ نے حضرت
ابا بکر صدیق رضہ سے حالت تپ مین پوچھا کہ کیا حال ہے آپکا اوسوقت باواز بلند مکہ شریف کا اور
اوسکی آب وہوا موافق کا ذکر فرمانے لگے آپنے یہ حال سنکر حضرت کی خدمت مین جاکر عرض کیا
اوسوقت حضرت صلعم نے دعا مذکور فرمائی اور جحفہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ معظمہ و
مدینہ طیبہ کے اوس زمانہ مین وہان یہود رہتے تھے اور مدینہ طیبہ کی زمین مین پہلے ہجرت فرمانے
کے وبا اور بیماری رہتی تھی پس آپنے فرمایا کہ کفار کی زمین مین جاوے اس حدیث سے علماء دین
دلیل پکڑتے ہین کہ جائز ہے بد دعا کرنی کفار پر ساتھ بیماریون اور موت وہلاک کے اور خراب
ہونے شہرونکے حضرت علی رضہ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہین کہ ایکدن مین رسولخدا صلعم
کے ساتھ مدینہ طیبہ سے نکلا اور بمقام سعد بن وقاص پہونچا پس آپنے وہان وضو کیا اور
جانب قبلہ کھڑے ہوکر آپنے دعا خیر فرمائی کہ خداوندا ابراہیم بندہ تیرا اور خلیل تیرا ہے دعا کی
اوسنے تجھسے مکہ معظمہ کی شان مین خیر و برکت کے ساتھ اور مین کہ بندہ تیرا اور رسول تیرا ہون
دعا کرتا ہون مدینہ طیبہ کی شان مین خیر و برکت کے ساتھ خداوندا برکت دے اونکے صاع اور
مد مین جیسے کہ برکت دی تونے مکہ شریف مین اور مانند اوسکے یعنے دو چند اوسکے کہ دعا کی حضرت
ابراہیم نے اور حضرت انس رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ پروردگار
میرے کر مدینہ طیبہ مین دو چند اوس برکت سے کہ کی تونے مکہ شریف مین روایت کیا بخاری
اور مسلم نے ف ظاہر ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ تھے اور ہمارے حضرت صلعم
حبیب اللہ ہین اور حبیب کا مرتبہ بڑا ہے خلیل سے تو جب خلیل کی دعا مکہ شریف کے
باب مین قبول ہوئی تو حبیب کی دعا کیون نہ قبول ہو رب العالمین اوس دیس مین سب
مسلمانونکو پہونچاوے اور اوس سرزمین عنبر شمیم مین پھر اوے آمین

باب نوان
فصل پہلی
اداب داخل ہونے مدینہ طیبہ کے

پوشیدہ نرہے کہ جب حاجی حج سے فارغ ہوجاوے تو قصد روضہ مقدس مطہر کی زیارت کا کرے اور اوسکے ساتھہ نیت مسجد نبوی کی بھی شریک کرلے پس جب مدینہ طیبہ کیطرف روانہ ہو تو راہ مین فرائض و واجبات وسنن کو بخوبی بجالائے اور محرمات و مکروہات سے پرہیز کرے اور جہانتک ممکن ہو ساتھہ اخلاص نیت اور پاکی اور طہارت قلبی سے روانہ ہو اور جتنی مسجدین بیچ شریف سے مدینہ طیبہ تک راہ مین ملین اونمین نماز پڑھتا جائے بالفعل اونمین سے ایک مسجد تنعیم ہے جسکو مسجد عائشہ رض کہتے ہین دوسری سرف کہ حضرت میمونہ رض کی درگاہ اقدس سے قبلہ کیطرف پختہ بڑی مسجد ہے تیسری مسجد خلیص کی کہ بالفعل خام ہے اور نہر بھی اوسکے صحن سے باہر جاری ہے چوتھی مسجد بدر کی کہ پختہ اور بہت بڑی ہے اور بدر مین ایک مسجد اور بھی بڑی ہے کہ اوسکے آگے نہر جاری ہے اوسکو مسجد شریف کہتے ہین پانچوین مسجد الشجرہ ذوالحلیفہ مین کہ بالفعل وہان ایک دیوار قبلہ کیطرف باقی ہے اکثر لوگ وہان سے احرام باندھتے ہین اور چاہیے کہ زیارت کرے حضرت میمونہ کی قبر شریف کی جو مقام سرف مین تنعیم اور وادی کے درمیان ہے اور وہان ایک مسجد بھی بنی ہوئی ہے وہان دعا مانگے اور راہ مین جب نماز و غیرہ ضروریات سے فارغ ہو تو درود شریف پڑھتا رہے حضرت امام محمد غزالی رح احیا مین لکھتے ہین کہ جسوقت نظر پڑین درخت مدینہ طیبہ کے تو کثرت سے درود شریف پڑھے اور شوق مین آکر تیز چلے اور ہوسکے تو پیادہ ننگے پاؤن روتا ہوا عاجزی کرتا ہوا روانہ ہو اور اوسوقت اس بات کا دھیان کرے کہ یہ وہ شہر مقدس مطہر معطر معنبر ہے کہ رب العالمین نے اپنے حبیب کے واسطے دار ہجرت مقرر کیا اور حبیب کبریا نے اس شہر کو دل سے پسند فرمایا اور دین محمدی نے یہین سے ترقی پائی اور یہ وہ شہر ہے کہ جسمین حبیب کبریا رونق افروز و جلوہ گر ہے اور آپکے مہمان قلبی مہاجرین و انصار وغیرہ تابعین و آل اطہار سب یہین آرام فرما رہے ہین اور یہ وہ سرزمین عنبر شمیم ہے

کہ جسمین رحمۃ للعالمین محبوب رب العالمین چلے پھرے ہین اور اس سرزمین کو تمام عالم کے بقعون سے
شرف و فضل بخشا اور غلبۂ محبت مین اس شہر مقدس کے ہر طرف گذر فرمایا پس نہ رکھے کوئی قدم
مگر نہایت ادب اور حضوری و بیداری سے کیونکہ یہ وہ مقام عالی رتبہ ہے کہ خاصان حق اور
عاشقان رسول اسکی قدر و منزلت اور شوکت و عظمت جانتے ہین بے ادب اور گستاخ کیا جانین
حضرت لسان الغیب خواجہ حافظ فرماتے ہین ؎ بر زمینی کہ نشان کف پای تو بود ۔ سالہا سجدۂ
صاحب نظران خواہد بود اہل حدیث لکھتے ہین کہ چلنا اوس زمین مین جسمین چلے سرور عالم صلعم
موجب کفارۂ گناہ ہونگا اور باعث پیدا ہونے نور ایمان اور عرفان کا ہے خصوصًا نیت صالحہ
کے ساتھ ہو فی الحقیقت کیسی بڑی سعادت دنیا و آخرت اوس شخص کو حاصل ہے جو متبع
آثار شریفہ عالیہ کا ہے اور حبیب کبریا کے دیس مین چلتا اور پھرتا ہے خدا جسکو نصیب
کرے اور تصور کرے اس بات کا کہ یہ شہر اوس ذات اقدس سید الانبیا والمرسلین کا ہے
جسکی شان مین وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ نازل فرمایا اور کل امورات دنیا و آخرت کو اوسکی رضامندی
اور خوشنودی پر سونپا اور اوسکی اطاعت اور بیعت کو اپنی بیعت کے ساتھ ذکر فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ
يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ اور اوسکی تابعداری اور فرمان برداری کو عین اپنی تابعداری کے
ساتھ ارشاد فرمایا اور بہت بڑا سبب اپنی رضامندی اور خوشنودی کا مقرر کیا اور فرمایا دیا
مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَقُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ
اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَبِيْبِ الْمُكَرَّمِ
الف الف مرۃ غرض جون جون بڑھتا جائے درود شریف پڑھتا جائے
جب حرم اقدس دکھلائی دے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ رَسُوْلِكَ
فَاجْعَلْهُ لِيْ وِقَايَةً مِّنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ اور جو
ہو سکے تو غسل کرے پہلے داخل ہونے سے یا بعد اوسکے اور اچھے کپڑے
پہن کر خوشبو لگا کر کمال تواضع و وقار کے ساتھ مدینہ طیبہ مین داخل ہو اور یہ دعا
پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ
وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِيْ مِنْ زِيَارَةِ

رسولك صلی اللہ علیہ وسلم مارزقت اولیائك واھل طاعتك واخلصنی من النار
واغفرلی وارحمنی یاخیر مسئول پھر مسجد اقدس مین باب جبرئیل یا باب السلام سے
داخل ہو مگر اول بہتر ہے اور یہ درود اور دعا پڑھے اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی ال
سیدنا محمد اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتك اللھم لجعلنی الیوم
من اوجه من توجّه الیك واقرب من تقرب الیك وانجح من دعاك وابتغی
مرضاتك اوسوقت دل سے یقین کرے اس بات پر کہ آج کا دن ثمرۂ زندگانی اور نتیجۂ
تمام عمر ہے کیونکہ دن مغفرت کا ہے اس خوشی مین پھولا نہ سمائے اور جہانتک ہوسکے
شکر اس نعمت عظمیٰ کا بجالائے خدا وہ دن سب مسلمانونکو نصیب کرے آمین یارب العالمین

فصل دوسری

اداب زیارت شریف کے اور طریقہ زیارت کرنے مین

پوشیدہ نرہے کہ جسوقت ارحم الراحمین اپنے فضل عظیم اور رحمت عمیم سے بارگاہ
رحمۃ للعالمین اور دربار سید المرسلین مین پہونچاوے تو وقت داخل ہونے کے
اول سیدھا پاؤن رکھے اور یہ دعا پڑھے اعوذ باللہ العظیم ولوجھه الکریم
وبنورہ القدیم من الشیطان الرجیم بسم اللہ ولاحول ولاقوۃ الّا باللہ
ماشاء اللہ لاقوۃ الّا باللہ اللھم صل علی سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
عبدك ورسولك وعلی اٰله وصحبه وسلم تسلیما کثیرا اللھم اغفرلی
ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتك اللھم وفقنی واعنّی علی کل مایرضیك
ومن علی بحسن الادب السّلام علیك ایھا النبیّ ورحمة اللہ وبرکاته
السّلام علینا وعلی عباد اللہ الصّالحین اس دعا کو آتے اور جاتے نہ چھوڑے
پس اوسوقت اس بات کا دھیان رکھے کہ اسوقت مین ایسی جگہ ہون کہ دنیا ومافیہا مین
کوئی مقام اس رتبہ اور عظمت کا نہین ہے اور اس مضمون کو سمجھ کر شکر خدا بجالاوے
کہ مجھ بندۂ گنہگار رتبہ کا ریہ فضل عظیم ہوا کہ جای قیام صاحب قاب قوسین سید الکونین اور
مقام صاحب اولاک سید الکونین مین پہونچنا نصیب ہوا اور اس دنیا رنا پائدار مین جنّت کی

زمین دیکھنا اور اوسپر کھڑا ہونا اور بیٹھنا روزی ہوا اور سمجھے کہ یہ وہ دربار شہنشاہ لما یجاہ عالم پناہ
ہے جسکا اہتمام رب العالمین خود فرماتا ہے لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ
النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ تو وہان زنہار پکار کر نہ بولے پس کمال ادب سے اول
درمیان منبر اقدس اور قبر شریف کے اسطرح پر کہ ستون منبر کا داہنے کندھے کے برابر
پڑے سامنے محراب کے دوگانہ تحیۃ المسجد کا قلیا اور قل ہو اللہ کے ساتھ پڑھے
اور وہ مقام موقف ہے سرور عالم صلعم کا اور داخل ہے روضۂ اقدس اطہر مین جسکی
شان مین یہ حدیث آئی ہے مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ یعنے
فرمایا حضرت صلعم نے کہ درمیان گھر اور منبر میرے کے ایک باغ ہے باغون جنت
سے اگر وہان جگہہ پاوے تو روضۂ اقدس مین جہان جگہہ پاوے پڑھے پھر سجدۂ شکر
ادا کرے کہ حق تعالے نے توفیق وہان پہونچنے کی بخشی اور جو چاہے سو دعا مانگے اور
استمداد حضرت سے ملحوظ رکھے پھر شباک اقدس کے پاس سرور عالم صلعم کے سرہانے
کیطرف جاکر کمال ادب اور آگاہی اور حضوری قلبی کے ساتھ داہنے ہاتھہ کو بائین پر رکھے
جیسے کہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی حکرمانی وغیرہ سے نقل کرتے ہین کہ مذہب مفتی بہ اور
مذہب مختار یہی ہے کہ وقت زیارت شریف کے سیدھا ہاتھہ بائین ہاتھہ پر رکھے مانند نماز
کے اور اوسوقت صورت منور معطر مطہر کو خیال مین لائے کہ حبیب کبریا صلعم اس بقعہ
اقدس مین آرام فرما رہے ہین اور میرے حاضر ہونے اور زیارت کرنے کو جانتے ہین
اور آپ بنفس نفیس بلا واسطہ میرے سلام و کلام کو سنتے ہین اور جواب سے یاد فرماتے
ہین پس نہایت آداب اور حضور قلب سے کہے السلام علیك یا نبی اللہ و رحمۃ اللہ
وبرکاتہ اشہد انك رسول اللہ قد بلغت الرسالۃ وادیت الامانۃ ونصحت الامۃ وجاہدت
فی امر اللہ حتی قبض روحك حمید المحمود اجزاك اللہ عن صغیرنا وکبیرنا خیر الجزاء وصلی
علیك افضل الصلوۃ وازکاہا واتم التحیۃ وانماہا اللہم اجعل بیننا یوم القیمۃ اقرب
النبیین واسقنا من کاسہ وارزقنا من شفاعتہ واجعلنا من رفقائہ یوم القیمۃ اللہم
لا تجعل ہذا آخر العہد بقبر نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وارزقنا العود الیہ یا ذا الجلال والاکرام

اور سلام پہونچادیگا اوسکا جسنے اسی وصیت کی ہو اسطورسے کہ السلام علیك یا رسول الله من فلان بن فلان یستشفع بك الی ربك فاشفع له ولجمیع المسلمین پھر سرہانے سے ہٹکر مسجد جدید عثمانی کیطرف جاکر حجرۂ مبارک کے سامنے پشت بقبلہ کھڑا ہو اور درود وسلام پڑھے جتنی بار چاہے پھر ایک ہاتھہ داہنی طرف ہٹ کر سامنے روی شریف حضرت ابابکر صدیق کے ہوکر کہے السلام علیك یا خلیفة رسول الله السلام علیك یا صاحب رسول الله فی الغار السلام علیك یا رفیقه فی الاسفار السلام علیك یا امینه فی الاسرار جزاك الله عنا افضل ما جزی اماما عن امة نبیه ولقد خلفته یا صدق خلف وسلکت طریقه ومنهاجه خیر مسلك وقاتلت اهل الردة والبدع ومهدت الاسلام ووصلت الارحام ولم تزل قائلا للحق ناصرا لاهله حتی اتاك الیقین والسلام علیك ورحمته وبرکاته اللهم امتنا علی حبه ولا تخیب سعینا فی زیارته یرحمتك یا ارحم الراحمین پھر ایک ہاتھہ اور ہٹ کر حضرت عمر فاروق رضہ کے سامنے کھڑا ہوکر کہے السلام علیك یا امیر المومنین عمر الفاروق السلام علیك یا من کل الله به الاربعین السلام علیك یا من استجاب الله فی دعوة خاتم النبیین السلام علیك یا من اظهر الله به الدین السلام علیك یا من اعز الله به الدین السلام علیك یا من نطق بالصواب ووافق قوله محکم الکتاب السلام علیك یا من عاش حمیدا وخرج من الدنیا شهیدا جزاك الله عن نبیه وامته خیر السلام سلام الله وبرکاته علیك پھر آدھے ہاتھہ کی قدر اوپر بڑھکر دونوں کے درمیان میں کہے السلام علیکما یا حبیبی رسول الله صلی الله علیه وسلم ورفیقیه ووزیریه ومشیریه والمعاونین له علی القیام فی الدین والقائمین بعده بمصالح المسلمین جزاکما الله احسن جزاء عنا وعن امتنا ما نتوسل بکما الی رسول الله یشفع لنا ویسئل ربنا ان یتقبل سعینا ویحیینا علی ملته ویمیتنا علیها ویحشرنا فی زمرته پھر اپنے اور ماں باپ کے لیے اور جسنے درخواست کی ہو دعا کی اوسکے لیے دعا مانگے پھر منبر شریف اور قبر شریف کے درمیان حضرت کے سرہانے آکر جیسے پہلے زیارت پڑھی تھی آخر میں بھی وہیں جاکر پڑھے اور الله کی ثنا وصفت بیان کرے اور

درود شریف پڑھے اور اپنے رب کے واسطے دعا مانگے پس یون کہے السلام علیك یا خاتم
النبیین السلام علیك یا شفیع المذنبین السلام علیك یا امام المتقین السلام علیك
یا رسول رب العالمین السلام علیك یا منة الله علی المومنین السلام علیك یا طٰہٰ
السلام علیك یا یسین السلام علیك وعلی اهل بیتك وذریتك الطیبین السلام علیك
وعلی ازواجك الطاهرات امهات المومنین السلام علیك وعلی اصحابك اجمعین وعلی
التابعین الی یوم الدین اللهم اعطه نهایة ما ینبغی ان یسأله السائلون وغایة ما ینبغی
ان یامله الآملون اللهم انك قلت وانت اصدق القائلین ولو انهم اذ ظلموا انفسهم
جاؤك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحیما یا حبیب الله
یا شفیع الله یا نبی الله یا رسول الله قد اتیناك ظالمین لانفسنا مستغفرین من
ذنوبنا فاستغفر انت واشفع لنا الی ربك فنجد الله توابا رحیما واسأله ان یمن
علینا بسائر مطلوباتنا ویحشرنا فی زمرة عباده الصالحین اللهم اشهدك
واشهد رسولك وابا بكر وعمر صاحبی رسولك واشهد الملائكة النازلین علی
هذه الروضة الكریمة العاكفین علیها والقائمین علی هذه البقعة الفطیمه بانی
اشهد ان لا اله الا انت وحدك لا شریك لك وان محمدا عبدك ورسولك واشهد
ان ما جاء من عندك الی رسولك من امر ونهی فهو حق لا كذب فیه وانی مقر لك
بجنایتی ومعترف بخطیئتی ومعصیتی من الكبائر والصغائر فاغفر لی جمیعها
ولوالدی وللمؤمنین وامنن علی بالذی منت به علی اولیائك بتوفیق الطاعة
فانك المنان ذو الفضل والاحسان الغفور الرحیم باهل الایمان ربنا اتنا فی الدنیا
حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار سبحان ربك رب العزة عما یصفون
وسلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین بعد اسکے اسطوانہ ابولبابہ کے پاس جو قبر شریف
ومنبر کے درمیان مین ہے جاکر دوگانہ پڑھے اور توبہ کرے اور دعا مانگے پھر روضہ
شریف مین نماز پڑھے اور تسبیح وثنا اور استغفار کرے پھر منبر شریف کے پاس درود
پڑھے اور دعا مانگے پھر مقام ستون حنانہ کے پاس جاکر بھی ایسا ہی کرے ف علماء دین

لکھتے ہین کہ اب ستون حنانہ نہین باقی رہا بالفعل اوسی جگہہ اسطوانہ مخلقہ ہے بعض کہتے ہین کہ حنانہ کو وہین دفن کردیا اور بعض کہتے ہین کہ اوسکی کنگھیان بناکر بطور تبرک کے تقسیم کی تھین اہل حدیث لکھتے ہین کہ اگر کوئی بڑی دعا نہ پڑھہ سکے تو اسقدر ضرور کہے السلام علیك یا رسول الله السلام علیك یا نبی الله السلام علیك یا سید المرسلین السلام علیك یا خاتم النبیین روایت ہے کہ ابن عمر رض جب زیارت شریف کو آتے تھے تو یہ کہتے تھے السلام علیك یا رسول الله السلام علیك یا ابا بکر السلام علیك یا ابتاہ اور حضرت امام مالک رح سے منقول ہے کہ یہ کہے السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته غرض وقت ضرورت کے اختصار درست ہے ۔۔۔ مشتاق کہ با دل پر اشتیاق بارگاہ حبیب کبریا مین پہونچے کب اختصار اور کمی پر صبر کرسکتا ہے ؎ دلیکہ عاشق صابر بود مگر سنگ ست ؎ ز عشق تا بہ صبوری ہزار فرسنگ ست ؎ لکھا ہے کہ حضرت امام اعظم رض جب زیارت شریف کو حاضر ہوتے تو آپ عرض کرتے السلام علیك یا سید المرسلین جواب آتا وعلیك السلام یا امام المسلمین خداوند کریم وہ وقت مسعود و مبارک ہمکو عنایت فرمائے سب مسلمانونکو نصیب فرماوے آمین

فصل تیسری

روضۂ اطہر معطر و منبر اطہر اقدس ۔۔۔ کے فضائل مین

پوشیدہ نہ رہے کہ حجرۂ شریف جسمین حبیب کبریا سید انبیا رونق افروز ہین مع دونون یار عالی وقار گرامی مقدار کے وہ حجرۂ اقدس حضرت عائشہ کا تھا ۔۔۔ رسول مقبول صلعم نے اس دنیا رفانی سے بارگاہ سبحانی مین انتقال فرمایا تو مقام دفن مین اختلاف واقع ہوا آخرکار حضرت ابا بکر صدیق رض نے فرمایا کہ سنا مینے رسول مقبول صلعم سے کہ نہین قبض کرتا اللہ تعالی کسی نبی کو مگر اوسی جگہہ کہ جس مقام مین وہ دفن ہونے کو دوست رکھتا ہو تو اسی جگہہ آپکو رکھنا چاہیے روایت کیا ترمذی نے پس بعد وفات سرور انام صلعم کے حضرت عائشہ صدیقہ رض وہین رہا کین لیکن بسبب آمد و رفت لوگونکے زیارت ۔۔۔ کے واسطے ایک دیوار درمیانمین اوٹھادی تھی اور اوسمین ایک دروازہ رکھا کہ اوسمین سے واسطے زیارت شریف کے آپ آتی جاتی تھین پس جب تک کہ حضرت عمر رض وہان مدفون نہین ہوئے تھے تب تک

آپ جسطرح سے کہ گھر مین ہوتی تھین اوسیطرح چلی آتی تھین جب حضرت عمرؓ وہان مدفون
ہوئے تب سے آپ سب بے ستر کامل نہین آتی تھین پس حضرت عمرؓ نے اپنے عہد مین کچی اینٹ
سے تعمیر فرمایا پھر ولید نے اوس مقام منور معطر کو نئے سر سے نقش دار پتھرون سے
تعمیر کیا اور اوسکے گرد ایک چار دیواری بنائی بے دروازے کی اور ۸۸۶ھ ہجری مین
جمال الدین اصفہانی کہ اونکی خوبیان اور کمالات وحسنات مدینہ طیبہ مین اون دنونمین
مشہور ومعروف تھی اونھون نے ایک کٹہرہ جھنجری دار صندل کی لکڑی کا گرد حجرہ
شریف کے بنایا اور وہ خود جوار اقدس مین قریب باب جبرئیل کے مدفون ہوا اونھین
دنونمین ابن ابوالہیجا شریف نے ایک چادر سفید دیبای مصری کہ اوسپر ریشم سرخ سے سورہ یسین
لکھی ہوئی تھی واسطے ڈالنے اوس مقام اطہر کے بھیجی جب سے ہر بادشاہ کی رسم ہوگئی کہ
ہر ایک بادشاہ اپنے اپنے وقت مین غلاف شریف وس بارگاہ عالم پناہ کی لیے بھیجتا رہا
اور ۹۶۸ھ ہجری مین قلاون صالحی کے عہد مین سبز قبہ شریف مسجد نبوی کی چھت سے اونچا
جسطرح اب موجود ہے بنایا گیا بعد اسکے سلطان سلیمان خان رومی نے ۹۷۴ھ ایک ہزار ہجری
مین حجرہ شریف کے اندر سنگ سفید کا فرش بنایا کہ ابتک موجود ہے اور جو کٹہرہ شریف جالیدار
کہ اب موجود ہے یہ سب سلطان سلیمان خان کا بنایا ہوا ہے لکھا ہے کہ بعد بنا عمر بن عبدالعزیز
کے آج کے دن تک اندر جانا موقوف ہوگیا سوا ے ایکمرتبہ کے کہ ۸۴۸ھ ہجری مین ایک آواز
حجرہ شریف سے سنی گئی جیسے کوئی چیز اوپر سے گرتی ہے پس ایک صوفی شیخ کامل عارف
باللہ کہ تقوی وطہارت ومجاہدہ وریاضت مین اپنا مثل نہ رکھتے تھے اونھون نے بپاس ادب
وکمال احتیاط چند روز سے کھانا چھوڑ دیا پس اونکو سیون سے باندھ کر ایک تابدان کی طرف سے
کہ چھت کے کونے مین تھا نیچے اوتار دیا دیکھا کہ تھوڑی سی مٹی اوپر سے گری تھی اونھون نے
اوسکو وہان سے اوٹھا کر اوس مکان جنت نشان کی جاروب کشی اپنی ڈاڑھی سی کی اسیطرح
اونھین دنونمین ایکبار اور اوس سن مین عنبر شمیم کی صفائی کی گئی **ف** روضہ اقدس مسجد نبوی مین
ایک جگہ مربع مستطیل ہے طول مین حجرہ شریف سے منبر اطہر تک اور عرض مین پشت مسجد
نبوی قدیم سے ستون علی یا ستون وفود تک اور وہانسے منبر اطہر کی سیدھ تک وہب بن منبہ سے

روایت ہے کہ اوترتے ہیں ہر روز فجر کے وقت ستر ہزار فرشتے کہ روضۂ اطہر منور معطر کو گھیر لیتے ہیں اور شام تک درود شریف پڑھتے رہتے ہیں پھر وہ چلے جاتے ہیں آسمان پر اور ستر ہزار اور اترتے ہیں اور وہ فجر تک اسیطرح درود شریف پڑھتے رہتے ہیں اسیطرح قیامت تک روایت کیا بیہقی نے اور ایک روایت میں وارد ہوا یہانتک کہ قائم ہوگی قیامت اور اوٹھینگے حبیب کبریا سید الانبیا صلعم زمین سے تو ستر ہزار فرشتے لیجاوین آپکو عبدگاہ رب العزت مانند لیجانے محبوب کے طرف حبیب کے روایت کیا دارمی نے ف اس مقام پر فقیر لکھتا ہے کہ مسلمان کو اس بات پر عقیدہ خوب مضبوط رکھنا چاہیے کہ جس مقام عالیشان مین کہ صاحب لولاک شہنشاہ عالم پناہ رونق افروز اور جلوہ گر ہے سارے علماء دین لکھتے ہین کہ ملک و ملکوت مین کوئی جگہ اوسکے رتبہ کو لگا نہین کھاتی حتی کہ وہ مقام افضل ہے کعبہ اور عرش و کرسی سے صاحب درمختار لکھتے ہین کہ وہ مقام جو اعضاء معطر معنبر مطہر کو مماس ہورہا ہے وہ افضل ہے مطلقاً حتی کہ کعبہ معظمہ سے اور عرش و کرسی سے اسیطرح ملا علی قاری شرح منک کبیر مین لکھتے ہین اسیطرح جوہر منظوم مین وارد ہوا کہ مرقد اطہر حبیب خالق اکبر افضل ہے بیت العتیق اور عرش و کرسی و بیت المقدس سے اسیطرح شیخ عبدالحق محدث دہلوی اس مقام کی تحقیق و تصریح نہایت شان و شوکت سے جذب القلوب وغیرہ مین تحریر فرماتے ہین اور یہ عبارت لکھتے ہین اذ الحبیب لایختار لحبیبہ الا ماھو اکرم واحب عندہ یعنے عاشق نہین پسند فرماتا اپنے محبوب کے لیے مگر وہی مقام جو اوسکے نزدیک محبوب اور بزرگ زیادہ ہوتا ہے کیا اچھا عاشقانہ قول ہے ؎ معشوق کا گھر خانۂ عاشق سے ہی برتر کیا فخر ہے گر عرش سے بڑھ جائے مدینہ پس جس مسلمان کو کہ خداوند کریم وہان پہونچائے کہ نعمت عظمی اور سعادت دنیا و عقبی ہے تو جب تک کہ اوس مقام اقدس مین حاضر رہے تلاوت قرآن مجید اور درود شریف کے ورد مین مصروف رہے اور نظر حجرۂ اطہر اور روضۂ منور معطر معنبر حبیب خالق اکبر سے نہ اوٹھاوے کیونکہ اہل حدیث کے نزدیک روضۂ اقدس کے نظر کرنے کا حکم استحبابا حکم نظر کرنے کعبہ شریف کا ہے اور اگر باہر مسجد شریف کے ہو تو قبۂ اقدس پر اکثر عشق اور ذوق و شوق اور تعظیم و تکریم اور خشوع و خضوع سے نظر کرتا رہے

اور وہان سوائے ذکر خدا اور ذکر رسول کے کوئی بات دنیا کی نکرے کہ بہت بڑا سخت گناہ ہے اور ساری محنت اور ریاضت اکارت ہے کیونکہ وہ دربار حیات النبی اور بارگاہ صاحب لولاک شہنشاہ قاب قوسین او ادنیٰ ہے بھلا جس دربار کا اہتمام مالک عرش و کرسی فرماتا ہو اور آپ کی امت کو وہان آداب تعلیم فرماتا ہو لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی اہ تو اوس جناب عرش مآب کی عظمت و شوکت کا کیا حد و حساب ہے لازم ہے کہ جتنی بار مرقد انور اطہر پر گذرے اگرچہ باہر مسجد شریف سے ہو کھڑا رہے اور بغیر صلوٰۃ و سلام پڑھنے کے وہان سے آگے نہ بڑھے اور اگر سامنے آجاوے تو آداب زیارت شریف کے بجالائے جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ مابین بیتی و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ یعنے درمیان گھر اور منبر میرے کے ایک باغ ہے باغون جنت سے یعنے نزول رحمت کی راہ سے یا حقیقت مین یہ زمین جنت مین جائیگی یا جنت سے آئی ہے جیسے کہ حجر اسود اور مقام ابراہیم کی شان مین وارد ہوا اور طبرانی اوسط مین روایت کرتے ہین کہ فرمایا درمیان منبر شریف اور خانۂ فیض کاشانہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے باغ سے ہے باغون جنت سے بعض یہ فرماتے ہین کہ اوس جگہ عبادت کرنی مسلمان کو پہونچا دیگی طرف باغ جنت کے جیسے کہ مواہب لدنیہ مین وارد ہوا اور بعض فرماتے ہین کہ وہ جگہ مانند باغ کے باغون جنت سے ہے فضل و رحمت الہی کے نازل ہونے مین ملا علی قاری فرماتے ہین کہ یہ مقام بعینہ نقل کیا جاوے گا آخرت مین طرف جنت الفردوس کے اور وہان جاکر ہو جائے گا باغ باغون جنت سے اور نہین فنا ہوگا یہ مقام مانند اور بقعون زمین کے ابن فرحون و ابن جوزی حضرت امام مالک رح سے اسیطور پر روایت کرتے ہین اور اسی پر اتفاق ایک جماعت علماء دین کا ہے اور بعض علماء اہل حدیث لکھتے ہین کہ اوس جگہ کے اعمال نیک اور عبادات مسلمان کے لیے سبب پہونچنے حوض کوثر اور باعث ملنے شراب طہور کا ہوگا

بخاری شریف مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ منبر میرا اوپر حوض میری کے ہی
اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ فرمایا آپ نے کہ تحقیق منبر میرا اوپر ترعہ کے ہی ترعہ جنت سے
بعض کے نزدیک معنی ترعہ کے دروازے کے ہین اور بعض کے نزدیک درجہ کے اور بعضکے
نزدیک معنی باغ کے ہین جو اونچی جگھہ پر ہوا ایک دن رسول مقبول صلعم منبر شریف پر کھڑے
تھے کہ آپنے فرمایا کہ اسوقت قدم میرا اوپر ترعہ کے ہی ترعہ جنت سے اور دوسری روایت مین
وارد ہوا کہ آپ نے فرمایا کہ مین اب کھڑا ہون اوپر عقر حوض اپنی کے عقر اوسجگھہ کو کہتے ہین کہ پانی
حوض کا اوسجگھہ سے آوی فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص نزدیک منبر میرے کے جھوٹی قسم
کھاوی تاکہ مسلمانون کا حق تلف کری تو وہ اپنی جگھہ دوزخ مین تیار کرلی اور ایک روایت مین
وارد ہوا کہ اوسپر لعنت اللہ کی اور ملائکہ کی اور سب آدمیون کی جو کہ یہ مقام اقدس حقیقت مین
جنت سے تھا تو بموجب آیہ کریمہ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذَّابًا کے دنیا مین بھی جھوٹ
اوس جگھہ حرام ہوا اور بعض احادیث مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ درمیان حجرہ
میرے اور مصلے میرے کے باغ ہی باغون جنت سے ف بعض علماء حدیث مصلے سے مصلے مسجد نبوی
مراد لیتے ہین کہ قریب ہی اور بعض کے نزدیک مصلے عید ہی کہ وہ مدینے طیبہ کے حصار سے باہر ہی
اور بعض فرماتے ہین کہ ممکن ہی کہ جس منبر پر رسول مقبول صلعم نے اجلاس فرمایا حق تعالے
قیامت کے دن اوسکو بھی مانند تمام مخلوق کے اوٹھاوی اور اوپر کنارے حوض کوثر کے
اوسکو رکھی تعظیما لنبیہ وتکریما لحبیبہ اور بعض فرماتے ہین کہ یہ فضائل جو حضرت نے
بیان فرمائے یہ اوس منبر کی شان مین ہین کہ قیامت کے دن بارگاہ سبحانی سے ایک منبر
جیسے کبریا کے واسطے بالاے حوض کوثر رکھا جاوی مگر یہ قول بعید ہی اہل حدیث لکھتے ہین کہ
جاحی جسوقت منبر اطہر کے پاس حاضر ہو تو اوسوقت دلمین اسبات کا تصور کری کہ حبیب کبریا
سید الانبیا اوسجگھہ منبر شریف پر رونق افروز ہوتے تھے اور آپ مہاجرین اور انصار کو صبات والہی پر
آمادہ فرماتے تھے اور خطبہ شریف مین احکام الہی بیان فرماتے تھے تو اوسوقت دل مین بارگاہ
ارحم الراحمین مین اسباب مین کمال الحاح وزاری سے دعا مانگے کہ رب العالمین دنیا اور عقبی مین
اسمقام اطہر مقدس سے علیحدہ نفرماوی مسلم اور نسائی اور امام احمد نے عبداللہ بن عمر رضی سے روایت

کی ہی کہ جناب رسول مقبول صلعم نے منبر شریف پر یہ آیت پڑھی وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ
یعنے اللہ کی قدر کافرون نے نہین پہچانی جیسی کچھہ کہ قدر پہچاننی چاہیے بعد اسکے آپ نے فرمایا کہ
جبار اپنی بڑائی بیان کرتا ہی انا الجبار انا الجبار انا الکبیر المتعال یعنے مین جبار ہون مین جبار ہون مین
مین بڑا ہون بہت بلندی والا سو اس کلام کے سنتے ہی منبر خوب تھرتھرایا یہانتک کہ ہم لوگون کو یہ
خیال ہوا کہ کہین آپ منبر سے گر نہ پڑین ف منبر آنحضرت صلعم کا لکڑی کا تھا سو یہ معجزہ بھی رسول صلعم
کا عالم نباتات مین ہوا کہ جسم نباتی آپکا کلام سنکر خدا کی عظمت اور خوف سے تھرتھرانے لگا آثار سلف مین
وارد ہوا کہ جو شخص نزدیک روضہ اطہر منبر معطر کے یہ آیت شریف پڑہی اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ
عَلَى النَّبِيِّ الخ بعد اسکے سو بار کہی صلی اللہ وسلم علیک یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک فرشتہ
آسمان سے ندا کرتا ہی صلے اللہ علیک یا فلان یعنے رحمت اللہ کی اوپر تیرے ای فلانے کوئی حاجت
باقی رہی تیری آج کے روز مگر کہ پوری ہوئی حضرت شیخ بھی اسمضمون کو روایت فرماتے ہین فقیر کہتا ہی
اس مقام پر کہتا ہی کہ جب ارحم الراحمین نے اس ناچیز تنبہ کار کو دربار رحمۃ للعالمین سید الانبیا والمرسلین
مین پہونچا دیا اور اس دنیاے فانی مین جنت کی زمین دیکھنا اور اوسپر نماز پڑہنا نصیب ہوا تو اب
جو حاجتین کہ علاوہ اسکے ہین وہ سب پست اور خفیف ہین کیونکہ وہ دربار عالم پناہ عالیجاہ اور بارگاہ
مستطاب عرش مآب ایسی عالیشان ہی کہ جب مسلمان کو رب کریم وہان پہونچا دے تو اسبات پر
یقین اور اعتقاد کامل رکھے کہ اس درگاہ عالیجاہ اور بارگاہ عرش پناہ سے کوئی طالب صادق اور
فقیر سائل محروم و ناکام نہین پھرا ہی صاحب قصیدہ بردہ فرماتے ہین ؎ حاشاہ ان یحرم الراجی
لکارمہ او یرجع الجار منہ غیر محترم ارحم الراحمین اس عاجز بیمار خستہ حال کو بھی جلد وہان
پہونچا کر طعمہ اوس سرزمین عنبر شمیم کا فرماوے آمین حضرت شہیدی کا کیا خوب کلام عاشقانہ ہی ؎
مدینے کی زمین کے گر نہو ملتوی الاشا ؎ کسی صحرا مین وہان کے طعمہ ہونگین دانہ دانہ کا

فصل چوتھی

معجزات شریفہ کے بیان مین جو روضہ اقدس سے وقوع مین آئے

کتب احادیث و سیر مین جابجا لکھا ہی کہ روضہ اقدس اطہر سے اکثر امور عجائب و غرائب عالم ظہور مین آئے
کہ حقیقت مین وہ داخل معجزات سید الکائنات ہین حافظ ابو عبداللہ مصباح الظلام مین بروایت حضرت علی

روایت کرتے ہین کہ رسول مقبول صلعم انتقال کیے تین روز کے بعد ایک اعرابی آیا اور روضہ اطہر معطر منور پر
تلدگر پڑا اور اوس خاک عنبر فشان کو اپنے سر پر ڈالا اور کہا کہ یارسول اللہ جو کچھ کہ تو نے خدا سے
سنا ہم نے تجھ سے سنا اور جو کچھ کہ آپنے خدا سے یاد کیا وہ ہمنے آپ سے یاد کیا انجمن سے
ایک یہ آیت ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ
لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا یارسول اللہ مینے اپنے پر ظلم کیا ہے اور آپ کے پاس آیا ہون واسطے
استغفار کے قبر شریف سے آواز آئی قد غفر لك یعنے اے اعرابی تحقیق اللہ نے تجکو بخشدیا اور
ابن ابی شیبہ بسند صحیح نقل کرتے ہین کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ مین قحط عظیم پڑا پس ایک شخص
مزار اطہر پر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ استسق لامتك فانهم قد هلكوا رسول مقبول
صلعم اوس سے ہمکلام ہوئے اور جواب دیا کہ جا اور عمرؓ کو بشارت دے کہ مینہہ برسیگا اسیطرح
منجملہ حکایات عجیبہ کے قصہ نقب ہے کہ ۵۵۵ھ ہجری مین پیش آیا اور یہ قصہ مختصر اسطرح پر ہے کہ سلطان
نورالدین شہید محمود بن زنگی نے ایک رات مین تین بار رسول مقبول صلعم کو خواب مین دیکھا کہ آپ
دو شخصون کی طرف کہ اوسکے گھر سے ہین اشارہ فرماتے ہین کہ جلد مجکو ان دونون کے شر سے بچا
بادشاہ اس خواب کے دیکھتے ہی سخت گھبرایا اور اوسیوقت تیاری کوچ کی کی چنانچہ اوسی رات کے
پچھلے پہر پوشیدہ مع بیس مصاحبون اور زر نقد بہت سا ساتھ لیکر ساندنیون پر شام سے سوار ہوئے
آدھی رات آتے ہی حکم کیا کہ سب خاص عام اہل مدینے کو لاؤ چنانچہ سب حاضر ہوئے اور انکو
بہت کچھ دینا شروع کیا یہانتک کہ سب اہل مدینے کو انعام واکرام سے شاد و آباد کر دیا لیکن
بادشاہ نے اون دونون شخصون کو نہ دیکھا جو خواب مین دیکھے تھے تب پھر حکم کیا کہ تلاش کرو کہ کوئی
باقی نہ رہ جاے معلوم ہوا کہ دو شخص مغربی رہ گئے ہین رات دن عبادت اور ریاضت مین مصروف
رہتے ہین اور کہین نہین جاتے ہین بادشاہ نے حکم دیا کہ اونکو جلد لاؤ چنانچہ اوسیوقت حاضر آے بادشاہ نے
دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ وہی دونون ملعون ہین اونکو گرفتار کر لیا اور ذات خاص سے آدمی بھیجکر
لیکر اون دونون کے مکان پر گیا اندر جاکر جو دیکھا تو جابجا کتابین رکھی پائین اور ایک کونے مین
بہت سا زر نقد ڈھیر لگا ہوا ہے اور اونکے بیٹھنے کی جگہ ایک بوریا بچھا ہے بادشاہ نے اوس بوریے کو
اپنے ہاتھ سے اوٹھایا تو اوسکے نیچے سلامت سرنگ کی پائی کہ قریب حجرۂ شریف کے پہنچ گئی تھی

یہ حال دیکھکر بادشاہ کا حال متغیر ہوگیا رقت غالب ہوئی غرض بعد تنبیہہ و تہدید کرنے کے معلوم ہوا
کہ یہ دونون نصرانی ہین کہ نصاریٰ نے بہت سا مال انکے ساتھہ کرکے مغرب کے عاجیون کے
بھیس مین روانہ کیا ہی کہ جسم اطہر اقدس کو لیجائین مگر یہ دربار عالیجاہ جناب النبی ہی کیا کسی کی
شرارت دے بادبی چل سکتی ہی لکھا ہی کہ جس رات کہ نقب روضہ اقدس کے قریب پہونچی تو اوس رات
ابر اور مینھہ اور کڑک و بجلی اور زلزلہ بڑی شدت سے پیدا ہوا کہ اوسی رات کی فجر کو بادشاہ پہونچا فرض
اون دونون کو بادشاہ نے دروازے اقدس کے سامنے قتل کیا اور تھوڑا دن رہے اونکی لاشونکو
جلا دیا اور گرد حجرۂ شریف کے خندق اتنی گہری کھدوائی کہ پانی نکل آیا پھر اوسکو اوپر تک شیشے کے گلے
سے بھر دیا اور دوسرا قصہ محب طبری نے ریاض النضرۃ مین نقل فرماتے ہین کہ چندرا فرنسی شہر حلب کے
امیر مدینے کے پاس آئے اور بہت کچھہ مال و اسباب اوسکو دے کر درخواست کی کہ دروازہ اقدس
جسوقت ہم چاہین ہمارے لیے کھل جاوے کہ ہم دونون خلیفہ کی لاشین یہان سے لیجائین امیر نے
کہ اس مذہب کی طرف میلان رکھتا تھا اوسنے بطمع دنیا اونکو اجازت دیدی اور دربانون کو حکم دے دیا
کہ یہ لوگ جسوقت آنکو وہان آنین نہ روکنا اور یہ لوگ جو کچھہ وہان کرین انکو منع نکرنا غرض جب وہ لوگ
رات کو کدال پھاوڑا لیکر وہان پہونچے تو دربان یہ سامان دیکھکر گھبرایا اور ایک کونے مین بیٹھہ کر
رونے لگا سبحان اللہ کیا دربار حبیب کبریا سید انبیا ہی کہ وہ لوگ قریب منبر شریف کے نہین پہونچنے
پاتے تھے کہ اون سبکو زمین نے نگلنا شروع کیا یہانتک کہ جتنے خبیث آئے تھے وہ سب مع
سامان دھس گئے بوّاب کہتا ہی کہ جب مین نے یہ واقعہ دیکھا تو فوراً امیر کے سامنے جاکر بیان کیا
مگر اوسکو سن کر یقین نہ آیا لیکن جب اوسنے اگر اونکے دھسنے کا نشان دیکھا جب پہلے تو دل مین بیحال شرمندہ
ہوا اسیطرح بہت سے اذکار حضرت ابن النجار تاریخ بغداد علی ساکنہا السلام مین نقل کرتے ہین
اس قصہ کو شیخ جمال الدین مطری و حضرت مجد الدین فیروزآبادی و حضرت امام عبد اللہ یافعی وغیرہ اکابر
اہل حدیث نقل کرتے ہین حافظ امام مستغفری نے کتاب دلائل النبوۃ مین روایت کی ہی کہ ایک ثقہ نے بیان کیا
ہم تین آدمی یمن کو جاتے تھے اور ہمارے ساتھہ ایک شخص کوفہ کا تھا کہ وہ حضرت ابا بکر صدیقؓ اور
حضرت عمرؓ کو برا کہتا تھا ہم ہرچند اوسے منع کرتے تھے باز نہین آتا تھا جب ہم نزدیک یمن کے
پہونچے ایک جگہ اوترے سو رہے اور جب کوچ کا وقت آیا ہمنے اوٹھکے وضو کیا اور اوس کوفی کو

جگایا اوسنے کہنے لگا کہ افسوس میں تجھ سے جدا ہو کے اسی منزل میں رہ جاؤن ابھی میں نے
جناب رسول مقبول کو خواب میں دیکھا کہ آپ میرے سر پر کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اے عاشق
تو اس منزل میں مسخ ہو جائیگا ہمنے کہا کہ وضو کرا اوسنے پاؤن اپنے ہمیں دیئے ہمنے دیکھا کہ اونگلیوں سے
اوسکے مسخ ہونا شروع ہوا اور دونون پاؤن اوسکے بندر کے سے ہو گئے پھر گھٹنون تک پھر کمر تک
پھر سینے تک پھر سر اور منہ تک مسخ ہو نچا اور وہ بالکل بندر ہو گیا ہمنے اوسے پکڑ کے اونٹ پر باندہ لیا
اور وہان سے روانہ ہوئے اور وقت غروب آفتاب کے ایک جنگل میں پہونچے وہان چند بندر
جمع تھے اوسنے جب اونھین دیکھا رسی توڑ کر اونمین جا ملا دوسری **حکایت** یہ ہے کہ امام ابن عمر
نے روایت کی ہے کہ ایک مرد صالح نے بیان کیا کہ ایک شخص کوفہ کا کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر
کو برا کہتا تھا ہمارے ساتھ ہمسفر ہوا ہمنے ہر چند اوسے نصیحت کی اوسنے نہ مانا ہمنے اوس سے کہا
کہ ہم سے تو علیحدہ ہو جا وہ علیحدہ ہو گیا جب ہم اوس سفر سے پھرے اوسکے غلام کو ہمنے بکھیا
ہمنے اوس سے کہا کہ اپنے آقا سے کہدینا کہ ہمارے ساتھ گھر چلے اوسنے کہا کہ اوسکی ایک عجیب حالت
ہو گئی دونون ہاتھ اوسکے مثل خوک کے ہو گئے ہین ہم اوسکے پاس گئے اوس سے کہا کہ ہمارے
ساتھ گھر کو چل اوسنے کہا کہ مجھے عجیب مصیبت پہونچی ہے اور اپنے ہاتھ دونون آستین سے
نکال کر دکھلائے کہ مانند خنزیر کے تھے پھر وہ ہمارے ساتھ ہوا راہ مین ایک جگہ بہت
خوک جمع تھے اوسنے اپنے کو سواری سے گرا دیا اور بالکل خوک کی صورت ہو گئی اور اونمین
جا ملا **حکایات** حضرت امام ابو بکر بن مقری کہتے ہین کہ مین اور طبرانی اور ابو الشیخ تینون
مین تھے اور ہم بھوکے بہت تھے کہ دو روز برابر ہمپر گذر گئے جب وقت عشا کا آیا تو مین بیضہ اوسمین
گیا اور عرض کی مینے یا رسول اللہ الجوع صرف یہی کلمہ عرض کر کے پھر امین پس مین اور ابو الشیخ
سو گئے اور طبرانی بیٹھے رہے کہ یکایک ایک علوی آیا اور اوسنے دروازہ کھلوایا دیکھا کہ دو غلام
اوسکے ساتھ دو زنبیلین کھانے اور چھ ہارون سے بھری ہوئی لیے کھڑے ہین پس اونھون نے
ہمارے ساتھ کھانا کھایا اور جو کچھ بچا وہ بھی ہمکو دیدیا اور کہا کہ اے قوم مگر کہ تمنے شکایت
رسول مقبول صلعم کی حضور مین جا کر کی مینے اسی ساعت حضرت کو خواب مین دیکھا کہ مجھکو ارشاد ہوا
کہ تمھارے واسطے کھانا لاؤن ابن الجلا فرماتے ہین کہ جب مین مدینہ طیبہ مین پہونچا تو دو فقیر پے در پے

مجھسے گذرے پس مینے روضہ اقدس پر حاضر ہوکر عرض کیا انا ضیفک یا رسول اللہ اور سوگیا مین
پس دیکھا مینے رسول مقبول صلعم کو کہ ایک رغیف آپنے مجکو عنایت فرمائی کہ آدھی مین نے
سوتے مین کھائی اور جاگا تو آدھی میرے ہاتھہ مین باقی تھی اسیطرح ابو بکر رطع فرماتے ہین
کہ جب مین مدینہ طیبہ مین حاضر ہوا تو پانچ دن مجھہ پر فاقہ سے گذرے پس بیٹھے ان روضہ المطہر پر
پہونچ کے عرض کیا مینے انا ضیفک یا رسول اللہ اور سوگیا مین دیکھتا ہون کہ رسول مقبول
صلعم تشریف لاتے ہین اور مینے طرف آپ کے حضرت ابا بکر صدیق رض اور بائین طرف حضرت عمر رض
اور آگے حضرت علی رض ہین اور مجکو فرماتے ہین کہ اوٹھہ سرور عالم صلعم تشریف لائے ہین اوٹھا اور
اور قدمون مبارک کو بوسہ دیا پس آپ نے رغیف مجکو دی مین نے کھائی اور جب جاگا مین تو
بقیہ اوسکا میرے ہاتھہ مین موجود تھا اسیطرح احمد بن محمد صوفی فرماتے ہین کہ مین تین مہینے
مدینہ طیبہ کے جنگل مین پھرا یہانتک کہ چمڑا بدن کا سا بجا خستہ ہوگیا کہ اسی حالمین مدینہ طیبہ مین حاضر ہوا
اور زیارت شریف کو گیا رسول مقبول صلعم کو دیکھا مین نے کہ آپ خواب مین فرماتے ہین کہ احمد یا تو
کیسا حال ہے عرض کیا مین نے انا جائع وانا فی ضیافتک یا رسول اللہ فرمایا کہ ہاتھہ کھول
مین نے کھولا آپنے کئی درہم میرے ہاتھہ پر رکھدیے پس جاگا مین تو وہ دراہم مینے اپنے ہاتھہ
مین پائے بازار مین جاکر فالودہ وغیرہ کھانا خریدا اور کھاکر پھر جنگل کو چلا گیا اور مانند اسکے بے شمار
حکایتین ہین ف فقیر اسمقام پر کہتا ہے کہ جبکہ رب العالمین نے رحمۃ للعالمین کی امت کے اولیاؤنکو
یہ رتبہ اور تصرف اور کرامتین عطا فرمائی ہین کہ جیسے بنی اسرائیل سے معجزہ ہوتے تھے ویسے اس
امت کے اولیاسے کرامتین ہوتی ہین تو حبیب کبریا سید انبیا کی بارگاہ عالیجاہ کا کیا حال بیان کیا
جاوے لایمکن الثناء کما کان حقہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر شیخ عبد الحق محدث دہلوی لکھتے ہین
کہ حضرت امام شافعی فرماتے ہین کہ قبر امام موسی کاظم واسطے قبولیت دعا کے تریاق اکبر ہے اور بعضے
مشائخ فرماتے ہین کہ پایا مین نے چار آدمیون کو اولیا امت سے کہ تصرف کرتے ہین اپنی قبرونمین
مانند تصرف اونکے حالت زندگی مین یا زیادہ اوس سے شیخ معروف کرخی و حضرت مولانا محی الدین
شیخ الشیوخ حضرت عبد القادر جیلانی رض اور دو شیخ اور ہین اگر کوئی ان اذکار کا مشتاق ہو تو حضرت شیخ
محدث دہلوی کی تصنیفات شریفہ کو ملاحظہ کرے اور اپنے باغ ایمان کو تر و تازہ فرماوے

رب العالمین جناب رحمۃ للعالمین کی سب مسلمانون کو زیارت نصیب فرماوے آمین

فصل پانچوین
فضائل زیارت شریف کے

پوشیدہ نہ رہی کہ مسلمان کو اسباب پر عقیدہ کامل رکھنا چاہیے کہ مسلمان کے واسطے دین و دنیا مین زیارت شریف حبیب کبریا خاتم الانبیا کی نعمت کے مقابل کوئی نعمت اعلے اور سعادت عظمے نہین ہی اور اسباب مین بہت حدیثین احسن اور صحیح وارد ہوئی ہین اونمین سے چند لکھی جاتی ہین کہ تا اونکو سنکر مسلمانون کا باغ ایمان ترو تازہ اور مشام جان معطر و معنبر ہو جاوے اور اس سعادت عظمے کے حاصل کرنے کا ہر ایک بھائی کو شوق اور عشق پیدا ہووی **حدیث اول** من زار قبری وجبت له شفاعتی یعنے ارشاد فرمایا کہ جسنے زیارت کی میری قبر کی واجب اور لازم ہو جاتی ہی شفاعت میری اوسکے لیے **ف** اہل حدیث لکھتے ہین کہ جو زیارت کرنیوالے کے حقمین خوشخبری شفاعت کی وارد ہوئی حالانکہ شفاعت کی امیدواری اوس شفیع المذنبین سے سب مسلمانون کو بالیقین ہے پس مراد اس سے یہ ہی کہ زیارت کرنیوالے کے حق مین ایک شفاعت خاص ہوگی یعنے وہ شفاعت سبب حاصل ہونے ایک ایسے مرتبہ خاص کا ہوگی کہ زیارت نکرنے والے کو باوجود بڑے بڑے بہت نیک عملون کے وہ مرتبہ میسر نہو گا جیسے کہ خصوصیت اور امتیاز بعض اصحابون کو جو تمام عمر مین ایک ہی بار جمال باکمال سید ابرار سے مشرف ہوئے سب امت پر حاصل ہی دوسرے یہ کہ زیارت کرنیوالے کے حقمین آپنے واجب ہو جانے شفاعت کی خبر دی جو دوسرون کے حق مین جائز اور ممکن ہی تو اب اس خوشخبری اور مبارکبادی کا کیا حساب ہے تیسرے یہ کہ اسمین خوشخبری اسبات کی ہے کہ زیارت کرنے والا ببرکت شرف زیارت رسول مقبول کی دین محمدی پر دنیا سے رخصت ہوگا کیون کہ شفاعت کا حقدار ہونا خواہ مخواہ اسیصورت مین ہے

حدیث دوسری من زار قبری حلت له شفاعتی **حدیث تیسری** من جاءنی زائرا لا تعمله حاجة الا زیارتی کان حقا علی ان اکون له شفیعا یوم القیمة اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ شرط ہی کہ زیارت کرنیوالا خاص نیت زیارت شریف کی کرے اور بصدق و صفائی اور اخلاص دل سے موصوف ہو کیونکہ مدار صحت و اعتبار تعلم اعمال افعال

حدیث اول

حدیث دوسری حدیث تیسری

نیت کی درستی اور دل کی صفائی پر موقوف ہی اسکا بہت لحاظ رکھی حدیث چوتھی من حج فزار قبری بعد وفاتی کان کمن زارنی فی حیاتی ف یعنے ارشاد ہوا کہ زیارت میری قبر کی بعد وفات میری کے حکم میری صحبت کا رکھتا ہی حالت زندگی مین کیونکہ نبی آخر الزمان کا حیات النبی ہونا اور جواب سلام دینا اور قبر شریف مین آپکا نماز پڑھنا اور آپ کی حضوری مین امت کے اعمال ہفتہ مین دوبار پیش ہونا اور آپکا امت کے لیے استغفار پڑھنا بروایت صحیحہ ومتواترہ ثابت ہی صحاح ستہ مین اس باب مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین کہ جنکے ذکر اور تفصیل کو ایک کتاب طویل علحدہ چاہیے اسمقام پر یہ عقیدہ سمجھ لینا چاہیے کہ رسول مقبول صلعم کی زیارت کرنیوالے کو کچھ ایسی خصوصیت اور شرف وامتیاز حاصل ہوجاتا ہی جو فہم وقیاس سے باہر ہی کیونکہ جبکہ زیارت کرنے والا مانند اور شخص کے ہوگیا جسنے کہ زیارت کی آپ کی زندگی مین تو اب اس بزرگی اور فضیلت کا کیا حساب ہی لیکن اس تشبیہ سے یہ لازم نہین آتا کہ زیارت کرنیوالے کو حکم صحابی ہوجاوے سب طرح کی فضیلتون اور سب حکمون مین جیسے کہ سننا حدیث کا خواب مین زبان مبارک رسول مقبول صلعم سے باوجود صحت رویت وحقیت ارشاد باعث ثبوت شرائع اور احکام نہین ہوتا ہی حدیث پانچوین من حج البیت ولم یزرنی فقد جفانی یعنے ارشاد ہوا کہ جسنے حج کیا اور نہ زیارت کی پس تحقیق اوسنے ظلم کیا مجھ پر کہ اسکی تحقیق عنقریب بیان ہوگی انشاء اللہ تعالے حدیث چھٹی من زارنی الی المدینۃ کنت لہ شفیعا وشہیدا اور ایک روایت مین وارد ہوا من زارنی قبری کنت لہ شفیعا وشہیدا ف یعنے ارشاد ہوا کہ جسنے زیارت کی میرے قبر شریف کی تو ہونگا مین واسطے اوسکے شفاعت کرنیوالا اور گواہی دینے والا یعنے شفاعت کرنے والا گنہگارون کے لیے اور گواہی دینے والا عبادت کرنیوالا ہونگا حدیث ساتوین من زارنی متعمدا کان فی جواری یوم القیمۃ ف یعنے فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو زیارت کریگا میری اور اوسکو مقصود اصلی جانیگا تو وہ دن قیامت کے میرے ہمسایہ مین ہوگا پس مسلمان کے واسطے اس سے زیادہ کون سی سعادت اور نعمت اعلے ہی کہ جسکو ہمسائگی حبیب کبریا کی قیامت مین نصیب ہو رب کریم اپنے فضل عظیم سے جسکو نصیب کرے حدیث آٹھوین من حج حجۃ الاسلام وزار قبری وغزی غزوۃ وصلی فی بیت المقدس لم یسئل اللہ فیما افترض علیہ ف اس حدیث مین فضیلت حج الاسلام اور زیارت قبر شریف

سنید الانام اور جہاد و غزا با کفار اور ادائے نماز بیت المقدس مین کہ مقام ابرار و اخیار ہی بیان ہوے
یعنے فرمایا کہ جسنے حج کیا اور زیارت کی میری قبر کی اور غزا کی کفار کے ساتھ اور نماز پڑھی
بیت المقدس مین تو اللہ نہین سوال کریگا اوس سے فرائض مین شیخ علیہ الرحمۃ لکھتے ہین کہ احتمال
رکھتا ہی کہ یہ جزا خاص یعنے نہ پوچھا جانا اوس شخص سے فرائض کا ان سب باتون کے جمع ہونیکے
ساتھ خاص ہو یا جدا جدا ہر ایک کے ساتھ ہو حدیث نوین من حج الی مکۃ ثم قصد نی فی مسجدی
کتبت لہ حجتان مبرورتان ف یعنے ارشاد ہوا کہ جسنے حج کیا یعنے قصد کیا طرف مکہ معظمہ کے
اور پھر قصد کیا میرا یعنے مسجد میری کے تو لکھے جاتے ہین واسطے اوسکے دو حج مبرور خلاصہ یہ کہ
قصد زیارت شریف کرنا اور مشرف ہونا مسجد نبوی مین برابر اجر و ثواب دو حج مبرور اور مقبول
کے ہی کیونکہ سبب قبولیت حج کا ہی اور حزا حج مبرور کی جنت ہی وجوبا حدیث دسوین من
زارنی میتا فکانما زارنی حیا و من زار قبری وجبت لہ شفاعتی یوم القیمۃ وما
من احد من امتی لہ سعۃ ثم لم یزرنی فلیس لہ عذر ف یہ حدیث پہلی اور چوتھی حدیث
کے معنے کو اور خلاصہ مضمون حدیث پانچوین کو شامل ہے حدیث گیارہوین حضرت علی رض
سے روایت ہی من زار قبری بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی و من لم یزر قبری
فقد جفانی یہ حدیث موافق مضمون چوتھی اور پانچوین حدیث کے ہی حدیث بارہوین
حضرت علی رض سے من سأل لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الدرجۃ والوسیلۃ حلت لہ
شفاعتی یوم القیمۃ ومن زار قبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان فی جوار رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یہ حدیث ساتوین حدیث کے معنے کو شامل ہی اور طلب درجہ اور وسیلے کا
آپکے واسطے اسطور پر کرنا چاہیے اللھم ات محمدن الوسیلۃ الخ یعنے وہ دعا جو بعد اذان کے
مانگی جاتی ہی پڑھی کہ وہ موجب حلول شفاعت اور سبب نزول برکت و کرامت ہی پس یہ
حدیثین جو بیان کی گئین بہت طریقون اور سنادون سے منقول ہین جنکا بیان باعث طول کا ہی
ف جب حاجی اوس شہر مقدس کے قریب پہونچے تو چاہیے کہ پہلی داخل ہونے سے غسل کرے
اور لباس طاہر و نفیس پہنے اور خوشبو لگاوے اوسدن دل سے یقین کرے کہ آجکا دن ثمرہ
زندگانی اور نتیجہ تمام عمر ہی کیونکہ دن مغفرت کا ہی اس خوشی مین پھولا نہ سماوے اگر اسوقت

حدیث نہین

حدیث دسوین

حدیث گیارہوین

حدیث بارہوین

فخر کرے آسمان زمین پر اور ناز کرے روحانیان قدس پر تو بجا اور زیبا ہے حضرت شیخ تحریر فرماتے
ہین کہ وارد ہوا کہ جب قصد کرنیوالا زیارت شریف کا قریب مدینہ منورہ کے پہونچتا ہے تو ملائکہ
اقسام اقسام کے ہدایا اور تحائف وفضل ورحمت اور خیر وبرکت ومغفرت کے لیکر اوسکے
استقبال کے واسطے آتے ہین اور طرح طرح کی بشارتین اور مبارکبادیان اور بزرگیان اوسکے شامل حال
کرتے ہین اور اطباق طرح طرح کے نوردن کے اوسکے حاضر ہونیکے وقت نثار کرتے ہین فی الحقیقت
وہ وقت ایسا ہی عظیم الشان واجب الاحترام ہے کہ دنیا ومافیہا کی دولت اوسکے ساتھ لگا نہین کھاتی کیونکہ سلاطین
کے دربار اور صاحب قاب قوسین کے آستانہ اقدس پر حاضر ہونے سے مسلمان کے لیے کونسی
خیر وبرکت اور شرف وسعادت زیادہ سمجھی جاوی شیخ فرماتے ہین کہ حضرت امام مالک کے نزدیک مکروہ ہے
یہ کہ کہین نزرنا قبر النبی یعنے زیارت کی ہمنے قبر نبی صلعم کی اور وجہ کراہت اس قول مین اختلاف ہے
شیخ عبدالحق مستملی فرماتے ہین کہ وجہ اسکی یہ ہے کہ زیارت ایک ایسا فعل ہے کہ کرنا اور نکرنا اوسکا برابر ہے
اور زیارت سرور عالم صلعم کی واجب ہے اور مذہب مختار قاضی عیاض مالکی کا یہ ہے کہ اسمین کراہت بسبب
لگ جانے نسبت زیارت کے ہے ورنہ اگر کہین نزرنا النبی یعنے زیارت کی ہمنے نبی صلعم کی تو بیشک بھی
اسمین کراہت نہین ہے کیونکہ حبیب کبریا صلعم زندہ ہین بحیات حقیقی وجسمی حضرت امام تاج الدین سبکی رح
نے بیان فضیلت وقربت زیارت آنحضرت صلعم کو اصول اربعہ شرعیہ سے بیان کیا ہے جو مشتاق ہو
تصنیفات شیخ مین مطالعہ کرے حدیث مرفوع مین وارد ہوا کہ جسنے زیارت کی ماں باپ کے قبر کی
ہر جمعہ یا ایک اون دونون کی تو لکھا جاویگا وہ شخص ابرارون مین اگرچہ دنیا مین پہلے اس سے
دونون کی طرف سے عاق ہو چکا ہے بھلا مقام غور کرنیکا ہے کہ جب یہان یہ فائدہ اور نفع حاصل ہے
تو حبیب کبریا کی زیارت اقدس سے کیا کچھ نفع اور فائدہ عظیم حاصل ہوتا ہوگا ف بعد شرف زیارت
جناب سرور عالم صلعم مرتبہ زیارت اہلبیت اطہار ہے فصل الخطاب مین حضرت امام جعفر صادق سے
روایت ہے کہ فرمایا من زار واحدا من الائمة کان کمن زار رسول الله صلعم یعنے جسنے
زیارت کی ایک امامون مین سے تو ہو چکا وہ شخص مثل اوسکے جسنے زیارت کی رسول خدا صلعم کی کیونکہ
وہان مابہ الامتیاز سوائے اصلیت اور فرعیت کے دوسرا نہین ہے کتب معتبرہ سیر مین وارد ہوا کہ حضرت
عمر کے عہد مبارک مین حضرت عاشق صادق بلال رض واسطے زیارت شریف کی مدینہ طیبہ مین حاضر ہوے

چنانچہ ابن عساکر بروایت حضرت ابو الدرداء لکھتے ہین کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جناب سرور عالم صلعم کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین کہ یہ کیا جفا ہی اے بلال کہ کبھی میری زیارت کو نہین آتا ہی تو حضرت بلالؓ اوسیوقت مدینہ طیبہ کو روانہ ہوئے جب روضہ اقدس پر آئے تو آپکے گریہ وزاری فرمائی اور چہرہ نورانی آستانہ اقدس پر ملا کہ یکایک حضرت امام حسن و امام حسینؑ حجرہ اقدس سے باہر تشریف لائے آپنے دونون صاحبزادون کو کنار مبارک مین لیا اور سر و روئے مبارک پر بوسہ دیا اونھین دونون مین قریب حضرت فاطمہؑ انتقال فرما چکی تھین لوگون نے چاہا کہ حضرت بلالؓ سے اذان سنین پس آپسمین مشورہ کیا کہ اگر حضرت امامینؑ فرماوین گے تو آپ خواہ مخواہ تعمیل حکم کرینگے ورنہ آپنے بعد رسول خدا صلعم کے اذان ندی یہانتک کہ بعد انتقال حضرت رسالتؐ حضرت ابا بکر صدیقؓ سے چاہا کہ آپ اذان دیا کرین مگر آپ نے کہا کہ یا ابا بکر اگر تو نے مجکو بر خریدا پس خدا کی راہ مین آزاد کر یا واسطے اپنے آپنے فرمایا کہ واسطے خدا کے آزاد کیا مین نے تو آپ نے کہا کہ اب مجکو میرے حال پر اے خدا چھوڑ دیجیے مجکو طاقت اور تحمل نہین ہی کہ بعد حبیب کبریا کے اذان دون پس آپ شام سے چلے گئے تھے اور وہان سے بقصد زیارت شریف مدینہ طیبہ مین آئے الغرض جب حضرت امامینؑ نے ارشاد فرمایا کہ اب آذان دو ناچار آپ سطح مسجد نبوی پر جہان حضرت صلعم کے عہد مبارک مین اذان دیتے تھے کھڑے ہوئے اور آپنے فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر ایک شور و شیون عظیم سب لوگون مین پیدا ہوا گویا کہ تمام مدینہ طیبہ جنبش مین آگیا جب آپنے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ گریہ وزاری اور جنبش لوگون کی زیادہ ہوئی جب آپنے فرمایا اشہد ان محمد الرسول اللہ اور قیامت قائم ہوئی کہ ایا مرد و عورت چھوٹا بڑا مدینہ طیبہ مین نہ رہا کہ نکل آیا اور فریاد و آہ و نالہ کرنے لگا گویا کہ روز مصیبت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تازہ ہوا احیاء العلوم مین حضرت ابی سلیمان دارانی سے روایت ہی کہ حج کیا حضرت خواجہ اویس قرنی نے اور واسطے زیارت شریف کے مدینہ طیبہ مین آئے پس آپ کھڑے ہوئے دروازہ مسجد نبوی پر تو لوگون نے کہا آپ سے کہ یہ ہی روضہ اطہر معطر معنبر تو آپ غش کھا کر گر گئے جب ہوش مین آئے تو آپ نے فرمایا کہ نکالو مجکو کہ نہین لذت آتی مجکو جہان رسول مقبول صلعم دفن ہین

ولنعم ما قیل ؎ وللناس فیما یعشقون مذاہب

باب دسوان

فصل پہلی

اون عقوبات کے بیان مین جو لوگ حج کرکے بغیر زیارت شریف کے محروم و نامراد چلے آتے ہین

مسلمان بھائیون پر پوشیدہ نرہی کہ زیارت شریف رسول کی اصل عبادات قریب واجب کے ہی بلکہ بعض کے نزدیک عین واجب ہی بدلیل اس حدیث کے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے من حج ولم یزرنی فقد جفانی کہ جو شخص حج کیا اور نہ زیارت کی میری پس تحقیق اوسنے ظلم کیا مجھپر اور یہ مضمون ثابت ہوچکا ہی کہ جس فعل کے پیروعید وارد ہوتی ہی تو اوسکا کرنا لازم ہوتا ہی پس مقام غور کرنیکا ہی کہ جس حال مین رحمۃ للعالمین نے بعد حج کے زیارت نکرنے والے کے حقمین ایسا صاف ارشاد فرمایا کہ اوسنے مجھپر ظلم کیا تو نعوذ باللہ رسول مقبول صلعم پر ظلم کرنا گویا خدا پر ظلم کرنا ہی اور خدا و رسول پر ظلم کرنا معاذ اللہ کفر ہی حاصل یہ کہ جو رحمۃ للعالمین اور ختم المرسلین کے دربار عالی اقتدار سے محروم و نامراد پھرا تو اوس شخص کا کہین ٹھکانا نہ رہا اور ایک حدیث مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے مقدور ہوتے میری زیارت نہ کی پس نہین ہی واسطے اوسکے کوئی عذر مقام غور و فکر کا ہی کہ جب رحمۃ للعالمین نے فرمایا کہ اوسکا عذر قبول نہین تو اب اوس معصیت اور شقاوت کا کیا ٹھکانا ہی شیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ رسول مقبول صلعم نے جو زیارت نہ کرنے والے کے حق مین ایسا سخت حکم فرمایا حقیقت مین یہ عین شفقت اور رحمت عام رحمۃ للعالمین کی سمجھنی چاہیے کیونکہ آپ اپنی امت کے حقمین ہر حال مین شفیق اور حریص ہین کہ حقتعالے خود فرماتا ہی عَزِیزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیصٌ عَلَیْكُمْ اسوجہ سے آپ نے اپنی امت کو یہ حکم سخت سنایا کہ بعد حاصل ہونے نعمت عظمی حج کے میری زیارت کی خیر و برکت اور سعادت سے بدنصیب اور محروم نہ رہ جائین کیون کہ قبولیت حج کی موقوف اوپر حاصل ہونے اسی نعمت عظمی کے ہی علاوہ اسکے فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے حج کیا پھر اوسنے قصد کیا میری زیارت کا اور مشرف ہوا مسجد نبوی مین تو لکھے جاتے ہین واسطے اوسکے دو حج مقبول یعنے دو حج مبرور اور خراج حج مبرور کی وارد ہوچکی ہی کہ جنت اوسکے لیے واجب ہوجاتی ہی تو مقام غور و فکر کرنے کا ہی کہ جو شخص حبیب کبریا کی زیارت سے بعد حج کے مشرف نہوا تو علاوہ گناہ عظیم اور محرومی و بدنصیبی ابدی کے اوس شخص نے دو حج مبرور کے ثواب اور اجر کو

مفت مین کھو یا اور اتنی مشقت عظیم سفر کی برداشت کر کی اوٹھا کر محروم و ناکام پھرا خاص کر مقدور ہو نے جیسے
کہ حدیث دسوین اور حدیث گیارھوین اور حدیث پانچوین ان سب مضمون کو شامل ہین حضرت
عبد الرزاق محدث سے منقول ہی کہ آپ فرماتے ہین کہ کیسے ہلکا جانتا ہی مسلمان زیارت شریف
سرور عالم صلعم کو حال یہ کہ حقتعالے نے آپکو پیدا فرمایا افضل المخلوقات سید الکائنات خاتم الانبیا
شفیع الورے اوسکے سبب سے ہمنے پہچانا اللہ کو اور پایا صراط مستقیم اور احکام و ارکان حج کو لکھا ہی کہ
عمر بن عبد العزیز شام سے مدینہ طیبہ کو قاصد بھیجا کرتے تھے اس مراد سے کہ دربار شفیع المذنبین
رحمۃ للعالمین مین تحفہ صلوٰۃ و سلام عرض کری ف علماے دین تحریر فرماتے ہین کہ اگرچ کہ زیارت
مدینہ منورہ کی راہ گذری جیسے شام کا رہنے والا پس بہتر یہ ہی کہ وہ پہلے زیارت شریف کری پھر حج
ادا کری ورنہ اگر حج کرنا اوسپر فرض ہی اور حج کے مہینے شروع ہوے تو بہتر یہ ہی کہ پہلے حج پھر زیارت
کری و اگر حج نفل ہی یا فرض ہی مگر ابھی مہینے حج کے شروع نہین ہوے تو اختیار ہی چاہی پہلے حج
ادا کری چاہی پہلے زیارت کری شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اخبار الاخیار مین لکھتے
ہین کہ حاجی عبد الوہاب بخاری جو اولاد حضرت سید جلال بخاری سے ہین اپنے وقت مین کمال علم
و عمل مین مشہور و معروف تھے ایک دن آپ اپنے پیر سید صدر الدین کی خدمت مین حاضر تھے کہ شیخ نے
فرمایا کہ دو نعمتین عالم مین بالفعل موجود ہین کہ تمام دین و دنیا کی نعمتون سے اعلی اور افضل ہین
لیکن لوگ اونکے قدر و مرتبہ سے غافل ہین ایک یہ کہ وجود مبارک سرور عالم صلعم بصفت حیات مدینہ طیبہ
مین موجود ہی اور آدمی اس سعادت و کرامت کے حاصل کرنے سے غافل ہین دوسرے قرآن مجید کہ
کلام پروردگار ہی کہ حق سبحانہ تعالے بواسطہ اپنے بندون کے ساتھ ہمکلام ہوا اور خلقت اوس سے
غافل ہی آپ اس ارشاد کے سنتے ہی شیخ کے پاس سے اوٹھے اور رخصت مدینہ طیبہ کی چاہی چنانچہ آپنے
خشکی کی راہ سے یہ سعادت اور نعمت عظمی حاصل کی بلکہ آپ کو کئی بار ایسا ہی اتفاق ہوا سبحان اللہ
اسلام اور مسلمانی اسکا نام ہی اور عشق و شوق و عقیدہ و محبت و اتفاق اسکا نام ہی رحمۃ اللہ علیہ و علے جمیع اولیاء و اصفیاء اجمعین

فصل دوسری

مدینہ منورہ مین رہنے اور مرنے کے فضائل مین

مسلمانون پر پوشیدہ نہی ہی کہ مدینہ طیبہ مین رہنے اور مرنے کے بہت بڑے بڑے فضائل ہین
اور اس باب مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین اونمین چند ہمجگہ لکھی جاتی ہین روایت ہی ایک شخص سے

اونکے زمانہ مین اونسے سوا دوسرے شخص سے نہین ہی سوا بکثرت لوگ مشقت سفر اختیار کرکے
اونکی خدمت مین اگر فیضیاب ہوے اور آپ مدت العمر مسجد نبوی مین علم حدیث کا درس فرماتے
رہے اور آپ ایسے آداب سے مدینہ مین رہتے تھے کہ حضرت شیخ مقدمہ مشکوۃ مین لکھتے ہین
خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ آپ کبھی مدینہ طیبہ مین سواری پر نہ چڑھے اور جب کسینے کہا تو آپ نے
جواب دیا کہ مجکو شرم آتی ہی خداوند تعالے سے کہ جس زمین پر حبیب رب العالمین رونق افروز ہوے
اور مین اوسپر سوار چلون سبحان اللہ سچ ہی بڑونکی بڑی سمجھ ہی رحمۃ اللہ علیہ ابدا دائما غرض معتبر
علماے دین لکھتے ہین کہ نکلنا مدینہ طیبہ سے بے محبت شرعی کے برا ہی چنانچہ صحابہ کرام
بعد اداے حج جلد مدینہ طیبہ کو آجاتے تھے اور ضرورت سے زیادہ قیام نفرماتے تھے
ابتک عادت اہل مدینہ منورہ کی اسی پر ہی ہزارون خاصان حق پوشیدہ اور علانیہ اسی مرادے
وہان قیام پذیر ہین کہ اوس سرزمین اقدس ہمسایہ حبیب کبریا مین مدفون ہون رزقنا اللہ
ولجمیع المومنین امین حضرت امام حسن بصری سے روایت ہی کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے
کہ جو شخص تم مین سے طاقت رکھی اسبات کی یہ کہ مری مکہ معظمہ یا مدینہ طیبہ مین پس چاہیے
اوسکو کہ وہ وہین مرے پس تحقیق مین اول شفاعت کرونگا اوسکی اور ہوگا وہ شخص ان شاء اللہ
امن پانے والا عذاب الہی سے اور ہوگا اوسکا حساب اور ہوگا اوسپر عذاب اور کیسے ہو عذاب الہی
اوسپر جو آگیا امن اور پناہ ارحم الراحمین مین اور سایہ رحمۃ للعالمین مین حضرت سعد بن ابی وقاص
سے روایت ہی کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ مدینہ طیبہ بہتر ہی واسطے رہنے والون کے دنیا
اور عقبی مین اگر جانین اسکی قدر اور بزرگی تو نہ چھوڑین اسکو اور نہ نکلین وہانسے بامید فراغت اور
گنجایش دنیا کے اور نہین چھوڑتا ہی کوئی وہان کے رہنے کو بے رغبتی سے مگر کہ اللہ تعالے
بدل دیتا ہی اوسمین اوس شخص کو کہ وہ افضل و اعلے ہوتا ہی اور نہین ثابت رہیگا کوئی اوسکی
سختی اور بھوک پر مگر کہ ہونگا مین واسطے اوسکے شفاعت کرنیوالا دن قیامت کے یا یہ فرمایا
کہ ہونگا مین گواہ اوسکا یعنے اوسکی طاعت اور عبادت کا دن قیامت کے روایت کی مسلم نے
حضرت ابوہریرہ سے روایت ہی کہ نہین صبر کریگا مدینہ شریف کی سختی اور بھوک پر کوئی میری امت سے
مگر کہ ہونگا مین واسطے اوسکے شفاعت کرنے والا دن قیامت کے روایت کی مسلم نے اور حضرت

سفیان بن زہیرؓ سے روایت ہو کہ سنا مینے رسول مقبول صلعم سے کہ آپ فرماتے تھے کہ فتح کیا
جاویگا یمن پس آویگی ایک قوم کہ وہ سیر کریگی پھر کوچ کر جاینگی وہ معہ اپنی اہل و عیال اور
تابعداروں کے حال یہ کہ مدینہ طیبہ بہتر ہی واسطے اونکے اگر جانین تو نہ چھوڑین اور فتح کیجاویگی
شام پھر آویگی ایک قوم اور چل پھر کر وہ بھی چلی جاینگی معہ اپنی اہل اور تابعداروں کے اور حال یہ کہ
مدینہ طیبہ بہتر ہی واسطے اونکے اگر جانین تو نہ چھوڑین اور فتح کیا جاویگا عراق اسیطرح وہ قوم
بھی چل پھر کر چلی جاوے گی اور مدینہ طیبہ بہتر ہی اونکے لیے اگر جانین تو نہ چھوڑین مدینہ طیبہ کو
روایت کی بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث کے یہ معنے ہین کہ رسول مقبول صلعم نے فرمایا
کہ یہ شہر اسلام مین فتح ہونگے اور لوگ واسطے طلب مشیت اور دنیا کی ترقی کی چھوڑ کر دوسری
جگہ چلے جاینگے اگر جانین قدر اور بزرگی مدینہ طیبہ مین رہنے کی کہ اوسمین سعادت اور خیر و برکت ہی
وغیرہی کی ہی تو وہانسے نہ نکلین اسمقام مین علماے دین فرماتے ہین کہ جو کوئی بضرورت قوی
وہان کے رہنے کو چھوڑی وہ اسمین داخل نہین لیکن جابجا مضمون احادیث سے اسبات پر
تاکید اور تنبیہ ہی کہ مسلمان کو حتی الامکان چاہیے کہ رہی صابر و شاکر اوپر رہنے مدینہ طیبہ کے
اور نہ نظر کری طرف عیش ظاہری دنیاے فانی کے کیونکہ اصل نعمت اور راحت آخرت کی ہی
بموجب حدیث شریف کے اللھم لاعیش الا عیش الاٰخرۃ حضرت فقیہ ابو اللیث سمرقندی
حضرت امام حسن بصریؒ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص بھاگا
ایک زمین سے طرف دوسری زمین کے اپنے دین کے احتیاط کے لئے تو واجب ہو گئی اوسکے
لیے جنت اور ہوگا وہ شخص رفیق جنت مین حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور رسول مقبول صلعم کا
حضرت ابراہیمؑ نے ہجرت کی زمین حران سے طرف زمین شام کے اور یہی معنے ہین قول اللہ تعالیٰ
کے وقال انی مھاجر الی ربی انہ ھو العزیز الحکیم وقال انی ذاھب الی ربی سیھدین اور
تحقیق ہجرت فرمائی رسول مقبول صلعم نے مکہ معظمہ سے طرف مدینہ طیبہ کے پس جو شخص کہ ہو
ایسی زمین مین جسمین گناہ زیادہ ہوتے ہون اور وہ نکلے وہان سے خدا تعالیٰ کے کی رضامندی
کے لیے پس تحقیق اوسنے پیروی کی حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی اور رسول مقبول صلعم کی
تو ہوگا وہ رفیق جنت مین حضرت ابراہیم اور حضرت رسول مقبول صلعم کا فرمایا حق سبحانہ تعالیٰ نے

وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ

یعنے جو شخص کہ نکلا اپنے گھر سے اس حال مین کہ وہ ہجرت کرنیوالا ہی طرف اللہ و رسول کے پھر پالے
اوسکو موت پس تحقیق ثابت ہولیا اجر و ثواب اوسکا اللہ پر یعنے واجب ہوچکا ثواب اوسکا اسپر
فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو مسلمان کہ نکلا اسحال مین کہ ہجرت کرنیوالا ہی اللہ و رسول کی طرف
اور رکھا اوسنے پانون اپنا سواری پر اگرچہ ایک ہی قدم ہو پھر آئی اوسکو موت تو عطا فرماویگا
اللہ تعالے اوسکو مثل اجر و ثواب مہاجرین کے انتہی انس ابن مالکؓ سے روایت ہی کہ فرمایا
رسول مقبول صلعم نے کہ فرشتۂ ایمان نے کہا کہ مین عہد کرتا ہون اسبات کا کہ مدینہ طیبہ مین
رہون اور ہرگز اوس سے باہر نہ نکلون فرشتۂ حیا نے بھی اوسکے ساتھ عہد کیا کہ مین بھی تیرے
ساتھ ہون اور کبھی تجھسے جدا نہون تو ضرور ہوا کہ یہ دونون وصف عالی حبیب کبریا صلعم کے
شہر مقدس مین بر سبیل لزوم و وجوب جمع ہین کہ حدیث شریف مین وارد ہوچکا ہی الحیاء
من الایمان حدیث شریف مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ اول وہ لوگ جو میری شفاعت
سے مشرف ہونگے مدینہ نہین پھر اہل مکہ پھر طائف والے وارد ہوا کہ جناب سرور عالم صلعم یہی دعا
فرمایا کرتے تھے کہ خداوندا میری روح سوائے مدینہ طیبہ کے نہ قبض کر اور بھی آپ نے فرمایا
کہ روے زمین پر کوئی جگہ ایسی نہین کہ دوست رکھون مین اپنی قبر کو اوسمین مگر مدینہ طیبہ اسیوجہ سے
حضرت عمر فاروقؓ یہی دعا اپنے لیے فرمایا کرتے تھے اللھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلک
واجعل موتی فی بلد رسولک اہل سیر لکھتے ہین کہ بادشاہ تبع کا گذر زمین پاک مدینہ طیبہ پر اوس
زمانہ مین ہوا کہ مدینہ طیبہ اون دنونمین آباد نہ تھا وہان ایک چشمہ جاری تھا تو چار سو عالم اوسکے ہمراہ
تھے پس اون عالمون کو توریت و انجیل سے معلوم ہوا کہ یہ جگہ ہجرتگاہ نبی آخر الزمان ہی تو سب نے
بادشاہ کی رفاقت ترک کرکے مدینہ طیبہ مین رہنا اختیار کیا بادشاہ نے ہر ایک کے لیے گھر بنا دیے
اور خود بھی اوسنے چاہا کہ وہان رہجاوی مگر بسبب بکھیڑے سلطنت کے نہ رہ سکا لیکن شاہ رسول کو
جو سردار چار سو عالم کا تھا ایک ایمان نامہ بنام جناب رسول مقبول صلعم لکھ کر دیا کہ تم اپنی اولاد کو
وصیت کیجو کہ جو اونمین سے جناب پیغمبر آخر الزمان کو پاوی میرا اسلام اور یہ نامہ پہونچا دے
لکھا ہی کہ حضرت ایوبؑ کے گھر مین وہ نامہ چلا آتا تھا اونہون نے جناب رسول مقبول صلعم کو پہونچایا

حضرت ابو ایوب نے شامول تک اکیسوین پشت تھی اور جس گھر مین آپ ٹھہرے یہ گھر بھی اہی
بادشاہ نے بنوا دیا تھا اسمراد سے کہ جب حضور تشریف لاوین اوسمین ٹھہرین حضرات انصار
اونہین علما کی اولاد سے ہین جیسے پہلے بھی مرکاذکور ہوچکا ہی رب العالمین سب مسلمانون کو وہان جانا
نصیب فرماوے آمین

فصل تیسری

مدینہ طیبہ کے قبرستان یعنے جنت البقیع کے فضایل مین مع ذکر تفصیلی وہانکی قبرون کے اور طریقہ زیارت کے

پوشیدہ نرہی کہ مدینہ منورہ کے قبرستان کے فضایل مین اور وہان کے دفن ہونے مین بہت حدیثین
وارد ہوئی ہین اونمین سے چند اس جگہ لکھی جاتی ہین فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ سب سے پہلے
اوٹھنے والون زمین سے سرور عالم صلعم ہین بعد اسکے حضرت ابابکر صدیق رض و حضرت عمر بعد اسکے اہل البقیع
والے بعد اسکے اہل مکہ اور دوسری حدیث مین وارد ہوا کہ دو مقبرہ ہین کہ روشنی اونکی آسمان مین
ایسی ہی جیسے کہ روشنی چاند اور سورج کی زمین مین ایک مقبرہ بقیع اور دوسرا مقبرہ عسقلان حضرت
کعب احبار سے روایت ہی کہ توریت مین وارد ہوا کہ مقبرہ بقیع پر فرشتے مقرر ہین کہ وہ جب معمور
ہوجاتا ہی قبرون سے تو اطراف اوسکے جنت مین جھاڑ دیے جاتے ہین احیاء العلوم مین وارد ہوا
کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ مین ہون کہ اول زمین سے نکلونگا پھر آونگا اہل بقیع کے پاس پھر اوٹھائے
جاونگے وہ ساتھ میرے پھر آونگا اہل مکے کے پاس بس حشر کیا جاؤنگا درمیان دو حرمون کے
اور فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ مقبرہ بقیع سے ستر ہزار آدمی ایسے اوٹھینگے کہ بے حساب
بہشت مین جاوین گے چہرے اونکے مانند چودھوین رات کے چاند کے روشن ہون گے اور
ایک روایت مین سو ہزار مذکور ہوئے اسیطرح اکثر اخبار بیچ شان مقبرہ بنی سلمہ کے جو نزدیک
منزل بنی حرام جانب غربی مدینہ طیبہ کے زیر کوہ سلع واقع ہی وارد ہوے ہین لیکن بالفعل وہ قبرستان
پورا نا ہوگیا دفن کرنا اوسمین موقوف ہوگیا ہی وارد ہوا کہ رسول مقبول صلعم نے سوال کیا
بیچ مقدمہ اہل بقیع غرقد کے حکم ہوا کہ واسطے انکے جنت ہی روایت کیا قرشی نے منسک مین حضرت
مصعب ابن زبیر سے روایت ہی کہ وہ بقیع کی راہ سے مدینہ طیبہ کو آتے تھے اونکے ساتھ ایک شخص
اہل کتاب مین سے جنکا نام ابن راس جالوت تھا ہمراہ تھا جسوقت کہ نظر اوسکی اوپر مقبرہ بقیع کے
پڑی کہا کہ یہی ہی یہی ہی حضرت مصعب نے پوچھا کہ کیا کہا تونے اوسنے جواب دیا کہ اس قبرستان کا ذکر پاتے

توریت مین پڑھا ہی کہ مقبرہ ہوگا درمیان سنگستان کی مکہ رونکے درختون سے مگر اسوا کہ ستر ہزار آدمی اوس سے اوٹھینگے مانند چودھوین رات کے چاند کے غرض اس سے زیادہ کیا فضائل اور بزرگیان بیان کیجاوین کہ رسول مقبول صلعم نے اور آپ کے اصحاب اہلبیت و تابعین نے وہانکے دفن ہونے کو دوست رکھا اور جابجا خوشخبری شفاعت اور شہادت کی وہان کے دفن ہونے والون کے حقمین ارشاد فرمائی حضرت ابی موسیٰ سے روایت ہی کہ وہ کہتے ہین کہ آدھی رات کو مجکو حضرت نے جگایا اور فرمایا کہ مجکو حکم ہوا ہی کہ بقیع پر جاؤن اور اونکے لیے بخشش چاہون پس مین حضرتکے ساتھ ہوا اور مقبرہ بقیع مین آیا پس آپ نے اونکے لیے دعا فرمائی اور بعد اسکے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ یا ابا موسیٰ اسوقت میرے پاس دنیا کے خزانون کی کنجیان لائی گئین اور مجکو اختیار دیا کہ یا دنیا مین رہنا ہمیشہ اختیار کرون یا جنت مین آکر عالی اور مقامات فضل حاصل کرون یا اشتیاق ملاقات پروردگار جلدی کرون مین نے ملاقات اپنے پروردگار کی اختیار کی ابو موسیٰ کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دنیا کے خزانونکی کنجیان لے لیجیے بعد اسکے بہشت مین داخل ہویے آپنے فرمایا لا واللہ ای ابا موسیٰ مین ملاقات اپنے پروردگار کی چاہتا ہون بعد اسکے آپ بقیع سے پھرے اور وہ عارضہ درد سر کا جس مین آپنے دنیا سے رحلت فرمائی شروع ہوا اور بھی وارد ہوا کہ آنحضرت صلعم بقیع سے غرقد مین تشریف لائے اور تین بار آپنے فرمایا السلام علیکم یا اھل القبور اور بھی فرمایا کہ اے رخصت ہو دنیا سے آرام کرو نجات پائی تمنے بلاؤن اور فتنونسے جو بعد تمھارے ظاہر ہونگے بعد اسکے اپنے صحابہ سے خطاب کرکے ارشاد فرمایا کہ یہ گذرے ہوئے تم سے بہتر ہین صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ بھائی ہمارے ہین جیسے کہ وہ ایمان لائے ہم بھی ایمان لائے اور جیسے اونھون نے مال خرچ کیا ہمنے بھی خرچ کیا اور جیسے وہ دنیا سے رخصت ہوگئے ہم بھی رخصت ہوجاینگے تو اونکو ہم پر کیا تقدیم ہی آپ نے فرمایا کہ وہ دنیا سے رخصت ہوگئے اور اپنے اعمال کے اجر و ثواب سے دنیا مین کچھ نہ کھایا اور نہین جانتا ہو تمین کہ تم بعد اسکے کیا کام کرو اور کیا فتنے تم مین پیدا ہون حضرت ابو ہریرہ کہتے ہین کہ ایکدن رسولخدا صلعم کے ساتھ مقبرہ بقیع مین آیا حضرت نے وہان جا دعا فرمائی السلام علیکم دار قوم مومنین وانا انشاء اللہ بکم لاحقون اور فرمایا ای کاش مین اپنے بھائیون کو دیکھتا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم نہین بھائی تیرے ہین فرمایا کہ تم اصحاب میرے ہو بھائی میرے وہ لوگ ہین جو پیچھے میرے ہونگے یعنے ابھی تک پیدا نہین ہوئے مین فرمدار اونکا ہون حوض کوثر پر صحابہ نے عرض کیا

کہ یا رسول اللہ وہ لوگ جو بعد آپکے ہونگے اونکو آپ بغیر دیکھے ہوئے کیسے پہچان لینگے آپنے فرمایا کہ تم اپنے گھوڑون کو
نشانیون سے کیسے پہچان لیتے ہو اسیطرح میری امت بھی قیامت مین سفید پیشانیان اور سفید پانون یعنے روشن اور
منور آثار وضو سے اوٹھینگے سیر کی معتبر کتابون مین یون وارد ہوا کہ بقیع جو اصحاب جنت آپ کہ حضرت کے عہد مبارک مین
اور بعد آپکے دفن ہوئے بہت ہین چنانچہ قاضی عیاض حضرت امام مالک سے دس ہزار صحابی نقل کرتے ہین
اسیطرح سادات اہلبیت نبوت اور علماء تابعین وغیرہ سے اوسمین ہین لیکن قول صحیح یہ ہی کہ اون سب حضرات کی قبرین بالتحقیق
نہین معلوم ہین مگر جنکی نسبت یہ ہی کہ ایمد سلف مین قبہ کا بنانا اور اونپر نام لکھدینا معمول تھا اس سبب سے جو
گذرے زیادہ زمانہ کے نشان قبر ہلکے جاتے ہی جیسے کہ تصریح اسکی سمہودی نے فرمائی ہی اسوجہ سے جو قبے کہ مشہور
و معروف بالفضل اوس متبرہ مقدس مین ہین وہ لکھے جاتے ہین ایک قبہ اہلبیت کا کہ اوسمین حضرت عباس چچا
حضرت کے اور حضرت امام حسن و حضرت امام زین العابدین امام محمد باقر و امام جعفر صادق و حضرت بی بی فاطمہ زہرا صحیح روایت
کے سواق رضی اللہ عنہم اجمعین اوسمین مدفون ہین ف اس جگہ معلوم کرنا چاہیے کہ جناب سید الشہداء حضرت امام حسین کے
سر مبارک کے مقام دفن مین اختلاف ہی لیکن بعد تحقیق قول صحیح یہ ہی کہ سر مبارک مدینہ طیبہ مین جنت البقیع مین مدفون
ہی چنانچہ قرطبی سے منقول ہی کہ یزید لعین نے سر مبارک جناب سید الشہداء کو مدینہ طیبہ مین روانہ کیا پس آپکے
سر مبارک کو کفن دیکر قریب حضرت فاطمہ کے دفن کردیا اور خلاصۃ الوفا جو نہایت کتاب معتمد ہی امام سمہودی کی
اسمین لکھا ہی کہ جسم مبارک جناب امام حسین کا کربلا مین ہی اور سر مبارک آپکا مدینہ طیبہ مین جنت البقیع مین حضرت
امام حسن کے پہلو مین مدفون ہی پس جو لوگ کہتے ہین کہ سر مبارک کربلا مین لیجاکر دفن کیا گیا اس قول کی صحت
نہین ہی اور اسمین چند قول ہین لیکن قول صحیح لکھا گیا اسیطرح حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی جذب القلوب مین
لکھتے ہین کہ زبیر بن بکار روایت کرتے ہین کہ امام حسن مجتبے نے جسم شریف امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ
لاکر بقیع مین دفن کیا اور حضرت امام سمہودی کی تحقیق سے بھی یہی ثابت ہوتا ہی پس جسوقت کہ زیارت کرنیوالا اس قبہ شریف پر
پہونچی تو تمام آئمہ ہدی کی نیت کرکے سلام کرے دوسرا قبہ حضرت عثمان ابن عفان رضی کا ابن شبہ نقل کرتے ہین کہ
لوگون نے چاہا کہ آپکو حجرہ اقدس رسول مقبول مین دفن کرین اور آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے بھی زندگی مین
اجازت لے لی تھی لیکن متعرضون نے آپکو وہان دفن نہونے دیا اور مستعد فساد ہوئے آخر کار آپکو جانب مشرق بقیع بمقام
حسن کوکب جو اب داخل بقیع ہی دفن کیا قبہ تیسرا حضرت ابراہیم ابن خاتم النبیین صلعم کا کہ اوسمین قبر عثمان
بن مظعون اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص کی قبہ چوتھا ازواج مطہرات کا سوائے حضرت خدیجہ رضی کے کہ آپ

روضہ قبر اہلبیت

بیان اسکا کہ سر مبارک جناب سید الشہداء بقیع مین ہی

قبر عثمان بن عفان رضی

مکہ معظمہ کے قبرستان جنت المعلا میں دفن ہیں اور حضرت میمونہ کی جا بمقام سرف میں دفن ہیں قبہ پانچوان رسول مقبول صلعم کے صاحبزادیونکا سوائے حضرت فاطمہ کی قبہ چھٹا عقیل بن ابیطالب حضرت علی کے بھائیکا قبہ ساتوان نافع کا جو موے تھے عبداللہ بن عمر کی قبہ آٹھوان حضرت امام مالک کا اور قریب آپکے مزار کے امام سنہودی کی بھی قبر شریف ہی قبہ نوان حضرت حلیمہ سعدیہ کا قبہ دسوان فاطمہ بنت اسد حضرت علی کی والدہ ماجدہ کا قبہ گیارہوان حضرت ابوسعید خدری کا قبہ بارہوان حضرت صفیہ کا جو حضرت صلعم کی پھوپھی تھیں مگر یہ تینوں قبہ احاطہ دیوار کے باہر ہیں اسقدر اصحاب سیر نے آثار و اخبار سے تحقیق فرماکر لکھے ہیں علاوہ ان مقابر کے جو مقبرے اور قبے کہ مدینہ طیبہ کے اطراف میں مشہور ہیں اور سلاطین نے اپنے اپنے عہد میں اونکو تعمیر کیا وہ یہ ہیں قبہ سیدنا حضرت اسمعیل بن امام جعفر صادق کا جنکا بقیع کے مغرب کی طرف دیوار شہر کے اندر بڑا قبہ بنا ہوا ہی قبہ سیدنا مالک بن سنان رض پیر قدار والد ماجد حضرت ابوسعید خدری رض کا جو مدینہ طیبہ کی دیوار مغربی کے پاس قریب دروازے کے ہی وقبہ نفس زکیہ حضرت مہدی پوتے حسن مثنی کا جو ابوجعفر منصور کے وقت میں شہید ہوے اونکا قبہ باہر مدینہ کے جبل سلع سے مشرق کی طرف ہی پس مستحب ہی کہ ہر روز بعد زیارت جناب سرور عالم صلعم کے جنت البقیع کی زیارت کری اور بعد سلام کے یہ دعا پڑہی اللھم اغفر لاھل البقیع الغرقد اللھم لا تحرمنا اجرھم ولا تفتنا بعدھم واغفر لنا ولھم پھر گیارہ بار سورہ اخلاص پڑہی حدیث شریف میں وارد ہوا کہ جو شخص قبرستان میں آوی اور گیارہ بار سورہ اخلاص پڑہ کر ثواب اوسکا اہل مقبرہ کو بخشے اللہ تعالے اوسکو اجر بتعداد شمار ہر مردہ کے جو اوس مقبرہ میں ہی دیتا ہی اور چاہیے کہ وقت سلام کے تمام آل و اصحاب اور مسلمانونکی نیت کرے اور ہر ایک جگہ تھوڑی دیر ذکر و تسبیح کے ساتھ ٹھہرتا جاوی خداوند کریم سب مسلمانونکو مستقام اقدس کی زیارت سے مشرف فرماوے

فصل چوتھی

شہدا احد اور بدر کے فضائل میں غیرہ اذکار مناسب

اہل اسلام پر پوشیدہ نرہی کہ حق تعالی نے شہدا احد کو بہت بڑی بزرگیان عطا فرمائی ہیں ابن عمر سے منقول ہی کہ جو شخص شہدا احد پر گذری اور اونپر سلام کری تو وہ دن قیامت تک اوس شخص پر سلام بھیجتے رہتے ہیں اور ایک روایت میں وارد ہوا کہ رسول مقبول صلعم قریب لاش مبارک حضرت مصعب بن عمیر رض کے کہ آپ شہدا احد میں کھڑے ہوئے اور یہ آیت شریف پڑہی من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ آہ اللھم ان عبدک ونبیک یشھد ان ھولاء شھداء احد پھر فرمایا کہ او شہدا احد کے پاس سلام کرو

جو شخص کہ اپنپر سلام کرے تو جبتک کہ زمین آسمان قائم ہے وہ جواب سلام کا دیتے ہین بعد اسکے آپ
دوسری جگہہ کھڑے ہوے اور فرمایا کہ یہ اصحاب میرے ہین کہ دن قیامت کے اونکے حق مین
گواہی دونگا حضرت ابا بکر صدیق نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم کیا ہم آپکے اصحاب نہین ہین
فرمایا کہ تم اصحاب میرے ہو لیکن نہین جانتا ہون کہ تم بعد میرے کیا کرو اور یہ تو خیر و سلامتی سے
دنیا سے رخصت ہوگئے وارد ہوا کہ جب رسول مقبول صلعم حضرت حمزہ سید الشہدا رضی کی لاش مبارک کے پاس
جاکر کھڑے ہوے تو آپنے دیکھا کہ ملعونون نے آپکے گوش و بینی قطع کیے ہین معاذ اللہ منہا اور شکم اطہر کو
پارہ پارہ کیا تو آپنے وہان چند کلمات افسوس و حسرت اور غیظ و غضب کے فرمائے اور فرمایا
کہ مجکو ہرگز ایسی مصیبت نہ پہونچے گی اور ہرگز اس سے زیادہ غصہ کی جگہہ نہ کھڑا ہونگا کہ اسی درمیان
حضرت جبرئیل وحی لاکر بولے یا محمد اہل السموات السبع حمزۃ ابن عبد المطلب اسد اللہ واسد رسولہ
غرض آپنے شہدا احد کو بے غسل و کفن اونمین خون آلودہ کپڑون سے دفن کر دیا اور ایک ایک قبر مین
دو دو شہیدون کو دفن کیا اور جسکو قرآن مجید زیادہ یاد تھا اوسے آگے کیا حدیث صحیح مین وارد ہوا
کہ اللہ تعالی نے شہدا کی ارواح کو سبز طایر کے قالب مین رکھکر اجازت دی ہے کہ بہشت مین
جہان چاہین سیر کرین جو چاہین کھادین اور رات کو سونے کی قندیلون مین کہ سایہ عرش مین ہین
جارہتی ہین اور بھی حدیث صحیح مین وارد ہوا کہ اللہ تعالی جل جلالہ نے شہدا احد کو اپنے حضور مین
بلاکر اونسے کلام کیا اونمین سے عبد اللہ والد جابر سے بالمشافہہ کلام کیا اور پوچھا کہ اگر تمھین کسی چیز کی
خواہش ہو تو بیان کرو دیجاوے اونھون نے عرض کیا کہ ہمین سب سے بڑی نعمت بہشت کی ملتی ہین ہمین
اب کس شے کی خواہش ہو البتہ ایکبات کی خواہش ہے کہ ہم پھر دنیا مین بھیجے جاوین اور تیرے لیے
پھر شہید ہون اللہ تعالی نے فرمایا کہ دنیا مین دوسری بار جانا نہین ہو سکتا اسواسطے یہ آرزو تمھاری
حاصل نہ ہوگی تب اونھون نے عرض کیا کہ ہمارا حال ہمارے بھائیون کو پہونچا دیا جاوے تب اللہ تعالی نے
یہہ آیتین نازل فرمائین وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا آخر تک لکھا ہے کہ جو صحابہ
کہ غزوہ احد مین بھاگے اونکا قصور اللہ تعالی نے معاف فرمایا اسلیے کہ وہ لوگ مخلص جان نثار
رسول مقبول صلعم کے تھے یہ قصور اونسے بمقتضای بشریت ہوگیا تھا قرآن مجید مین آیت عفو کی موجود ہے
اسی غزوہ مین رسول مقبول صلعم کا دندان مبارک شہید ہوا کہ وہ مقام قریب احد پہاڑ کے ہے

لوگ زیارت کرتے ہین اسی غزوہ مین رسول مقبول صلعم نے حضرت طلحہؓ کے حق مین ارشاد فرمایا
اوجب طلحۃ یعنی طلحہؓ نے اپنے لیے جنت واجب کرلی اور شہدا احد بقول صحیح ستر ہین
اونمین سید الشہدا حضرت حمزہؓ ہین اخبار صحیحہ مین وارد ہوا کہ بعد گذرنے چھیالیس برس کے
جب بعض شہدا احد کی قبرین کھولین تو اونکو ویسی ہی تر و تازہ مانند غنچہ ہاے گل خمہ پر ہاتھ دہرے ہوے
پایا اور جب خمہ پر سے ہاتھ اوٹھاتے ہین خون تازہ اوسمین سے جاری ہوتا ہی اور یہہ غزوہ
ساتوین یا گیارھوین شوال کو واقع ہوا رسول مقبول صلعم نے شب برات مین واسطے شہدا احد کے
استغفار کیا ہی جیسے کہ اہل بقیع کے لیے بھی استغفار کیا ہی پس شب برات مین شہدا احد
اور اور مردون کے لیے استغفار کرنا اور اونکو ثواب پہونچانا مطابق سنت کی ہی اور ایک روایت مین
ہوا ہی کہ رسول مقبول صلعم ہر سال شہدا احد کی قبرون پر آتے تھے اور فرماتے تھے سلام علیکم
بما صبرتم فنعم عقبی الدار اور مقام شہدا احد کا ایک احاطہ ہی جانب مغرب مشہد مقدس
حضرت حمزہ سید الشہدا کہ اوسمین علیحدہ علیحدہ نشان قبرونکا نہین ہے مدینہ شریف سے یہہ مقام
قریب تین کوس کے ہے پس علما روین لکھتے ہین کہ زیارت شہدا احد کی جمعرات کو
مستحب ہی اور وقت زیارت کہے سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار السلام
علیکم دار قوم مومنین و انا ان شاء اللہ بکم لاحقون اور آیۃ الکرسی اور قل ہو اللہ پڑہے
اسیطرح علما روین لکھتے ہین کہ جمیع حاضرین بدر کا بہت بڑا رتبہ ہی اور باقی صحابہ سے افضل ہین
اور سب بہشتی ہین رسول مقبول صلعم اور خلفا راشدین اہل بدر کی بہت توقیر و اکرام
کرتے تھے صحیح بخاری مین وارد ہوا کہ حضرت جبرئیل نے رسولخدا صلعم سے بیان کیا
کہ جسطرح تمہارے اصحاب مین اہل بدر عالی رتبہ ہین نسبت باقی اصحاب کی اسیطرح جو ملائکہ
کہ جنگ بدر مین حاضر ہوے وہ اشرف و اعلی ہین نسبت اور ملائکہ کے حدیث شریف مین وارد ہوا
کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ تم نہین جانتے ہو ای عمر کہ اللہ تعالی نے ایک توجہ خاص کی
اہل بدر پر اور اونمین کہا اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم یعنی جو تمہارے جی مین آوے کرو
میں نے تمکو بخشدیا بروایت مشہور اہل بدر تین سو تیرہ آدمی تھے ستر مہاجرین مین سے
اور دو سو چھتیس انصار مین سے ف علما روین لکھتے ہین کہ اہل بدر کی وجہ فضیلت

کہ اونسے تائید دین متین کی ہوئی ایسے موقع پر کہ دین کی جڑ قائم ہوگئی اس سے معلوم ہوا کہ تائید دین متین افضل عبادات ہے

فصل پانچوین مدینہ طیبہ کے جنگلون اور پہاڑون کے فضائل مین

عاشقان دردولت احمدی وطالبان آستانہ اقدس مصطفوی پر پوشیدہ نہ رہی کہ حق سبحانہ تعالے جل جلالہ نے اپنے حبیب محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے شہر مبارک کی جنگلون اور پہاڑون کو بہت بڑی بزرگیان عنایت فرمائی ہین اونمین سے چند جگہ لکھی جاتی ہین کہ کتب احادیثمین وارد ہوا کہ احد پہاڑ عاشق اور معشوق حبیب کبریا ہی اور جناب سید الشہدا حضرت حمزہؓ کا مقام شہادت ہے صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین وارد ہوا کہ رسول مقبول صلعم نے احد پہاڑ کیطرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ ھذا جبل یحبنا ونحبہ یعنے یہہ پہاڑ ہی کہ دوست رکھتا ہی ہمکو اور ہم دوست رکھتے ہین اوسکو اہل حدیث لکھتے ہین کہ حضرت صلعم نے یہ فضیلت احد پہاڑ کے حق مین کئی وقتون مین بیان فرمائی ہے جیسکہ بخاری کی کئی روایتون سے ظاہر ہی حضرت انس سے روایت ہے کہ ایک روز نظر اطہر آنسرور صلعم کی جبل احد پر پڑی تو آپنے تکبیر کہی اور فرمایا کہ ھذا جبل یحبنا ونحبہ علی باب من ابواب الجنۃ وھذا عیر جبل یبغضنا ونبغضہ علی باب من ابواب النار یعنی یہ پہاڑ ہے کہ دوست رکھتا ہی ہمکو اور ہم اوسکو دوست رکھتے ہین اور ہوگا یہ اوپر ایک دروازہ کے دروازون جنت سے اور یہہ عیر پہاڑ ہے کہ بغض رکھتا ہی ہے اور ہم اس سے بغض رکھتے ہین اور ہوگا یہ اوپر دروازہ کے دروازون دوزخ سے ف عیر نام ایک پہاڑ کا ہی مقابل احد پہاڑ کے مکہ شریف کی راہ مین کہ حبیب خدا نے اوسکو دشمن اپنا بیان فرمایا اسجگہ علما ردین فرماتے ہین کہ دوستی اور دشمنی اور نیک بختی اور بدنصیبی جمادات مین بھی خدا نے پیدا فرمائی ہی امام نووی فرماتے ہین کہ محبت مذکور حدیث شریف مین طرفین ہی ثابت ہی یعنے جانب آنحضرت صلعم کی جانب سے اور بھی جانب جبل احد سے پس اسیوجہ سے یہ پہاڑ جنت مین رسول مقبول صلعم کے ہمسایہ مین ہوگا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہین کہ جس صورت مین کہ پہاڑ اور سب جمادات و نباتات وغیرہ خدای برحق کی تسبیح و تہلیل مین مصروف ہین کہ خداوند کریم فرماتا ہے وان من شیء الا یسبح بحمدہ اگر بمحبت حبیب کبریا بھی موصوف ہون تو کچھ محل تعجب نہین ولنعم ما قیل ؎ سر حب ازلی در ہمہ اشیا جاریست ورنہ بر گل نزدی بلبل مسکین فریاد ف اسیوجہ سے محققین علما اس بات پر متفق ہین کہ رسول مقبول صلعم مبعوث ہین

طرف تمام مخلوقات کی کچھ خصوصیت جن وانس اور فرشتون کی نہین ہی بلکہ آپ رسول کل عالم کے ہین
حتیٰ کہ نباتات وجمادات کی علاوہ اسکے ایکبار رسول مقبول صلعم احد پہاڑ پر کھڑے ہوے تو اوسکو
کمال جنبش اور بیقراری پیدا ہوئی تو آپنے اس پہاڑ سے خطاب فرمایا اسکن یا احد فانما علیک
نبی او شہید پس یہ خطاب بہت بڑی دلیل قوی اور روشن ہی اسبات پر کہ انمین خدائی علم عقل بھی
پیدا فرمایا ہی اور ظاہر ہے کہ مشق ومحبت لوازم فہم وعقل سے ہی علاوہ اسکے سلام کرنا جمر کا حضرت سے
اور رونا ستون حنانہ کا آپکے فراق مین وغیرہ دلیل روشن ہی ثبوت مدعا پر اور جیسے کہ اہل مدینہ آنحضرت صلعم
حق مین دو طرح پر ہوے مخلص اور منافق اسیطرح بقاع واماکن مدینہ طیبہ بھی دو طرح پر ظاہر ہوئی وجہ ہے
کہ جبل عیر جانب منافقون اہل مسجد ضرار کے واقع ہوا اور آخرت مین بھی اونمین کے ساتھ دوزخ مین ہوگا
وارد ہوا کہ ابن ابی وغیرہ جماعت بڑی منافقون کی جنگ احد کے روز حضرت کی ساتھ نکلی لیکن
جبل احد تک کہ مقام صدیقون اور حبیبون کا ہے نہ جا سکے رستہ ہی سے پھر آئے لکھا ہے
کہ جسوقت جناب رسالت مآب صلعم کسی سفر سے پھرتے تھے تو جب آپ قریب احد پہاڑ کی پہونچتے تھے
تو آپ اوسکو دیکھکر نہایت خوش ہوتے تھے اور وہ بزبان حال اہل مدینہ کو خبر پہونچتی حبیب کبریا کی
دیتا تھا پس ظاہر ہے کہ یہ کام محبون اور دوستدارون کا ہے شیخ ۳ لکھتے ہین کہ ابتک مشاہدہ اثر محبت
اور عداوت آنسرور صلعم کا ان دونون پہاڑون مین یعنے جبل احد وجبل عیر مین نورانیت اور تاریکی
اور خوشنودی اور غمگینی سے ظاہر ہے کہ کسی صاحب نظر پر مخفی نہین ہے ہر وقت اور ہر حالت مین
یعنی جب احد پہاڑ کیطرف کہ نظر کیجاتی ہے تو نور وسرور اوسمین عیان دکھلائی دیتا ہے
کہ انکار اوسکا نعوذ باللہ بیچ حکم انکار ظاہر شے کے ہے اور پریشانی اور تاریکی ہر وقت
جبل عیر مین نمودار ہے کیونکہ وہ دشمن سید ابرار ہے نعوذ باللہ علماء دین فرماتے ہین کہ احد مشتق
توحد سے ہے کیونکہ وہ پہاڑ بھی علیحدہ ہے اور پہاڑون سے کسی پہاڑ سے ملا نہین ہے
فی الحقیقت جبل احد ایک کوہ علیحدہ ظاہر وعیان ہے مقابل مدینہ منورہ کی جانب شمال مین
بمسافت دو میل یا قدری زائد یا یہ وجہ کہ جو کہ وہ مقام فتحیابی اہل ایمان اور اہل توحید کا ہے
اسوجہ سے اوسکا نام احد رکھا گیا پس کونسا نام اس سے زیادہ فاضل ہے اسوجہ سے کہ مشتق احدیت سے ہے
کہ صفت لازمہ ذات احد مطلق سے ہے بخلاف غیر کے کہ نام حمار وحشی کا ہے کہ برائی اخلاق

اور بدا و صافی مین مشہور ہی روایات معتبرہ مین وارد ہوا کہ احد پہاڑ ہے پہاڑون جنت سے
جب تم گذرو اوسپر تو کھاؤ اوسکے درختون کے میوون کو اگر وہ نہوین تو اوسکے جنگل کی
گھاس کھاؤ حضرت زینبؓ بنت نبط اپنی اولاد کو کہا کرتی تھین کہ جاؤ واسطے زیارت احد پہاڑ کے
اور لاؤ میرے واسطے اوسکی گھاس کو حدیث شریف مین وارد ہوا الحد علی رکن من ارکان الجنۃ
وعیر علی رکن من ارکان النار یعنے احد پہاڑ اوپر رکن سے ہے ارکان جنت سے اور عیر اوپر رکن کی ہے
ارکان نار سے طبرانی حضرت عمر بن عوفؓ سے روایت کرتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا چار پہاڑ
ہین پہاڑون جنت سے اور چار نہرین ہین نہرون جنت سے اور چار ملاحم ہین ملاحم جنت سے
پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ صلعم وہ کونسے پہاڑ ہین آپنے فرمایا کہ احد کہ وہ دوست رکھتا ہے ہمکو
اور ہم اوسکو دوست رکھتے ہین اور ورقان پہاڑ ہے پہاڑون جنت سے اور طور پہاڑ ہے
پہاڑون جنت سے اور لبنان پہاڑ ہے پہاڑون جنت سے اور چار نہرین یہ ہین نیل اور فرات
وسیحان وجیحان اور چار ملاحم یہ ہین بدر و احد و خندق و حنین اسیطرح ابن شیبہ نے اس حدیث کو
روایت کیا بعض روایات مین وارد ہوا کہ بنیاد عمارت کعبہ شریف کی چھ پہاڑون سے ہوئی ہے
ابو قبیس و طور و قدس و ورقان و رضوی و احد ابن شیبہ حضرت انس ابن مالکؓ سے روایت کرتے ہین
کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جبکہ حضرت رب العزت نے کوہ طور پر تجلی فرمائی تو چھ پہاڑ سطوت اور عظمت
تجلی رب العزت سے اوڑے تین ٹکڑے مدینہ منورہ مین گرے احد و ورقان و رضوی اور تین
مکہ معظمہ مین گرے حرا و ثبیر و ثور ف ورقان ایک پہاڑ ہے مکہ شریف کے رستہ مین چار منزل
اسیطرح رضوی پہاڑ ہے ابن شیبہ حضرت جابر ابن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہین کہ جب موسیٰ
اور حضرت ہارونؑ بقصد حج یا عمرہ مکہ معظمہ مین پہونچے تو پھرتے وقت جب مدینہ طیبہ مین پہونچے
تو احد پہاڑ پر اوترے کہ یکایک پیام اجل حضرت ہارونؑ کا وہان ہوا چنانچہ آپ ہین دفن ہوئے
قبر آپکی مشہور و معروف ہی وارد ہوا کہ رسول خدا صلعم جب غزوہ ابوامین ورقان پہاڑ کے پاس پہونچے
آپنے فرمایا کہ جانتے ہو کہ نام اس پہاڑ کا کیا ہی نام اسکا حمت ہی بعد اسکے آپنے دعا کی اور فرمایا
اللھم بارک فیہ وبارک لاھلہ فیہ بعد اسکے فرمایا کہ جانتے ہو کہ نام اس جنگل کا کیا ہی یہ سمیح ہے
اور یہ جنگل ہی جنت کے جنگلون سے ستر پیغمبرون نے پہلے مجھسے اس جنگل مین نماز پڑھی ہی اور موسیٰ بن عمرانؑ

حضرت ہارون کی قبر

ستر ہزار بنی اسرائیل سی پہان اوترے اور اپنی دو عبا قطوانی یہان پہن کر ناقہ ورقا پر سوار ہوے
اور قیامت تا قائم رہینگی جبتک کہ عیسیٰ ابن مریم بھی بقصد حج یا عمرہ اس جنگل مین نگذرین اور منجملہ
جنگلون مقدس سی وادی عقیق ہی کہ جابجا احادیث مین اوسکے فضائل وارد ہوی ہین حدیث صحیح مین
ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ وہ فرماتے تھے آنحضرت صلعم سے سنا ہینے کہ آپ وادی عقیق کی شان مین
فرماتی تھے کہ آج کی رات فرشتہ آیا میرے پاس اور اوسنے کہا کہ صل فی ھذا الوادی المبارک
یعنی نماز پڑہ اس جنگل مبارک مین اور دوسری حدیث مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سی روایت ہے
کہ العقیق وادی مبارک یعنے عقیق جنگل مبارک ہی اور حضرت انسؓ سی روایت ہی کہ اونھون نے دیکھا
کہ ایکبار رسولخدا صلعم کے ساتھ وادی عقیق کیطرف گیا مین آپنے فرمایا کہ ای انس برتن طہارت کا
اس جنگل کے پانی سے بھرلے کہ مین اس جنگل کو دوست رکھتا ہون اور وہ مجکو دوست رکھتا ہے
حضرت ابن عباسؓ سی روایت ہی کہ کہا اونھون نے کہ فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ سنا مینے رسولخدا صلعم سی
اور آپ تھے وادی عقیق مین کہ آجکی رات آیا میرے پاس ایک آنیوالا پروردگار
میرے کیطرف سی یعنے فرشتہ اور اوسنے مجھ سے کہا کہ نماز پڑہ اس جنگل مبارک مین اور کہہ عمرہ
حج مین اور ایک روایت مین آیا کہ کہہ عمرہ اور حج یعنے نماز پڑہنا اس جنگل مین مانند حج اور عمرہ کی ہے
روایت کیا بخاری نے ف اہل حدیث لکھتے ہین کہ وادی عقیق قبا سی ایک دن کی راہ ہے
اہل اسلام کو مقام غور کرنیکا ہے کہ جس شہر پاک کی جنگلون کے یہ فضائل اور مناقب ہون
تو خاص اوس شہر مقدس یعنے مدینہ طیبہ کے کیا فضائل بیان کیے جاوین رب العالمین اون جنگلون
مقدس کی زیارت سب مسلمانون کو نصیب فرمائے آمین

باب گیارھوان فصل پہلی مسجد نبوی کی شروع تعمیر کے بیان مین

علماء سیر لکھتے ہین جب ناقہ سرور عالم صلعم کا دروازہ مسجد پر بیٹھا تو رسول مقبول صلعم نے فرمایا
ھذا المنزل انشاء اللہ تعالیٰ یعنے یہ البتہ ہمارے اوترنے کی جگہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ پس
آپ سواری پر سی اوترے اور یہ آیت شریف پڑھی رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَکًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ
اوندنون مین اوسجگہ کھجور کے درخت تھے اور اوسمین خس دو یتیمون کا تھا آپنے اونکو بلایا اور اوسجگہ کو
واسطے مسجد کی قیمت سی چاہا اونھون نے ہرچند عرض کی کہ حضور کی نظر ہے لیکن آپنے دس مثقال طلا مین

وہ زمین اونسے خریدی اور حضرت ابابکر صدیق نے قیمت ادا کی پس آپنے اوسجگہ کو صاف کیا اور تعمیر مسجد شریف کی شروع فرمائی بقیع مین قریب بہ ابو ایوب کی اینٹین بنوائین اور آپ ذات خاص سے اینٹین اوٹھا کر لاتے تھے اور صحابہ بھی آپکے ساتھ لاتے تھے اور آپ واسطے شوق بڑہانی صحابہ کے یہہ فرماتے جاتے تھے اللھم لا خیر الا خیر الاخرۃ فارحم الانصار و المھاجرۃ یعنے ای اللہ نہین خیر چاہتا ہون مگر خیر آخرت کی پس رحم کر انصار اور مہاجرین پر حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہین کہ ایکبار مینے دیکھا کہ رسول مقبول صلعم شکم مبارک سے تا سینۂ مبارک تک اینٹین اوٹھائے ہوے لیے آتے تھے مینے دیکھکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم مجکو دیجیے کہ لیجاؤن آپنے فرمایا کہ اینٹین بہت ہین تو بھی اوٹھا لا یہہ مجکو لیجانے دی اور فرمایا یا ابا ھریرۃ لا عیش الا عیش الاخرۃ یعنے ای ابو ہریرہؓ نہین عیش ہی مگر عیش آخرت کا مگر علماء سیر لکھتے ہین کہ شاید یہہ حال دوسری بنا کا ہوا سوجہ سے کہ حضرت ابو ہریرہؓ ۷ سال فتح خیبر مین ایمان لاتے ہین اور مسجد شریف کی بنا متقدم ہے حدیث صحیح مین وارد ہوا کہ ہر صحابی ایک ایک اینٹ اوٹھاتے تھے اور عمار بن یاسر دو دو اوٹھاتے تھے رسول مقبول صلعم نے اونکو دیکھکر فرمایا ویح یا عمار یقتلہ الفئۃ الباغیۃ یعنے افسوس ہی ای عمار قتل کرے گی اوسکو ایک گروہ باغی بلاویگا وہ اونکو طرف جنت کے اور وہ بلاوینگے اوسکو طرف دوزخ کے ف یہہ پیشین گوئی از قبیل معجزات جناب سید الکائنات تصور کرنا چاہیے مسلم نے حضرت ابی قتادہؓ سے روایت کی ہے کہ ایام غزوۂ خندق مین عمار بن یاسر خندق کھودتے تھے حضرت نے اونکے سر پر ہاتھ پھیر کے فرمایا کہ افسوس ابن سمیہ تجھے ایک گروہ باغیونکا قتل کریگا اور تھے سمیہ حضرت عمار کی مان کا نام ہے جناب رسول مقبول صلعم نے براہ شفقت عمار کے سر پر ہاتھ پھیر کے یہ خبر فرمائی کہ تمھین باغی لوگ شہید کرینگے سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ حضرت عمار جنگ صفین مین حضرت علی رضہ کے ساتھ تھے اور معاویہ کی لشکر نے اونھین شہید کیا طبرانی نقل کرتے ہین کہ ایک انصاری کا مسجد کے ہمسایہ مین گھر تھا رسول اللہ صلعم نے اوس انصاری سے فرمایا کہ یہہ گھر بعوض بہشت کے گھر کے مجکو دیدے اوس انصاری نے توفیق اس معاملہ کی نہ پائی عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم مین مرد فقیر اور عیالدار ہون اور سوائے اسکے اور جگہ نہین رکھتا ہون آپنے یہ عذر اونکا قبول فرمایا لیکن حضرت عثمانؓ نے اوس گھر کو

دس ہزار درم مین خرید کیا اور آپسے آنکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم وہ گھر مجھسے بعوض بہشت کے گھر کے
خرید لیجئے آپنے اوسی شرط پر خرید لیا اور مسجد شریف مین اوسے داخل کیا کتب حدیث مین وارد ہوا
کہ مسجد شریف کی تعمیر مین آپنے ایک پتھر رکھکر ارشاد کیا حضرت ابوبکر صدیق سے کہ تم ایک پتھر
اس پتھر سے ملا کر رکھو اور حضرت عمرؓ سے متصل پتھر حضرت ابوبکر صدیق کے اور حضرت عثمانؓ سے
متصل پتھر حضرت عمرؓ کے پتھر رکھوا کے فرمایا ھکذا الخلفاء من بعدی یعنی یہہ لوگ خلیفہ ہونگے میرے
بعد سو مطابق اسی پیشین گوئی کے واقع ہوا اور آپ ساتھہ اصحاب کے تعمیر مسجد کی کام مین مشغول
رہتے تھے چھت مسجد شریف کی کھجور کی شاخون کی اور ستون کھجور کی لکڑی کے بنوائے اور تین دروازے
اور کسیطرح اوسمین زینت و نقاشی کا کام نہ کیا وارد ہوا کہ پہلے مسجد شریف نبی کے سولہ مہینے یا سترہ مہینے تک
قبلہ بیت المقدس کیطرف رہا جب آیت تحویل قبلہ نازل ہوئی فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
حضرت جبرئیل بحکم الٰہی حاضر ہوے اور جتنے پہاڑ درخت وغیرہ بیچ مین حاجب تھے اون سبکو جمال کعبہ معظمہ
اوٹھا لیا اور بنا قبلہ مسجد نبوی جانب میزاب رحمت کعبہ شریف کو دیکھکر کی گئی اور بعد پھر قبلہ کے
چودہ یا پندرہ روز تک مصلے حضرت کا پیچھے اسطوانہ مخلق کے رہا جسکو اب اسطوانہ عائشہ صدیقہ
کہتے ہین بعد اسکے مصلے شریف جہان اب محراب نبی ہے قرار پایا محراب کی بنا عمر ابن عبدالعزیز کے
وقت سی ہوئی کہ وہ بنی امیہ کیطرف سی امیر مدینہ طیبہ تھے احادیث صحیحہ مین وارد ہوا کہ رسول مقبول
جو پہلے رکھنے منبر شریف کو خطبہ پڑہتے تھے تو آپ بسبب تکلیف ہونے زیادہ دیر کی وجہ سے
ایک کھجور کی لکڑی پہ تکیہ فرما لیتے تھے تو ایک انصار کی بی بی کے غلام نے عرض کی کہ اگر حضور کا
حکم ہو تو ایک منبر تیار کردون آپنے اوسکی عرض قبول فرمائی اور اوسنے منبر تین زینہ کا بنایا
تیسرا درجہ مقام نشست رسول مقبول صلعم کا تھا جبکہ آپنے اوسپر جمعہ کو جمعہ کر منبر اطہر پہ خطبہ پڑہنا
اختیار فرمایا اب وہ لکڑی کہ جسپر حضور گاہ گاہ تکیہ فرما لیتے تھے صدمہ فراق مصطفوی سی شق ہوگئی
اور مانند اونٹنی کی آواز کے گریہ و زاری شروع کی اور ہچکیان لینے لگا جیسے بچہ رونے سے
چپ کرایا جاتا ہی ہچکیان لیتا ہے یہانتک کہ تمام اصحاب اوسکی بیقراری اور زاری دیکھکر بیقرار ہوے
اور رونے لگے رسول مقبول صلعم اوسکی بیتابی ملاحظہ فرماکر منبر شریف پر سی اوتر ے اور دست رحمت
و شفقت اوسپر رکھا اور اوسکو جسم مبارک سی چپٹا کر لوگون سی فرمایا کہ یہہ ستون ہمیشہ ذکر سنا کرتا تھا

اب جو اسنے نہ سنا تو رونے لگا بعد اسکے اوس سے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو جسطرح تو تھی اوسی حال پر ہمیشہ رہے
اور اگر تو چاہے تو بہشت مین تجکو لگا دون کہ جنت کی نہرون اور چشمون سے پانی پیا کرے اور ہمیشہ
پھلون سے ہری بھری رہے اور سب بہشتی تیرے پھل کھایا کرین پس بعد ایک لحظہ کے آپنے
صحابہ سے ارشاد فرمایا کہ اسنے بہشت کی رہنے کو اختیار کیا روایت ہے کہ جب حضرت امام حسن بصری
اس حدیث کو بیان فرماتے تھے تو آپ روتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے بندگان خدا
جبکہ فراق احمدی صلعم مین لکڑی سے فریاد کی آخر کیا تم آدمی ہوکر لائق اس رقت کی نہین ہو
قاضی عیاض رح لکھتے ہین کہ حدیث فریاد وزاری کرنے ستون حنانہ کی مشہور و معروف ہے
بلکہ حد تواتر کو پہونچی ہے اسیطرح علامہ تاج الدین سبکی لکھتے ہین کہ صحیح میرے نزدیک یہہ ہے
کہ حدیث گریہ ستون کی متواتر ہے ایک جماعت کثیر اصحاب رض سے روایت ہے کہ وہ عصا
بعض اصحاب کے پاس تھا غرض اب ستون حنانہ نہین باقی رہا بالفعل اوسی جگہ سطوانہ مخلقہ ہے
بعضے کہتے ہین کہ حنانہ کو وہین دفن کر دیا اور بعض کہتے ہین کہ اوسکی کنگھیان بنا کر بطور تبرک کے تقسیم کی گئین
حضرت مولانای رومؒ مثنوی شریف مین ستون حنانہ کی روایت کمال آب و تاب سے تحریر فرماتے ہین
الحاصل طول منبر شریف کا بقول صحیح دو گز تھا اور عرض ایک گز اور ہر درجہ ایک بالشت کا تھا
تا زمانہ خلفاء راشدین اسیطور پر رہا پھر اوسکو پوشش پہنائی حضرت عثمان رض کے بعد اسکی چھ درجہ اور زیادہ کیے
اور اوسپر منبر شریف کو کھا بعد اسکے خلیفہ مہدی نے اور زیادتی کرنی چاہی مگر حضرت امام مالک نے
منع فرمایا بعد جب یکمدت کہ وہ شکست ہوگیا تو پھر بعض خلفاء عباسیہ نے اور منبر نیا بنایا بعد اسکے
ہر ایک بادشاہ اپنے اپنے عہد مین منبر شریف بناتے گئے یہانتک کہ ۹۸۸ھ مین
سلطان مراد خان بن سلیم خان بادشاہ روم کے حکم سے منبر شریف سنگ سفید کا بنایا گیا
اور اوسپر ایک قبہ مشت دہات کا ڈالا ہوا بنایا بعض فاضلون روم نے اوسکی تاریخ مین یہ مصرع
عربی مین کہا ہے منبر اعظم سلطان عرب العالمین سب مسلمانونکو وہ مسجد اور منبر دیکھنا نصیب فرمائے آمین

فصل دوسری مسجد نبوی کی تغیرات اور زیادات عمارات اسکی بیان مین جو خلفاء اور ائمہ و سلاطین کے
عہد مین ظہور پایا علماء سیر لکھتے ہین کہ بعد زمانہ جناب رسول مقبول صلعم کے جو اول زیادتی
کہ مسجد نبوی مین ہوئی حضرت عمر رض کے وقت مین تھی اور حضرت ابا بکر صدیق رض کا تو فرصت ہی کام کو نہوئی

یا اوسمین آپنی مصلحت نہ دیکھی کہ مسجد نبوی مین کچھ تغیر و زیادتی فرماوین البتہ آپنے جو مکان کہ بڑے تھے
اونکی جگہہ اوسیطرح کی بنوادیے پس حضرت عمر فاروق نے جو اشارہ جناب رسول مقبول صلعم کا مقدمہ مین
پایا تھا تو آپنے بسبب مسلمانون کی کثرت کے وسیع فرمایا مسجد شریف کو پنانچہ ۱۷ ہجری سن آپنے بڑھایا
مسجد نبوی کو جانب قبلہ و شام و مغرب سے سوائے جانب مشرق کے کہ اوسطرف مین حجری ازواج مطہرات کی تھے
اور آپنے فرمایا کہ اگر رسول مقبول صلعم کی جانب سے مسجد شریف کی زیادتی کی باب مین نہ سنتا مین تو ہرگز زیادتی
نکرتا مین اگرچہ لوگون پر تنگی ہوتی پس تعمیر حضرت عمر رض کی مانند تعمیر رسولخدا صلعم کے زمانہ کی تھی پھوس کی اینٹ سے
اور چھت اور ستون کھجور کی شاخون سے بنی تھی نقل ہے کہ حضرت عباس رض کا بھی گھر مسجد شریف کی قریب تھا
حضرت عمر رض نے اونسے کہا کہ مسجد مسلمانون کے لیے تنگ ہی اور مین چاہتا ہون کہ وسیع ہوجاوے
پس ایک جانب حجری ازواج مطہرات کی ہین اور دوسری جانب آپکے گھر کے بھی حجری امہات المومنین ہین
مجکو مجال اونکے گرانے کی نہین ہے یہی گھر آپکا ہے جو قیمت آپ کہین گے بیت المال سے دیجاویگی
یا جسجگہہ کہ آپ مدینہ طیبہ مین مکان پسند فرماوین مین دلوادونگا یا آپ مسلمانون کے لیے اس مکان کو صدقہ کیجیے
پس ان تینون باتون مین ایک اختیار کیجیے حضرت عباس رض نے کہا نہین قسم ہی اللہ کی مجکو ان تینون
باتون مین سے ایک بات بھی قبول نہین ہے یہ گھر میرا ہے کہ رسولخدا صلعم نے اوسطے میری علحدہ کردیا ہے
غرض اسی باب مین حضرت ابی بن کعب رض کو منصف کیا اونھون نے ایک حدیث رسول مقبول صلعم کی سنی تھی
حضرت عمر کے سامنے بیان کی وہ یہہ ہے کہ اونھون نے کہا کہ سنا مینے رسول مقبول صلعم سے
کہ آپنے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالے نے وحی بھیجی حضرت داؤد کو کہ ایک گھر تعمیر کر واسطے میرے
کہ لوگ مجکو اوسمین یاد کرین حضرت داؤد نے بحکم الہی بنا ربیت المقدس شہر مین کی کہ اوس مین
ایک گھر ایک بنی اسرائیل کا بھی آتی لگا حضرت داؤد نے اوس مرد سے کہا کہ اپنا گھر فروخت کردے
اوسنے قبول نکیا اور ہرچند کہ قیمت اوسکی کی مگر صاحب خانہ نے قبول نکیا اسصورت مین حضرت داؤد کے
دلمین آیا کہ اس گھر کو اس سے لینا چاہیے پس وحی آئی کہ ای داؤد مینے تجکو حکم گھر بنانے کا کیا ہے
واسطے عبادت کی تو گھر آدمیون کا غصب کرتا ہی تو اب اسکی عقوبت یہ ہی کہ تجکو مینے اس گھر کی بنا سے
منع کیا آپنے عرض کی کہ خداوندا میری اولاد مین سے کسیکو مقرر کر کہ وہ اس عمارت کو تمام کرے
پس سلیمان نے اوس عمارت کو تمام فرمایا پس جسوقت کہ حضرت عمر نے اس حدیث کو سنا اس ارادہ سے باز رہے

لیکن بعد اسکے حضرت عباسؓ نے کہا کہ اب مینے اس گھر کو وقف مسلمانون کی تصدق کیا پس حضرت عمرؓ نے
اوسکو مسجد شریف مین داخل کیا اور دوسرا گھر جعفر بن ابیطالب کا اسی گھر کی سمت مین تھا اوسکو آپنے
آدھا سو ہزار درم مین خرید کیا اور مسجد شریف مین داخل کیا اور آدھا باقی حضرت عثمانؓ کے وقت مین
داخل مسجد مین ہوا لکھا ہی کہ حضرت عمرؓ نے انتہار مسجد مین جانب مشرق ایک صفہ تعمیر فرمایا اس مراد سے
کہ لوگ وہان شعر پڑھین یا باواز بلند باتین کرین مسجد شریف مین نہ کوئی شعر پڑھی اور نہ اومین باواز بلند
کلام کرے ایکدن دو شخص تھے کہ باواز بلند مسجد شریف مین باتین کرتے تھے حضرت عمرؓ نے فرمایا
کہ جاؤ اور دیکھو تو کہ وہ کون لوگ ہین عرض کیا کہ اہل طائف سے ہین فرمایا کہ اگر دیار غربت سے نہوتے
تو انپر کیے ہوئے کی سزا پاتے یہ مسجد پیغمبر صلعم ہے باواز بلند اسمین کلام نہین درست ہی بعد اسکے
حضرت عثمانؓ نے حضرت عمرؓ کی بھی عمارت سے زیادہ بڑھایا بلکہ از سر نو مسجد شریف کی تعمیر فرمائی چنانچہ
دیوارین پتھر کی بنائین اور ستون نقش دار بنائے اور اونکو لوہے اور شیشہ سے جمایا اور چھت کو
ساج کی لکڑی سے پاٹا اور جانب شمال زیادتی بہت کی گئی اور جنوب و مغرب کیطرف کم اور مشرقی طرف کو
بسبب مہ[illegible] عورون ازواج طاہرات کی کچھ نہ جمبیڑا پس عمارت [illegible] دس مہینے مین تمام ہوئی
سنہ ۲۹ ہجری ربیع الاول کے مہینے مین شروع ہوئی اور سنہ ۳۰ ہجری [illegible] تمام ہوئی صحیح مسلم مین وارد ہوا
کہ جب حضرت عثمانؓ نے ارادہ بنائی مسجد نبوی کا کیا تو بعض کو اس باب مین انکار پیدا ہوا تو اوسوقت
آپنے لوگون سے ارشاد فرمایا کہ مینے سنا رسول مقبول صلعم سے کہ آپنے فرمایا من بنی مسجدا للہ بنی اللہ
بیتا فی الجنۃ یعنے جو شخص بنا دی مسجد واسطے اللہ کے بنا دے اللہ اوسکے لیے گھر جنت مین
اور غالب ہی کہ یہ انکار بعض لوگون کا صرف گرانی مسجد نبوی مین تھا نہ اصل زیادتی مین کیونکہ اصل زیادتی
رسول مقبول صلعم کی اجازت سے وقوع مین آئی ہے علاوہ اسکے بروایت حضرت ابوہریرہؓ وارد ہوا
کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اگر صنعا میری مسجد تک بنائی جاوی تو بھی مسجد میری ہے وارد ہوا
کہ سنہ ۲۴ ہجری مین حضرت عثمانؓ نے مسند خلافت پر اجلاس فرمایا تو لوگون نے بسبب تنگی مسجد کے
کہ جمعہ کے دن زیادہ ہوتی تھی آپسے شکایت کی آپنے صحابہ سے اس باب مین مشورہ فرمایا
بعد منعقد ہونے اجماع صحابہ کے آپ منبر شریف پر بیٹھے اور اس باب مین خطبہ پڑھا اور حدیث نبوی صلعم
اور فعل حضرت عمرؓ اور اجماع صحابہ کو دلیل کیا تا غبار شبہہ کا لوگونکے دلونسے اوٹھ جاوی پس آپنے عاملونکو طلب فرمایا

اور مسجد شریف کی بنا شروع کی اور باوجود ہر روز روزہ دار ہونیکے اور رات بھر کی عبادت کے
آپ ذات خاص سے مسجد شریف کے کام مین مصروف ہوتے تیسری مرتبہ ولید بن عبدالملک بن مروان نے
مسجد شریف کو بنا کیا آگے اوسکے کسیسنے خلفاء اور امراء مین سے عمارت عثمانی مین دخل نکیا پس
عمر بن عبدالعزیز کہ اوسوقت مین ولید کیطرف سے عامل مدینہ منورہ کا تھا اونکو لکھا کہ مسجد شریف کو نئے سر
تعمیر کرو اور اگر دو گھر مسجد شریف کے جتنے گھر ہون اونکو وہی قیمت دیکر مول لیلو اور جو انکار کرے
اوسکا گھر گرا دو اور جو قیمت نہ لیوی تو فقرا کو بانٹ دو از مواج مطہرات کے حجرے بھی مسجد مین داخل کردو
کہتے ہین کہ جسدن کہ یہہ حکم ولید کا مدینہ طیبہ مین پہونچا اور حجرون مقدس مطہر کو گرایا تو ایک مصیبت عظیم
لوگون مین برپا ہوئی کوئی اہل مدینہ مین سے ایسا نتھا کہ نہ روتا ہو سعید ابن مسیب فرماتے ہین
کہ کاشکے حجرے رسول مقبول صلعم کے بحال خود چھوڑ دیے جاتی تا لوگ دیکھتے کہ سرور کائنات حبیب کبریا صلعم
اس دار فنا مین حیات اس طور بسر فرماتے تھے غرض اس زیادتی مین طول مسجد شریف کا دو سو گز ہوا
اور عرض ایک سو ستر گز ہوا اور تکلف و آرائش مین نہایت کوشش کی چنانچہ چھت اور دیوارین
اور ستون سب نقشدار اور سنہری کر دیے اور قیصر روم نے بموجب اوسکے درخواست کے چالیس معمار
اوستاد روم کے اور چالیس قبطی روانہ کیے اور اونکے ساتھ اسی ہزار دینار اور قندیلین کہ جنکی
زنجیرین چاندی کی تھین روانہ کین اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ چالیس ہزار مثقال سونا
اور قسم قسم کے اسباب سامان عمدہ بطور ہدیہ روانہ کین پس عمارت کا کام اون کاریگرون نے بنایا
اور اس قسم کی محراب جواب مروج ہی اول اسیکی وقتمین بنی لکھا ہے کہ جو کاریگر شکل کسی درخت کی
یا کوئی نقش بہتر پتھر پر کھینچتا تھا تو اوسکو مزدوری کے سوا تیس درم بطور انعام ملتے تھے شروع اس عمارت کی
سنہ ۸۸ ہجری مین ہوئی اور سنہ ۹۱ ہجری مین تمام ہوئی تو مدت تعمیر کی تین سال ہوئی اور اس عمارت مین
مسجد کی چارون کونون پر چار مناری بنائی چوتھی مرتبہ ایک بادشاہ نے خلفاء عباسیہ سے جسکا نام مہدی تھا
سنہ ۱۶۱ ہجری مین مسجد شریف کی جانب شمال دس ستونون کو زیادہ کیا اور ویسا ہی نقشدار اور سنہری کر دیا
جیسے ولید کیوقت مین تیاری تھی بعد اسکے کسیسنے مسجد نبوی کو نہین بڑھایا سوائے اسکے کہ بعض نے
لکھا ہی کہ سنہ ۳۰۲ ہجری مین مامون رشید نے کچھ زیادتی کی تھی رب العالمین سب مسلمانونکو اسمقام اقدس کا
دیکھنا نصیب کریگا آمین ف قاضی عیاض لکھتے ہین کہ صفہ ایک سائبان تھا انتہا مسجد نبوی مین

ہو مین فقرا اور مساکین صحابہ جو کچھ اپنے پاس نہ رکھتے تھے اوسجگہ رہتے تھے اسوجہ سے اونکو اصحاب صفہ کہتے ہین
جیسے حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت سلمانؓ اور حضرت ابوذرؓ اور یہہ لوگ کبھی کم ہوتے تھے اور کبھی بہت
حافظ ابو نعیم حلیہ مین زیادہ سو سے اونکے نام لکھتے ہین اور عوارف المعارف مین لکھا ہے کہ کچھ کم چار سو
آدمی تھے جب یہہ آیت شریف نازل ہوئی وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ آہ تو رسول مقبول صلعم کو
بحکم الہی اون لوگون کے ساتھہ محبت اور انس دلی زیادہ پیدا ہوا لکھا ہے کہ اکثر ایسا ہوتا تھا
کہ جماعت اصحاب صفہ کی بھوک کی شدت اور صدمہ افلاس سے جیب کبریا کے در دولت پر آبیٹھتے تھے
آنیوالے لوگ خیال کرتے تھے مگر کہ یہہ دیوانہ ہین رسول مقبول صلعم اونکے پاس تشریف لاتے
اور تشفی اور تسلی اونکی فرماتے کہ تم میرے ساتھہ ہو اور اگر جانو تم اپنے مرتبہ کو کہ خدا کی نزدیک کیا ہے
تو البتہ دوست رکھو زیادہ فقر و فاقہ کو پس کبھی کبھی آپ اصحاب صفہ مین سے ایک ایک دو دو مالدار
صحابیونکو واسطے مہمانی کے حوالہ فرما دیتے اور جو باقی رہتے اونکو اپنے ساتھہ شریک فرماتے
اور جو صدقات سے آتا وہ دیدیتے اور تحفون مین اونکا حصہ لگاتے حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہین کہ دیکھا
اصحاب صفہ سے ہین کہ دیکھا مینے ستر آدمیونکو اصحاب صفہ سے کہ ہر ایک کی پاس اونمین سے
سوای ایک تہمد مختصر کے دوسری شے نہ تھی یہانتک کہ وقت سجدہ کے اوس تہمد کو بلحاظ ستر عورت
جمع کر لیتے تھے اور اکثر اوقات ایسا ہوتا تھا کہ بھوک کی شدت سے پتھر پیٹ پر باندہ لیتا تھا مین یہانتک
کہ ایکدن رستہ پر بیٹھتا تھا مین کہ حضرت ابا بکر صدیقؓ اوس راہ سے گذرے مینے ایک آیت پڑھی
مگر آپنے کچھ زیادہ توجہ نفرمائی اور چلے گئے بعد اسکے رسول مقبول صلعم وہان رونق افروز ہوے
اور میرا یہہ حال زار نزار دیکھکر تبسم فرمایا اور ارشاد کیا یا ابا ہریرہؓ مینے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ
فرمایا یہان آپکے ساتھہ ہو پس آپکے پاس گیا مین سے ایک پیالہ دودہ کا بطور تحفہ آیا تھا وہ آپ نے پیا
اور مجھسے فرمایا کہ اصحاب صفہ کو بلا لا مینے اپنے دلمین کہا کہ دودہ کتنا ہی جو حضرت اونکو بلاتے ہین
یہ مجکو آپ دیدیتے کہ مین آسودہ ہو جاتا لیکن اطاعت خدا و رسول سے چارہ نہ دیکھا اور اصحاب صفہ کو آیا
آنیپر فرمایا یا ابا ہریرہؓ مینے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ صلعم فرمایا کہ یہہ پیالہ دودہ کا لے اور ان سبکو پلا
مینے بموجب حکم کے سبکو پلایا ہر شخص اوس سے آسودہ ہو گیا اور دودہ اوسیقدر رہا مینے وہ
حضرت کی سامنے رکھدیا آپنے تبسم فرما کر ارشاد کیا کہ اب ہم اور تو دونون رہگئے ہین مینے عرض کیا

کہ صدقت یارسول اللہ صلعم فرمایا بیٹھ جا اور جتنی خواہش رکھتا ہو لے میںنے خوب سیر ہو کر پیا اور باقی آپکو دیا آپ شکر خدا بجالاے اور اوسکو نوش فرمایا اسیطرح روایت کھاتا بڑھ جاتے کی روایت حضرت ابو ہریرہؓ کی ثابت ہی کئی روایتون مین وارد ہوا کہ ہر ایک انصاریون مین سی اپنی کھجورون مین سی خوشہ لاتے تھے اور اون سب خوشون کو ایک رسی مین باندھکر درمیان دو ستونون مسجد شریف کے لٹکا دیتے اور نیچے اوسکے اصحاب صفہ کو بلاتے اور اون خوشون کو لکڑی سے جھاڑتے تاکہ بے تکلف اونکو کھاوین ایکدن ایک شخص نے خوشہ خرما ردی لاکر لٹکا دیا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر صاحب اس صدقہ کا خرما اس سے بہتر لاتا تو لاسکتا تھا لیکن اوسنے نہ چاہا کہ دن قیامت کی بہتر اس سے خرما کھاوے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ورضی اللہ تعالے عن اصحابہ اجمعین +

فصل تیسری مسجد نبوی کی فضائل مین

عاشقان مسجد نبوی و طالبان آستانہ احمدی پر پوشیدہ نرہی کہ مسجد نبوی کی فضائل مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین اونمین سے چند اسجگہ لکھی جاتی ہین صحیح بخاری مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے نماز میری مسجد مین یہ جو ہے بہتر ہے ہزار نمازون سے دوسری مسجدون سے مگر مسجد الحرام اور صحیح مسلم مین اتنا اور زیادہ وارد ہوا پس تحقیق مین آخر الانبیا ہون اور مسجد میری آخر المساجد ہے اور بیہقی بروایت حضرت جابرؓ نقل کرتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ نماز میری مسجد مین یہ جو ہی افضل ہی ہزار نماز سے دوسری جگہ سے مگر مسجد الحرام اور جمعہ میری مسجد مین یہ جو ہے افضل ہے ہزار جمعہ دوسری جگہ سے مگر مسجد الحرام اور رمضان المبارک میری مسجد مین یہ جو ہے افضل ہے ہزار رمضان دوسری جگہ سے مگر مسجد الحرام اور حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ نماز پڑھنا میری مسجد مین برابر پچاس ہزار نماز دوسری جگہ کے ہے روایت کیا طبرانی نے تشویق مین اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ نماز میری مسجد مین برابر دس ہزار نماز کے اور نماز مسجد اقصی مین برابر ہزار نماز کے اور نماز مسجد الحرام مین برابر لاکھ کے ہے احیاء العلوم

ف شیخ عبد الحق لکھتے ہین کہ صاف ظاہر ہوا کہ زیادتی نماز کی مسجد نبوی مین اور انبیاؤن کی مسجدون سے برابر ہزار نماز کے ہے مثل مسجد اقصی کے کہ حضرت سلیمانؑ کی مسجد ہے سوائے مسجد الحرام کے کہ مسجد حضرت ابراہیمؑ ہے چنانچہ اور حدیثون مین اسکی تحقیق اور تصریح کما حقہ مذکور ہے

چنانچہ طبرانی معجم کبیر مین بسند ثقات روایت کرتے ہین کہ حضرت ارقم رسول مقبول صلعم کی خدمت مین
بیت المقدس کے جانیکے لیے رخصت ہونے کو آئے آپنے فرمایا کیون جاتے ہو کیا قصد تجارت ہے
اونھون نے عرض کیا کہ قصد تجارت نہین ہے لیکن مین چاہتا ہون کہ اوسمین نماز پڑھون آپنے
ارشاد فرمایا کہ ایک نماز میری مسجد مین بہتر ہے اوسجگہ کی ہزار نماز سے اور بعض احادیث مین وارد ہوا
کہ نماز بیت المقدس مین برابر ہزار نماز کے ہے دوسری مسجدون سے اسصورتمین نفل نماز مسجد نبوی کی
اوپر نماز مسجدون دوسری کے برابر ہزار ہزار کے ہووے غرض حدیث شریف مین جو مسجد الحرام
استثنا کی گئی ہے شیخ علی لکھتے ہین کہ اسمین کئی احتمال ہین یا تو واسطے بیان برابری ثواب کی ہو
یعنی مسجد الحرام اور مسجد نبوی مین برابر ثواب ہو یا یہہ کہ زیادتی ثواب مسجد الحرام کی اوپر ثواب
مسجد نبوی کے ہو یا کمی اوسکی ہو لیکن نہ اس عدد کے ساتھہ پس بعض علماء دین اس باب مین ترجیح
پہلے احتمال کو دیتے ہین یعنے یہہ کہ مسجد الحرام اور مسجد نبوی مین نماز ثواب مین برابر ہے
اور حضرت امام مالک مع اونکی ایک جماعت کی تیسری احتمال کیطرف گئے ہین یعنے یہہ کہ زیادتی ثواب
نماز مسجد نبوی کی سب مسجدون پر ایک ہزار کی ہے لیکن وہ زیادتی مسجد الحرام پر کم ہی ہزار ہے
پس بعض مالکیہ گئے ہین کہ زیادتی سو کے ساتھہ ہے اور بعضے نوسو کہتے ہین اور ہر ایک اپنے اپنے بیان کو
احادیث سے مستنبط فرماتے ہین لیکن جمہور علماء مسجد الحرام کی زیادتی کے قائل ہین علماء دین فرماتے ہین
کہ احادیث مذکورہ مین جو تفاوت اور اختلاف واقع ہوا جائز ہے کہ وقوع اسکا وقتون مختلف مین
بموجب وحی آسمانی اور منکشف ہونے احوال حقائق اشیا کے ہووے جیسے کہ تصریح اسکی شیخ نے کما حقہ
اپنی تصنیفات شریف مین فرمائے ہین ف علماء دین استقام کی اسطرح پر تصریح فرماتے ہین کہ یہہ ثواب
اور فضائل مسجد نبوی کے جو مذکور ہوئے تو اوسسے یہہ نہ سمجھنا چاہیے کہ یہہ اوسیقدر مسجد کو شامل اور حاصل ہین
جتنی کہ حضرت صلعم کے عہد مبارکمین مسجد شریف بنی تھی بلکہ مذہب مختار موافق احادیث و عمل اہل سلف
و قول جمہور علما یہی ہے کہ یہہ فضیلت عام ہے یعنے شامل ہے سب زیادتی تعمیرن کو جو رسول مقبول صلعم
عہد مبارک کے بعد خلفاء اور امراء کیوقت مین ظہور مین آئین چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہوا +
لو طال هذا المسجد الى صنعا كان مسجدي اور حضرت عمر فاروق نے فرمایا لو طال مسجد رسول الله
الى ذي الحليفة لكان منه علاوہ اسکے کہ اونہون نے اسطرح بنایا حضرت عمر اور حضرت عثمان کا بنی محراب بڑھائی ہوئی مین

دلیل قاطع ہی مساوات پر دلالہ ترک فضیلت کا اون حضرات کبار سے غیر متصور ہی اگرچہ افضلیت اور اعظمیت
مقام آنحضرت صلعم کی سب مقامون پر باقی ہے اور جو اس مسئلہ کی تفصیل کا مشتاق ہو وہ شیخ کی تصنیفات کو
مطالعہ کرے اور اسجگہ یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ نزدیک اکثر علماء کے ثواب مذکورہ کی ترتی مین فرض و نفل
برابر ہین لیکن بعض علماء حنفیہ اور اکثر مالکیہ نے اس حکم کی تخصیص فرضون کے ساتھ کی ہی علاوہ اسکے
جیسے کہ ترتی اور زیادتی ثواب کی عبادت نماز مین ان مقامات مقدسہ مین وارد ہوئی اسیطرح وہانکی
تمام عبادات وحسنات کا حکم ہے جیسے کہ بیہقی نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ وہ شروع اس فصل مین
مذکور ہو چکی ہے اور اسیطرح علامہ غزالی رح احیاء العلوم مین لکھتے ہین اور حضرت شیخ جذب القلوب مین
تحریر فرماتے ہین جو مشتاق ہو دیکھ لے حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہی کہ آپنے فرمایا کہ دو شخصون نے
باہم جھگڑا کیا اس باب مین کہ اللہ تعالی جس مسجد کی شانمین فرماتا ہی لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى
ایک نے تو کہا کہ وہ مسجد قبا ہی اور دوسرے نے کہا کہ وہ مسجد نبوی ہے پس آئے وہ دونون حضرت کی پاس
آپنے فرمایا کہ وہ مسجد میری ہے یہ جو ہے روایت کیا مسلم نے چنانچہ ابن عمر اور زید ابن ثابت
اور ابو سعید خدری کا یہی قول ہے اسیطرح صاحب تفسیر احمدی لکھتے ہین علاوہ اسکے اور محدثین اسکی
تائید مین وارد ہوئی ہین مگر قول اکثر یہ ہے کہ وہ مسجد قبا ہی حضرت شیخ اسمقام مین لکھتے ہین کہ حق یہ ہی
کہ آیت کریمہ مذکور دونون مسجدونکو شامل ہین ہی احمد و طبرانی بنقل ثقات حضرت انسؓ روایت کرتے ہین
کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے نماز پڑھی میری مسجد مین چالیس نمازین اور زیادہ کیا
طبرانی نے یہ کہ ناغہ نہوئی اونمین سے کوئی نماز لکھی جاوے واسطے اوسکی برارت دوزخ سے
اور برارت عذاب ہی اور برارت نفاق سے یعنے وہ شخص عذاب آخرت سے محفوظ ہو جاوی بلکہ جس
عذاب دنیا و آخرت سے امن مین رہے اور مرض نفاق سے کہ بدترین امراض ہے بری ہو جاوے
بیہقی سے روایت ہی کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص بحالت طہارت اپنے گھر سے اس ارادہ سے نکلے
کہ میری مسجد مین نماز پڑھی توجع کامل اوسکے نامہ اعمال مین لکھا جاوے اور دوسری حدیث مین وارد ہوا
کہ آپنے فرمایا کہ جو میری مسجد مین اس نیت سے آوے کہ تا آپ کوئی خیر کی بات سیکھی یا دوسرے کو سکھاوے
تو وہ بمنزلہ مجاہد کے ہوا لیکہ ہے راہ خدا مین اور جو کہ اس قصد سے نہ آوے بلکہ غرض اوسکی مصاحبت خلق ہو
ایان قصص و حکایات ہو تو وہ مانند اوس شخص کے ہے کہ اپنے محبوب کو دوسرونکی ہاتھ مین دیکھے

حضرت انس سے روایت ہی کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے نماز پڑھی چار مسجد دنمین بخشدیا تی ہین
گناہ اوسکے مسجد الحرام و مسجد نبوی و مسجد قبا و مسجد اقصے حضرت جابر سے روایت ہی کہ وہ کہتے ہین
کہ سنا مینے رسول مقبول صلعم سے کہ آپ فرماتے تھے کہ جسوقت شیطان آواز اذان کی سنتا ہے
تو چلا جاتا ہی یہانتک کہ پہونچ جاتا ہی روحا تک روایت کیا مسلم نے **ف** روحا ایک جگہ کا نام ہے
کہ مدینہ شریف سے ۳۶ میل ہی ابوبکر بن ابی شیبہ عبد الرحمن بن سابط سے روایت کرتے ہین کہ ایک شخص
مسجد نبوی مین ان کلمات طیبات سے دعا مانگ رہا تھا اللھم انی اسئلک باسمک الذی لا الہ الا انت
الرحمن الرحیم بدیع السموات والارض ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم فانی اسئلک فقال رسول مقبول صلعم نے اوسکی یہ دعا سنکر
فرمایا کہ اس دعا کر نیوالے سے کہدو کہ دعا اوسکی اسم اعظم کے ساتھ مانگی گئی اور بارگاہ الہی مین مستجاب ہی
اور اس دعا کی بھی بڑی فضیلت ہی بسم اللہ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ رب ادخلنی مدخل صدق و
اخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا حسبی اللہ امنت باللہ توکلت علی اللہ لا حول
ولا قوۃ الا باللہ اللھم انی اسئلک بحق السائلین علیک بحق ممشای ھذا الیک فانی لم اخرج بطرا ولا
اشرا ولا ریاء ولا سمعۃ خرجت اتقاء سخطک وابتغاء مرضاتک اسئلک ان تعیذنی من النار وان
تغفر لی ذنوبی انہ لا یغفر الذنوب الا انت شیخ رح لکھتے ہین کہ یہ دعا وقت چلنے طرف مسجد شریف کی بلکہ ہر وقت مین مستجاب ہے
بروایت حضرت ابو سعید خدری وارد ہوا کہ جو شخص اس دعا کو مسجد شریف کی رستہ مین پڑھی ستر ہزار فرشتے
اوسکی استغفار کے لیے مقرر کیے جاتے ہین اور اقبال فرماوی حضرت رب العزت جل جلالہ اپنی وجہ عزیز
و مقدس سے اور منجملہ آداب مسجد نبوی سے یہہ ہے کہ پہلے داخل ہونیکے کچھ صدقہ دی شروع اسلام مین
جو شخص کہ قصد مناجات بارگاہ حبیب کبریا مین کرتا تھا اوسپر واجب تھا کہ کوئی چیز صدقہ کرتا تھا بعد اسکے
ملازمت اقدس مین حاضر ہوتا تھا چنانچہ آیت کریمہ سے یہ مضمون صاف ظاہر ہے اذا ناجیتم الرسول فقدموا
بین یدی نجوٰیکم صدقۃ کہتے ہین کہ اول عمل اسپر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کیا بعد اسکے
وجوب اسکا منسوخ ہوگیا اور استحباب باقی رہا اور منجملہ آداب سے یہہ ہے کہ مسجد شریف مین حاضر ہونیکو
بقصد زیارت حبیب کبریا سب کاموں پر مقدم رکھے اور وقت داخل ہونیکے اول سیدھا پانو رکھے
اور یہہ دعا پڑھے کہ ہر مسجد مین داخل ہوتی وقت پڑھنا مستحب ہی اعوذ باللہ العظیم وبوجھہ الکریم وسلطانہ
القدیم من الشیطان الرجیم بسم اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ اللھم صل علی سیدنا

محمد عبدك ورسولك وعلى اله وصحبه تسليما كثيرا اللهم اغفر لي ذنوبي وافتح لي ابواب رحمتك اللهم وفقني واعني
على كل ما يرضيك ومن على محسن الادب السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا
وعلى عباد الله الصالحين کہا ہے کہ اس دعا کو وقت آنے اور نکلنے مسجد شریف سے ترک نکرے
لیکن وقت نکلنے کے کہے وافتح لي ابواب فضلك بجاي رحمتك اور اگر اتنی دعا نہ پڑھ سکے تو قلیل اور کافی
یہ دعا ہے اعوذ بالله بسم الله الحمد لله السلام على رسول الله السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته
حدیث شریف مین وارد ہوا کہ جسوقت داخل ہو ایک تم مین سے مسجد مین پس چاہیے کہ تحفہ سلام بھیجے
اوپر سرور عالم صلعم کے پس جسوقت کہ داخل ہو مسجد نبوی مین تو نہایت خشوع وخضوع اور تعظیم اور تکریم
اور آداب سے نیچے آنکھین کیے ہوے داخل ہو بعض علما فرماتے ہین کہ نزدیک داخل ہونے مسجد شریف کے
تھوڑا سا ٹھہرے گویا کہ اذن حضوری کا چاہتا ہے غرض داخل ہو کر کھڑا رہے کمال ادب سے
بملاحظہ عظمت محمدی ومشاہدہ سطوت احمدی اور اوسوقت اعتقاد صحیح رکھے شرف حضوری اور حیات ورزیت
وسماعت سید الکائنات صلعم کا اور دلمین تصور کرے کہ یہ مقام عالیشان جای نزول وحی اور جای اوترنے
رحمت ارحم الراحمین ورحمۃ للعالمین ہے اور یہ مسجد خاتم النبیین اور مقام سید الانبیا والمرسلین
وحبیب رب العالمین صلعم ہے اور آداب سے یہ ہے کہ جب داخل ہو مسجد شریف مین تو نیت اعتکاف کی
کر لیوے اگرچہ تھوڑی ہی دیر ہو کہ بمذہب بعض علما صحیح ہے پس فضیلت وثواب اعتکاف کی حاصل کرنیکے لیے
اسیقدر کافی اور بس ہے اور دو رکعتین بہ نیت تحیۃ المسجد ادا کرے اور حضوری طلب کا ضرور دیمان رکھے
اور شکر خدا بجا لاوے کہ رب العالمین نے اوس مقام اقدس مین اسکو پہونچایا اللہ تعالے
سب مسلمانون کو اوس مقام اقدس اطہر مین نماز پڑھنا نصیب کرے آمین یا رب العالمین +

فصل چوتھی مسجد نبوی کے ستونون کے فضائل مین +

پوشیدہ نہ رہے کہ مسجد نبوی مین جن ستونون سے کہ تبرک وتیمن مستحب ہے از روے وارد ہونے آثار معتبرہ کے اٹھارہ ہین
اول وہ ستون ہے جو متصل محراب نبوی صلعم کے ہے امام کے کھڑے ہونیکے مقام سے سیدھی طرف
اور رسول مقبول صلعم منبر بننے کے پہلے اوسیجگہ خطبہ پڑھتے تھے اور کھڑی کھجور کی اوسیجگہ فراش مصطفوی
روئی تھی بالفعل اوسیجگہ اسطوانہ مخلقہ ہے بعض اصحاب جلیل القدر اسیجگہ نماز نفل پڑھتے تھے ف

خلقہ اس جہت سے کہتے ہین کہ خلوق ایک خوشبو مشہور کا نام ہے تو وہ اوس ستون کو ملدی تھی بسبب لگجانے
کسی شئ مکروہ کے دوسرا ستون جسکو اسطوانہ عائشہ صدیقہ رض کہتے ہین اور اوسکو اسطوانۃ القرعہ اور اسطوانۃ
المہاجرین بھی کہتے ہین اسوجہ سے کہ مہاجرین جلیل القدر مثل حضرت ابابکر صدیق و حضرت عمر فاروق رض سے
ستون کیطرف نماز پڑہتے تھے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ میری مسجد مین ایک جگہ ہے اس ستون کے آگے کہ اگر آدمیون کو اوسکا مرتبہ معلوم ہووے تو بدون
قرعہ ڈالے کسیکو نماز اوسجگہ میسر نہووے روایت کیا طبرانی نے اور دعا اس ستون کی پیچھے مستجاب ہے
تیسرا ستون ابو لبابہ ہے جسکو اسطوانہ توبہ بھی کہتے ہین کہ حجرہ اقدس سے دوسرا ہے اور منبر شریف سے
چوتھا ہے برابر اسطوانہ حضرت عائشہ صدیقہ رض کے بجانب حجرہ اقدس کہ درمیان اوسکے اور قبر شریف کے
فاصلہ بیس گز کا ہے واللہ اعلم وارد ہوا کہ ابو لبابہ بڑے رتبہ کے صحابی انصاری تھے
اونھون نے اپنے تئین اس ستون سے باندھا تھا کہ رسول مقبول صلعم میرے عذر کو قبول فرمائین
چنانچہ دہ زیادہ دس روز سے زنجیر گران سے اسی ستون سے بندھے رہے اونھون نے قسم کھائی تھی
کہ اپنے تئین اس قید سے کبھی نہ کھولونگا جبتک رسول مقبول صلعم اپنے دست مبارک سے مجکو نہ کھولینگے
اور آب و دانہ نہ کھاؤن یہانتک کہ مرجاؤن پس رسول مقبول صلعم نے فرمایا کہ اگر ابو لبابہ اول میرے پاس آتا
تو مین اوسکے واسطے شرط استغفار بجالاتا لیکن اب جو اوسنے اپنی آپکو بدرگاہ رب العزت باندھا ہے
تو جبتک حکم الہی نہوگا مین اوسکو نہین کھول سکتا ہون غرض دس روز سے زیادہ اسی حال زاری اور بیقراری مین
بندہی رہے لکھا ہے کہ آپکی لڑکی اتی تھین اور وقت نماز یا قضاء حاجت اونکو کھولدیتی تھین یہانتک
کہ بسبب شدت بھوک اور پیاس کے سماعت جاتی رہی اور قریب تھا کہ بینائی بھی جاتی رہے کہ آیت کریمہ
اونکی قبول توبہ مین حضرت ام سلمہ رض کے گھر مین نازل ہوئی یا ایھا الذین امنوا لا تخونوا اللہ والرسول
آخر تک پس رسول مقبول صلعم نے اوسیوقت آکر اونکو کھولدیا ابن زبالہ حضرت محمد بن کعب رض سے
روایت کرتے ہین کہ رسول مقبول صلعم نماز نفل اسی ستون کے پاس پڑہتے تھے اور بعد نماز صبح کے بھی
رسول مقبول صلعم اسجگہ رونق افروز ہوتے تھے اور آگے آپکے ضعفاء و مساکین اصحاب موانعۃ القلوب
اور اصحاب صفہ وغیرہ مہمان گرد اسی ستون کے بطور حلقہ بیٹھتے تھے اور حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم
اون سب مین بیٹھتے تھے اور جو کچھ کہ رات کو قرآن مجید نازل ہوتا تھا آپ اونکے سامنے پڑہتے تھے

اور تعلیم احکام شرعی فرماتی تھے اور وہ لوگ یہہ پڑہتے جاتے تھے اللھم صل علی ھذا النبی الکریم ارسلتہ رحمۃ للعالمین واجر الفقراء ومعینا للضعفاء والمساکین پس نزدیک طلوع آفتاب کے جسوقت کہ اہل شرف وغنا اور ارباب شرف وعلا صحابہ خدمت شریف مین حاضر ہوتے تھے تو وہ جگہ بیٹھنے کی مجلس اور درس مین نہین پاتے تھے اسصورت مین بمقتضا لیف قلوب قلب شریف رسول مقبول صلعم کا اون آنیوالون کیطرف کھینچتا تھا فرمان الہی آیا واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ تو تمکو چوتھا ستون اسطوانہ میرسے کہ ملا ہوا ہی اسطوانہ توبہ سی مشرق کیطرف شباک اقدس سی اکثر رسول مقبول صلعم حالت اعتکاف اسجگہ بوریا بچھا کر بیٹھتے تھے اور حضرت عائشہ صدیقہ سر مبارک مین شانہ کیا کرتی تھین پانچوین ستون اسطوانہ محرس ہے کہا وسکو اسطوان علی ابن ابیطالب بھی کہتے ہین کیونکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اکثر اسجگہ نماز پڑہتے تھے اور راتون کو بھی اوسجگہ بیٹھکے پاسبانی رسول مقبول صلعم کی کیا کرتے تھے مطری لکھتے ہین کہ یہ ستون اوس دروازہ کے مقابلہ مین ہے کہ رسول مقبول صلعم حضرت عائشہ رضہ کے گھر سے کل کے مسجد شریف مین تشریف لاتی تھے چھٹا ستون اسطوانۃ الوفود ہی کہ یہ پیچھے ستون محرس کے جانب شمال اکثر سرور عالم صلعم الیچیون عرب سی اور اون لوگون سے جو اسلام لانے کیواسطے یا احکام شرع شریف سیکھنے کے واسطے آپکی خدمت مین حاضر ہوتے تھے تو آپ اسجگہ اونکو جمال جہان آرا سی مشرف فرمایا کرتے تھے اور بڑے بڑے ذی رتبہ ملازمت اقدس مین بیٹھتے تھے ساتوان ستون اسطوانہ مربعۃ البعیر ہے اور اوسکو مقام جبرئیل بھی کہتے ہین کیونکہ اکثر اوقات حضرت جبرئیل وحی لیکر اسجگہ حاضر ہوتے تھے اور اس ستون اور اسطوانۃ الوفود کے درمیانمین ایک ستون ہی کہ حجرہ شریف کی جھنجری اقدس سے ملا ہوا ہی حضرت جناب فاطمہ زہرہ رضہ کے گھر کا دروازہ اسجگہ تھا اور رسول مقبول صلعم حجرہ اقدس سی باہر آنے کے وقت اسجگہ کھڑے ہوکر حضرت علی وحضرت فاطمہ وحضرت حسنین رضی اللہ عنہم اجمعین سی مخاطب ہوکر فرماتے تھے السلام علیکم اھل البیت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا حضرت سید سمہودی فرماتے ہین کہ بالفعل لوگ بسبب بند ہوجانے دروازون کے جھنجریون سی کہ گرد روضہ اطہر اقدس ہی اس ستون اور اسطوانہ سر بر کے شرف وتبرک سی محروم ہین کیونکہ وہ ستون اندر ہوگئی آٹھوان ستون اسطوانہ متہجد ہے اور وہ مسجد شریف کی محراب مین آگیا ہی اور حضرت فاطمہ رضہ کے حجرہ اقدس کی پشت پر ہی شمال کیطرف مین دروازہ تھا رسول مقبول صلعم ہر رات بوریا اسجگہ بچھا کر نماز تہجد ادا فرماتے تھے صحابہ نے جو دیکھا کہ آپ ہر روز نماز ادا

فرمایا تو بیٹھ رہے پس آپنے جب زد حام صحابہ کا ملاحظہ فرمایا تو آپ بوریا لپیٹ کر اندر گھر کے لیگئے
صبح کو صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم حضور ہر رات یہان نماز ادا فرماتے تھے تو ہم بھی مشرف ہوجاتے
فرمایا کہ ڈر امین اس بات سے کہ تمپر فرض ہوجاوے اور تم ادسکو نہ ادا کرسکو پس یہ آٹھون ستون بسبب زیادہ
شرف و فضل حامل ہونیکے خاص ہین ورنہ تمام مسجد اور سب ستون افضل اور اعلے ہین جنکی بزرگیان نہین بیان
ہوسکتی ہین کیونکہ وارد ہوا ہے کہ کوئی ستون ایسا نہین ہے کہ بڑی بڑی جلیل القدر صحابہ نے وہان
نماز نہ پڑھی ہو صحیح بخاری مین حضرت انس سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہین کہ بڑی بڑی صحابہ کو دیکھا ہے
کہ بوقت نماز مغرب ہر ایک وہنین سے ایک ستون کی جانب سبقت اور مبادرت فرماتے تھے روضۂ اقدس مین
ہر ستون پر نام اوس ستون کا لکھا ہوا ہے خداوند کریم سب مسلمانون کو اون سبکی زیارت نصیب فرماوے امین

فصل پانچوین مسجد قبا وغیرہ مساجد مدنیہ طیبہ کے فضائل مین

پوشیدہ نہ رہے کہ پہلے داخل ہوئے مدینہ طیبہ مین رسول مقبول صلعم نے بنی عمرو بن عوف مین جو قبا مین
رہتے تھے قیام فرمایا مدت تین روز یا زیادہ باختلاف روایات پس اسی عرصہ مین آپنے وہان مسجد قبا بنا دی
اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ جب بنی قبا نے ایک مسجد بنانے کی درخواست کی تو رسول خدا صلعم نے
صحابۂ کرام کو فرمایا کہ ایک تم مین سے میری اس اونٹنی پر سوار ہووے اور اوسکو پھراوے جسکے
حضرت ابا بکر صدیق اوٹھے اور اونٹنی پر بیٹھے لیکن اونٹنی نہ اوٹھی بعد اسکے حضرت عمر فاروق اوٹھکر
اور سوار ہوے تو بھی اونٹنی نہ اوٹھی پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ سوار ہوے وہ ہین کہ آپنے قدم مبارک
رکاب مین دیا اونٹنی کو دی رسول مقبول صلعم نے فرمایا کہ باگ اسکی چھوڑ دو کہ یہ حکم کی گئی ہے جسجگہ کہ پھری
آخر کار جسجگہ کہ پھر کر بیٹھی آپنے فرمایا کہ اسجگہ مسجد بناؤ اور اہل قبا سے فرمایا کہ پتھر جمع کرو پس ایک عصا
جو دست مبارک مین رہتا تھا اوس سے ایک خط واسطے تعیین سمت قبلہ کے کھینچا اور ایک پتھر دست مبارک مین
لیکر مقام بنیاد پر رکھا اور صحابۂ کرام کو حکم کیا کہ پتھر رکھین بروایت ثقات ثابت ہوا کہ رسول مقبول صلعم
ذات خاص سے اس مسجد کی تعمیر کیواسطے پتھر اوٹھا کر لاتے تھے اکثر مفسرین لکھتے ہین کہ آیت کریمہ
لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ مسجد قبا کی شان مین نازل ہوئی ہے کیونکہ اول جسجگہ وہ اسلام
بنی وہ یہانتک اللہ تعالے قرآن مجید مین اہل اس مسجد کی بھی تعریف فرماتا ہے فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا
تا آخر وارد ہوا کہ بعد نزول اس آیت کریمہ کے رسول مقبول صلعم نے اہل قبا سے فرمایا

کہ کیا عمل کرتے ہو تم جو مستحق اس مدح اور کرامت کی ہوے سب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم ہم کچھ
عمل نہین جانتے ہین سوا اسکے کہ ہم استنجا کرنے مین بعد استعمال پتھرون کے پانی سے بھی طہارت
کر لیتے ہین تاکہ بخوبی پاکی حاصل ہووے آپنے فرمایا کہ یہی عمل ہے کہ اسکے کرنے سے تمکو یہ کرامت
اور عظمت و سعادت اعلے نصیب ہوئی چاہیے کہ لازم پکڑو اوپر اپنے اس عمل کو بعض علما اسطرف گئے ہین
کہ مراد ساتھ اس مسجد کی مسجد اعظم نبوی ہے علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات اور بعض احادیث بھی
اسکی تائید مین وارد ہوئی ہین لیکن حق یہ ہے کہ مفہوم اس آیت کریمہ کی دونون مسجد شریف پر صادق ہین
اور ہو سکتا ہے کہ دونون مراد ہون چنانچہ بعض علما حدیث اسمقام کی تحقیق مین ایسا ہی فرماتے ہین
واللہ اعلم امام احمد بروایت حضرت ابو ہریرہؓ نقل کرتے ہین کہ ایک جماعت صحابہؓ کی حضرت صلعم کی
خدمت مین حاضر ہوی آپنے فرمایا کہ جاؤ طرف مسجد تقوی اور پیچھے اونکے آپ بھی اوسی جانب متوجہ ہوے
اور دونون دست مبارک اوپر کندھی حضرت ابا بکر صدیقؓ و حضرت عمرؓ رکھے تھے پس یہہ حدیث موید اسکی ہے
کہ مسجد قبا کا نام مسجد تقوی ہے اور حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ اونھون نے فرمایا
قال النبی صلعم المسجد الذی اسس علی التقوی من اول یوم ھو مسجد قبا قال اللہ جل ثنائہ فیہ رجال
یحبون ان یتطھروا واللہ یحب المطھرین صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ابن عمرؓ سے روایت ہے
کہ آنحضرت صلعم سوار و پیادہ واسطے زیارت مسجد قبا کے تشریف لیجاتے تھے اور دو رکعت نماز اوسمین جاکر
ادا فرماتے تھے اور دوسری روایت صحیح بخاری مین وارد ہوا کہ آپ ہر ہفتہ کو سوار و پیادہ مسجد قبا کو
جاتی تھے عبد اللہ بن عمرؓ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے اور ابن شیبہ پیر کے دن کی بھی روایت نقل کرتے ہین
محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلعم ستر ہوین ماہ مبارک رمضان کو وقت صبح کے تشریف لاتے تھے
وارد ہوا کہ ایک روز حضرت امیر المومنین عمرؓ مسجد قبا کی زیارت کیواسطے تشریف لاے اوسوقت آپنے
وہان کسیکو نہ دیکھا فرمایا کہ قسم ہے اوس خدا کی کہ جان میری اوسکے قبضہ قدرت مین ہے دیکھا مینے پیغمبر صلعم کو
کہ آپ ذات خاص سے صحابہؓ کے ساتھ اس مسجد کی بنا کیواسطے پتھر اوٹھا کر لاتے تھے قسم ہے اللہ کی
اگر یہہ مسجد ایک کونہین عالم کے کونون مین سے ہوتی تو کتنے ایک جگر اونٹون کے اوسکی طلب مین نہ مارتا مین
پس آپنے شاخین کھجور کی منگوا کر ایک جھاڑو بنائی اور جو کوڑا کچرہ کہ اوسمین پڑا تھا اوسکو دور کیا
لوگون نے عرض کیا کہ (اے) امیر المومنین ہم بہت ہین ہمکو خدمت فرمایئے آپنے فرمایا کہ نہین قسم ہے اللہ کی

تم بہت نہین ہوا بن زبالہ زید ابن اسلم سی روایت کرتے ہین کہ یہہ کلمات آپنی فرمائے الحمد للہ الذی
قرب منا مسجد فما ارد لو اکان بافق من الافاق لضربنا الیہ اکباد الابل وارد ہوا
کہ حضرت ابن عمرؓ جبکہ داخل ہوتے تھی آپ مسجد قبا مین تو نہایت مکروہ جانتی تھے اس بات کو کہ نکلین اوسسے
بغیر نماز پڑہے اور حضرت سیدنا عمرؓ کا معمول تھا کہ آپ مسجد قبا مین پیر کے دن اور جمعہ رات کی دن تشریف
لیجاتی تھی اور باسناد صحیح بطرق متعددہ سعد بن ابی وقاصؓ سی روایت ہی کہ آپنے فرمایا کہ دو رکعت نماز مسجد قبا مین
پڑہنا مجکو زیادہ محبوب ہے اس سی کہ دو بار بیت المقدس کی زیارت کرون اور آپنے فرمایا کہ اگر جانو تم اون اجر کو
جو اس مسجد شریف مین ہین تو کیا کیا سعیان اوسکی زیارت مین نکرو اور اسیطرح باسناد صحیح وارد ہوا
فرمائی حضرت ابو ہریرہؓ سی حدیث شریف مین وارد ہوا کہ جسنی نماز پڑہی چار مسجدون مین بخشے گئے گناہ اوسکے
یعنی مسجد الحرام و مسجد نبوی و مسجد اقصے و مسجد قبا اور روایت کیا ترمذی نے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے
کہ نماز پڑہنا مسجد قبا مین مانند عمرہ کے ہے اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ دو رکعتین مسجد قبا مین پڑہنا
افضل ہی ہزار رکعت سی مسجد اقصے مین پڑہنے سے اور اس باب مین کئی حدیثین وارد ہوئی ہین پس
بعض کی نزدیک دو رکعتین ہین اور بعض کی نزدیک چار اور صفہ کہ اس مسجد شریف کی صحن مین ہی کہتے ہین
کہ وہ جگہ بیٹھنے ناقہ سرور عالم صلعم کی ہے بقول مشہور اور طول و عرض مسجد قبا کا ۶۶ گز ہے لکھا ہے
کہ کچھ تھوڑی زیادتی اس مسجد شریف مین جانب منارہ حضرت عثمانؓ بن عفان نے فرمائی ہوا و عمر ابن عبد العزیز نے
اپنی عہد مین موافق بنا مسجد اعظم نبوی کی اس مسجد مین بھی آرائش اور زینت کی تھی جب بسبب زیادہ عرصہ کے
وہ عمارت منہدم ہوگئی تو سلاطین اور امراء آنساق فرنا بعد قرن تعمیر اوسکی کرتے رہے

دعا مسجد قبا مین پڑہنیکی یہہ ہے یا صریخ المستصرخین یا مفرج کرب المکروبین یا مجیب دعوۃ المضطرین
صل علی محمد و آلہ و اکشف کربی و فرجنی کما کشفت عن رسولک کربہ و حزنہ فی ھذا المقام یا حنان
یا منان یا کثیر المعروف یا دائم الاحسان یا ارحم الراحمین اور یہ مقام کہ جس سی برکت لیتی اس مسجد شریف مین لازم ہے
مگر سعد بن خثیمہؓ کا ہے کہ جانب قبلہ مسجد تھا اور مسجد قبا کے رکن غربی قبلہ کے جانب ایک مقام ہے
اوسکو مسجد علی کہتی ہین امام سمہودی لکھتے ہین کہ شاید یہی مسجد مگر سعد بن خثیمہؓ کا ہی کہ رسول مقبول صلعم
اوسمین آرام فرمایا اور وضو کرکے وہان نماز ادا فرمائی اور بیر ایسیس بھی قریب قبا کے ہے
اور وہ مسجد ذکر اوسکا نزدیک مسجد قبا کی بعلاقہ نسبت تقدم تذکیر بھی مناسب ہی **ذکر مسجد ضرار**

کہ ایک جماعت بھائی بند انصاریون کی کہ اصرار کفر و نفاق مین گرفتار تھی اونھون نے مسجد قبا کے مقابلہ مین
ساتھ غرضون فاسد کے جو اہل نفاق کی ہوتی ہین بنا کی تھی کہ آیت کریمہ والذین اتخذوا مسجدا ضرارا وکفرا
تا آخر اسی باب مین نازل ہوئی ہے بیہقی ابن عباسؓ سی روایت کرتے ہین کہ ابو عامر راہب لوگونسی کہا
کہ تم بھی ایک مسجد بناؤ اور محمد صلعم کو حیلہ و نفاق سی نگاہ رکھو یہانتک کہ مین قیصر روم کے پاس جاتا ہون
اور ایک لشکر عظیم اپنے ساتھ لاکر محمد صلعم کو معہ اصحاب نکالدیتا ہون معاذ اللہ منھا غرض وہ لوگ بعد فارغ ہونے
بنا مسجد سی ملازمت اقدس حبیب کبریا صلعم مین حاضر ہوی اور عرض کی کہ ہم لوگون نے ایک مسجد بنائی ہے
اور اب وہ بن چکی ہے اگر حضور معہ اصحاب وہین نماز ادا فرماوین تو موجب خیر و برکت عظیم کا ہوگا اوسیوقت
وحی نازل ہوئی لا تقم فیہ ابدا لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم احق ان تقوم فیہ آخر تک
آخر کار بحکم خدا و رسول اوس مسجد مین آگ لگادی اور ویران کردیا طبری ایک علما اہل حدیث سی نقل کرتے ہین
کہ اونھون نے کہا کہ مینے مسجد ضرار کو جعفر منصور کے زمانہ مین دیکھا کہ اوس سی دھوان نکلتا تھا بالفعل اوس مسجد کا
کوئی نشان اور مقام معین معلوم نہین لیکن وہ مسجد گرد مسجد قبا کے تھی واللہ اعلم **مسجد الجمعہ**
مسجد قبا سی مدینہ شریف کے آنے مین بائین طرف پڑتی ہے بنی سالم مین اسکو مسجد الوادی اور مسجد عاتکہ بھی
کہتی ہین رسول مقبول صلعم جب جمعہ کے دن قبا سی طرف مدینہ طیبہ کے روانہ ہوے تو بسبب آجانی وقت جمعہ کے
نماز جمعہ اوسجگہ ادا فرمائی اور اول جمعہ یہی تھا اور قریب اسکی مسجد کے ایک وادی ہے کہ جانب مغرب و یمین
بنی سالم کے گھرون کی ابتک نشان باقی ہین اور عمارت قدیم اس مسجد کی منہدم ہوگئی تھی پس بعض عجمیون نے
سنہ ۹۰ مین تجدید اوسکی کردی طول اوسکا قبلہ سی تا شام بیس گز اور عرض مشرق سی مغرب تک ساڑہے سولہ گز
مسجد الفضیخ بالفعل لوگ اوسکو مسجد الشمس کہتے ہین ایک مسجد چھوٹی ہے قریب مسجد قبا کی جانب مشرق
ایک مکان بلند پر بنی چھت کی مشکل مربع جسوقت کہ رسول مقبول صلعم نے بنی نضیر کا محاصرہ کیا تو قریب اسکے
خیمہ آپکا تھا پس اس مسجد کی جگہ آپ نے چھ روز نماز ادا فرمائی بعد اسکے اوسجگہ مسجد بنادی گئی ابن زبالہ
روایت کرتے ہین کہ حضرت ابو ایوب اور جماعت انصار اس مسجد کی جگہ بیٹھکے فضیخ کہ ایک قسم مینگ کی چیز دینی ہے
استعمال کرتے تھے جب کہ آیت حرمت شراب کی نازل ہوئی سنتی ہی مشکون کی منھ کھولدیے اور جسقدر فضیخ اوسمین تھا
اوسجگہ بہادیا اس سبب سے اوسکو مسجد فضیخ کہتے ہین شیخ مجد الدین فیروز آبادی لکھتے ہین کہ مسجد الشمس اسوجہ سی کہتی ہین
کہ چونکہ وہ مقام بلند پر بنی ہے تو اول شمس وہین ظاہر ہوتا ہی یہہ نہ سمجھنا چاہیے کہ یہہ مقام وہ ہے

جہان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لیے اعادہ شمس کا ہوا تھا کیونکہ وہ قضیہ صہبا مین واقع ہوا تھا کہ شہر دن خیبر سے
بیسا کہ قاضی عیاض نے تصریح اوسکی کی ہے **ف** جاننا چاہیے کہ حدیث رد شمس کی بروایت
حضرت ابوہریرہؓ باسناد حسن ثابت ہی اور وہ کئی طریقون سے وارد ہوئی ہے اور طحاوی نے
صحت اوسکی کی ہے اور ابن جوزی اوسکو موضوعات مین لایا ہی شیخ ابن حجر فتح الباری مین لکھتے ہین
کہ ابن جوزی نے خطا کی کہ اس حدیث کو موضوعات مین شمار کیا **مسجد بنی قریظہ** جانب مشرق
مسجد شمس کی ہے جسوقت کہ رسول مقبول صلعم نے محاصرہ بنی قریظہ کا کیا تو آپنے بمقام مسجد قیام فرمایا وارد ہوا
کہ اوسکے قریب ایک عورت کا گھر تھا کہ جناب سرور عالم صلعم نے اوسمین نماز ادا فرمائی تھی ولید ابن
عبدالملک نے وقت بنائی مسجد کے اس گھر کو بھی مسجد مین داخل کر دیا اور عمارت قدیم اس مسجد کی مسجد قبا کی
عمارت کی ڈول پر تھی یعنی چھت اور ستونون اور منارہ کے ساتھ اور اب ایک حاطہ ہی کہ کہ قبلہ سی جانب شام
۴۴ گز ہی اور مشرق سی جانب مغرب ۴۴ گز ہے **مسجد مشربہ ام ابراہیم** جانب شمال یعنی اوتر ۱۲
مسجد بنی قریظہ کے ہی کہ وہ ایک احاطہ ہے نے چھت کا قبلہ سی جانب شام گیارہ گز اور مشرق سے
جانب مغرب چودہ گز بروایت صحیح ثابت ہوا کہ آنحضرت صلعم نے اوسجگہ نماز ادا فرمائی اہل تحقیق لکھتے ہین
کہ مشربہ بمعنے باغ کے ہے حضرت ابراہیمؑ ابن رسول اللہ صلعم کی والدہ شریفہ حضرت ماریہؓ قبطیہ کا
وہان باغ تھا اور پیدایش حضرت ابراہیمؑ کی بھی اوسجگہ ہوئی تھی حضرت عائشہؓ سی روایت ہے
کہ حضرت ماریہ قبطیہؓ نہایت خوبصورت تھین رسول مقبول صلعم اونسے بہت خوش اور موافق تھے
اول اونکو حارثہ بن نعمان کے گھر مین رکھا اور آخر کو بسبب میری غیرت کی اونکو عوالی مدینہ منورہ مین
کہ یہہ مسجد اوسجگہ ہے آپ لیگئے اور اوسجگہ کبھی کبھی آپ تشریف لیجاتے تھے اور یہہ مجھپر پہلے سی بھی
زیادہ سخت گذرا آخر کار اونکو حق تعالے نے اولاد عنایت کی یعنے حضرت ابراہیمؑ اور مین اس نعمت سے
محروم رہی اور قصہ ماریہ قبطیہ کا جو قرآن مجید مین وارد ہوا **یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ**
آخر تک سب اہل تفسیر لکھتے ہین **مسجد بنی ظفر** کہ اب اوسکو مسجد بغلہ کہتے ہین اور عوام لوگ سفرہ پیغمبر صلعم
اوسی کہتے ہین بقیع سی جانب مشرق ہی حضرت فاطمہ بنت اسد کی قبہ کی راہ سی روایات معتبرہ سی ثابت ہوا
کہ آنحضرت صلعم نے محلہ بنی ظفر مین ایک جماعت اصحاب مثل حضرت ابن مسعودؓ و حضرت معاذ بن جبلؓ کی ساتھ
نماز وہان ادا فرمائی اور ایک پتھر پر کہ وہان آپ بیٹھے اور قاری کو حکم کیا کہ قرآن مجید پڑھے چنانچہ

جب وہ قاری اس آیت پر پہونچا فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید آخر تک تو آپ پر آثار گریہ کے پیدا ہوے اور آپنے فرمایا کہ خداوندا مین گواہی دینے والا ہون اوسکا جنمین مین ہون اور جنکو کہ مینے نہین دیکھا اونکا حال کیا جانون بعض علماء تاریخ لکھتے ہین کہ جس عورت کو کہ حمل نہ رہتا ہو وہ اوس پتھر پر بیٹھی خدا چاہے حاملہ ہوجاویگی شیخ لکھتے ہین کہ یہہ خاصیت اہل مدینہ کے نزدیک قدیم سے ابتک مشہور چلی آتی ہے مطری لکھتے ہین کہ اس مسجد شریف کی قبلہ کی جانب کئی پتھر ہین کہ اونمین آثار شریف ہین چنانچہ ایک پتھر کا کہ آنحضرت صلعم نے تکیہ لگایا تھا اور کہنی مبارک اوسپر رکھی تھی ابتک نشان کہنی مبارک کا اوسمین موجود ہے اور ایک پتھر مین آثار اونگلیون مبارک کا ظاہر ہے اور کسی پتھر مین آپکے خچر کے سم کا نشان موجود ہے لہذا اوسکو مسجد النعلہ بھی کہتے ہین وغیرہ کہ ان سب سے لوگ برکت و خیر حاصل کرتے ہین اور **مسجد الاجابہ** کہ حضرت کی دو دعائین وہان قبول ہوئین ہین ایک امت کا قحط سے نجات دوسری غرق سے ملک نہ ہونا یہہ مسجد بقیع سے اور ترکیطرف بلندی پر ہے اسکو مسجد نبی مقام بھی کہتے ہین **مسجد طریق** الشہداء کہ حضرت حمزہ سید الشہداء کی مشہد مقدس کو جاتی ہوے جانب مشرق پڑتی ہے مشہور ہے بمسجد ابوذر غفاری بیہقی شعب الایمان مین عبدالرحمن بن عوف سے روایت کرتے ہین کہ ایک روز مسجد نبوی مین پڑا تھا مین کہ ناگاہ رسول مقبول صلعم باہر تشریف لاے اور آپ روانہ ہوے مین بھی آپکے پیچھے ہوا پس آپ ایک باغ مین داخل ہوے اور وضو کرکے آپنے دو رکعتین پڑہین اور بعد نماز کے آپ سجدہ مین گیے اور یہانتک دیر فرمائی سجدہ مین کہ مجھکو گمان ہوا کہ مگر کہ روح پاک آپکی اعلی علیین کو پہونچی پس اس حال کو دیکھتے ہی مین رونے لگا کہ اس عرصہ مین آپنے سر مبارک اوٹھایا اور فرمایا کہ کیون روتا ہے عرض کیا مینے یا رسول اللہ صلعم حضور اتنی دیر تک سجدہ مین رہے کہ مین ڈر گیا کہ شاید روح پرفتوح اس عالم سے رخصت ہوئی آپنے فرمایا کہ اسوقت جبرئیل بارگاہ الہی سے میرے پاس یہہ پیام لایا کہ پروردگار فرماتا ہے کہ ای حبیب میری جو شخص اوپر تیرے تحفہ درود کا بھیجے مین اوسپر بھیجون اور جو سلام تجھپر بھیجے مین اوسپر سلام بھیجون اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ جو شخص تجھپر درود بھیجے دس نیکیان اوسکے لیے لکھون اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ دس بار اوسپر مین درود بھیجون پس مین نے اپنے پروردگار کا شکر بجا لایا کہ یہہ نعمت عظمی مجھکو عطا ہوئی بیہقی حاکم سے روایت کرتے ہین کہ یہہ حدیث صحیح ہے طول دعرض اس مسجد کا آٹھ گز ہے

مسجد الفتح جسکو مسجد الاحزاب اور مسجد الملک بھی کہتے ہین حضرت امام احمد حنبل اپنی مسند مین بروایت ثقات جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہین کہ رسول مقبول صلعم نے مسجد فتح مین تین روز دعا کی پیر منگل بدھ

پس آپنے بدہ کیدن بارگاہ الہی سی بشارت قبولیت دعا کی پائی کہ اثر فرح وسرور کا چہرہ شریف سی عیان ہوتا تھا
حضرت جابر رضہ فرماتی ہین کہ مجکو کوئی مہم سخت پیش نہ آوی کہ اوسی ساعت مسجد الفتح کو جاؤن اور قبولیت دعا کی
بشارت نہ پاؤن حضرت شیخ رح لکھتے ہین کہ رسول مقبول صلعم کی دعا اس مسجد مین یہ تھی اللھم لک الحمد علی ما تلبثنی
من الضلالۃ فلا مکرم لمن اھنت ولا مھین لمن اکرمت ولا معز لمن اذللت ولا مذل لمن اعززت ولا ناصر لمن خذلت
ولا خاذل لمن نصرت ولا معطی لما منعت ولا مانع لما اعطیت ولا رازق لمن حرمت ولا حارم لمن رزقت
ولا رافع لمن خفضت ولا خافض لمن رفعت ولا خارق لمن سترت ولا ساتر لمن خرقت ولا مقرب لمن عدت
ولا مباعد لمن قربت یا صریخ المکروبین یا مجیب المضطرین الکاشف ھمی وغمی وکربی فقد تری حالی ومقالی اصحابی
پس جبرئیل آئی اور کہا کہ پروردگار تیرے نے دعا تیری سنی پس آپکو مع آپکے صحابیون کے دشمن کی ہول سے
محفوظ رکھا پس رسول مقبول صلعم سنکر دوزانو بیٹھے اور ہاتھون مبارک کو بلند فرمایا اور آنکھون مبارک کو
نیچہ کیا اور کہا شکرا لک رحمتنے رحمت اصحابی **اور مسجد سلمان فارسی رض اور مسجد ابی بکر رض**
اور مسجد علی رض کہ یہہ مسجدین جبل سلع کی مغرب کیطرف مقام جنگ احزاب مین واقع ہین اصل بنا
ان مسجدون کی عمر ابن عبد العزیز سے ہے اور بعد منہدم ہوسنے اون عمارات کی سیف الدین حسین رض
اور زین الدین منیعم منصوری نے تعمیر کی **مسجد بنی حرام** کہ سلع کی گھاٹی مین واقع ہے
اگر مدینہ شریف سی مسجد الفتح کو جاوے رسولخدا صلعم نے اوسمین نماز ادا فرمائی ہے متصل اوسکی ایک مسجد ہے
کہ ایام خندق مین مشرف ہوا ہی بشرف حضور سرور انبیا صلعم اور بعض اوقات آپ وہان شب باش بھی
ہوی ہین [illegible] کرتے ہین کہ ایک دفعہ حضرت معاذ ابن جبل رسول مقبول صلعم کی خدمت مین
نکلے جب آپکو حجرون شریف مین نہ پایا تو آپ جبل سلع کی طرف روانہ ہوی اور وہان جاکر دعا مین بایین طرف دیکھنا
شروع کیا دیکھا کہ سرور انبیا صلعم خیمہ مین سر بسجدہ ہین حضرت معاذ دیکھتی ہی پہاڑ پر سے اوترے
[illegible] زیادہ عرصہ ہو جانے کے گمان کیا کہ روح پاک عالم بالا کو رخصت ہوئی کہ اتنے مین آپنے
سر مبارک سجدہ سی اوٹھایا اور فرمایا کہ جبرئیل امین میرے پاس آیا اور کہا کہ حق سبحانہ تعالی تجھ سلام
تحفہ بھیجتا ہی اور پوچھتا ہے کہ تو جانتا ہی کہ تیری امت سی مین کیا معاملہ کرونگا مینے کہا کہ اللہ خوب جانتا ہے
[illegible] کیا جانون بعد اسکے پھر آیا اور کہا کہ پروردگار تیرا فرماتا ہی کہ ای حبیب تو دل اپنا خوش رکھ
[illegible] تیری امت سی ہرگز وہ معاملہ نکرونگا جس سی تو ناخوش ہووے اور موجب تیرے رنج کا ہووے

پس سجدہ کیا مینے اور شکرانہ اس نعمت عظمی کا بجالایا مین ای معاذ عمدہ ترین اور فاضلترین وہ حال
کہ بندہ کو مولی سے نزدیک کرے سجدہ ہی **مسجد القبلتین** جسمین ایک محراب بیت المقدس کیطرف ہے
اور دوسری کعبہ کی جانب وہ مسجد الفتح سے آدہ کوس پر مغرب کیطرف ہی محمد ابن اخنس سے روایت ہے
کہ رسول مقبول صلعم نماز ظہر پڑھتے تھے دو رکعتین پڑہین تھین کہ وحی تحویل قبلہ کی آئی قَوْلِ وَجْهَكَ
شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ پس دو رکعتین اخیر کی آپنے طرف کعبہ کے ادا فرمائین اسوجہ سے مسجد القبلتین کہتے ہین
شیخ مجد الدین فیروز آبادی لکھتے ہین کہ مسجد قبا احق اور اولی ہے اس نام کے ساتھ اسوجہ سے کہ صحیح بخاری
اور صحیح مسلم مین وارد ہوا کہ وقوع تحویل قبلہ کا اوسمین ہوا ہی مگر بعض علما نے ترجیح قول اول کی کی ہے
واللہ اعلم **مسجد السقیا** جو گرد نواح مدینہ طیبہ مین مکہ معظمہ کے جانیوالیکو پہلے ملتی ہی بہت چھوٹی
مسجد ہی سات گز کا طول و عرض رکھتی ہے رسول مقبول صلعم نے اوسمین نماز پڑہی اور اہل مدینہ کیلیے
برکت کی دعا فرمائی اور بالفعل مسجد سقیا اوس مسجد کو کہتے ہین کہ مکہ شریف کی راستہ مین قریب مدینہ طیبہ کے
پہلی مسجد ملتی ہے اور سقیا نام ایک کنوین کا ہی **مسجد الرایہ** کہ باہر مدینہ شریف کے شام کی راہ مین
ذباب پہاڑی پر واقع ہی جو مدینہ شریف سے شام کیطرف جاے اوسکو دہنی طرف پڑتی ہی اور جبل سلع سے
مشرق کیطرف ہی اس مسجد پر سے قبہ شریف سرور عالم صلعم کا دکھلائی دیتا ہی **مسجد الفسح** کہ اُحد کو
جاتی ہوی مزار حضرت حمزہؓ سے مشرق کیطرف پڑتی ہے آیت کریمہ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ
تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ آخر تک وہین نازل ہوئی مطری کہتے ہین کہ آنحضرت صلعم نے نماز ظہر و عصر احد کے دن
بعد فارغ ہونی لڑائی سے وہین ادا فرمائی **مسجد عینین** کہ حضرت حمزہ سید الشہداؓ کی مشہد مقدس سے
قبلہ کی جانب ہی اور اس پہاڑ کو جبل الرمات بھی کہتے ہین کہ تیر انداز لشکر اسلام کی احد کی روز اوسی پر کھڑی تھی
اور جناب سید الشہدا کو بھی زخم وہین آیا **مسجد الوادی** جو اوپر کنارہ شامی جبل عینین کی واقع ہے
مطری لکھتے ہین کہ محل شہادت جناب سید الشہدا یہی مقام ہی بعضے علما اس مسجد کو مسجد العسکر بھی کہتے ہین
واللہ اعلم اور مسجد ابی ذر کہ حضرت امیر حمزہؓ کی درگاہ کو جاتے ہوی راہ مین دہنی طرف پڑتی ہے
اور **مسجد ابی بن کعب** کہ بقیع مین ہی اور **مسجد مصلے عید** کہ باہر دروازہ کی مغرب کیطرف ہے
اور وہان مسجد ابو بکرؓ و مسجد علیؓ و مسجد عمرؓ بھی مشہور ہین پس چاہیے کہ نماز بھی ہر ایک مین ان مساجد کی
پڑھی اور چاہیے کہ نماز پڑھے **مسجد فاطمہؓ** مین کہ بقیع مین ہے اور اوسکو بیت الحزن بھی کہتے ہین

ف یہ مکان قبہ اہلبیت سی جنوب کیطرف مشرق کو جھکا ہوا نہایت نزدیک ہی وہان حضرت خاتونؓ جاکر
بعد رسول مقبول صلعم کے رویا کرتی تھین غرض یہ وہ مسجدین بیان ہوئین کہ مدینہ طیبہ مین مشہور و معروف ہین
اور لوگ اونکی زیارت سی مشرف ہوتے ہین لیکن اہل حدیث لکھتے ہین کہ مسجدین اور بھی ہین زیادہ چالیس سے
مگر اونکی نشان نہین معلوم ہین اسواسطے نہ لکھی گئین اللہ تعالی سب مسلمانونکو ان مسجدون مقدس کی زیارت نصیب فرماوے امین

باب بارہوان
فصل پہلی
مدینہ طیبہ کی کنوؤن کی فضائل کی بیان مین

اہل اسلام پر پوشیدہ نہی کہ کنوین مدینہ طیبہ مین مانند مسجدون کے بہت ہین لیکن بعضے منہدم اور معدوم
ہوگئے کہ نشان اون کا نہین معلوم ہے حضرت سید سمہودیؒ اپنی تاریخ شریف مین زیادہ پینسٹھ کے
لکھتے ہین لیکن بالفعل جو مشہور و معروف ہین اور لوگ اونکی زیارت سی مشرف ہوتے ہین وہ سات ہین
جنمین رسول مقبول صلعم نے آب دہن مبارک اور غسالہ وضو کا ڈالا ہی پس ضرور ہی کہ پانی اونکا پیے
اور وضو اور غسل اوس سی کرے ایک اونمین سی بیر اریس ہی کہ مسجد قبا سی مغرب کے جانب
نہایت قریب ہی اریس نام یہودی کا تھا پانی اس کنوین کا نہایت شیرین و لطیف ہی کئی روایتون سے
ثابت ہی کہ آنحضرت صلعم نے آب دہن مبارک اس کنوین مین ڈالا پس یہ شیرینی اور لطافت جب سے
پیدا ہوئی ورنہ پہلے اس سی یہ کنوان شیرین نہ تھا بیہقی روایت کرتے ہین کہ انس بن مالکؓ نے
قبا مین آنکر اس کنوین کا پتہ لوگون سی پوچھا پس ایک شخص آپکو چاہ اریس پر لے آیا آپنے وہان
یہ حدیث نقل کی کہ رسول مقبول صلعم اس کنوین پر تشریف لاے اور ایک شخص کہ پانی کھینچ رہا تھا
اوس سی پانی مانگا اور پیا پانی کو ساتھ آب دہن مبارک کی اس کنوین مین ڈالدیا پھر آپنے وضو کیا
اور نماز پڑہی اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین وارد ہوا کہ ابو موسی اشعریؓ کہتے ہین کہ مین وضو کرکے
بقصد ملازمت حضرت صلعم کی گھر سی باہر نکلا اور عہد کیا مینے کہ آجکی روز آپکی خدمت سے علیحدہ نہونگا
پس پتا یا مینے آپکو مسجد نبوی مین لوگون نے کہا کہ آپ ابھی جانب قبا تشریف لیگئی ہین مین بھی وہین ہوتا ہوا
معلوم ہوا کہ حضور بیر اریس پر تشریف رکھتے ہین پس مین جاکر جس باغ مین کہ بیر اریس تھا
اوسکی دیوار پر بیٹھ گیا یہانتک کہ آپنے قضاے حاجت سی فارغ ہوکر وضو فرمایا پس اندر گیا مین

دیکھا کہ آپ چاہ اریس پر بیٹھے ہین پنڈلیان مبارک کھولے ہوے اور پاؤن مبارک کنوین مین لٹکائے ہوے
پس مین سلام کرکے پھرا اور دروازہ پر بیٹھ گیا اس مراد سے کہ آجکے روز خدمت دربانی حبیب کبریا کی
بجالاؤن کہ تھوڑی سی دیر مین حضرت ابوبکر صدیق آئے اور آپنے دروازہ ہلایا مینے کہا کہ کون ہے
آپنے فرمایا کہ ابوبکر مینے کہا کہ آپ ٹھہریے مین جاکر خبر کرتا ہون مینے جاکر عرض کی کہ یارسول اللہ صلعم
ابوبکر آئے ہین اور اذن آنے کا چاہتے ہین فرمایا کہ آنے دے اور بشارت دے اوسکو جنت کی
مینے آکر آپکو بشارت دی جنت کی اور آپ آکر دہنی طرف حضرت کی بیٹھ گئے اور بھی بقصد متابعت آپکے
اپنے پاؤن بھی اوسیطرح لٹکا دیے مین پھر آکر اپنی خدمت پر حاضر ہو گیا اور منتظر آنے اپنے بھائی کا ہو
کہ کاشکے وہ بھی اسوقت چلا آئے اور اسوقت خاص مین جنت کی بشارت پاوے کہ اس درمیان مین
حضرت عمر آئے اور دروازہ ہلایا مینے پہلے جیسے حضرت کی خدمت مین جاکر عرض کی آپنے فرمایا کہ آنے دے
اور بشارت دے اوسکو جنت کی مینے آکر آپکو بشارت جنت کی دی اور آپ اندر آکر بائین طرف حضرتؐ کے
بیٹھ گئے جسطرح کہ حضرت بیٹھے تھے مین پھر آکر دروازہ پر بیٹھ گیا اور دلمین کہنے لگا کہ کاشکے اسوقت
بھائی میرا بھی آجاوے کہ حضرت عثمان آئے اور پہلے جیسے مینے خبر کی آپنے فرمایا کہ آنے دے اور بشارت دے
اوسکو جنت کی ساتھ اوس بلاکے کہ اوسکو پیش آوے مینے آکر آپکو بشارت دی جنت کی اوسیطرح
اور آپ بسبب تنگ ہونے جگہ کے مقابل اونکے دوسری طرف بیٹھ گئے اور اس کنوین کو بیر خاتم بھی
کہتے ہین صحیح بخاری مین وارد ہوا کہ خاتم آنحضرت صلعم کہ دست مبارک مین رکھتے تھے اور بعد اسکے خلیفہ اول
اور دوم کو پہونچی بعد اونکے حضرت عثمانؓ کو پہونچی ایکدن آپ اس کنوین پر بیٹھے تھے اور انگشتری کو اچھال کر
حسب عادت پھرا رہے تھے کہ کنوین مین گر پڑی تین روز تک تلاش کی اور کنوین کا پانی کھینچا مگر نکلی
اور گرنا انگشتری کا چھٹے برس آپکی خلافت مین ہوا تھا کہ اوسیدن سے فتنے اور فساد برپا ہونے شروع ہوے

ف محققین نے لکھا ہے کہ انگشتری مبارک خاصیت انگشتری حضرت سلیمانؑ کی رکھتی تھی کہ اوسکے
گم ہونے سے انتظام بگڑ گیا لکھا ہے کہ پہلے آپنے سونے کی انگشتری بنوائی تھی اور اصحاب نے بھی
آپکو دیکھکر سونے کی انگوٹھیان بنوائین پھر آپنے سونے کی انگوٹھی اوتار ڈالی اور فرمایا کہ سونا
مردون پر حرام ہے اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی اصحاب نے بھی ایسا ہی کیا **بیرغرس** شیخ محمد الدین
لکھتے ہین غرس غین کی زبر سے اور سکون راسے بمعنی درخت لگانے کے اور بعضے راکو بھی زبر سے پڑھتے ہین

اور وہ کہتے ہین کہ مینے بہت اہل مدینہ سے سنا کہ غرس غین کی پیش سے پڑھتے ہین لیکن اولیٰ زبر ہی ہے
یہ کنوان مسجد قبا سے مشرق کیطرف نصف میل کے فاصلہ پر ہے اور غرس نام اون جگہون کا ہے
جو گرداوسکے ہین اہل تحقیق لکھتے ہین کہ یہ کنوان بڑا ہے اور اوسمین پانی دہ دہ سے بھی زیادہ ہے
اور اوسکی پانی پر سبزی غالب ہے اور اوسمین ایک درجہ ہے کہ اوس راہ سے کنوین مین چلے آتے ہین
سنہ ۶۲ مین تعمیر پایا روایات صحیحہ سے ثابت ہوا کہ آنحضرت صلعم نے اوس سے وضو فرمایا اور باقی پانی کو
کنوین مین ڈالدیا ابن حبان منقل ثقات لکھتے ہین کہ انس ابن مالکؓ اس کنوین سے پانی منگواتے تھے
اور فرماتے تھے کہ دیکھا مینے رسولخدا صلعم کو کہ آپ اس کنوین کا پانی پیتے تھے اور وضو فرماتے تھے
ابراہیم بن اسمعیل بن مجمع سے روایت کی ہے کہ کہا کہ ایکدن رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ مینے آجکی رات دیکھا کہ ایک کنوین پر بہشت کے کنوون سے صبح کی ہے مینے پس صبح کی آنحضرت صلعم نے
بیرغرس پر اور آپنے وضو کیا اور آب دہن مبارک اوسمین ڈالا اور شہد کہ جو آپکے پاس بطور تحفہ کہین سے
آیا تھا اوسکو بھی آپنے اوس کنوین مین ڈالدیا شیخ عابد روایت ابن ماجہ لکھتے ہین کہ رسول مقبول صلعم نے
وصیت کی کہ مجکو بعد انتقال کے سات مشک پانی میرے کنوین سے کہ بیرغرس ہے غسل دینا
اور رسولخدا صلعم عالم حیات مین اسی کنوین کا پانی پیتے تھے اسیطرح بروایت حضرت امام باقرؑ ثابت ہے

بیر بضاعہ کہ شامی دروازہ کے باہر درگاہ حضرت حمزہؓ کو جاتے ہوئے داہنی طرف
بالفعل باغ جمل الیل مین ہے حدیث شریف مین وارد ہوا کہ رسول مقبول صلعم اس کنوین پر تشریف لائے
اور پانی مانگا اور وضو کیا اور باقی پانی کو آب دہن مبارک کے ساتھ اوس کنوین مین ڈالدیا آنحضرت کے
زمانہ مین جو شخص کہ بیمار ہوتا تھا تو اوسکو اس کنوین کے پانی سے غسل دیتے تھے تو اوسکی برکت سے اوسکو
شفاء کامل عاجل نصیب ہوتی تھی حضرت اسمار بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ جو شخص بیمار ہوتا تھا
تو تین روز ہم اوسکو اس کنوین کے پانی سے غسل دیتے تھے اور وہ صحت پاتا تھا حضرت سہل ابن سعد
روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے اس کنوین مین آب دہن مبارک ڈالا اور پانی اوسکا پیا اور خیر و برکت کی
دعا فرمائی **بیر بصہ** کہ جنت البقیع سے آگے مدینہ طیبہ سے قبا کو جاتے ہوئے بائین طرف ایکمیل کے فاصلہ
ابن عدی بروایت حضرت ابو سعید خدریؓ نقل کرتے ہین کہ ایکدن رسول مقبول صلعم اونکے گھر مین
رونق افروز ہوئے اور فرمایا کہ تیرے پاس کوئی شئے سر دھونے کی ہے کہ مین اپنے سر کو دھولون کہ رسولخدا

مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم ہی مین نکال لایا اور آپکے ساتھ بیر بصہ پر گیا مین پس آپنے وہان
سر مبارک دھویا اور غسالہ کو کنوین مین ڈالدیا پانی اس کنوین کا بہت نزدیک ہی **بیر حاء**
کہ مسجد نبوی کے سامنے دیوار شہر سے باہر ابو طلحہ کے باغ مین ہی وارد ہوا کہ اکثر اوقات رسول مقبول
اسجگہ رونق افروز ہوتے تھے اور درختون کے سایہ مین آپ بیٹھتے تھے اور پانی اوسکا پیتے تھے
پانی اسکا نہایت شیرین اور لطیف ہی اور یہ مقام نہایت دلچسپ ہی **بیر عمن** کہ مسجد قبا سے
مشرق کیطرف مسجد شمس کے آگے تھوڑی دور پر ایک باغ کے اندر ہی یہ مقام نہایت پاکیزہ اور لطیف ہے
رسول مقبول صلعم وہان تشریف لیگئے اور آپنے وہان وضو کیا اور نماز پڑہی **بیر رومہ** کہ مدینہ طیبہ سے
تین کوس پر اوتر کیطرف وادی عقیق مین مسجد قبلتین سے آگے ہی یہ کنوان بھی بڑا ہی پانی نہایت
لطیف و شیرین ہی جسکا وصف نہین بیان ہوسکتا اہل حدیث لکھتے ہین کہ مدینہ طیبہ مین اس کنوین کا
پانی بہت شیرین تھا اور کنوون کا پانی کھاری تھا اور بیر رومہ کا مالک ایک یہودی تھا وہ پانی بیچا
کرتا تھا اس سبب سے مسلمانون کو پانی کی تکلیف تھی رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ جو شخص بیر رومہ کو خرید کر کے
ڈول مسلمانون کی اوسمین جاری کردے اوسکے لیے جنت ہی حضرت عثمانؓ نے اوس کنوین کو
اپنے خالص مال سے خریدا اور وقف کردیا اور تدبیر خریدنے کی یہ کی کہ پہلے آدھا بارہ ہزار درم کو خرید لیا
اور وقف کردیا سو جسدن باری حضرت عثمانؓ کی ہوتی تو آپ پانی بلا قیمت دیتے اور دوسرا اپنی باری کے دن
بیچتا لوگون نے اوسکی باری کے دن پانی بھرنا موقوف کردیا کیونکہ حضرت عثمانؓ کی باری مین سب بقدر حاجت
بھر لیتے تا رچار ہوکے اوسنے بھی اپنا حصہ حضرت عثمانؓ کے ہاتھ بیچ ڈالا اور حضرت عثمان رضہ نے
وہ بھی وقف کردیا اور کنوین مین بی تکلف ڈول مسلمانون کے جاری ہوگئے اور حضرت عثمان رضہ
حسب وعدہ جناب رسول مقبول صلعم مستحق جنت ہوے رب العالمین ان سب کنوؤن کا پانی پینا سب مسلمانون کو

فصل دوسری

مدینہ طیبہ کے حرم کے بیانمین اور اہل مدینہ کی تعظیم اور تکریم اور اداب مین

مسلمانون پر پوشیدہ نہ ہی کہ اہل مدینہ کی آداب مین بہت سی حدیثین وارد ہوئی ہین اور نکرنیوالیکے
حقمین سخت وعیدین مذکور ہوئی ہین اونمین سے چند اسجگہ لکھی جاتی ہین فرمایا رسول مقبول صلعم نے
المدینۃ مہاجری یعنے مدینہ طیبہ میری ہجرت کی جگہ ہی وفیہا مضجعی یعنے اسمین ہی خوابگاہ میری

کنایہ وجود مرقد انور اطہر صلعم سے ہی وفیہا منفیے اور اسمین ہی اوٹھنا میرا یعنی آپ اسی تعبہ مقدس سے
ستر ہزار فرشتون رحمت کی ساتھہ جو مرقد اطہر کو گھیرے رہتے ہین اوٹھینگے حقیق علی امتی حفظ
جیراني لازم اور سزاوار ہی میری امت پر کہ محافظت حرمت میری ہمسایہ والیکی کرین اونکی
رعایت حقوق واکرام مین شمہ فروگذاشت نکرین اور جو کچھہ کہ اونسے ظہور مین آوے مواخذہ نکرین
جبتک ہوسکے درگذر کرین ما اجتنب الکبائر جبتک کہ وہ کبائر سے بچین ورنہ جو حق شرع شریف ہو
حق اللہ اور حق العباد مین قائم کرین من حفظهم كنت له شهيدا او شفيعا يوم القيامة جو شخص
کہ محافظت انکی حرمت اور عزت کا کرے دن قیامت کے اوسکا مین شاہد اور شفیع ہونگا ومن لم
يحفظهم سقى من طينة الخبال اور جو شخص کہ حق حرمت اہل مدینہ کا نگاہ نہ رکھی پلایا جاویگا
وہ طینت خبال سے طینت خبال ایک حوض ہی دوزخ مین کہ پیپ اور زرد پانی دوزخیونکا اوسمین جمع ہوگا
نعوذ باللہ منہا اور صحیح مسلم مین وارد ہوا کہ لا يريد احد من اهل المدينة بسوء الا اذابه الله
في النار كما ذوب الرصاص او ذوب الملح في الماء یعنی فرمایا کہ جو کہ اہل مدینہ کے ساتھہ ارادہ
بدی کا کریگا مگر کہ ویقو بت خداوند حقیقی جبار گرفتار ہووے اور مانند رانگ کی آگ مین اور نمک کے
پانی مین گلے سعید ابن مسیبؓ سے روایت ہی کہ ایکدن رسول مقبول صلعم مدینہ طیبہ مین ایک مقام پر تھے
کہ آپنے دونون ہاتھہ مبارک واسطے دعا کے اوٹھائے اور فرمایا اللهم من اراد بي واهل بلدي
بسوء فعجل هلاله خداوندا جو شخص کہ میری ساتھہ اور میرے شہر والون کے ساتھہ بدی کا ارادہ کرے
جلدی اوسکو ہلاک کر چنانچہ وقوع مجمع وقائع کہ زمانہ یزید ابن معاویہ وغیرہ مین واقع ہوئی اونسے تصدیق
اس مضمون کی از بس روشن ہی امام احمد حنبلؒ حدیث صحیح جابر ابن عبداللہ رضؓ سے روایت کرتے ہین
کہ ایک میرا مرار فتنہ سے مدینہ طیبہ مین وارد ہوا حضرت جابرؓ اوس زمانہ مین مدینہ شریف مین تھے
اور آپکی بینائی بسبب زیادہ عمر کے جاتی رہی تھی لوگون نے آپ سے کہا کہ مصلحت یہ ہی کہ آپ چند قدم
اس ظالم کے مقابلہ سے ٹل جاوین کہ آفت اس فتنہ سے محفوظ رہین کہتے ہین کہ آپ ہاتھہ اپنے دونون بیٹونکے
کندھون پر رکھکر مدینہ طیبہ سے باہر چلے کہ راہ مین بسبب ضعف بصارت کے آپنے ٹھوکر کھائی تو آپنے فرمایا
کہ ہلاک ہو جیوہ شخص جسنے رسول خدا صلعم کو ڈرایا تو آپکے ایک لڑکے نے پوچھا کہ ڈرانا رسول مقبول صلعم کیسے
ہوسکتا ہے جس حال مین کہ آپ دنیا سے رخصت ہوگئے آپنے فرمایا کہ پیغمبر خدا صلعم سے سنا ہے

کہ آپنے فرمایا کہ جو شخص اہل مدینہ کو ڈراوے گویا کہ اوسنے مجکو ڈرایا بروایات مسائی وارد ہوا من اخاف اھل المدینۃ ظالما اخافہ اللہ وکانت علیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین یعنی جسنے ڈرایا اہل مدینہ کو ظلم سے ڈرا دیگا اوسکو اللہ تعالی اور ہوگی اوسپر لعنت اللہ کی اور ملائکہ کی اور سب لوگون کی اور دوسری حدیث مین وارد ہوا کہ کوئی عمل اوسکا فرض ونفل سے قبول نہین اور بھی فرمایا کہ جو شخص اہل مدینہ کو ایذا دتکلیف دیوے یا ڈرا دے انجام کار اوسکا دنیا و آخرت مین عذاب ونکال ہے کہ ذکر تفصیلے اسکا واقعہ ہائلہ جنگ حرہ سے دریافت کرنا چاہیے کہ کتب سیر اوس ذکر سے معمور ہین اب معلوم کرنا چاہیے کہ مدینہ طیبہ کے حرم شریف کی باب مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین اونمین سے چند اسجگہ بیان کیجاتی ہین حضرت علی سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ مدینہ حرام ہے درمیان عیر کے ثور تک ف مدینہ حرام ہے یعنی بزرگ قدر ہے اور منع ہے اسمین ایسی چیز کرنی کہ باعث اوسکی حقارت کی ہو اور نزدیک شافعیہ کے حرام بمعنے حرم کے ہے یعنے مدینہ طیبہ مانند حرم مکہ معظمہ کے ہے جو چیزین کہ حرم مکہ معظمہ مین کرنی حرام ہین مدینہ طیبہ مین بھی حرام ہین اور حد اس حرم کی درمیان عیر کے ثور تک ہے کہ یہ دونون پہاڑ ہین دونون طرف مدینہ طیبہ کے طبرانی سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ حرام ابراھیم مکۃ وحرمی المدینۃ یعنی حرم حضرت ابراہیم کا مکہ معظمہ ہے اور حرم میرا مدینہ طیبہ ہے لیکن شیخ عز لکھتے ہین کہ تعیین حد حرم مدینہ طیبہ مین اور ثبوت احکام حرمت مین اختلاف مشہور ہے حضرت سعد ابن ابی وقاص سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مین حرام کرتا ہون درمیان دونون کناررون سنگستان مدینہ کے یہ کہ کاٹے جاوین درخت خاردار اوسکی یا مارا جاوے شکار اوسکا روایت کیا مسلم نے ف نہ کاٹا جاوے حمل کیا ہے اوسکو ہماری علماء نے نہی تنزیہی پر حضرت ابی سعید سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے تحقیق ابراہیم نے بزرگی دی مکہ معظمہ کو یعنی ظاہر کی بزرگی اوسکی پس گردانا اوسکو حرام اور تحقیق مینے بزرگی دی مدینہ طیبہ کو بزرگی دینا درمیان دونون طرفون اوسکے ساتھ اسکے کہ نہ خونریزی کیجاوے اوسمین اور نہ اوٹھایا جاوے اوسمین ہتیار واسطے لڑائی کے اور نہ جھاڑا جاوے اوسمین درخت یعنی پتے درخت کے مگر واسطے کھانے جانورون کے روایت کی مسلم نے ف کہا نووی رح نے کہ حرمت المدینۃ جو فرمایا مراد اوس تحریم سے تعظیم ہے نہ اور احکام کہ متعلق ہین ساتھ حرم کے اور دلیل اسپر قول حضرت کا ہے

کہ نہ جھاڑا جاوی اوسمین درخت مگر واسطے کھانی جانورون کی اور حرم مکہ معظمہ سے جو درخت ہین
اونکی پتی جھاڑنی کسی حال مین درست نہین پس شکار کرنا مدینہ طیبہ مین بعضے صحابہ نے حرام جانا ہے
اور جمہور صحابہ نے نہین انکار کیا ہی پرند جانورون کے شکار کرنیکا مدینہ شریف مین اور نہین پہونچی ہی ہمکو
اس باب مین ایسی طریق سے نہی کہ اعتماد کیا جاوی اوسپر انتہے کلامہ اسیطرح ملا علی قاری وغیرہ لکھتے ہین
اور حضرت عامر بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت سعد سوار ہوے طرف محل اپنے کے کہ تحقیق مین تمامے
پس پایا ایک غلام کو کہ کاٹتا تھا درخت یا جھاڑتا تھا پتے اوسکے پس چھین لیے حضرت سعد نے کپڑے
اوس غلام کے پس جب پھرے سعد یعنے طرف مدینہ طیبہ کے آئے اونکے پاس مالک غلام کے پس گفتگو کی
اوسنے یہ کہ پھیر دین انکے غلام پر یا اونپر اوس چیز کو کہ لی ہی غلام انکے سے یعنے کپڑے اوسکے
پس کہا حضرت سعد نے پناہ خدا کی یہہ کہ پھیر دون مین اوس چیز کو کہ ولوائی ہی مجکو پیغمبر خدا صلعم نے
اور نہ دیا یہ کہ پھیر دین اونپر روایت کی مسلم نے ف سعد سے مراد سعد بن ابی وقاص ہین کہ عشرہ مبشرہ
سے تھے اور عقیق نام ایک جگہ کا ہی قریب مدینہ شریف کے اور یہ جو آپنے فرمایا کہ ولوائی مجکو حضرت نے
یعنے اذن دیا ہی اسکا کہ جو کوئی دیکھے کسیکو شکار کرتے یا درخت کاٹتے مدینہ شریف مین چھین لیوے
کپڑے اوسکے طیبی لکھتے ہین کہ مشہور مذہب مالک و شافعی ہین یہ ہی کہ نہین لازم آتا بدلہ بیچ شکار
مدینہ کی اور کاٹنے درخت اوسکے کے بلکہ یہ حرام ہی بغیر لازم آنے بدلہ کے اور بعضون نے کہا کہ حرام نہین
بلکہ مکروہ ہی اور بعض کہتے ہین کہ واجب ہی بدلہ مانند حرم مکہ معظمہ کے حضرت انس سے روایت ہی
کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ خداوند تحقیق ابراہیم نے حرم کیا مکہ کو یعنے ظاہر کیا حرام ہونا اوسکا اور تحقیق
مین حرام کرتا ہون اسجگہ کو کہ درمیان دونون طرفون سنگستان مدینہ طیبہ کے ہی روایت کی بخاری
اور مسلم نے اور مولانا قطب الدین قسطلانی نے کتاب مُبَلِّغ الاِبلاغ فی الاعجاز بنباء الحجاز مین لکھا ہے
کہ وہ آگ جو موافق پیشین گوئی جناب رسول اللہ صلعم کی ملک حجاز مین متصل مدینہ طیبہ کے ظاہر ہوئی تھی
اور وہ پتھرون کو جلا دیتی تھی اور کلا دیتی تھی سو وہ ایک پتھر پر پہونچی کہ آدھا داخل حرم مدینہ طیبہ تھا
اور آدھا خارج جسقدر پتھر خارج حرم تھا اوسکو جلا دیا اور جو پتھر نصف داخل پر پہونچی بجھ گئی اور قرطبی نے
لکھا ہی کہ وہ آگ ایک مرحلہ پر مدینہ طیبہ سے ظاہر ہوئی تھی اور حالانکہ مانند دریا کے موج مارتی تھی
اور ملک یمن کے ایک قریہ پر جا پہونچی سو اوسے جلا دیا مگر بجانب مدینہ طیبہ کے اوس آگ مین سے دھندلی ہی آتی تھی

فصل تیسری
درود شریف کے فضائل و آداب کے بیان مین

پوشیدہ نہ رہی کہ عمدہ ترین اذکار اور اشرف ترین تحفہ بارگاہ عالیجاہ حضرت رسول مختار الیل نہار تحفہ صلوۃ وسلام ہی لہذا اس فصل مین تبرکا و تیمنا کچھ فضائل مع دیگر متعلقات بیان کیے جاتے ہین کہ تا ساکنان درد دولت احمدی اور طالبان آستانہ عرش آشیانہ معنوی حال من بارگاہ عالیجاہ سید الانبیا حبیب کبریا مین اس ہدیہ طیبہ و تحفہ شریفہ کے پہونچانے سے غافل اور عاطل نہ رہین اور فضلتہ رین اوراد و اشرف تر ین وظائف اسکو تصور کرین شیخ لکھتے ہین کہ فوائد و فضائل درود شریف کی تحریر و تقریر سے متجاوز ہین کہ خداوند عالم صاف قرآن مجید مین ارشاد فرماتا ہی اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الخ تک پس جس صورت مین کہ معبود مطلق وحدہ لاشریک ایسا فرماوے کہ تحقیق اللہ اور فرشتے اوسکے درود پڑھتے ہین نبی پر تو اب کیا مقدور بشر ہی کہ اوسکے فضائل تمام و کمال بیان کرسکے لیکن چند فضائل بپاس خاطر مسلمان بھائیون کے لکھے جاتے ہین کہ حدیث شریف مین وارد ہوا کہ جو شخص ایک صلوۃ حضرت صلعم پر بھیجتا ہے اللہ تعالی اوسپر دس صلوۃ بھیجتا ہی اور دس درجہ بہشت مین اوسکے لیے بلند کیے جاتے ہین اور دس گناہ معاف ہوتے ہین و بعض احادیث مین وارد ہوا کہ برابر دس گردنون کے آزاد کرنیکے اور بیس بار غزا کرنیکے ثواب ہے علاوہ اسکے قبولیت دعا اور وجوب شفاعت حضرت سید انبیا اور گواہی دینا آپکا اوسکی حق مین قیامت کے دن اور حاصل ہونا قرب نبوی کا اور رہنا قیامت کے دن حضرت سے سب سے پہلے اور پوری ہونا حاجتون کا و مغفرت سب گناہون کی اور کفارہ ہونا سب معاصی کا اور ایک روایت مین فوت ہونی فرائض سے بھی وارد اور قائم ہونا اوسکا صدقہ کی جگہ بلکہ افضل اوس سے اور سختیونکا دور ہونا اور بیماریون سے شفا پانا اور خون و گھر محفوظ ہونا اور دشمنون پر غالب آنا اور رضا و محبت الہی حاصل ہونا اور اعمال و مال کا بڑھنا اور طہارت غائی حاصل ہونا اور خوشحال رہنا اور عامل ہونا برکت کا سب کامون مین یہانتک کہ اسباب و اولاد اور اولاد الاولاد مین تا چوتھی طبقہ تک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نجات پانا ہولون قیامت سے اور آسانی سکرات موت سے پانا اور خلاصی پانا دنیا کی تکلیفون اور بیماریون سے اور بھولی ہوئی چیز دن کا یاد ہوجانا اور غنا حاصل ہونا اور سلامتی پانا اقسام بخل و جفا و نفاق سے اور جس مجلس مین کہ پڑھی جاوے معطر و معنبر ہونا تمام مجلس کا اور رحمت الہی مین مستغرق ہوجانا سب اہل مجلس کا اور وقت گذرنے پل صراط پر نور کا ساتھ ہونا

بعض فضائل و فوائد درود شریف ۱۲

اور اوسپر ثابت قدم رہنا اور فوائد اعظم درود شریف سے یہ ہے کہ بازرہنا دونون فرشتون کا اوسکے
گناہون کے لکھنے سے تین روز تک اور رہونا اوسکا دن قیامت کی نیچے سایہ عرش کے اور ہلکا ہونا
عملون کا اور امن پانا روز قیامت کے تشنگی سے اور جنت مین بہت حورون سے نکاح ہونا اور
دین و دنیا کی سب کامون کا درست ہونا اور قیامت کے دن حبیب خدا سے شرف مصافحہ حاصل ہونا
اور بشرف زیارت دنیا مین مشرف ہونا اور بارگاہ حبیب کبریا مین ملائکہ کا اوسکا اور اوسکی باپ کا نام لیکر
تحفہ درود شریف پیش کرنا اس طریقہ سے فلان بن فلان شملا کمترین بندگان عبد الغفار بن احمد حسن
یسلم علیك یا رسول الله اور آپکا نفس نفیس سے جواب سلام فرمانا شیخ لکھتے ہین کہ اب اس سے زیادہ
کیا شرف و فضل بیان کیا جاوے اگر تمام عمر مین ایکبار حاصل ہو موجب صد ہزار کرامت اور مثمر
خیر و سلامت دنیا و آخرت ہے ؎ بہر سلام مکن رنجہ در جواب آن لب ۔ امید کہ صد سلام مرا بس
سیکے جواب از تو ۔ اور حاصل ہونا اس سعادت اور عظمت کا یقینا ست سے ہے کہ نعوذ باللہ اسمین
کسیطرح کا شک و شبہ نہین ہے اسواسطے کہ بعد ثبوت حیات جناب سرور عالم صلعم مذاہب اربعہ و اجماع سے
اور ثابت ہونی سلام کی اعظم ترین سنت نبویہ سے اور فرضیت جواب سلام کے ضرور ہے کہ یہ شرف و فضل
قاری صلوۃ و سلام کو حاصل ہو وے چہ جائیکہ حبیب کبریا کی شمائل کریمہ و خصائل حمیدہ سے تھا
کہ پہلے آپ سلام فرمایا کرتے تھے اس سے صاف معلوم ہوا کہ زیارت کرنیوالا وقت زیارت پہلے عرض کرنی
سلام سے دربار حضرت سید مختار سے مشرف بسلام ہونا ہے اور بعد سلام کرنیکے بزیادت سعادت
و کرامت جواب سلام مشرف ہوتا ہے حضرت علی رضہ فرماتے ہین لو لا اجمال ما فی ذکر الله لجعلت
الصلوۃ النبویۃ عبادتی کلها یعنی اگر نہ پاؤن مین اوس چیز کو جو اللہ کے ذکر مین ہے
تو مین اپنی کل عبادت درود شریف ہی کو مقرر کرتا عجب ہے اوس مسلمانسے کہ ایکساعت دن رات
اس عبادت عالی مین نہ صرف کرے علاوہ اسکے نکتہ غریب اور فائدہ عجیب درود شریف مین یہ ہے
کہ بضمن ذکر رسول ذکر الہی بھی اوسمین ہے حضرت امام حسن بصری وغیرہا کا بر سلف سے منقول ہے
کہ جسنے حضرت رب العزت کو اللھم کے ساتھ یاد کیا گویا اوسنے تمام اسماء حسنی کے ساتھ یاد کیا
تو اب مومن صادق اور محب مشتاق پر لازم ہے کہ اس عبادت کی کثرت مین قصور نکرے
اور جتنی بار کہ ہر روز پڑھ سکے اوتنی بار مقرر کرے لیکن بہتر یہ ہے کہ سو سے کم نکرے جب عادت پڑ جاوے تو

تو لذت اور شیرینی اوسکی طالب کی مذاق جان مین ایسی پہونچیگی کہ قوت اور قوام روح اوسکی ساتھہ ہوجائیگا
فذکر الحبیب للمریض طبیب بعضے متاخرین مشائخ شاذلی رح لکھتے ہین کہ تقرب الہی
اور تقرب نبوی کے حاصل ہونیکے لیے کوئی طریقہ قوی اور قریب درود شریف سے زیادہ نہین ہے
امام سخاوی وغیرہ اہل حدیث لکھتے ہین کہ محمد بن سعد بن مطرف کا ورد تھا کہ پہلے سونے سے درود شریف
بعدد معین پڑہتے تھے ایک رات رسول مقبول صلعم کو دیکھا کہ آپ اندر گھر مین رونق افروز ہوئے ہین
کہ تمام گھر جمال باکمال سے منور اور روشن ہوگیا اور آپ فرماتے ہین کہ لا اپنی دہن کو کہ درود بہت پڑہتا ہے
تا بوسہ دون اوسکو تو وہ کہتی ہین کہ مجکو شرم آئی اس بات سے کہ اپنی مونہہ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
دہن مبارک کی سامنے کرون اپنے رخسارہ کو آپکے دہن مبارک کی سامنے کردیا پس آپنے بوسہ دیا
میری رخسارہ پر جب مین جاگا تو تمام گھر سے بوی مشک آتی تھی اور آٹھہ دن تک میری رخسارہ سے
بوی مشک آتی تھی اور شیخ احمد بن ابی بکر رداد صوفی محدث اپنی کتاب مین شیخ مجدالدین فیروزآبادی سے
روایت کرتے ہین وہ کہتے ہین اقلعشی رح نے کہا کہ ایک روز حضرت شبلی ابوبکر مجاہد کے پاس آئے
تو ابوبکر آپکی تعظیم کو کھڑے ہوگئے اور معانقہ کیا اور آپکے درمیان دونون آنکھونکے بوسہ دیا
مینے کہا کہ یا سیدی یہ کام تو شبلی کے ساتھہ کرتا ہی حالانکہ تو اور کل اہل بغداد شریف کہتے ہین
کہ وہ مجنون ہی تو اونھون نے اسکے جواب مین کہا کہ مینے نہین کیا مگر وہ ہی فعل کہ پیغمبر صلعم سے دیکھا مینے
وہ یہ کہ خواب مین دیکھتا ہون کہ شبلی رسول مقبول صلعم کی شرف ملازمت مین حاضر ہوی تو آپ کھڑے ہوگئے
اور معانقہ فرمایا اور دونون آنکھون مین بوسہ دیا پس عرض کیا مینے کہ یا رسول اللہ صلعم اس فعل کو
حضور شبلی کے ساتھہ کرتے ہین آپنے ارشاد فرمایا کہ نعم یہ بعد نماز کے یہ آیت شریف پڑھتا ہے
لقد جاءکم رسول من انفسکم الخ عزیز علیہ آخر تک اور بعد اسکے مجھپر درود پڑھتا ہے
تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہی کہ حضرت آدمؑ نے آرزو کی کہ میری جنس سے میرا جوڑا پیدا ہو
کہ اوسکی صحبت سے حصول انسیت اور دفع وحشت کرون فرشتون نے بحکم خالق ارض وسما حالت خواب مین
پہلوی چپ حضرت آدمؑ کا چاک کیا اور اوس پہلو سے ایک عورت خوبصورت پیدا ہوئی مقدار ایک لمحہ مین
قد و قامت اوسکا درست ہوگیا پھر اوس پہلو کو فرشتون نے ملایا اسطرح سے کہ حضرت آدمؑ سوتے رہے
اور اونکو اس حالتمین کچھہ درد و الم محسوس نہوا جسوقت حضرت آدمؑ خواب سے بیدار ہوے

فضیلت آیۃ کریمہ شریف لصرع بسبب پیدائش قوم حوا کا اور قرار پانا مرکا ۱۲

دیکھا کہ ایک عورت خوبصورت اونکی جنس کی پہلو مین بیٹھی ہی آپ دیکھکر خوش ہوی اور پوچھا
کہ تو کون ہی حق تعالی نے فرمایا کہ یہ میری کنیز ہے نام اسکا حوا ہی تیری انس اور دفع وحشت کیلیے
جوڑا تیرا مینے پیدا کیا آپنے چاہا کہ اوسکو ہاتھ لگائین حکم ہوا کہ ای آدم ہاتھ اوسکو نہ لگانا تا وقتیکہ
مہر اوسکا ادا نکرے آپنے عرض کی کہ مہر اسکا کیا ہی حکم ہوا کہ مہر اسکا یہ ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اوپر
دس بار درود بھیجو حضرت آدمؑ نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہین فرمایا کہ خاتم الانبیاء والمرسلین
تیری اولاد سی اگر اونکی پیدائش منظور نہوتی تجکو ہین نہ پیدا کرتا حضرت آدمؑ نے دس بار درود شریف
حبیب کبریا پر اور اونکی آل پاک پر پڑھی اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد دس بار کہا یعنی
فرشتی شاہد اور گواہ ہوی اور عقد نکاح حضرت آدمؑ اور حوا کا منعقد ہوا اور بھی شیخ مجد الدین رح
فیروزآبای حضرت شیخ شبلیؒ سے نقل کرتے ہین کہ اونھون کہا کہ ایک شخص ہمارے ہمسایہ مین مرا
اوسکو مینے خواب مین دیکھا تو اوس سی پوچھا مینے کہ خدا تعالی نے تیری ساتھ کیا معاملہ کیا کہا کہ کیا
پوچھتا ہی تو کہ عجائب صدمہ ہولناک مجھپر گذری اور وقت سوال منکر ونکیر کے نہایت مشکل پڑی
مینے اپنی دلتسین کیا مگر کہ دین اسلام پر نہین مرا ہون ندا آئی کہ یہ عقوبت اور سختی اس کی ہے
کہ دنیا مین تونے اپنی زبان کو بیکار رکھا پس جبکہ فرشتون نے میری عذاب کا قصد کیا تو یکبارگی
نہایت خوبصورت معطر ومعنبر میرے اور فرشتون کے درمیان مین حائل ہوا اور حجت ایمانی مجکو تعلیم کی
مینے کہا کہ خدا تعالی تجھپر رحمت کرے کہ تو کون ہی اوسنے کہا کہ مین وہ شخص ہون کہ تیری کثرت
درود شریف سی پیدا ہوا ہون اور مجکو حکم ہی کہ تیری ہر سختی اور مصیبت مین مددگار ہون اور یہی حکایت
مصباح الظلام مین بھی وارد ہوئی ہے اور بھی شیخ موصوف کعب احبارؒ سے روایت کرتے ہین
کہ حق تعالی نے حضرت موسیؑ کو وحی بھیجی کہ ای موسی اگر محمد کریم والے میرے عالم مین نہ ہون
تو مینہ کا ایک قطرہ نہ برساؤن اور ایکدانہ زمین سی نہ اوگاؤن ایسی ہی بہت سی چیزین ذکر کین
یہانتک کہ کہا کہ ای موسیؑ چاہتا ہی تو کہ مین قریب تر ہون تجھسے قرب کلام تیرے سے نسبت ساتھ
زبان تیری کے اور خطرون قلب تیری سے نسبت ساتھ دل کی اور روح تیری کی نسبت
ساتھ بدن تیرے کے اور نور بصر تیری کے نسبت ساتھ آنکھ کے حضرت موسیؑ نے عرض کیا
کہ ہان ای رب میرے ارشاد ہوا کہ درود شریف اوپر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت کہ تا یہ نسبت

تجکو حاصل ہوجاوی اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ ای موسیٰ چاہتا ہے تو کہ دن قیامت کی
پیاس کی تکلیف تجکو نہ پہونچے آپنے عرض کیا کہ ہان ای رب میری ارشاد ہوا کہ درود پڑھ محمد صلعم پر
بہت کہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رواہ الحافظ ابونعیم فی الحلیۃ اور بھی شیخ موصوف لکھتے ہین
کہ حضرت علی مرتضے حضرت ابابکر صدیق سے روایت کرتے ہین کہ درود شریف پڑھنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر
محو کرنیوالا زیادہ ہے گناہون کو مارنے پانی سے آگ کو اور تحفہ سلام پہونچانا حضرت صلعم پر
افضل ہے دس گردنون کے آزاد کرنے سے اور محبت رسول اللہ صلعم کی افضل ہے مارنے تلوار سے
فی سبیل اللہ رواہ ابوالقاسم اصبہانی اور بھی شیخ موصوف حضرت انس سے روایت کرتے ہین
کہ رسول مقبول صلعم نے فرمایا دو مسلمان کہ وقت ملاقات کے باہم مصافحہ کرین اور درود شریف پڑہین
ایک دوسرے سے جدا نہین ہوتے ہین کہ گناہ اونکے اگلے پچھلے سب بخشے جاتے ہین رواہ الحافظ
بن علی بشکوال اور حضرت علی سے روایت ہے کہ جب رسول مقبول صلعم نے فرمایا کہ جو شخص حج اسلام مین
بجالاوی اور بعد اسکے غزا کرے تو وہ حج برابر چار سو حج کے ہوتا ہے یہ سنکر اوس قوم کی دل ٹوٹ گئے
کہ استطاعت حج اور قوت جہاد کی نہین رکھتے تھے حق سبحانہ تعالے نے وحی بھیجی رسول مقبول صلعم کو
کہ جو شخص تجہپر درود پڑہے ثواب اوسکا چار سو غزا کے برابر ہے اور ہر غزا برابر چار سو حج کے
اخرجہ ابوحفص بن عبدالمجید المیانشی فی المجالس المکیہ اور بھی شیخ مجدالدین فیروزآبادی بسند طویل
روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص کہے صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پاک کیا جاوی دل اوسکا نفاق سے جیسے کہ پاک ہوجاتا ہے کپڑا پانی سے اور ایک روایت مین وارد ہوا
کہ جو شخص کہے صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو کھلجاتے ہین اوسکے لیے ستر دروازے رحمت کے
اور بھی باسناد معتبر وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جب تم بیٹھو مجلس مین تو کہو بسم اللہ
الرحمن الرحیم وصلی اللہ علی محمد حق تعالی ایک فرشتہ مقرر فرمادیتا ہے
کہ تمکو غیبت سے باز رکھے اور جب اوٹھو تو پہر بھی کہو تاکہ روک دے حق سبحانہ تعالی لوگونکو تمہاری غیبت
کرنے سے اور بھی باسناد وارد ہوا کہ کہا حضرت خضر اور حضرت الیاس نے کہ ایک شخص شام سے
رسول مقبول صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم میرا باپ نہایت بوڑھا اور ضعیف
و نابینا ہوگیا ہے مگر دولت رکھتا ہے کہ تجکو دیکھے اور قدرت آنے کی نہین رکھتا ہے آپنے فرمایا کہ اپنی باپسے کہدے

کہ سات زات یہ کہے صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجکو خواب مین دیکھیگا اور اوس سے کہدے
کہ مجھسے یہ حدیث روایت کرے چنانچہ اوسنے بموجب ارشاد کے عمل کیا پس دیکھا آنحضرت صلعم کو خواب مین
اور آپسے یہ حدیث روایت کی اور حضرت کعبؓ سے روایت ہی کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس آئے
اور مجلس مین ذکر رسول مقبول صلعم کا جاری ہوا تو اونہون نے کہا کہ کوئی دن نہین ہے
کہ آفتاب طلوع کرے مگر کہ اوترتے ہین ستر ہزار فرشتی اور گھیر لیتے ہین قبر اطہر صلعم کو اور مارتی ہین
اپنے بازوکو اور پڑھتی ہین درود شریف شام تک پھر چلے جاتے ہین اور دوسری ستر ہزار اوترتی ہین
اور مانند اونہین کے کرتے ہین یہانتک کہ آپ قبر شریف سے اوٹھین اور ستر ہزار فرشتی آپکے
گرد ہو وین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رواہ الدارمی یہ سب حال جذب القلوب سے لکھا گیا جو مشتاق ہو پڑھے

حکایت شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہین کہ نقل کرتے ہین کہ ایک شخص کو دیکھا طواف وسعی
اور سب مناسک حج مین بجز درود شریف کے کوئی دوسری دعا نہین پڑھتا تھا لوگون نے کہا
کہ اور کوئی دعاؤن ماثورہ سے کوئی دعا کیون نہین پڑھتا ہو تو اوسنے کہا کہ مینے عہد کیا ہے
کہ درود شریف کے ساتھہ کوئی دوسری دعا نہ شریک کرون اور سبب اسکا یہ ہو کہ جب میرے باپ نے
انتقال کیا تو دیکھا مینے کہ چہرہ اوسکا بشکل گدہے کے ہوگیا ہو اس حال کو مشاہدہ ہو کر بہت غم ہوا ایسا غلبہ کیا
کہ مین سوگیا اور رسول مقبول صلعم کو خواب مین دیکھا پس مینے آپکے دامن مبارک کو پکڑا اپنے
باپ کی شفاعت چاہی اور اس عذاب کا سبب پوچھا آپنے فرمایا کہ وہ سود کھاتا تھا اور جو شخص کہ سود کھاوے
جزا اوسکی دنیا و آخرت مین یہی ہو لیکن باپ تیرا ہر رات وقت سونے کے سو بار مجھپر درود شریف پڑھتا تھا
اسوجہ سے میری شفاعت اوسکے حق مین قبول ہوئی پس جاگا مین اور اپنے باپ کا چہرہ مانند چودھوین
چاند کے دیکھا اور وقت دفن کے آواز غیب سے سنی مینے کہ سبب عنایت اور بخشش تیری والد کا درود شریف
پڑھنا ہوا شیخ جلال الدین سیوطی دیباچہ کتاب جمع الجوامع مین لکھتے ہین کہ ابن عساکر اپنی تاریخ مین
حفص بن عبداللہ سے روایت کرتے ہین کہ ابوزراعہ کو مینے بعد موت کے خواب مین دیکھا کہ آسمان دنیا مین
ملائکہ کے ساتھہ نماز مین امامت کرتا ہی مینے کہا کہ یہ رتبہ کس عمل سے پایا تو اوسنے کہا کہ مینے اپنی ہاتھہ سے
ہزار ہزار حدیث نبوی لکھی مینے اور ہر حدیث مین کہا مینے عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجھپر ایکبار صلوۃ پڑھتا ہی اللہ تعالی اوسپر دس بار صلوۃ پڑھتا ہے

بعض مفسرین آیت شریف وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا کی تفسیر مین لکھتے ہین کہ مراد ناس سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور مراد قول حسن سے درود شریف پڑھنا ہے حضرت پیر ف اہل حدیث لکھتے ہین کہ فضیلت اور عظمت درود شریف کی اوپر رسول مقبول صلعم کے ہر احوال اور ہر اوقات مین ہے لیکن شب جمعہ اور روز جمعہ مین بسبب شرف حاصل ہونے اس دن اور رات کو بڑی فضیلت ہے اور اس باب مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین یہانتک کہ حضرت امام احمد حنبل کے نزدیک شب جمعہ افضل ہے شب قدر سے اسوجہ سے کہ نطفہ طاہرہ کہ اصل کل خیرات وطیبات وماوٰی تمامی برکات ہے شکم مبارک حضرت آمنہ مین اسی رات کو قرار پایا تھا علاوہ اسکے جابجا احادیث مین وارد ہوا اَفْضَلُ اَیَّامِکُمْ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ آخر تک یعنی فرمایا کہ دن جمعہ کے مجھپر زیادہ درود پڑھو کہ یہ دن فضیلت خاص رکھتا ہے پس تحقیق جو درود کہ اس دن مین پڑھتے ہو وہ مجھپر عرض کیجاتی ہے پس مین تمھارے حق مین دعا خیر کرتا ہون اور تمھارے گناہونکی بخشش چاہتا ہون اور دوسری روایت مین وارد ہوا کہ دن جمعہ کا وہ دن ہے کہ فرشتے مقربان بارگاہ الہی اس دن مین حاضر ہوتے ہین اور درود شریف پڑھنے والیکی درود شریف سنتے ہین اور مجکو پہونچاتے ہین اور بھی حدیث شریف مین وارد ہوا کہ جو درود کہ دن جمعہ کی مجھپر پڑھتے ہو وہ سوای عرش کے نیچے کہین نہین ٹھہرتی ہے اور کوئی فرشتہ نہین پہونچتا ہے مگر کہتا ہے جماعت ملائکہ سے صَلُّوا عَلَیْہَا یعنے درود بھیجو اوپر کہنے والے اس درود کے شیخ لکھتے ہین کہ بعض علما نقل فرماتے ہین کہ خصوصیات شب جمعہ سے ہے کہ آنحضرت صلعم بنفس شریف جواب صلوٰۃ وسلام کا فرماتے ہین صاحب مفاخر الاسلام لکھتے ہین کہ حدیث شریف مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص شب جمعہ مین سو بار مجھپر درود شریف پڑھتا ہے سو حاجتین اوسکی برآتی ہین ستر حاجتین دنیوی اور تیس آخرت کی اور دوسری حدیث مین وارد ہوا کہ جو شخص جمعہ کے دن ہزار بار یہ درود شریف پڑھے جبتک وہ شخص اپنا مقام بہشت مین نہ دیکھ لے دنیا سے نہ جاوے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ امام سخاوی لکھتے ہین کہ حدیث مرفوع مین وارد ہوا کہ جو شخص ساتھ جمعہ ہر روز سات بار یہ درود شریف پڑھے واجب ہو جاتی ہے میری شفاعت اوسکے حق مین اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًی وَّلِحَقِّہٖ اَدَاءً وَاٰتِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَۃَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ وَصَلِّ

فضائل شب جمعہ

فضائل درود شریف شب جمعہ

علی جمیع اخوانہ من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین یا ارحم الراحمین اور حضرت
ابن مسعودؓ نے یزید بن وہب سے فرمایا کہ ترک نکرو درود شریف کو جمعہ کے دن ہزار بار اللھم
صل علی محمد النبی الامی اور بھی کتاب مفاخر الاسلام مین حضرت سعید ابن مسیب سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مجھ پر درود شریف پڑہے جمعہ کے دن اسی بار
بخشے جاوین گناہ اوسکے اسی برس کے اور ذمیری شرح منہاج مین نقل کرتے ہین کہ حدیث حسن مین وارد ہوا کہ جو شخص
درود شریف پڑہے حضرت پر روز جمعہ کے اللھم صل علی محمد عبدک ورسولک النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وسلم تسلیما
بخشے جاوین گناہ اوسکے اسی برس کے مفاخر الاسلام مین وارد ہوا کہ جو شخص جمعہ کے دن بعد نماز عصر کے
پہلے اس سے کہ نماز پڑہنی کی جگہ سے اوٹھے اسی بار درود شریف پڑہے بخشے جاوین گناہ اوسکے اسی برس کے
برروایت صحیح وارد ہوا کہ خالد ابن کثیر کے سرہانے سے پہلے اس سے کہ انتقال فرماوین
ایک ٹکڑا کاغذ کا پایا کہ اوسمین لکھا تھا براءۃ من النار لخالد ابن کثیر اونکے اہل سے پوچھا
کہ وہ کیا عمل کرتے تھے جو اونہون نے یہ کرامت اور سعادت پائی کہا کہ عمل اونکا یہ تھا کہ ہر جمعہ
ہزار بار درود شریف پڑہتے تھے صلی اللہ علیہ وسلم ف اہل حدیث لکھتے ہین کہ جیسے کہ
درود شریف کی جمعہ کی شب کی فضائل عالی ہین ایسی ہی پیر کی رات بھی اوسی حکم مین شریک ہے
باسوجہ اسکے کہ پیر کا دن بھی بڑا دن بزرگ ہے کہ اوسمین عرض اعمال بندون کی درگاہ عزت وجلال مین ہوتی ہے مین
اسی سبب سے رسول مقبول صلعم اسدن مین اکثر احوال التزام روزہ کا فرمایا کرتے تھے اور ارشاد فرماتے
کہ اسدن مین اعمال بندون کے حضرت ذی الجلال مین پیش ہوتے ہین پس مین دوست رکھتا ہون
کہ اعمال میرے عرض کیجاوین اور مین روزہ دار ہون احیاء العلوم مین وارد ہوا کہ جو شخص کہ پیر کی رات کو
چار رکعت نماز پڑہے پہلی رکعت مین بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص دس بار اور دوسری مین پندرہ بار
اور تیسری مین بیس بار اور چوتھی مین چالیس بار پڑہے اور بعد سلام کے پچہتر بار سورۂ اخلاص پڑہے
اور استغفار پڑہے اور اپنی اپنی ماں باپ کے لیے پچہتر بار رہر درود شریف پڑہے تیس بار بعد اسکے
دعا مانگے پس اللہ پر حق ہوچکا اس بات کا کہ جو وہ مانگے دیا جاوے اور اسکو صلوٰۃ الحاجۃ کہتے ہین
اور جمعرات کی درود شریف مین بھی حدیث وارد ہوئی ہے کہ کہ صاحب مفاخر الاسلام روایت کرتے ہین
کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے من صلی علی یوم الخمیس مائۃ مرۃ لم یفتقر ابدا

پیر کی رات کی فضیلت اور ثواب اور اسکی صلوٰۃ الحاجۃ کا بیان

یعنے فرمایا کہ جسنے پڑھی درود شریف اوپر میری سو بارون ہمسرات کی نہین محتاج ہوگا وہ کبھی علماء دین لکھتے ہین
کہ اس بات مین شک نہین کہ درود شریف ہر جگہ لائق ہین موجب ثواب و برکات بے انتہا کا ہی لیکن علمانے
کئی مقام ضروری شمار کیے ہین چند اونمین سے لکھے جاتے ہین کہ چاہیے مسلمان کو کہ بعد طہارت کے
حتی کہ بعد تیمم کے اور نماز مین بعد تشہد کے اور امام شافعیؒ کے نزدیک بعد قنوت کے بھی اور بعد نماز کے
اور بعد اذان کے اور تکبیر کے اور وقت اوٹھنے خواب سے واسطے نماز تہجد کے اور بعد وضو کے اور حمد کے
اور بعد نماز تہجد کے اور وقت گذرنے مسجد مین اور وقت داخل ہونے مسجد مین اور وقت نکلنے مسجد سے
اور جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو خصوصًا بعد نماز جمعہ کے اور روز جمعرات اور ہفتہ اور اتوار کے دن مین بھی
حدیثین وارد ہوئی ہین اور خطبون مین اور وقت فجر کے اور تکبیرات عید مین بھی نزدیک امام شافعیؒ کے
اور نماز جنازہ مین اور حالت احرام مین بعد لبیک کے اور صفا مروہ پر اور بعد لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کے
اور وقت دیکھنے کعبہ شریف کے زادہا اللہ تعظیمًا و شرفًا اور وقت بوسہ دینے حجر اسود کے اور طواف مین
اور رمی جمار مین اور نزدیک قبر انور نبوی صلعم کی خاص ترین و نزدیکترین مقامونکا ہی اور جاذب انوار و برکات
و تجلیات گوناگون ہی صلے اللہ علیہ وسلم اور وقت مشاہدہ آثار نبویہ اور مقامات حضور اقدس صلعم کے
مثل قبا و مدینہ طیبہ و وادی بدر و جبل احد وغیرہ اور وقت بیع و شرا اور وقت نکلنے وصیت کے اور ارادہ سفر کے
اور وقت سوار ہونے سواری پر اور وقت اوترنے سواری سے اور وقت نکلنے کے بجانب بازار
اور داخل ہونے اوسمین عبد اللہ ابن مسعودؓ ہر بازار مین کہ مشغولی اور غفلت لوگون کی دیکھتے تھے
تو آپ وہان آکر حمد و صلوٰۃ پڑھتے تھے اور وقت حضور دعوت اور پھرنے دعوت سے اور وقت گھر مین
داخل ہونیکے اور وقت حاجت پیش آنیکے اور وقت بھاگ جانے جانور اور غلام کے اور وقت غم و شدت کے
اور طاعون اور خوف غرق کے اور وقت سونے کے اور وقت چمٹنیکے آنیکے اور وقت یاد آنے کسی چیز کی ہوئی کے
یا خوف بھول جانیکے اور وقت پانی پینے کے اور وقت سننے آواز گدھے کے اور بعد ہو جانے گناہ کے
کہ کفارہ اوس گناہ کا ہو جاوے اور دعا کے اول و آخر مین اور وقت ملاقات بھائی مسلمانکی اور یار و صاحب کے
اور وقت جمع ہونے قوم کے اور بعد ہو جانے تفرقہ کے اور وقت منعقد ہونے مجلس کے واسطے امن غیبت کے
اور جو جلسہ کہ واسطے اللہ کے اور اعلان شعائر اسلام کے منعقد ہووے اور وقت ختم قرآن مجید کے
اور وقت دعا حفظ قرآن مجید کے اور وقت شروع ہر کلام جائز کے اور وقت شروع درس اور وعظ

اور قرات حدیث کی اول و آخر اور وقف کنز نام مبارک صلعم کے حدیث شریف مین وارد ہوا
من صلی علی فی کتاب لم تزل الملائکۃ تستغفر لہ مادام اسمی فی الکتاب ترجمہ
یعنے جسنے درود شریف پڑہی اوپر میرے جس کتاب کے ہمیشہ ملائکہ استغفار مانگتے رہتے ہین اوسکے لیے
جبتک کہ نام میرا اوس کتاب مین ہو کہتے ہین کہ ایک شخص تھا کہ بسبب جہل کاغذ کے لفظ صلوۃ
اوپر سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نہین لکھتا تھا تو ہاتھہ اوسکے مین ایک عارضہ سخت پیدا ہوگیا
اور دوسرا شخص تھا کہ صلے اللہ علیہ لکھتا تھا اور لفظ وسلم کو اوسکے ساتھہ نہین ملاتا تھا پس خواب مین
بارگاہ سید انام سے اوسپر عتاب ہوا کہ کسواسطے چار نیکیون سے اپنے تئین محروم رکھتا ہے یعنے لفظ وسلم کی
چار حرف ہین اور ہر حرف پر دس نیکیان ہین پس اس حساب سے ثواب اس لفظ کا چالیس نیکیان
ہوتی ہین اور اسی قبیل سے ہے جو لوگ کہ صرف حرف ص و م یا صلعم پر اکتفا کرتے ہین لکھا ہے
کہ ایک شخص سے خواب مین پوچھا کہ حق تعالے نے تیرے ساتھہ کیا معاملہ کیا اور تجکو کس عمل کے
عوض بخشا کہا کہ بسبب اسکے کہ مین نام مبارک کے ساتھہ صلے اللہ علیہ وسلم لکھتا تھا ایک شخص نے
حضرت امام شافعی کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ حق تعالے نے آپکے ساتھہ کیا معاملہ کیا آپنے فرمایا
کہ رحمت کی مجھپر اور مغفرت کی میری اور اسطرح پر مجھکو بہشت مین لیگئے جیسے دلہن کو لیجاتے ہین
اور نثار کیمیہ مجھپر موتی اور یاقوت جیسے دولہن پر کرتے ہین بعوض اس عمل شریف کے کہ وقت لکھنے
رسالہ حدیث کی کہتا تھا صلی اللہ علی محمد ما ذکرہ الذاکرون وما غفل عن ذکرہ
الغافلون ف اہل حدیث فرماتے ہین کہ جو شخص مشتاق شرف زیارت حبیب کبریا ہووے
اوسکو چاہیے کہ التزام کثرت درود شریف کا اختیار کرے اللھم صل علی محمد و آلہ وسلم کما تحب و ترضی
کہ یہہ باعث حصول مقصود ہے خواہ یہہ پڑہے اللھم صل علی روح محمد فی الارواح اللھم
صل علی جسدہ فی الاجساد اللھم صل علی قبرہ فی القبور
صاحب مفاخر الاسلام روایت کرتے ہین کہ جو شخص جمعہ کے دن ہزار بار درود شریف پڑہی اللھم
صل علی محمد النبی الامی جناب رسول مقبول صلعم کی زیارت سے مشرف ہووے یا اپنے گھر کو
بہشت مین دیکھے اور اگر نہ دیکھے تو پھر کرے پانچ جمعہ تک بفضل الٰہی مقصود حاصل ہوگا اور جو شخص
کہ جمعہ کی شب کو دو رکعت نماز پڑہے ہر رکعت مین بعد الحمد کے گیارہ بار آیت الکرسی اور گیارہ بار

سورہ اخلاص پڑھی اور بعد سلام کے سو بار درود شریف پڑھی اللھم صل علی محمد النبی الامی
وآلہ وسلم زیارت شریف سے مشرف ہووی اگر اوسکے نصیب مین ہی تو تین جمعہ نہین گذرین گے
انشاء اللہ تعالے اور تحقیق تجربہ کیا بعض فقرانے اور بھی روایت ہی کہ جو شخص پڑھی دو رکعت نماز جمعہ کی انکو
ہر رکعت مین بعد الحمد کے سورہ اخلاص پچیس بار پڑھی اور بعد سلام کے ہزار بار درود شریف پڑھے
صلی اللہ علی النبی الامی تو زیارت شریف سے مشرف ہووی سعید بن عطاسے روایت ہے
کہ جو شخص بستر خاک پر سووی اور وقت سونے کے یہ دعا پڑھی اور سیدھی ہاتھ پر سر رکھ کے سو رہے
زیارت شریف سے مشرف ہووی اللھم انی اسئلک بجلال وجھک الکریم ان ترینی فی منامی ھذا نبیک
محمد صلی اللہ علیہ وسلم رویۃ تقر بھا عینی وتشرح بھا صدری ویجمع بھا شملی وتفرح
بھا کربتی ویجمع بھا بینی وبینہ یوم القیامۃ فی الدرجات العلی ثم
لا تفرق بینی وبینہ ابدا یا ارحم الراحمین اب معلوم کرنا چاہیے
کہ علماء دین لکھتے ہین کہ افضل واکمل صلوۃ صلوۃ متشہد ہی یعنی جو درود کہ نماز مین پڑھی جاتی ہے
کہ وہ مشہور ہی ہر ایک مسلمان اوس سے واقف ہی شیخ کمال الدین بن ہمام حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہین
کہ تمام کیفیات واردہ اس صیغہ متقدس مین موجود ہین اللھم صل ابدا افضل صلواتک و
علی سیدنا محمد عبدک ورسولک ورسولک محمد وآلہ وسلم تسلیما وزدہ تشریفا
وتکریما وانزلہ المنزل المقرب یوم القیمۃ اور ابن قیم جوزی بعض علماء شافعیہ سے نقل کرتے ہین
کہ اولے یہ ہے کہ جو صیغہ کہ وارد ہوئے ہین جدا جدا ہر وقت مین سب پڑھے تاکہ سب صیغون واردہ کا
ثواب اوسکو حاصل ہووی الصیغۃ الاولی اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی
ابراھیم وعلی ال ابراھیم وبارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی
ال ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید روایت کیا مسلم نے صیغہ دوسرا اللھم صل علی
محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت
علی ابراھیم انک حمید مجید روایت کیا بخاری اور مسلم نے صیغہ تیسرا اللھم صل علی محمد النبی الامی
وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید روایت کیا احمد نے اپنی مسند مین صیغہ چوتھا
اللھم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ کما صلیت علی ابراھیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریتہ

کما بارکت علی آل ابراهیم انک حمید مجید روایت کیا بخاری و مسلم نے اور نسائی ابن ماجہ نے **صیغہ پانچواں** اللهم صل علی محمد عبدك ورسولك کما صلیت علی ابراهیم وبارك علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انک حمید مجید روایت کیا بخاری و مسلم و نسائی نے **صیغہ چھٹا** اللهم اجعل صلواتك وبرکاتك علی محمد وعلی آل محمد کما جعلتها علی ابراهیم وآل ابراهیم انک حمید مجید وبارك علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراهیم انک حمید مجید روایت کیا قاسم اصبہانی نے اور تلمسانی نے اپنی مفاخر میں **صیغہ ساتواں** اللهم صل علی محمد واهل بیته کما صلیت علی ابراهیم انک حمید مجید اللهم صل علینا معهم اللهم بارك علی محمد واهل بیته کما بارکت علی ابراهیم انک حمید مجید اللهم بارك علینا معهم صلوة الله وصلوة المومنین علی محمد النبی الامی السلام علینا ورحمة الله وبرکاته روایت کیا دارقطنی نے **صیغہ آٹھواں** اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد روایت کیا ابوداؤد نے **صیغہ نواں** اللهم صل علی محمد النبی الامی وازواجه امهات المومنین وذریته واهل بیته کما صلیت علی ابراهیم انک حمید مجید روایت کیا ابوداؤد نے **صیغہ دسواں** اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارك علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت وبارك علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انک حمید مجید روایت کیا نسائی نے **صیغہ گیارہواں** اللهم اجعل صلواتك وبرکاتك علی محمد وآل محمد کما جعلتها علی ابراهیم انک حمید مجید روایت کیا احمد نے **صیغہ بارہواں** اللهم صل علی محمد کما امرتنا ان نصلی علیه وصل علیه کما ینبغی ان یصلی علیه ذکر کیا اسکو صاحب شرف المصطفی نے **صیغہ تیرہواں** اللهم صل علی محمد عبدك ورسولك النبی الامی الذی امن بك وبکتابك واعطه افضل رحمتك واتته الشرف علی خلقك یوم القیمة واجزه خیر الجزاء والسلام علیه ورحمة الله وبرکاته **ف** شیخ عبدالحق لکھتے ہیں کہ یہ کل صیغے جو مذکور ہوئے خالی ہیں ذکر سلام سے پس چاہیے پڑھنے والے کو کہ یکمرتبہ کہا لیوے السلام علیك ایها النبی الکریم ورحمة الله وبرکاته اسواسطے کہ ذکر صلوۃ بی سلام اکثر علما کے نزدیک مکروہ ہے اس آیت شریف کے حکم سے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اور رسول مقبول صلعم نے امین جو ذکر سلام نہ فرمایا

اسوجہ سے کہ صحابہ کو اسکا علم کما حقہ حاصل تھا اور اسی پر قیاس کرنا چاہیے
کہ سلام بے صلوٰۃ کے بھی مکروہ ہے بہ دلیل قولہ تعالے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا
اب معلوم کرنا چاہیے کہ علماء دین مین اختلاف ہے اس باب مین کہ درود شریف کونسی افضل ہے
پس اس باب مین دس قول ہین **قول پہلا** افضل صلوٰۃ صلوٰۃ تشہد ہے یعنے جو التحیات مین
پڑھی جاتی ہے کہ وہ مذکور ہوچکی **قول دوسرا** اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد
کلما ذکرہ الذاکرون وکلما سھی عنہ الغافلون **قول تیسرا**
اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما ھو اھلہ ومستحقہ **قول چوتھا**
اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما انت اھلہ **قول پانچوان** اللھم صل علی محمد وعلی
آل محمد افضل صلوٰتک عدد معلوماتک **قول چھٹا** اللھم صل علی
محمد والنبی الامی وعلی کل نبی وملک وولی عدد کلماتک التامات المبارکات
قول ساتوان اللھم صل علی محمد عبدک ونبیک ورسولک النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وبارک
وسلم عدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک **قول آٹھوان** اللھم صل
محمد وعلی آل محمد صلوٰۃ دائمۃ بدوامک **قول نوان** اللھم یا رب محمد وآل محمد
صل علی محمد وآل محمد واجز محمدا ما ھو اھلہ **قول دسوان** اللھم صل علی محمد
وازواجہ امہات المومنین وذریتہ واھل بیتہ کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید اور حضرت
شیخ عبد الحق محدث دہلوی لکھتے ہین کہ وقت رخصت ہونی حضرت مدینہ طیبہ سے حضرت شیخ عبد الوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ
نے ایک درود شریف کی اس فقیر کو اجازت دی کہ جس سے اقسام قسام کے فتوح باطنی حاصل ہوئی جو بیان مین
نہین آسکتے وہ یہ ہے اللھم صل علی سیدنا محمد افضل ما صلیت علی احد من خلقک صلوٰۃ دائمۃ
بدوامک باقیۃ ببقائک صلوٰۃ تکون لک رضی ولحقہ اداء اصلوٰۃ مقبولۃ لدیک معروضۃ
علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم اور آپ فرماتے ہین کہ سبعات عشر جو وظیفہ مشہور ومتبرک ہے اوس مین
بھی یہی درود شریف ہے اور زمانہ تابعین سے معمول حضرات مشائخ کا چلا آتا ہے حضرت شیخ اجل واکرم علی المتقی نے اپنی
بعض رسالون مین اس درود شریف کی بہت فضیلت فرمائی ہے اور ایک درود شریف یہ ہے کہ اسکی بھی بڑی فضیلت ہے
اللھم صل علی سیدنا محمد السابق للخلق نورا ورحمۃ للعالمین ظھورہ عدد من

قول پہلا
قول دوسرا
قول تیسرا
قول چوتھا
قول پانچوان
قول ساتوان
قول آٹھوان
قول نوان
قول دسوان

من مضی من خلقك ومن بقی ومن سعد منهم ومن شقی صلوٰة تستغرق العد
وتحیط بالحد صلوٰة لا غایة لها ولا انتهاء ولا انقضاء صلوٰة دائمة بدوامك وعلی آلك
واصحابك آمین ذلك ولك الحمد للہ علی ذلك امام سخاوی نقل کرتے ہین کہ ثواب اس درود شریف کا
دس ہزار کا ہی اور ایک درود شریف یہ ہی اللھم لك الحمد بعدد من حمدك ولك الحمد بعدد
من لم یحمدك ولك الحمد کما تحب ان تحمد اللھم صل علی محمد بعدد من صلی علیه
وصل علی محمد بعدد من لم یصل علیه وصل علی محمد کما تحب ان یصلی علیه یہ درود شریف طبرانی سی ہے
کہ اکابر علماء حدیث سی ہین وہ کہتے ہین کہ یہ درود شریف مینے خواب مین حضرت کے روبرو پڑھی
پس رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے سنکر تبسم فرمایا یہان تک کہ کچلیان مبارک نمایان ہوئین اور نور
نور چمکا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد صلوٰة انت لها اهل وهو
لہا اہل وبارك وسلم اہل حدیث فرماتے ہین کہ یہ درود شریف نہایت مقبول ہی بارگاہ مصطفوی مین کہتے ہین
کہ ایک شخص زیارت کرنیوالون سے سے کہ مقبول دربار احمدی صلے اللہ علیہ وسلم تھا اس درود شریف کا
تحفہ بھیجا کرتا تھا جب وہ ان نے ارادہ سفر کا کیا ارشاد ہوا کہ چند روز اور ٹھہر کہ مجکو یہ درود شریف
تیری خوش معلوم ہوتی ہے کما ہی کہ حضرت جناب قطب العالمین غوث الثقلین رض یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے
اللھم صل وسلم علی حبیبك وقریبك ولبیبك مظہر ربوبیتك ومثال حضرتك
وتمثال قدرتك روح القدس معطی الحیوٰة والفضیلة بارك بكثیر العوالم مفیض
نوالق النفوس صباح الظفر والتعاشمو رس امام سخاوی در منظوم سی نقل کرتے ہین کہ جو شخص یہ درود شریف
کثرت سی پڑھے اللھم صل وسلم علی روحه فی الارواح وصل وسلم علی جسده فی الاجساد
وصل وسلم علی قبره فی القبور زیارت شریف سی مشرف ہووی اور حضرت کی شفاعت اسکو حاصل ہو
اور حوض کوثر کا پانی اوسکو نصیب ہووی اور جسم اوسکا دوزخ کی آگ پر حرام ہو جاوی صلی اللہ علیہ وسلم
اور یہ صیغہ حرمین شریفین مین بہت مستعمل ہی اور صلوٰة تنجینا یہ ہی اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل
سیدنا محمد صلوٰة تنجینا بها من جمیع الاهوال والآفات وتقضی لنا بها
جمیع الحاجات وتطهرنا بها من جمیع السیئات وترفعنا بها عندك اعلی الدرجات
وتبلغنا بها اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیوٰة وبعد الممات حضرت شیخ رح کہتے ہین کہ یہ درود شریف

درود شریف حضرت جناب محبوب سبحانی قطب الاقطاب رض

باعث ہوتا ہے تمامی مقاصد دینی و دنیوی ہی خصوص آفات دریا و کشتی کے لیے مجرب ہے اقل مرتبہ وارد کا
تین سو بار ہی کہتے ہین کہ ایک شخص اپنی حصول حاجت کی لیے ہزار بار پڑھنیکے ساتھ مامور ہوا پس اوسنے
تین سو بار پڑھی تھی کہ وہ حاجت پوری ہوگئی بعد اوسکے وظیفہ اس درود کا تین سو بار مقرر ہوگیا
کذا ذکرہ بعض العلماء **ف** حاصل یہ کہ درود شریف سے زیادہ کوئی وظیفہ نہین دین و دنیا کی سعادت
اوسمین ہر چیز کا کہ حال اسکا تفصیلی بیان ہوا ہر ایک مسلمان بھائی کو چاہیے کہ اس درود اعظم کو جہانتک
ممکن ہو ترک نکرے اور ہر روز کے لیے جتنی ہوسکے پڑھنے کے لیے مقرر کرے اور جو دعا مانگے اوسکی
اول و آخر درود شریف ضرور پڑھے کیونکہ جس دعا کی ساتھ کہ درود شریف نہین ہوتی ہے تو بالکہ
دروازہ آسمان کے اوسکے لیے نہین کھولتے ہین اور وہ دعا ہرگز نہین قبول ہوتی ہے اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد الف الف مرۃ

فصل چوتھی

طریقہ رخصت ہونے مدینہ طیبہ سے تا حال پہونچنے حاجی کے اپنے وطن مین

پوشیدہ نہ رہے کہ جب حاجی حرمین شریفین کی زیارتون سے اور زیارت شریف جناب سید الانام
علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام اور زیارت سید الشہداء عظام سے فارغ ہوا چاہے کہ رخصت ہو تو اوسکو وقت
دوگانہ رخصت کا مسجد نبوی مین پڑھے اور جو حضور صلعم کے مصلے شریف پر جو اوسکی قبر مبارک کی
بعد اسکے آداب زیارت شریف ادا کرچکے اون سبکو کمال آداب اور احتیاط سے بجالاوے
اور اپنی سعادت دنیا و آخرت کے لیے اوس زیارت شریف کی قبول ہونیکے لیے اور پھر حاضر ہونیکی توفیق
جو چاہے دین و دنیا کی بھلائی سے دعا مانگے اور روضہ اقدس، طرف پھر کر بعد صلوٰۃ و سلام کی عرض کرے

اللھم انا نسئلک فی سفرنا ھذا البر والتقوی ومن العمل ما تحب وترضی اللھم لا تجعل ھذا
آخر العھد بنبیک ومسجدہ وحرمہ ویسر لی العود الیہ والوقوف بین یدیہ واسئلک فی
العفو والعافیۃ فی الدنیا والآخرۃ ورد الی اھلنا سالمین غانمین امنین
برحمتک یا ارحم الراحمین

اور وقت رخصت کے چاہیے کہ مبالغہ کرے یہ وزاری مین بہت کرے کہ یہ بہت بڑی علامت قبولیت
اور نشان امیدواری ہے یہانتک کہ اگر غایۃ گریہ وزاری میسر نہووے تو اپنی سنگدلی پر روئے
اور جو باتین کہ ذوق و شوق و رقت کو پیدا کرتی ہین دلمین یاد لاوے کیونکہ بیقراری و زاری جسوجہ سے کہ ہو

بیان تبرکات مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ

علامت قبولیت ہی اور جسکو کہ ایک ذرا سا بھی سرشتہ محبت اور علاقہ دوستی حاصل ہی اوسکی رقت وزاری کا کیا حال بیان کیا جاوے ؎ ولیکہ عاشق صابر بود بگرنگ ست ہزار عشق تا بعبوی ہزار فرسنگ ست

غرض پھرے حضور ہی شریف سی حسرت کرتا ہوا رہتا ہوا اور جو اوسوقت میسر ہو وہان خیرات کرے کہ یہ باعث نجات ہی ہر آفت ہی اور موجب سلامتی ہی ہر سلامت سے حتی الامکان اسمین قصور نکرے پس چلتے وقت ضرور ہے کہ کچھ تحفے اور پھل وغیرہ اپنے دوستون اور عزیزون کی لیی مدینہ طیبہ سے اپنے ساتھ لیوی تاکہ موجب خوشنودی عزیزون اور دوستون کا ہووی مثل کھجورون عجوہ برنی ہاشمیہ کی اور خاک شفا اور پانی ساتون کوؤن کا اور تبرکات مثل اوسکے ساتھ لیجاوی اور ایسی ہی مکہ شریف سے پانی زمزم شریف کا اور سوائے اسکے تبرکات ہمراہ لیوی شیخ ؒ لکھتے ہین کہ اکثر علما اسپر ہین کہ مدینہ طیبہ و مکہ معظمہ کی خاک اور اینٹ پتھر وغیرہ نہ اوٹھاوی لیکن علمای حنفیہ اور بعض شافعیہ کے نزدیک جائز ہے جیسی کہ تصریح اسکی جذب القلوب مین مذکور ہے غرض جب اپنے شہر کے پاس پہونچے تو یہ دعا پڑھے

اللھم انی اسئلک خیرھا وخیر اھلھا وخیر ما فیھا واعوذ بک من شرھا وشر اھلھا وشر ما فیھا اللھم اجعل لنا بھا قرارا ورزقا حسنا آمین یا رب العالمین تائبون لربنا حامدون اور چاہیے کہ پہلے پہونچنے سے خبر پہونچادی اپنے گھر والون کو کہ وہ استقبال کرین اسکا جب شہر مین آوے تو یہ دعا پڑھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر لا الہ الا اللہ وحدہ صدق وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ فلا شیء بعدہ پھر چاہیے کہ رات کو نہ داخل ہو گھر مین اور نہ کا یک چلا آوے بہترین وقت چاشت کا وقت ہی تا آخر دن تک اور پہلے گھر کے داخل ہونے کے مسجد مین دوگانہ پڑھے اگر وقت مکروہ نہو اور دعا مانگے اور شکر نعمت الہی بجا لاوی کہ خیر و سلامتی سے پہنچا اور کہے الحمد للہ الذی بنعمتہ وجلالہ تتم الصالحات پھر گھر مین داخل ہو کر کہے تائبون لربنا اوبا لا یغادر علینا حوبا پھر گھر مین جاکر زنانہ تحیۃ المنزل کا پڑھے اور جو شخص کہ ملاقات کو آوی اوس سے مصافحہ کرے اور اگر معانقہ کرے تو بھی درست ہے اور اگر کوئی عالم یا صالح یا شریف آوے تو اوسکے ہاتھ کا بوسہ دینا بھی درست ہی اور جو شخص کہ ملاقات کو آوی اوس سے کشادہ پیشانی اور نرمی اور تواضع سے پیش آوے اور دعا کرے

اور ہمیشہ بقیتہ العمر نماز روزہ اور تقوی طہارت مین بہ نسبت پہلے کے زیادہ مشغول رہی کہ یہ علامت قبول ہونی حج کی اور زیارت کی اور چاہیے کہ اون تبرکات مین سے تھوڑا تھوڑا سب مسلمانونکو بھیجا دے اور زمزم شریف سب اہل محلہ کو بلاد دیگر ربا العالمین یہ دولت عظمی دین و دنیا کی سب مسلمانونکو نصیب فرماوے آمین یا ارحم الراحمین

فصل پانچوین

رسول مقبول صلعم کے حلیہ شریف وغیرہ و فضائل حلیہ کے بیان مین

پوشیدہ نہ رہی کہ قاعدہ اور دستور یہ ہی کہ جو کوئی حاکم اپنے نائب کو سرفراز کرتا ہی تو ایسی معاملہ از دیباچہ اوسکے ساتھ عمل مین لاتا ہی کہ سب لوگ معلوم کرین کہ یہ شخص مخصوص اور مصاحب خاص مالک کا ہے اسکا ساختہ پرداختہ سیطر حسی مالک کو منظور و مقبول ہی اور اسکی محبت یا عداوت مالک کی محبت یا عداوت ہے اسیطر حسی پاک پروردگار نے کہ احکم الحاکمین سارے عالم کا ہی اپنی پیغمبر حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام مخلوقات سے بخشم رسالت برگزیدہ فرماکے اپنی خاص مہربانیونکے ساتھ مخصوص کیا تاکہ سب پر روشن ہوجاوے کہ یہہ پیغمبر محبوب اور مخصوص خالق کون و مکان اور مالک زمین و آسمان کا ہی یہانتک کہ اسکی رضامندی خدا کی رضامندی اور اسکی ناخوشی خدا کی ناخوشی ہے پس فضیلتین حضرت کو جو تعالی نے بخشین دو قسم ہین **ایک قسم وہ** کہ اور نبی بھی اوسمین شریک ہین لیکن آپکو اور انبیا سے زیادتی اوسی وصف اور صفت مین حاصل ہے علاوہ اسکے جو جو کمال ایک ایک نبی کی ذات مین جدا جدا تھے وہ سب حضرت کی اکیلی ذات مجمع صفات مین مجتمع ہوی گویا آپ عطر مجموعہ اور گلدستہ کمالات عامہ و خاصہ تھی فضیلت اس اجتماع کی انفراد پہ جو ہی سب خاص و عام پر ظاہر ہے اسکی مثال یہ ہی کہ بیس چراغ بیس مکانونمین جدا جدا روشن ہون اور اونمین بیسون کو ایک مکان مین روشن کرین تو کیا کچھ ترقی روشنی کی ہوگی چنانچہ خلافت اور ملک اور حسن اور خلت اور کلام اور عبادت اور شکر جو آدم و داؤد اور سلیمان اور یوسف اور ابراہیم اور موسی اور نوح علیہم السلام کو جدا جدا دیا گیا یہہ سب وصف اور کمال ذات پاک سرور کائنات مین یکجا جمع ہوے **اور دوسری قسم وہ** کہ مخصوص حضرت صلعم کے ساتھ ہے اور کسی نبی کو اوسمین شرکت نہین جیسے انواع **ولایات اور محبوبیت مطلق و اصطفاء مطلق و رویت و قرب اتم و شفاعت عظمی و جہاد** اور سوا انکے اور کمالات جنکی تصریح سے احادیث مین اور اوسکی شرح تحریر الشاہدین مین بخوبی مذکور ہے رسول مقبول صلعم کے ساتھ خاص ہین

اب اس جگہہ تصویر حلیۂ شریف تبرکا و تیمنا لکھی جاتی ہے اہل ذوق کو مقام آگاہی اور بیداری ہے
کہ اولین مخلوقات و نخستین کائنات ذات بابرکات اشرف بریات افضل موجودات احمد مجتبے محمد مصطفے
صلے اللہ علیہ وسلم ہے چنانچہ حدیث صحیح مین وارد ہی اول ما خلق اللہ نوری یعنے فرمایا
کہ سب سے پہلے جو چیز خدا نے پیدا کی وہ نور محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہی یہہ بات بالاتفاق ثابت ہے
کہ حقتعالی نے اپنے نور سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا اور اوس نور سے تمام مخلوقات کا ہوا
اصل اس نور ظہور کا بیان یون ہے کہ جب شاہد خلوتکدہ کان اللہ ولم یکن معہ شئ نے چاہا
کہ ایک آئینہ خدا نما بنا کر اوسمین صورت جمال کمال اسمائی و صفاتی کی دیکھے تو اپنے ہی نور کی کیف سے
ایک حصہ کو مخصوص بنظر ربوبیت فرما کے ارشاد کیا کن محمدا صلے اللہ علیہ وسلم یعنے ہو جا
محمد صلے اللہ علیہ وسلم اوس سر مکنون نے بامتثال امر کن فیکون مثل ستون حباب عظمت تک بلند ہو کر
نہایت ادب سے جبین ارادت زمین اطاعت پر رکھہ کر سجدہ کیا اور الحمد للہ کہا حق تعالی نے فرمایا
اسیواسطے یعنے تجکو پیدا کیا اور تیرا نام محمد صلے اللہ علیہ وسلم رکھا ابتدا خلق کی گرونگا مین تجھسے
اور انتہا سولون کی گرونگا مین تجھہ کو کتب معتبرہ مین وارد ہوا کہ اوسوقت حضرت صلعم نے سجدہ مین فرمایا
یارب ھب لی امتی یعنے اے پروردگار بخش تو واسطے میری امت کو حقتعالی نے فرمایا
وھبتک امتک یا علی ھمتک بخشا مینے تیری امت کو بسبب بڑی ہمت تیری کے اور فرمایا
حقتعالی نے اشھد و ایاما ملائکتی ان حبیبی لا ینسی امتک عند الولادۃ فکیف ینسھا
یوم القیمۃ یعنے گواہ رہو فرشتو میرے کہ دوست میرا نہ بھولا اپنی امت کو وقت پیدائش کے
پھر کیونکر بھولیگا اپنی امت کو دن قیامت کے یارب صل و سلم دائما ابدا * علی نبیک
خیر الخلق کلھم **تصویر حلیۂ شریف** اہل حدیث تحریر فرماتی ہین کہ قد مبارک سایہ نہ تھا
یعنے نہ بہت بلند و دراز اور نہ قصیر و کوتاہ باوجود اسکے آپکے قامت رعنا کا یہہ معجزہ تھا کہ جب آپ کھڑے ہوتے
یا چلتے سب آدمیون مین تو آپکا قد مبارک بلند نظر آتا اور کسیکا قد حضرت کی قامت شریف کے برابر نہ ہوتا
اور جب حضور مسند ارشاد و ہدایت پر جلوہ فرما ہوتے تو تمام جماعت مین سر مبارک بلند اور نیچا معلوم ہوتا
خلاصہ یہہ کہ غیرت الہی نے ہمسر پیدا کرنا یہانتک کہ آپکا سایہ بھی نہ تھا تا شائبہ ہمسری درمیان نہ آوے
اوس سے ظاہر ہو اور نہ ہوتا سایہ کا دلیل روشن اس بات پر ہی کہ کسی چیز کو خدا نے آپکا مثل پیدا نکیا

سر مبارک بزرگ تھا اور بزرگی سر کی دلیل زیادتی عقل اور تیزی فکر کی ہی بسبب قوت دماغ کے
کہ حامل جوہر عقل ہے اور مراد بزرگی سر مبارک سی یہہ نہ سمجھنا چاہیے کہ خارج حد اعتدال سے تھا
اور یہہ قاعدہ کلیہ تمام اعضاء جسم شریف مین محفوظ رہے کہ کمال اعتدال خلقت مین تھے **موے مبارک** حضور کے سر مبارک کے گھونگر والے نہ نرم و فرہمشتہ یعنی سیدھی کہ اصلا پیچ نہ رکھتے ہون اور بہت پیچدار
اور سخت جیسے حبشیون کے ہوتے ہین بلکہ درمیان مین تھے اور لپٹین خوشبو مکی اونسی ہر وقت آتی تھین
اور ہر وقت نور سے چمکتے تھے اور آپکے بالونکا یہ معجزہ تھا کہ جب اونکو دھو کر بیمار کو پلاتے فورا شفا حاصل ہوتی
اور درازی موی سر گاہی کان مبارک تک اور کبھی کندہی مبارک تک اور کبھی درمیان کان اور کندھی مبارک کے تھے
اور کبھی موی شریف کو اطراف سر پر چھوڑ دیتے اور کبھی فرق فرماتے جسکو زبان عربی مین مفرق اور ہند مین
مانگ کہتے ہین اور یہہ سنت حضرت ابراہیم کی ہے اور دو جانب دو گیسو اور گاہی دو نو طرف چار گیسو
چھوڑتے چنانچہ حدیث ام ہانی مین وارد ہوا کہ جب حضرت مکہ معظمہ مین تشریف لاے تو آپکے چار گیسو چھوڑے تھے

ف سر کے بال رکھنا سنت اور عادت قدیم عرب کی ہے لیکن چاہیے کہ خبر گیری بالون کی رکھے
یعنی تیل ڈالے اور کنگھی کرے حضرت اسکا بہت اہتمام فرماتے تھے اور جسکے بال کہ پریشان و خراب دیکھتے
ناخوش ہوتے اور جسکو کہ آپ رات دن بنانی سنوارنے مین مشغول پاتے اوس سی بھی آپ بیزار ہوتے
غرض اعتدال آپکو پسند تھا اور حلق سر مبارک کا یعنی حجامت سوا حج اور عمرہ کے ثابت نہین ہوا

روی شریف حضور کا آئینہ جمال الہی اور مرآت انوار نامتناہی تھا صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین
براء بن عازب سی روایت ہی کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خوب رو اور خوشخو ترین مردم
اور حدیث حضرت ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ نہین دیکھا مینے کسی چیز کو بہتر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

ف اس حدیث مین اشارہ ہی کہ حسن اور خوبی حضرت صلعم کے جمال باکمال کی غالب اور فائق
سب اشیا پر تھی کوئی چیز دنیا مین ایسی نہین کہ جسکا حسن اور خوبی برابر حسن و خوبی حضرت صلعم کی ہو
اور فرمایا حضرت ابو ہریرہ نے کہ ایسا چہرہ آپکا روشن اور تابان تھا کہ گویا آفتاب اوسمین سیر کرتا ہی
اور دوسری حدیث مین وارد ہوا کہ جب تو دیکھی آپکے چہرہ کو دیکھی تو گویا آفتاب طلوع کرتا ہے
مقصود اس تشبیہ سی بیان روشنی اور اشراق و لمعان روی مبارک کا ہی اور حدیث بخاری مین وارد ہے
کہ پوچھا ابو بکر بن عاذب سی کہ تھا روی شریف حضرت صلعم کا مانند شمشیر کے کہا نہین بلکہ تھا مثل قمر کے

موے مبارک

بیان سر کے بالون کے رکھنے کا

روی شریف

ظاہر ہی کہ تشبیہ شمشیر مین معنی تدویر فوت ہوتے تھے اور قمر جامع لمعان اور تدویر دونون کا ہی اسواسطے
تشبیہ شمشیر سی طرف قمر کے عدول کیا خلاصہ احادیث صحاح مین تشبیہ چہرۂ مبارک کی کئی چیزونکی ساتھ واقع ہے
یعنی آفتاب ماہتاب شمشیر آئینہ ماہ شب چہاردہم پارۂ قمر ہالۂ ماہ اور مقصود ان تشبیہون سی براقت لمعان و صفا
اور تدویر چہرۂ مبارک کی ہی لیکن اسجملہ اتنا خوب سمجھ لینا چاہیی کہ تدویر چہرۂ مبارک کی اعتدال کی ساتھ تھی
یعنی چہرۂ نورانی فی الجملہ گول تھا اور بہت دراز نہ تھا اور فائدہ اختیار تشابیہ مختلفہ مین یہہ ہی کہ چہرہ شریف آپکا
جامع جمیع صفات حسن و جمال تھا اور یقین کرنا چاہیے کہ یہ سب تشبیہات بطرز شعراء اور موافق عرف
وعادت کے ہین ورنہ حقیقت مین کوئی چیز دنیا مین مماثل صفات خلقیہ اور خلقیہ حضرت کی نہین ہے

بیان لون چہرہ نورانی

جیسے کہ مدارج النبوۃ مین تحقیق اسکی بخوبی مذکور ہے اور **لون چہرہ نورانی کا** سفیدی مائل بخبر تھا
اور ایسی چمک دمک نور کی آپکی چہرۂ مبارک مین تھی کہ نگاہ نہین ٹھہرتی تھی اور چہرہ آپکا مثل آئینہ صاف اور روشن تھا
کہ عکس ہر چیز کا اوسمین معلوم ہوتا بلکہ صفائی اس آئینہ خدانما کی یہانتک پہونچی تھی کہ صورت نور خدا کی
صاف اوسمین نظر آتی تھی چنانچہ حدیث شریف مَنْ رَآنِی فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ
کاشف اسپر رمزی ہے اللھم صل علی محمد وآلہ علی قدر حسنہ وجمالہ
بعض روایات مین وارد ہی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچھا
کہ آپ زیادہ خوبصورت ہین یا یوسفؑ آپنے فرمایا انا اجمل ولکنی یوسف اصبح مین ملیح ہون
لیکن یوسف با نمکینی اور بہائی میرے یوسفؑ خوب گورے تھے **ف** اہل نکات نے لکھا ہی کہ آپکے
با نمک ہونے مین یہہ نکتہ تھا کہ نمک کی یہہ خاصیت ہی کہ دوسری کو آپسا کر لیتا ہے **مصرعہ**
ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد اور بھی کھانی کو مزہ دار کر دیتا ہی چونکہ اللہ جل جلالہ کو
منظور تھا کہ ایک عالم کو آپکی کیفیت سی کمیف کرے اور خلق کو آپکے سبب سی باندازی معرفت کر دے
اور ظاہر عنوان باطن کا ہوتا ہی لہذا رنگ مبارک مین ملاحت عنایت ہوئی **جبین نورآگین**

بیان جبین نورآگین

کہ انوار و تجلیات الہی سی مالا مال تھی مانند جوہر صیقل عشاق واضح اور کشادہ تھی کعب بن مالک رضی سی
روایت ہی کہ جب جبین آپکی پیشانی مین چمکتی ایسا معلوم ہوتا کہ گویا چاند کا ٹکڑا ہے اور خوشبو
آپکی پیشانی نورافشان کی مشک عنبر زعفران گلاب عطر سے زیادہ تھی چنانچہ عورتین بجای خوشبو
اور عطریات کی آپکے پیشانی مبارک کی پسینے کو بدنمین اور بالونمین ملتی تھین منقول ہی کہ ایک عورت جسکا بیٹا

اوسکو بروز نکاح اپنی دختر کے خوشبو میسر نہوئی حضرت کی خدمت مین آئی اور ایک ظرف مین آپ کی
جبین مبارک سے چند قطرے عرق کے لیجاکر اوس دلہن کے بدن مین ملے گئی پشت تک اوسکی اولاد مین
ویسی ہی خوشبو آتی رہی **ابرو مبارک** آپکی قریب بہ پیوستگی مثل کمان گویا محراب سجود عارفون
اور عاشقون کی تھی اور عبارات احادیث کی اسمقام مین مختلف واقع ہین بعض احادیث مین ملی ہوئی ہے
اور بعض مین غیر ملی ہوئی وارد ہی اور وجہ تطبیق یہہ کہ بحد اعتدال تھی اور درمیان دونون ابرو مبارک کے
ایک رگ تھی کہ حالت غصہ مین نمود ہوتی اور صورت خدا کے قہر کی اوس سے نظر آتی **آنکھین مبارک**
آپکی کہ ہر وقت فنا در حق مین مشغول تھین سیاہی اور سفیدی اونکی بحد اعتدال تھی اور ڈورے سرخ
اونمین خوشنمائی کے ساتھہ نمودار تھے اور روایات حدیث اس باب مین بھی مختلف وارد ہین
بعض روایات مین وارد ہوا عظیم العینین یعنے بزرگ چشم اور ایک روایت مین وارد ہے
اشکل العینین **ف** شکلہ بضم شین معجمہ سرخی کہ سفیدی آنکھہ مین ہو اور بعض روایات مین
آیا ہے اشہل العینین شہلہ سرخی کہ سیاہی مین ہو شاعرون نے معشوقون کی آنکھہ کی تعریف مین
نرگس شہلا باندھا ہی لیکن مشہور اہل حدیث کی نزدیک اشکل العینین ہی اشکل وہ چیز ہی کہ اسمین سرخی
اور سفیدی ملی ہو یا وہ چیز کہ سفیدی اوسکی مائل بسرخی ہو اور بعض روایات مین ادعج العینین
وارد ہی ادعج بہت سیاہ چشم کو کہتے ہین اور قاموس مین بمعنی فراخ چشم بھی اعتبار کیا ہے
اور کحل العینین بھی آیا ہے یعنی آنکھین آپکی ایسی تھین کہ گویا سرمہ لگا ہوا ہی اور سرگین چشم
معشوقون کی آنکھہ کی تعریف مین مشہور ہے حاصل یہہ کہ جو وصف آنکھہ مین ہونی چاہین
وہ سب بلا تصنع حضور کی آنکھہ مین جمع تھین اور وجہ تطبیق ان روایات مین باعتبار جامعیت
تصور کرنا چاہیے بخاری نے ابن عباسؓ سے اور بیہقی نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کی ہے
کہ حضرت اندھیرے مین ایسا دیکھتے تھے جیسے روشنی مین یعنے اندھیرے اور اوجالے مین
برابر نظر آتا تھا اور لکھا ہے کہ حضرت کی نظر پیشرو اور پس پشت برابر تھی یعنی آگے اور پیچھے سے
برابر دیکھتے تھے چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہوا کہ حضرت مقتدیون سے فرماتے
کہ سبقت نکرو مجھسے رکوع اور سجدہ مین کہ مین تمکو آگے اور پیچھے سے یکسان دیکھتا ہون
فی الحقیقت جسکو قلب نور مطلع احاطہ اور وسعت ادراک معقولات مین رکھتا تھا اسیطرح سے

ابرو مبارک یکسان

آنکھین مبارک یکسان

آپکی آنکھہ کو احاطہ اور وسعت احساس محسوسات مین حاصل تھی کہ تشش جہت کو حضرت صلعم کی
نظر مبارک کی روبرو حکم ایک جہت کا تھا بروایت صحیح ثابت ہی کہ حضرت ثریا کی تاری گیارہ یا بارہ
دیکھتے تھے اور بوقت بنا مسجد مدینہ طیبہ مین آپنے قبلہ کو بچشم سر دیکھہ کر سمت قبلہ درست فرمائی
اور آپکی نظر زمین کیطرف زیادہ رہتی تھی اور یہہ جو حدیث مین وارد ہوا کہ نگاہ آپکی بجانب آسمان رہتی تھی
مراد اس سے حالت انتظار وحی ہی اور نیچی نگاہ رکھنا حالت روزمرہ تھی اور سبب اسکا حیا اور حضور ہے
اور اکثر نظر آپکی ملاحظہ تھا یعنی گوشہ چشم سے دیکھنا اور باعث اسکا نہایت حیا اور وقار ہے
غرض جو فعل آپکا تھا وہ محبوب اور محمود اور مطبوع تھا **پلکین مبارک** آپکی دراز بکمال آرائش
وزیبائش تھین چنانچہ وارد ہوا اهداب الاشفار یعنے صاحب پلکون دراز کے
گوش مبارک نہایت مناسب اور خوبصورت تھے اور لکھا یہہ معجزہ تھا کہ دور و نزدیک سے
برابر سنتے تھے حدیث شریف مین وارد ہوا کہ مین دیکھتا ہون اوس چیز کو کہ تم نہین دیکھتے
اور سنتا ہون اوس چیز کو کہ تم نہین سنتے اور بھی ایک حدیث مین وارد ہوا کہ ایک دن آپ
مجمع صحابہ کرام مین بیٹھے تھے ناگاہ آپنے طرف آسمان کے نظر کرکے فرمایا کہ اسوقت سے آسمان کے
دروازہ کھولنے کی آواز سنی اور یہہ دروازہ آگے کبھی نہین کھلا تھا اور اوس دروازہ سے ستر ہزار فرشتے
واسطے متابعت نزول سورۂ انعام کے اوتری اسمقام سے حضرت صلعم کی قوت شنوائی اور بینائی
دونو معلوم کیا چاہیے اور لکھا ہے کہ بیداری اور خواب مین آپ برابر سنتے تھے حدیث شریف مین وارد ہوا
کہ آپنے فرمایا کہ آنکھین میری سوتی ہین اور دل جاگتا ہی اسیوجہ سے حضرت صلعم کا خواب ناقض وضو نہ تھا
بینی مبارک بلند تھی اور اوسپر نور کا ابھار تھا یعنی وہ بلندی شعاع نور کی تھی جو بلند نظر
آتی تھی **رخسارہ شریف** آپکے نرم و نازک بکمال نظارت و لطافت اور نہایت آب و تاب سے
رشک گلہای بہشت تھے اور ایسے چمکتے تھے نور الہی سے کہ روشنی چاند کی اوسکے سامنے شرماتی تھی
دہن مبارک کشادہ تھا یعنی نہایت تنگ کہ بدنما ہو نہ تھا حدیث جابر مین وارد ہوا
کہ تھے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ضلیع الفم یعنے فراخ دہان نکتہ کشادگی دہن شریف مین
یہہ ہی کہ وسعت دہن نزدیک عرب کے مردون مین ممدوح ہی اور تنگی دہن خوبی عورتون کی ہے
اور تنگ دہنی کو کہ شعرا معشوقون کی تعریف مین اعتبار کرتے ہین گو بامرد اونکی نزدیک عورتون کے حکم مین داخل ہین

بیان لعاب دہن شریف

لعاب دہن شریف شفاے بیمار اور دوا درد دل عاشق زار تھا منہل اور منبع معجزات اوسکو کہتے ہین چنانچہ روز خیبر حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کی آنکھین دکھتی تھین حضرت صلعم نے لعاب دہن مبارک سی اونکی آنکھون مین ڈالا فی الفور اچھی ہوگئین اور ایکبار طفلان شیر خوار کو حضرت صلعم کی خدمت مین لائی حضرت صلعم نے اپنا آب دہن اونکے منہ مین ڈالا اسقدر سیراب ہوے کہ تمام روز دودہ نہ مانگا حضرت امام حسنین پیاسے تھے حضرت صلعم نے زبان شریف اونکے دہن مین کی اونھون نے اوسکو چوسا پیاس جاتی رہی اور تمام روز سیراب رہے اور روز حدیبیہ ایک کنوان تھا کہ کثرت پانی بھرنے سے خالی ہوگیا اور پانی اوسمین باقی نرہا جب یہہ حال حضرت صلعم کو دریافت ہوا تو اوس کنوئین پر تشریف لائے اور پانی طلب کرکے کلی اپنے دہن مبارک سی اوس کنوئین مین ڈالی اور فرمایا ایک ساعت توقف کرو پھر وہ کنوان جوش مین آیا سب آدمیون اور جانورون نے پانی پیا جب تک وہان مقام رہا پانی کم نہوا اور حضرت صلعم کے پاس ایک کنوئین سی پانی کا ڈول بھر کر لائے آپنے اوس ڈول سی پانی پیا اور آب دہن شریف سی اوسمین ڈالا پھر اوس ڈول کی پانیکو اوس کنوئین مین ڈالا تو اوس کنوئین کے پانی سی بوی مشک آنی لگی اور انس بن مالک رض کی گھر مین کنوان تھا کہ اوسکا پانی کھاری تھا اوسمین ایک قطرہ آب دہن حضرت صلعم کا ڈالا وہ کھاری پانی ایسا شیرین ہوگیا کہ مدینہ شریف مین اوسکے مثل دوسرا نتھا اور اسطرح کے معجزے بہت سی کتب سیر مین لکھے ہین اور عرق شریف ایسا خوشبودار تھا کہ بعضی بیبیون نے شیشہ مین کر رکھا تھا دلہنون کی بجاے عطر لگا دیتی تھین سب خوشبوؤن سی اوسکی خوشبو غالب رہتی تھی جس کوچہ مین آپ نکل جاتے اوس سے خوشبو آتی یہانتک کہ پھر جو وہان نکلتا خوشبو سی پہچان لیتا کہ آپ ادھر سے تشریف لیگئے ہین اور آپ جہان قضاے حاجت کو بیٹھتے تھے وہان سی خوشبو آتی اور زمین آپکی فضلہ کھپا لیتی پیشاب مین آپکی قذارت اور بدبو نہ تھی رات مین ایکبار برتن مین آپنے پیشاب کیا تھا ام ایمن رض نے دھوکے پی لیا مطلق نہ جانا کہ پیشاب تھا آپنے سنکے فرمایا کہ تیرا پیٹ کبھی نہ دکھیگا اسیواسطے فقہا نے لکھا ہے کہ بول و براز آپکا نجس نہ تھا چنانچہ عینی شارح بخاری نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ مذہب حضرت امام اعظم کا یہی ہے

بیان نور دندان شریف

دندان نور افشان کشادہ اور نہایت روشن اور چمکتے تھے بوقت کلام گویا نور جھڑتا تھا چنانچہ مفلج الاسنان اور مفلج الثنان حدیث شریف مین وارد ہے یعنے اگلے دانت آپکے

چھدری اور کشادہ تھی اور حکمت اسمین یہہ تھی کہ شعاع تجلیات کہ دل نور منزل مین جلوہ گر تھی
راہ کشادگی دندان مبارک سی چہرہ شریف پر نور افشان رہی اور حدیث ابن عباسؓ مین وارد ہے
کہ جب حضرتؐ ہونٹ کھول کر بات کرتے دیکھا جاتا کہ کشادگی دو دانتون اگلے سے نور نکلتا ہی
اور طبرانی نے اوسط مین روایت کی کہ ہونٹ حضرت صلعم کے مہر دہان شریف اور احسن اور الطف
سب آدمیون کے ہونٹون سی تھے **عادات شریف** سی اکثر اوقات مین تبسم تھا تبسم مبادی
ضحک سے ہے اور حد ضحک کی یہہ ہی کہ دانت خوش ہونے مین ظاہر ہون اور آواز
بلند نہ ہو اور اگر آواز اس حالت مین گوش زد ہو اوسکو قہقہہ کہتے ہین اور اگر آواز اصلا پیدا نہ ہو
وہ تبسم ہی جسکو ہندی زبان مین مسکرانا بولتے ہین خلاصہ یہہ کہ خندہ حضرت صلعم کا اکثر اوقات
اور احوال مین زیادہ تبسم سی نہ تھا اور کبھی حد ضحک کو پہونچا ہو لیکن قہقہہ ہرگز ثابت نہین
حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہین کہ مینے نہین دیکھا حضرت صلعم کو ہنستے اسطرح کہ دیکھی جائین لہات آپکے
ف لہوات بفتحات جمع لہات بفتح لام ہی معنی اوسکے پارہ گوشت کہ اعلای حنجر مین اقصای دہن سے
اور مراد اس حدیث سی نفی قہقہے کی ہے اور ہمیشہ تھی حضرت کشادہ رو اور خندہ پیشانی ہیتی تھی
ابو ہریرہؓ سی روایت کی ہی کہ جب حضرت صلعم ہنستے تھے دیوارین روشن ہو جاتین اور نور دہنتوکا
دیوارون پر ایسا پڑتا جیسے عکس آفتاب اور گریہ حضرت جنس ضحک سی تھا یعنے رونے مین
آواز بلند نہ ہوتی فقط آنسو آنکھون سی حالت گریہ مین گرتے تھے اور سینہ شریف سے
ایک آواز مانند جوش دیگ مسی کے سنی جاتی اور سبب گریہ حضرت شفقت اور رحمت امت پر تھی
اور اکثر قرآنمجید کے سننے سے اور کبھی نماز شب مین روتے تھی **صوت شریف** احسن اصوات تھی
کان احسن الناس صوتا و احلاهم یعنی تھی حضرت صلعم بہترین مردم از روی آواز
اور شیرین تر آدمیون کے از روی کلام کے کوئی آدمی مانند حضرت صلعم کے خوشش آواز
اور خوش کلام نہ تھا اور اصدق الناس لهجة کہ آپکے وصف کلام مین وارد ہے
مراد اوس سی یہہ ہی کہ زبان شریف راست تر اور درست تر زبانون کی تکلم مخارج حروف مین تھی
اور صدق لہجہ بمعنی فصاحت آتا ہی انس بن مالکؓ سی روایت ہی کہ نہین بھیجا تعالی و تقدس پیغمبر کو
مگر خوشرو اور خوش آواز تا آنکہ بھیجا تمہارے پیغمبر محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

بیان عادات شریف

بیان گریہ حضرت کا

بیان صوت شریف

خوشرو اور خوش آواز زیادہ تر سب سی اور آواز مبارک بی تکلف پہونچتی تھی اوس مقام تک کہ وہان کسیکی آواز پہونچتی نہ تھی خاصکر خطبہ پڑھنے مین جو وعظ و نصیحت فرماتی اسقدر آواز بلند ہوتی کہ عورتین اپنے گھرون مین سنتی تھین اور جب خطبہ پڑھا مینے ایام حج مین سب آدمیون نے حضرت صلعم کی آواز اپنے منازل مین سنی اور دور و نزدیک سی کوئی شخص نہ تھا کہ جسکے کان مین آپکی آواز نہ پہونچی ہو اور وہ جو حدیث شریف مین آیا کہ حضرت منی مین خطبہ پڑھتے تھے اور جناب امیرؑ اوسکو تعبیر کرتے تھے مراد اوس سی تفسیر و توضیح کلام شریف ہی نہ سنوانا آواز کا

فصاحت لسان کی کیفیت — جوامع الکلم اس باب مین وارد ہی احاطہ تخمین و قیاس سے خارج ہی حقتعالے نے کسیکو فصیح و بلیغ زیادہ آپسی پیدا نہین کیا ایکبار حضرت عمر رضؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلعم آپ ہمارے درمیان سی باہر نہین گئے اور کوئی فصیح و بلیغ ہمارے بیچ مین اور مقام سے نہین آیا اسقدر فصاحت آپکو کہان سی حاصل ہوئی فرمایا کہ زبان حضرت اسمعیلؑ محو و مندرس ہوگئی تھی تب حضرت جبرئیلؑ میرے پاس اوس زبان کو اور مینے اوسکو یاد کر لیا اور فرمایا ادّبنی ربی فاحسن تادیبی یعنے ادب سکھلایا مجکو میرے رب نے اور نیک کیا میرے ادب کو علم عربیت کو متعلق علم فصاحت و بلاغت ہی اوسکو ادب کہتے ہین اور فرمایا کہ پرورش پائی مینے بنی سعد بن بکر مین کہ تمام حضرت کی مرضعہ حلیمہ سعدیہ کی تھی یہ قبیلہ افصح عرب مشہور تھا اور کلام شریف ایسا واضح مفصل بیان ہوتا تھا کہ اگر سامع چاہتا تو جدا جدا آپ کے کلمات کو شمار کر لیتا اور مقام احتیاط مین ایک ایک کلمہ کو تین تین بار فرماتے تا سننے والا خوب سمجھ لے اور یہ طرز بیان ہمیشہ نہ تھا وقت ضرورت باقتضاے فہم سامع کلام کو بتکرار ارشاد کرتے تھے اور خصائص کلام شریف سے ہی کہ حدیث شریف مین وارد ہوا اوتیت جوامع الکلم یعنے دیے گیے ہین مجکو کلمات جامعہ اور جوامع الکلام سے یہ ہی کہ لفظ تھوڑی اور معنے بہت ہون اہل حدیث نے حضرت کے جوامع الکلم کو جمع کر کے کتابین اور دفتر مرتب کیے ہین ریش مبارک طول و عرض مین سب طرف سے بھری ہوئی اور خوب گھنی بکمال زیبائش تھی حدیث ابن ماجہ مین وارد ہوا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کث اللحیۃ مراد اس سے انبوہ اور از دحام بالوں کا ہی اور شفائی قاضی عیاض سے منقول ہی کہ انبوہ ریش مبارک نے سینہ شریف بھر لیا تھا اور درازی ریش مبارک مین قدر معین ثابت نہین

لطائف النبی مین لکھا ہی کہ ریش مبارک بقدر چہار انگشت از روی خلقت کے تھی اسقدر سے کم اور زیادہ نہین ہوتی تھی حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی لکھتے ہین کہ اس روایت کی سند پائی نہین جاتی اور ارسال لحیہ موجب حسن و جمال ہی خصوصًا اوس صورت مین کہ انبوہ ہو اور یہ روایت خلاف اوسکے ہی کہ شیخ عیاض سے منقول ہوا اور خلاف روایت ترمذی کے ہی کہ کتاب مذکور مین وارد ہوا کہ حضرت لیتے تھے ریش مبارک کو طول و عرض سے تاکہ برابر و ہموار ہو جاوی اور موچھون مبارک کو بھی برابر فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے کہ جو کوئی نہ کاٹی اپنی موچھون کو وہ ہمسے نہین اور صحیحین مین وارد ہوا کہ حضرت نے فرمایا مخالفت کرو مشرکون کی اور ایک روایت مین مجوسی کی دراز کرو داڑھیون کو اور پست کرو موچھون کو اور مبالغہ کرو پست کرنے موچھون مین اور نافع نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہی کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے مبالغہ کرو قطع اور پست کرنے موچھون مین اور چھوڑو داڑھیون کو اونکے حال پر غرض قصر اور ارسال لحیہ مین اختلاف روایات ہی لیکن معمول اکثر مشائخ اور اسلاف کا ارسال ہی اور منقول ہی کہ ریش مبارک حضرت علیؓ نے اونکے سینہ کو پر کیا تھا اور اسیطرح حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کی ریش مبارک تھی اسیطرح جناب قطب العالمین حضرت محبوب سبحانی کی بھی ریش مبارک طویل و عریض تھی یہ سب مدارج النبوۃ مین مذکور ہی اور حضرت کے خضاب کرنے مین جلا کو اختلاف ہی تحقیق یہ ہی کہ آپ نے خضاب نہین فرمایا کو واسطے کہ سفیدی حضرت کی موی سر مبارک اور ریش مبارک کی حد خضاب کو نہین پہونچی تھی چنانچہ تمام سر اور ریش مبارک مین چودہ یا سترہ یا اٹھارہ بال سفید ہوئے تھے بہر تقدیر بیس سے کم تھے پس جب آپ روغن ڈالتے تو سفیدی بالون کی پوشیدہ ہو جاتی پھر حاجت خضاب کی نہ تھی انس بن مالکؓ سے روایت ہی کہ ریش مبارک مین چند بال سفید تھے اگر ماپتا مین گن لیتا اور اسیقدر آپ کے سر مبارک مین غرض تحقیق محققین کی یہی ہی کہ آپ نے خضاب نہین فرمایا اور جو احادیث کہ دلالت خضاب پر کرتی ہین وہ مؤول ہین چنانچہ قائلین خضاب جو کہتے ہین کہ نکالا حضرت انس نے بالون شریف کو کہ اونکے پاس تھے وہ خضاب کیے ہوئے تھے جواب اسکا یہ ہی کہ وہ مخضوب نہ تھے بلکہ ممزوج و مخلوط طیب کے تھے ایسے معلوم ہوتے تھے کہ گویا خضاب کیے ہوئے ہین اور احتمال ہی کہ حضرت انس نے اونکو خضاب کیا ہوتا محکم ہو جاوین اور دیر تک ٹھہرین وارد ہوا کہ آپ موچھین اور ناخن جمعہ کے دن کاٹتے تھے اور بعض

بیان تحقیق خضاب کہ حضرت نے کیا یا نہین

بیان اسکا کہ ریش مبارک کتنی تھی اور کتنی سفید ہوئی تھی

روایات مین بخشش بہ آیا ہی اور کیفیت ناخن تراشی مین کچھ ثابت نہین لیکن اسقدر کہ ابتدا سیدا ہنی سے کرتے اور خنصر سیدھے ہاتھہ کی انگشت پر فرماتے اور مسواک اور کنگھی آپ کے پاس سے جدا نہین ہوتی تھی اور جب آپ تیل لگاتے ریش مبارک مین تو کنگھی فرماتے اور آئینہ مین جمال حق نما اور صورت حق نما ملاحظہ فرماتے صلی اللہ علیہ وعلی آلہ علی قدر حسنہ وجمالہ **گردن شریف** رشک مینائے بہشت بکمال خوبی حد اعتدال پر رخشان و درخشان تھی اور اسقدر صفائی اور آب و تاب رکھتی تھی کہ آئینہ جسکی صفائی کے روبرو شرمندہ تھا گویا چاندی کا ٹکڑا تصویر کا عالم تھا حدیث ابن ابی ہالہ مین آیا ہی کان عنقہ جید دمیۃ فی صفاء الفضۃ یعنے تھی گردن آپ کی گردن دمیہ کی صفائی چاندی مین دمیہ وال کے پیش سے بت کو کہتے ہین کہ بنایا ہو عاج سے کذا فی النہایہ اور صاحب قاموس لکھتے ہین کہ رخام یعنے سنگ صفید سے اور مقصود تشبیہ سے فقط مبالغہ صفت مین اور تحسین ہی اور حاشیہ شمائل وغیرہ مین کہ دمیہ بمعنی غزال ماآہو برہ کے لکھا ہی لیکن سند اوسکی کتب لغت مین نہین ملتی **شانے مبارک** اونچے اونچے اور نیز بال اور دونون مین کچھ جدائی تھی چنانچہ اوسکے بیان مین بعید ما بین المنکبین وارد ہی یعنے درمیان دونو شانون کے بعد اور مسافت تھی اور بعضون نے بعید بصیغہ تصغیر پڑہا ہی اور بعضون نے اسکو بعید الصدر تفسیر کیا ہی غرض صدر اگرچہ صف ہے لگانہ ہی لیکن ان دونون وصفون مین تلازم ہی یعنے ایک دوسرے کو لازم ہی **بغل شریف** کمال سفیدی سے ہمرنگ تمام بدن کے تھی اور یہ از جملہ عجائب و خواص حضرت سے ہی کہ بغل آدمیون کی مائل بسیاہی ہوتی ہی اور بعضون نے لکھا ہی کہ ما آپ کی بغل مین نہ تھے اور بعض کے نزدیک تھے اور آپ کی بغلون سے خوشبو مشک کی آتی تھی چنانچہ بعض صحابہ سے روایت ہی کہ آپ نے مجکو اپنے ساتھہ ملایا تو حضرت کی بغل شریف کا پسینہ مین نے سونگھا خوشبو مشک کی اوس سے آتی تھی **سینہ مبارک** چوڑا اور بھرا تھا اور فائدہ اس ترکیب مین یہ ہی کہ سینہ مبارک مجمع علوم و معارف اور منبع تجلیات اور معدن اسرار و دقائق تھا اس مناسبت سے وسعت اور کشادگی مناسب ہوئی کہ وسعت ظرف بقدر وسعت مظروف چاہیے کہ اس نعمت عظمی کو حق تعالے قرآن مجید مین یاد دلاتا ہی **الم نشرح لک صدرک** **شکم مبارک** نہایت ہموار یعنے برابر سینہ کے تھا چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہوا سواء البطن والصدر یعنے برابر شکم

اور سینہ مراد اسسے نہو اری حدیث ام ہانی مین آیا ہی کہ دیکھا مینے شکم مبارک رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گویا قبطاسہا بالای یکدیگر تہ کیے ہوئے رکھے ہین یہ کنایہ کمال نرمی وصفائی سے ہی اور حدیث ابن ہالہ مین آیا ہی دقیق المسربۃ ف مسربہ میم کے زبر سے اور سین ساکن اور بے کے پیش سے وہ بال ہین کہ اوپر سینہ سے تا ناف ہون اور باریک ہون یعنے بالون کا ایک خط باریک لمبا ابتدای سینہ سے تا ناف دستکاری نقاش ازل سے کھنچا تھا باقی سینہ اور شکم صاف تھا لہذا حدیث شریف مین وارد ہوا عاری الثدیین والبطن سوی ذلک یعنے سوا اوس خط باریک بالون کے کہ جسکو مسند مین وامل کہتے ہین چھاتی اور پیٹ پر کوئی بال نہ تھا

بیان پشت مبارک کیفیت تقصیہ مہر نبوت کی

پشت مبارک آپ کی گویا تھرہ گداختہ تھی یعنے نہایت سفید اور صاف ہوا رہی تھی اور استخوان شانہ مضبوط اور پر گوشت تھی اور دونون شانون مین مہر نبوت تھی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہوا وبین کتفیہ خاتم النبوۃ وھو خاتم النبیین یعنے درمیان دونون شانون کے مہر نبوت تھی اور آپ خاتم الانبیا ہین اور وہ ایک چیز ابھری ہوئی اجزائی بدن شریف سے رنگ اور صفائی مین مانند بدن کے تھی اونکو خاتم النبوت کہتے تھے اور یہ مہر نبوت ایک آیت آیات الہی سے تھی حاکم نے مستدرک مین وہب سے روایت کی ہی کہ مبعوث نہوا کوئی پیغمبر مگر اوسکی علامت نبوت کی دست راست مین تھی الا ہمارے پیغمبر کہ علامت نبوت آپ کے درمیان دونون شانون کی تھی اور بعض روایات مین عند کتفہ الیسری اور بعض مین عند کتفہ الیمنی وارد ہی اور یہ دونون روایتین منافی روایت بین الکتفین کہ مشہور ترین روایات ہی نہین ہین کسواسطے کہ درمیان دونون شانون کے ہونا مستلزم اسکا نہین کہ میانہ اور بیچا بیچ مین دونون کے ہو اگر مائل بائین طرف یا داہنے طرف شانہ کے ہو تب بھی درمیان دونو شانون کے اوسپر صادق ہی اور تشبیہ مہر نبوت مین روایات مختلف ہین بعضون مین مانند تکمہ حجلہ عروس اور بعضون مین مثل بیضہ کبوتر یا کبک آیا ہی اور ہمرنگ بدن شریف صفائی اور نورانیت مین تھی اور اوسپر چند خال اور کئی بال اسطرح سے جمے تھے کہ صورت عرفون کی نمودار تھی جیسے کہا جاتا ہی کہ اوسپر لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور بعضون نے کہا ہی کہ اوسپر لکھا تھا اللہ وحدہ لا شریک لہ حیثما توجہت فانک منصور یعنے جسطرف تو متوجہ ہو منصور ہی اہل حدیث لکھتے ہین کہ مہر نبوت علامت حضرت کی سرعت اور تصدیق کی ہی کہ یہ وہی پیغمبر ہی کہ جسکی بشارت

اگلی کتابون مین ہی اور صیانت وحفاظت قدح اور طعن وانکار سے ہی جیسے کسی چیز پر مہر کرین تاخلل
اور فساد اوسمین راہ نپاسکے اور حق یہ ہی کہ مہر نبوت ایک سر عظیم مخصوص حضرت کی تھی حقیقت حال
اوسکی حق تعالے کو معلوم ہی **دونون ہاتھہ مبارک** آپکی دراز تھے اور درازی ہاتھہ کی کمال
جود وعطا اور قوت غلبہ پر دلیل صریح ہی **کلائیان** چوڑی اور دراز تھین **ہتھیلیان مبارک**
پر گوشت اور نرم ونازک پھیلی پھیلی اور خوشبودار تھین چنانچہ صحیحین مین انس بن مالک رض سے روایت
ہی کہ ہاتھہ نہین لگایا مینے دیبا اور نہ حریر کو کہ نرم زیادہ ہو ہتھیلی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے اور نہ سونگھا مینے مشک اور نہ عنبر کو کہ خوشبو زیادہ ہو خوشبو آنحضرت صلعم سے مروی ہی کہ
جب آپ یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھہ پھیرتے اوسکا سر خوشبودار ہو جاتا اور صحیح مسلم مین روایت ہی
کہ مسح کیا حضرت نے رخسارہ جابر بن سمرہ کو جابر کہتے ہین کہ پائی مینے دست مبارک کی سردی اور
خوشبو کہ گویا باہر لائے ہین اوسکو طبلہ عطار سے اور طبرانی اور بیہقی مین وائل بن حجر سے روایت ہی
کہ مصافحہ کرتا ہون مین حضرت سے اور مس کرتا ہی میرا بدن حضرت سے پھر سونگھتا ہون اپنے ہاتھہ کو
اوس سے پاتا ہون خوشبو خوشتر بوی مشک سے اور سعد بن وقاص رض سے روایت ہی کہ ایکبار
حضرت میری عیادت کو تشریف لائے اور رکھا دست مبارک میری پیشانی پر پھر مسح کیا میرے
منھہ کو اور سینہ کو پس ہمیشہ پاتا ہون مین سردی دست مبارک کی اپنے جگر مین اس ساعت تک
مسور بن شداد اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ مین آیا حضرت کے پاس اور مسح کیا مینے
دست مبارک کو تھا وہ نرم زیادہ ابریشم سے اور سرد زیادہ برف سے اور روایت ہی
کہ ایک دن حضرت نے قتادہ بن ملحان کے منھہ کو ہاتھہ لگایا تھا اونکا چہرہ اسقدر روشن
ہو گیا کہ عکس ہر چیز کا اوسمین نظر آنے لگا **اونگلیان مبارک** آپ کی دراز اور باریک
نہایت خوشنما تھین چنانچہ اونکی تعریف مین مروی ہی سائل الاطراف یعنے کنارے
اعضا کے کہ عبارت اونگلیون سے ہی دراز اور روان تھی اور بعض روایات مین طویل
الاصابع وارد ہی اور یہ معجزہ حضرت کی اونگلیون کا مشہور ہی کہ چاند کو شق کیا اور سنگریزون نے
آپکی اونگلیون مین تسبیح کی اور گھاٹیون سے پانی اوبلا چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہوا کہ
ابریق مین ایک وضو کے مقدار پانی تھا اور تین سو آدمی اوسوقت حاضر اونکو حاجت وضو کی ہوئی

بیان دونون ہاتھہ مبارک کا بیان اور ہتھیلیان مبارک

بیان اونگلیان مبارک

حضرت نے اوسقدر پانی مین ہاتھہ اپنا رکھا اوسوقت آپ کی گھائیو نسے پانی نکلتا تھا یہان تک
کہ اون سبھون نے فراغت تمام سے وضو کیا اور حضرت جابرؓ سے روایت ہی کہ ایکبار اصحابؓ کو روزہ مین
تشنگی ہوئی اور آپ کی ایک چھاگل تھی اوسمین تھوڑا سا پانی تھا حضرت نے دست مبارک
اوسمین رکھا فی الفور پانی نے بکثرت تمام اونگلیون سے مانند چشمون کے جوش مارا ہم سبھون نے
پیا اور وضو کیا حضرت جابر کہتے ہین کہ اگر لاکھہ آدمی ہوتے تو پانی کفایت کرتا مگر ہم اوسوقت
سب پندرہ سو آدمی تھے **قدم مبارک** کے وصف مین روایات مختلف ہین خلاصہ یہ کہ قدم
شریف دونون دراز اور پر گوشت اور اونگلیان پانون کی دراز اور باریک تھین اور انگشت سبابہ سب
اونگلیون سے دراز تھی اور خنصر پر گوشت اور پر سے پانو ڈھلکتے ہوئی کہ اونپر پانی ٹھہرتا **ایڑیان مبارک**
مبارک چھوٹی کم گوشت تھین **ساق مبارک** کی تعریف مین وارد ہوا کان فی ساقیہ
حموشۃ حموشۃ بجای حطی باریکی ساق یعنے دونون ساقون حضرت مین باریکی تھی اور بھی مروی
ہی کانھما جمارۃ نخلۃ بضم جیم و تشدید میم میانہ درخت خرما کہ اوسکو شحم النخل عربی مین کہتے
ہین اور گابھا کھجور کا ہندی مین خلاصہ یہ کہ دونون ساق کمال لطیف اور باریک اور کم گوشت
تھین نہ دراز نہ عریض اس سبب سے رفتار مین سرعت تھی اور چلنے مین قدم رکھتے قوت سے خوب
جماکر آگے جھکے ہوئے گویا بلندی سے پستی کی طرف اوترتے ہین باوجود اسکے تیز رفتار سبک قدم
آہستہ رو نرم چال تھی جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہی کہ میرے باپ جنگ احد مین شہید ہوئے
قرضدار یہودیون کے تھے ایک باغ خرمے کا اپنے ملک مین چھوڑا وہ باغ پھلا یہود نے چاہا
کہ سارا باغ قرض مین لگالین مینے کہا کہ چند سال کی بہار مین قرض اپنا ادا کرلین یہودیون نے
نہ مانا آخر یہ قصہ حضرت کے حضور مین آیا آپ نے فرمایا کہ خرمے کاٹ کر خرمن کرو پھر حضرت اوس
باغ مین تشریف لائے اور ایک انبار کلان خرمے کے گرد پھر کر قدم شریف اوسپر رکھا اور فرمایا
کہ قرضخواہون کو بلا کر خرمے اس خرمن کے اونکے قرض مین لگادو جابرؓ کہتے ہین مین ناپ ناپ پر
کر دینے لگا حق تعالے کی قدرت سے سب قرض ادا ہوگیا اور مین دیکھتا
تھا اوس انبار کی طرف گویا اوسمین سے ایک خرما بھی خرچ نہین ہوا مسلمانو دیکھو یہ ایک شمہ
از برکت قدم شریف کا ہی اور اسطرح کے معجزے بہت سے سیر کی کتابون مین لکھے ہین اور حضرت

بیان رفتار مبارک

نہایت باوقار و باتمکین تھے اور اسی انداز سے خرامان ہوتے اور جب راہ مین چلتے صحابہ کرام کو اپنے آگے روانہ کرتے اور آپ سبکے پیچھے چلتے حدیث شریف مین وارد ہی کہ حضرت فرماتے کہ پیچھا میرا فرشتون کے لیے چھوڑو یعنے آپ کے پس رو فرشتے ہوتے تھے اسواسطے اصحاب کو آگے چلنے کا حکم تھا اور حدیث ابوہریرہ مین وارد ہوا کہ نہ دیکھا مینے کسی کو شتاب تر راہ چلنے مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گویا زمین لپٹی جاتی تھی آپ کے واسطے یہان تک کہ ہم سب مشقت مین پڑ جاتے تھے اپنی جانون کو اور دوڑتے تھے کہ حضرت کے ساتھ چلین اور آپ بے تکلف بطور خود چلتے تھے اور چلنے مین گھبراتے نہ تھے باوصف ایسی تیز رفتاری کے اور تمام بدن حضرت کا پر گوشت اور دہرا اور کھنچا تھا یعنے کنارون سے گوشت لٹکتا نہ تھا اور جسم شریف حضرت کا کمال روشن اور نورانی تھا **صفت** جمہور اصحاب بیانس لون شریف پر اتفاق رکھتی ہین چنانچہ وارد ہی کان ابیض ملیحا یعنے رنگ حضرت کا سفید تمکین تھا ملاحت ایک وصف ہی کہ بیان اوسکا دشوار ہی کیونکہ وہ کیفیت وجدانی ہی نہ بیانی خلاصہ یہ رنگ شریف آپکا سفیدی خالص نہ تھی کہ ربودگی اور جذب نہ رکھتی ہو بلکہ سفیدی ملیح تھی کہ جسکو بیان کیا ہی ساتھ مائل بسرخی کے چنانچہ مروی ہی کہ سفیدی رنگ شریف مشرب بحمرت یعنے مخلوط بسرخی تھی اور بنظر اس اختلاط کے رنگ شریف کی وصف مین اسمر بھی واقع ہی یعنے گندم گون کیونکہ ظاہر ہی کہ سفیدی اور سرخی کے اختلاط سے گندمی رنگ پیدا ہوتا ہی اور حق یہ ہی کہ رنگ بدن مین اس رنگ سے بہتر کوئی رنگ نہین ہی اور نورانیت لون شریف نور ماہ شب چہاردہم پر غالب تھی براء بن عازب فرماتے ہین کہ مینے حضرت کو شب ماہ مین حلہ سرخ یعنے دھاری دار پہنے دیکھا پھر دیکھتا تھا مین آپ کو ایک نظر اور چاند کو ایک نظر قسم خدا کی کہ جسم شریف آپکا چاند سے زیادہ روشن نظر آتا تھا الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ **صفات خلقیہ** حضرت کے جیسے آگے پیچھے سے اور اندھیری اوجالی مین برابر دیکھنا اور بغل شریف کا سفید ہمرنگ بدن صاف ہونا اور جمائی تمام بدن مین نہ آنا اور احتلام کا نہ ہونا اور پسینہ سے خوشبو مشک وعنبر کی آنا اور زمین کا بوقت قضائی حاجت شگافتہ ہونا اور بول و غائط کا غائب ہونا اور اوس مکان سے مشک کی خوشبو آنا اور اثر فضلے کا زمین پر نہ دیکھنا اور ختنہ کیے کرائے اور ناف بریدہ پیدا ہونا اور

بیان صفات خلقیہ

اور وقت تولد شریف سجدہ کرنا اور انگشت شہادت بطرف آسمان اوٹھانا اور کلمہ پڑہنا اور کلام
کرنا اور فرشتون کا مہد مین حضرت کو ہلانا اور چانہ کا آپ کے ساتھہ باتین کرنا اور بوقت اشارہ
آپ کے طرف مائل ہونا اور گہوارہ مین کلام کرنا اور پارہ ابر کا وقت گرمی آفتاب ہمیشہ آپکے
سر پر سایہ کرنا اور سایہ درخت کا آپکے طرف متوجہ ہونا اور حضرت کے بدن اور کپڑون پر
مکہی کا نہ بیٹھنا اور جس جانور پر حضور سوار ہوتے اوس جانور کا تا مدت سواری بول نہ اڑنا
اوصاف مشہورہ سے ہی اور بروایات صحیحہ ثابت ہی کہ حبیب کبریا قبر مین زندہ ہین اور قبر مین
نماز پڑہتے ہین اور حضرت کے مرقد مبارک اطہر پر ایک فرشتہ معین ہی کہ جو کوئی درود اور سلام
آپ پر بھیجتا ہی وہ اوسکو آپ کے حضور مین پہونچاتا ہی اور حضرت کے پاس عرض کیے جاتے ہین
اعمال امت کے اور آپ اونکے واسطے استغفار فرماتے ہین الصلوۃ والسلام علیک
یارسول اللہ اور مناقب جلیلہ اور فضائل جمیلہ حبیب کبریا سے یہ ہی کہ حق تعالے نے
قرآن مجید مین آپکی حیات و بقا کی قسم کہائی لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ
جمہور اہل تفسیر متفق ہین اسبات پر کہ یہ قسم ہی پروردگار عزوجل سے بمدت حیات اور بقاء
حضرت علیہ الصلوۃ والتحیات اور یہ نہایت تعظیم و تکریم ہی جیسے عاشق اپنے معشوق کی
قسم کہائے اور کہی تیری جان کی قسم مسلمانو قدر و منزلت اس قسم کی مرمان اسرار کو
کہ اس راز و نیاز سے واقف ہین معلوم ہی کہ اس قسم سے کیا تراوش کرتا ہی ابن عباسؓ
سے روایت ہی کہ پیدا نکیا حق تعالے نے کسی ذات کو گرامی تر نزدیک اپنے محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ کی حیات کی قسم کہائی نہ غیر اوسکے ابو العجوزا کہ بزرگترین تابعین
سے ہین کہتے ہین کہ سوگند نہ کہائی حقتعالے نے کسی کی حیات کی سوائے محمد صلے اللہ علیہ
وسلم کے اسواسطے کہ حضرت گرامی تر اور بزرگتر تمام مخلوق ہین نزدیک حق تعالے کے
اور قرطبی نے کہا کہ قسم کہانا حقتعالے کا بحیات حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان صریح ہی
ہمارے واسطے کہ قسم کہائین ہم آپ کے حیات کی چنانچہ حضرت امام احمد فرماتے ہین کہ
اگر کوئی قسم کہائے حضرت کے حیات کی یمین منعقد ہو جاتی ہی اور اگر حانث ہو تو کفارہ واجب
ہوتا ہی بسبب ہونے حضرت کے ایک دور کنون شہادت کا اور معمول اہل سنت و جماعت کا ہی کہ حضرت کی

قسم ۱۲

قسم کھاتے ہین اور کہتے ہین بحق اوسکے کہ پوشیدہ کیا ہی جسکو اس قبر اطہر نے اور بحق ساکن اس قبر اطہر کے یعنے قبر شریف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدارج النبوۃ مین مذکور ہی کہ عنوان سورہ لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ سے باجوبات ظاہری زیادہ تر اس سے عظمت اور منزلت حضرت متصور نہین کہ متعہد کیا حق تعالےٰ نے قسم کو بلد کہ بلد حرام اور بلد امین جسکا نام ہی بوقت حلول اور نزول حضرت کے اوس شہر مین اسی جا سے کہتے ہین کہ شرف المکان بالمکین سوا اسکے یہ حدیث مین حضرت عمر سے روایت ہی کہ انھون نے عرض کی حضرت کی خدمت مین کہ بابی انت وامی یعنے قربان ہو جیو مان باپ میرے تجھپر تحقیق ہو نچی فضیلت آپکی نزدیک خدا کے اسمرتبہ کو کہ قسم کھائی خدا نے آپ کے حیات کی نہ حیات سب نبیون کی اور ہو نچی فضیلت آپ کی پاس خدا کی اس حد کو کہ قسم کھائی آپ کی خاک پاک کی اور فرمایا لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ یعنے قسم کھاتا بلد کی کہ عبارت زمین سے ہی کہ اوسپر چلتے ہین قسم کھانا خاک پاکی ہو اور یہ قسم ایک سر مکنون اور راز مکتوم ہی کہ نظر کوتاہ بینون کی اوسکے ادراک سے قاصر ہی جو صاف بین اور پاک نظر واقف انداز راز و نیاز عاشق و معشوق ہین وہی ان باتون کی کیفیت اور لذت پاتے ہین اور منجملہ فضایل حضرت صلعم سے یہ ہی کہ عالم ارواح مین اول آپ پیدا ہوئے اور پہلے اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کے جواب مین بلی آپ نے فرمایا اور سیر معراج مخصوص آپ کے ساتھ تھا اور سواری براق بھی مخصوص آپ کی تھی اور اوپر آسمانون کے جانا اور حد قاب قوسین او ادنی کو پہونچنا اور دیدار الہی سے مشرف ہونا خاصہ آپ کا ہی اور فرشتون کا فوج فوج ہونا اور آپ کے ساتھ ہو کر کافرون سے لڑنا مخصوص حضرت ہی اور شق قمر اور ایسے معجزے عجیب و غریب جو آپ سے ظاہر ہوئے کسی اور پیغمبر سے ظاہر نہین ہوئے اور پہلے قبر سے سر اوٹھانا اور پہلے قیامت مین بیہوشی سے افاقہ پانا اور سواری براق اور شتر نر اور فرشتونکا جلو مین ہونا اور جانب راست عرش و کرسی کے اوپر بیٹھنا اور مقام محمود سے مشرف ہونا اور لواء الحمد کا ہاتھ مین دینا اور حضرت آدم اور تمام اونکی ذریت کا اوس لوا کے سایہ مین ہونا اور سب انبیا کا ساتھ اپنی امتون کے آپ کے پس رو ہونا اور پہلے دیدار خدا آپہ شروع ہونا اور بشفاعت عظمی مخصوص ہونا اور پہلے پل صراط سے گذر کرنا اور حضرت جناب سیدہ

تفسیر لا اقسم بهذا البلد

بیان خصائص

بیان حقیقت اتباع
اور وسیلہ

فاطمۃ الزہرا صاحبزادی حضور کا صراط پر آنا اور سب خلق کو حکم آنکھیں ڈھانک لینے کا ہونا اور پہلے
دروازہ بہشت کا آپکا کھولنا اور دن قیامت کے بہ رتبہ وسیلہ مشرف ہونا یہ سب تحفہ ہیں
حضرت کے ساتھ ہی اور مرتبہ وسیلہ کا نہایت بلند ہی کہ سوا آپ کے اور کسی پیغمبر کو میسر
نہوا اور حقیقت اجمالی اسمرتبہ کی یہ ہی کہ حضرت قیامت کے ان تعالی کی طرف سے بمنزلہ
وزیر کے بادشاہ کی طرف سے ہونگے خلاصہ یہ کہ بعد خدای عزوجل کے سب مخلوقات سے
افضل اور اشرف اور اکمل اور اکرم و اعظم ہمارے محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں
اور مناقب اور کمالات اور معجزات اور اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ اور شمائل ستودہ
اور جمائل محمودہ حضرت کے زیادہ از حد و شمار ہیں مقدور بشر نہیں کہ سب کو احاطہ کرے
اور معجزات حضرت کے جو کتب احادیث و سیر میں تلمیذ ہیں چوبیس ہزار ہیں بڑی خوبی
اور بھلائی مسلمان کے لیے اسی میں ہی کہ موافق آپ کے ارشاد کے عمل میں لاویں
اوقات شریفہ درود و سلام میں مشغول رہیں الصلوۃ والسلام علیک یا رسول رب العالمین
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سب مسلمانوں کا خاتمہ بخیر کرے اور حرمین شریفین کی زیارت نصیب ہو آمین یا رب العالمین

کلمات طیبات حضرت شہیدؒ و ذکر سعید و بیان جلیل حضرات عظام نور اللہ مراقدہم

باعث حسن انتظام و اعظم اہتمام و واسطہ الخیر حسن طبع انور ام ان اسائل شریفہ و ذکار طیبہ کا

خاص و عام کافہ انام پر روشن و ظاہر ہی ہو کہ فقیر بعد اتمام ان حالات طیبات و بیانات سراپا برکات
و بشارات معجزات کے ہر لحظہ و ہر لحظہ اس سعی کا جویا رہتا تھا کہ دیکھے آفریدگار عالم باعث
حسن طبع اس برات اعظم حسنات اور نامہ کفارت سیئات کا کسکو کرتا ہی افضل عظیم
اور نعمت جلیل اور خیر کثیر اور اجر کبیر کسکو عطا فرماتا ہی اور خدمت میر سامانی اس سعادت دو جہانی کا
کس سے لیتا ہی فسبحانہ متوالیا و شکرا متکاثرا اللہ تعالے شانہ کہ حسب متمنیات قلبی اور
موافق ملتمسات معنوی کے شاہد مقصود جلوہ گر ہوا یعنی برادر سعید و یوم شریف ایک شکل
بدیعی الانتاج نے رو دکھلایا اور قران سعدین صغری و کبری اوسکے سے نتیجہ محمود و غایت مطبوع
جلوہ طور پکڑا یعنی جناب مستطاب خلائق مآب امیدگاہ شیخ و شباب ابرگوہر بازار معرفت محیط انوار

فیوض و کرامت گلدستہ محاسن مجد و علا منہل شرائف اقصیٰ منبع فضائل و مکارم کبریٰ یادگار زمانہ
فریدِ دوراں نگانۂ دستگیر خویش و بیگانہ ابر مطیر خیر کثیر مجمع خوبی ہا مصدر جود و سخا ملاذ اکرم رکن اعظم ملجا و ملجا
مرجع خاص و عام محمود الانام مصدر جود و احسان محسن عالمیان جناب محمد رمضان صاحب خان صاحب
زاد شرفہ و فضلہ اور خلف رشید اور فرزند سعید اونکے جناب رفعت نصاب قطب سپہر سعادت
مرکز دائرہ اثیلہ و ہمت صاحب فکر صائب و ذہن ثاقب گنجینہ حلوی ہمتی و خزینہ دریا دلی کریم الاخلاق
عمیم الاشفاق ممدوح اعظم امیر مکرم سردار نامدار مشہور و معروف امصار و دیار امیر ابن امیر
منعم بے نظیر محسن بے شبیہ و کبیر مقبول بارگاہ حضرت سبحان جناب محمد رمضان خان صاحب ادام
اجلالہ و اکرامہ طالع القران فی البوادی و العمران کہ دریا دلی اور عالی ہمتی اور ایثار طبعی اس
خاندان والاشان کی اقالیم سبعہ مین مشہور و معروف ہی اور ممدوح و موصوف ہی ظاہر بین
ان سخنان بلند اور کلمات ارجمند کو بہ پیرایہ طلاقت و زیادت حمل نفرماوین اور از جمیل قبیل و عالی
ادراجین اور افراط و مبالغہ و مداحین سے نہ تصور کریں کہ محمودیت اور ممدوحیت دونون صاحبون
مسلم الثبوت خاص و عام اور متصف علیہ کافہ انام ہی سعد ابناء مساجد و رباط و تعین وظائف
از علماء و حفاظ از اوقاف و آبات و واسطہ طبع پنجاہ قطعات مساجد بینات و انتخاب و اعلی مشاہد
محمودیت و تقدیسیت دونون صاحبون پر نادی یا علی ذا مین الحق کہ ثقلین و ملوین بنام ہر دو ممدوح
تا یوم بعث و نشور ادعیات و اثنیات محمود العاقبت و تحیات طیبات حسن آخرت درگاہ رب العزت
سے مستدعی رہینگے اور دعا مین قدسی مجمع و مسانوبت خوش اقبال اور نقارہ تہنیت مبارکباد کی
بنام نامی اسم گرامی ہر دو ممدوح بجا رہے ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

کلمات طیبات ملفوظات قدسیات و نعت متبرکات جناب شہید علیہ الرحمۃ والرضوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رقم پیدا کیا کیا طرز بسم اللہ کے مد کا ۔۔۔ سر دیوان لکھا مینے سطلع نعت احمد کا
طلوع مدثنی جیسے نشان بسم اللہ کی آیا ۔۔۔ ظہور حق کی حجت ہے جہان مین نور احمد کا
دبستان ازل مین وہ معلم عقل کل ٹھہرا ۔۔۔ نتیجہ نام و نشان جن روزون نے لوح خرد کا

چمن ہر ای کن فراش جسکی بزم رنگین ہی — بہار آفرینش ایک بوٹا اوسکی سند کا
عجم ہی نے تزلزل نوشیروانکے قصر مین آیا — عرب مین شور اوٹھا جسوقت اوسکی آمد کا
شرف حاصل ہوا آدم و ابراہیم کو اوس سے — نہ تھا فخر دو عالم فخر تھا اپنے اب و جد کا
شب و روز اوسکے صاحبزادونکا کھوڑہ جنبان تھا — عجب ڈھب یاد تھا روح الامین کو بھی شاکا
وہ اس عالم مین رونق بخش تھا حورونکی تسکین کو — گیا جنت مین طوبی بن کے سایہ اوس قد رعنا کا
شب معراج چڑھکر عرش پر دم مین اوتر آیا — بیان اوس تازہ معنی کا ہوا کیا بعد ازین کا
روان تسنیم و کوثر ایک مٹکہ آب سے جسکے — کرون کیا وصف اوس دریتیم بحر و سر کا
وفات ظاہری سے جو ہر جان مین فرق آیا — وہ جسم پاک گو محبوب تھا روح مجرد کا
نہ کم قدر اوسکی شیرازہ بکھر جانے سے ارکان کے — نہ افزون رتبہ قرآن محبر اسے محلد کا
گر اوسکے جا نکلے اودہر بکیس اندھا ہی — ملا ہی قصر اخضر روح کو اوسکی زمرد کا
اودہر اللہ سے واصل ادہر مخلوق سے شامل — خواص اوس برزخ کبری مین ہی حرف مشدد کا
گذر وحدت سے کثرت مین نہ تو تا ذات مطلق کو — نہ بنتا صفر گر نقش احد پر میم احمد کا
کشادہ عقدہ باطن مین کا فی نام حق اوسکو — کھلا کرتا ہی بن کنجی ہمیشہ قفل ابجد کا
بھروسا ہر کسیکو ایک حصار عافیت کا ہی — مجھے نام مبارک کا ہی ذوالقرنین کو سد کا
تری پابوس سے ہفتم فلک پر منزل کیوان — ترے سجدے سے ہشتم آسمان پر فرش فیروزہ کا
خدا بن مانگے کیا کیا نعمتین دنیا کی بندون کو — ترا وسط دعا مین ہی جب سے کل کے مقصد کا
بٹین گے جس گھڑی ساماں عشرت بزم جنت مین — کھلے گا حال امت کو تری انعام امجد کا
لب گوہر فشان وا ہونگے جب عرض تمنا کو — تماشا گاہ محشر مین تکین گے نیک منھ بد کا
رہا کعبے مین تیرے روضہ کے در پر جا پانی — اسی اندوہ سے ہی رنگ تیرہ سنگ اسود کا
نشانہ قادر انداز قدر کا دست و بازو ہو — تری خواہش کہی تیر قضا کو حکم گیرد کا
عدو کو حشر تک انکار ہو تیری رسالت مین — محل باقی رہی اللہ کو قول سو کد کا
ہوا تجدید نہ ہو سکتا ہی میرا ہی یہی ایمان — نہ مانون مسئلہ ہرگز کسی زندیق و مرتد کا
تری توصیف سے میری زبان مہر آتی ہی تیری — صفا اوہ تک مسیحا کا اور تیغ مہند کا

پھٹین گے مثل تصویر کہن دیوان نسرانے ہوا عالم مین شہرہ میرے اشعار مجدد کا
ہوئی ہے ہمت عالی مری معراج کی طالب میسر ہو طواف اے کاش مجھکو بیت و قدر کا
کبھی نزدیک جاکر بوسہ پائے پر ملون کے کبھی گرد و رہ مٹھیون مین کرون نظارہ کا
فراغ دل سے گردان زندگی کا کوئی دم کردے حسد ہو خضر و عیسی کو مری عیش مخلد کا
مدینے کی زمین کے گرد لائق ہو مرا لاشہ کسی صحرا مین وانکے طعمہ ہونگے نام اوردکا
تمنا ہے درختون پر سر روضہ کے جا بیٹھون تفس جسوقت لوٹے طائر روح مقلد کا
خدا منھہ جو م لیتا ہے شہیدی کس محبت سے زبان پر مرے جسدم نام آتا ہے محمد کا

خاتمہ الطبع

الحمد للہ کہ کتاب مقبول حضرت رسول الثقلین یعنے مرج البحرین تصنیف فاضل نبیل عالم خیر نحریر
حقیقت آگاہ عاشق رسول مختار جناب مولوی عبد الغفار صاحب مفتی صدر نظامت
ممالک محروسہ گوالیار جسمین منصف صاحب نے بڑی تحقیق سے بیان حج اور اوسکی شرائط
درج فرمائی ہین اور حالات مدینہ طیبہ کے بھی جیسا کہ چاہیے لکھے ہین اور
نص قرآنی اور حدیث نبوی سے ہر مقام کو خوب ثابت کیا ہے
غرض کہ یہہ کتاب بیان حج وغیرہ مین بے نظیر ہے
اور مصنف صاحب نے سب باتین مفید خاص و عام
بیان کی ہین جسکے فرمایش حضرت مؤلف صاحب مطبع
جناب منشی نولکشور صاحب واقع شہر لکھنؤ
ماہ دسمبر ۱۸۷۱ء مین صحیح و خوشخط
اور عمدہ کاغذ پر
طبع ہوئی۔

۲۹۷۵۳۷ ع - م

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائیگا۔

۳۴۰۳۱